

مدینہ منورہ کی مبارک فضاؤں میں ترتیب دی جانے والی عظیم تفسیر
دور حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق

گلدستہ تفاسیر

ترتیب
حضرت مولانا عبد القیوم
مہاجر مدنی

پندرہ سو روپے

حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب رحمہ اللہ
حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہ
حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب رحمہ اللہ



اردو کی چھ سو سال کی تاریخ

اول مکمل تفسیر عثمانی، تفسیر ابن مسکونہ
تفسیر مظہری، تفسیر عزیزی
معارف القرآن، معارف القرآن
تفسیر تہذیب القرآن، تفسیر تہذیب القرآن
تفسیر میر تقی، تفسیر میر تقی

تفسیر جہاد و کفایت

حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب رحمہ اللہ
حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہ

ادارۃ کتابیات اشرفیہ

بک فوارہ کھٹان پکستان
(081-4540513-4518240)



مدینہ منورہ کی مبارک انشاؤں میں
ترتیب دی جانے والی عظیم تفسیر
اور حاضر کے تفسیر کے متن مطابق

جلد ۷

گلدستہ تفاسیر

جلد ۷

سورة الرحمن تا سورة الناس

ترتیب حضرت مولانا عبد القیوم
سرخس

شیخ الحداد حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی مدظلہ

مدظلہ العالی

حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب مدظلہ

حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب مدظلہ

حضرت مولانا قادری محمد عثمان صاحب مدظلہ العالی

حضرت علامہ آکسفورڈ محمود صاحب مدظلہ العالی

مفسر قرآن حضرت مولانا محمد اسلم شافعی مدظلہ العالی

حضرت مولانا محمد رفیع کراچی مدظلہ العالی

اول مکمل تفسیر عثمانی
تفسیر مظہری
تفسیر عزیزی
تفسیر ابن کثیر
معارف القرآن
تفسیر ترمذی
معارف القرآن
حضرت مولانا محمد رفیع
تفسیر میر تقی

مولانا مفتی محمد رفیع مدظلہ العالی

تفسیر مکتبہ دارالافتاء

مکتبہ دارالافتاء مدظلہ العالی

مکتبہ دارالافتاء مدظلہ العالی

مکتبہ دارالافتاء مدظلہ العالی

ادارہ کالینقالت اشرفیہ
1061-4548513-4519249

گلدستہ تفاسیر

جملہ حقوق محفوظ ہیں

تاریخ اشاعت..... محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

ناشر..... ادارہ تالیفات اشرقیہ

طباعت..... سلامت اقبال پریس ملتان

انتباہ

اس کتاب کی کاپی راعت کے جملہ حقوق محفوظ ہیں
کسی بھی طریقہ سے اس کی اشاعت غیر قانونی ہے

قانونی مشیر

قیصر احمد خان

(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ملتان)

قارئین سے گزارش

ادارہ کی حق الامکان کوشش ہوتی ہے کہ یہ مفید رنگ مہیا رہی ہو۔
جملہ طرہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔
پھر بھی کوئی تفسیری غلطی تو ہرے سربراہی مطلع فرما کر مسنون فرمائیں
تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزا کم اللہ

ادارہ اشاعت اشرقیہ چانکیہ اور ملتان
ادارہ اشاعت اشرقیہ چانکیہ اور ملتان
ادارہ اشاعت اشرقیہ چانکیہ اور ملتان
ادارہ اشاعت اشرقیہ چانکیہ اور ملتان
ادارہ اشاعت اشرقیہ چانکیہ اور ملتان
ادارہ اشاعت اشرقیہ چانکیہ اور ملتان
ادارہ اشاعت اشرقیہ چانکیہ اور ملتان
ادارہ اشاعت اشرقیہ چانکیہ اور ملتان

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K.
(ISLAMIC BOOKS CENTRE)
209-211, HALLIWELL ROAD
BOLTON BL 1 9L, U.K.

بک

فہرست عنوانات

سورة الرحمن تا سورة الناس

۳۱	دار الفاضل	۱۴	قیامت کے دن آسمان کا رنگ کیا ہوگا	۳	سورة الرحمن
۳۲	سورة الواقعة	۱۵	قرآن کی پہچان	۳	انجیل میں حضرت عیسیٰ کی پوری کہانی
۳۳	مہدی علیہ السلام کی حق سوز دایاوت	۱۶	قرآن سے ملتے جلتے ناموں کا لفظی	۳	سورة النبی کا سن اور ہجران کا وقت
۳۴	الکتاب الیم	۱۷	تفسیر کرنے والوں کا ستر	۴	سب سے اونگنی لغت
۳۵	آدم کی بی بی حوا	۱۸	اسلام کی اصل میں دعا کرتے ہوئے ستر	۴	افسانہ اور افسانے سے کیا مراد ہے
۳۶	واقعی طرف والے	۱۹	۱۰۰۰ سال میں دعا کی دعا کرتے ہوئے ستر	۴	چاند اور سورج کا کلام
۳۷	دیکھیں چاند والے	۲۰	ایک مشکل قرآنی مقام	۴	زنجی لفظ کی اقسام
۳۸	صحابہ کرام	۲۱	عقیدوں کی حالت	۵	تاریخ کے سانچے
۳۹	قرآن کی ایک دستور	۲۲	دارالہ والے کی تعلیمات	۶	میں میری کاسم
۴۰	الہی جنت میں دست کی ہتھکڑی	۲۳	اسلام کی اصل میں ہاتھکڑی	۶	پہلے سے پہلے انسان
۴۱	اسلام کی تعلیمات	۲۴	جنت کے نقشہ اور تصویر	۷	تفسیر کا نام
۴۲	الہی جنت کی نشست	۲۵	جنت کے محل اور جنت	۷	جنت کا دارالخلق
۴۳	جنتوں کے نام	۲۶	دراپا کی صورت کی تفسیر	۸	تفسیر اور تفسیر
۴۴	پندرہویں جنت کی نشانی	۲۷	جنت میں داخل ہونے والے چار گروہ	۸	تفسیر اور تفسیر
۴۵	تفسیر طبری	۲۸	عمر بن الخطاب	۹	تفسیر اور تفسیر
۴۶	عمر بن الخطاب کی تعلیمات	۲۹	تفسیر اور تفسیر	۹	تفسیر اور تفسیر
۴۷	عمر بن الخطاب کی تعلیمات	۳۰	تفسیر اور تفسیر	۱۰	تفسیر اور تفسیر
۴۸	عمر بن الخطاب کی تعلیمات	۳۱	تفسیر اور تفسیر	۱۱	تفسیر اور تفسیر
۴۹	عمر بن الخطاب کی تعلیمات	۳۲	تفسیر اور تفسیر	۱۲	تفسیر اور تفسیر
۵۰	عمر بن الخطاب کی تعلیمات	۳۳	تفسیر اور تفسیر	۱۳	تفسیر اور تفسیر
۵۱	عمر بن الخطاب کی تعلیمات	۳۴	تفسیر اور تفسیر	۱۴	تفسیر اور تفسیر
۵۲	عمر بن الخطاب کی تعلیمات	۳۵	تفسیر اور تفسیر	۱۵	تفسیر اور تفسیر
۵۳	عمر بن الخطاب کی تعلیمات	۳۶	تفسیر اور تفسیر	۱۶	تفسیر اور تفسیر
۵۴	عمر بن الخطاب کی تعلیمات	۳۷	تفسیر اور تفسیر	۱۷	تفسیر اور تفسیر
۵۵	عمر بن الخطاب کی تعلیمات	۳۸	تفسیر اور تفسیر	۱۸	تفسیر اور تفسیر
۵۶	عمر بن الخطاب کی تعلیمات	۳۹	تفسیر اور تفسیر	۱۹	تفسیر اور تفسیر
۵۷	عمر بن الخطاب کی تعلیمات	۴۰	تفسیر اور تفسیر	۲۰	تفسیر اور تفسیر

۵۴	مناجیوں کو راضی نہیں ملے گی	۴۴	سورۃ مدہ کی بعض خصوصیات	۴۹	جنت کے کھانے اور پینے
۵۵	آج کہاوت کا کوئی راستہ نہیں ہے	۴۴	مستفہد کا سامنے آنے کی ذمہ داری	۴۹	دوسرا کتبہ
۵۶	ماہوں کو نہنے کی ضرورت نہیں	۴۴	عزادہ کی تنقید	۴۹	آنحضرت ﷺ کی خوش کامی
۵۶	بچہ اور بچکا کیا نام	۴۴	کتابہ کی اہمیت، ماہنامہ کی اہمیت	۴۹	اہل بیت کی اہمیت
۵۶	کیا ہر مومن صدیقی و شہید ہے؟	۴۴	سب سے زیادہ کتابہ کی اہمیت ہے اور اہل بیت کی	۴۹	ایک صحابی کا خواب
۵۷	”مصدق“ ”مصدق“ ”مصدق“ ”مصدق“	۴۴	ساتھ جنت کی ذمہ داری	۴۴	ایک صحابی کا خواب
۵۷	صدقہ کی اہمیت کا اہمیت	۴۵	دوسرا شیطانی کا علاج	۴۴	جنتی گھر کا ایک گوشہ
۵۸	ایمان و عمل صالح	۴۶	اہل بیت کے لیے دعا ہے	۴۴	جنت کا اہل بیت
۵۸	دفعہ کو رد ہوتا ہے تو آنحضرت ﷺ کی	۴۶	زندگی کی سزا دینے کا اصول	۴۴	مردوں کے کھانے
۵۸	انسانی زندگی کی مثال	۴۶	روایت اہل بیت کی اہمیت ہے	۴۴	دوسرا کا دوسرا
۵۸	مستفہد کا سامان کرنا	۴۷	روایت اہل بیت کی اہمیت	۴۴	جنسوں کی شراب
۶۰	جنت کا دوسرا کھانے سے لگا	۴۷	طہارت، طہارت، طہارت کی اہمیت	۴۵	ایک سال میں چار کھانے کھانا ہے
۶۰	طہارت	۴۷	غواصی سے مال بچا کر	۴۵	غصہ سے انسان کو مرنے دیتا ہے
۶۱	کھجور، بادام کی حالت	۴۷	بھلائی کے نام پر دینے کی اہمیت ہے	۴۶	جنت کے کھانے کو مرنے دیتا ہے
۶۱	انسان کو ہمارے مال کی ہر گز ضرورت نہیں	۴۷	جنت سے پہلے جہاد کرنا، جنت کا دوسرا	۴۶	ہم چاہتے ہیں کہ ان کو ہمارا کر دیتے
۶۲	علم و عمل میں کتابہ کی اہمیت	۴۷	صحابہ کا نام کا کلام	۴۶	آگ کے درخت
۶۲	سورۃ مدہ کی اہمیت کا کام	۴۷	پہلی سورت کا اہمیت کا اہمیت	۴۶	دنیا کی اہمیت کا اہمیت
۶۲	جنگ عاتق کی اہمیت کا اہمیت	۴۷	حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ اہل بیت کی اہمیت	۴۷	آگ کے درخت
۶۳	جنگ کا مستفہد	۵۰	مالی اہمیت	۴۷	عصر کا اہمیت کا اہمیت
۶۳	جنت عاتق کی اہمیت کا اہمیت	۵۰	حضرت ابراہیمؑ کی اہمیت	۴۸	ایک قصہ کی کتاب
۶۳	حضرت نوحؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اہمیت	۵۰	جہاد و جہاد	۴۸	آنحضرت ﷺ سے قرآن کا کلام
۶۳	قائم رہاؤں کی اہمیت کا اہمیت	۵۰	بہرہ اور ان کی اہمیت	۴۸	جس ملک پر آیت لکھی ہو اس کا کھانا
۶۳	بہرہ اور ان کی اہمیت کا اہمیت	۵۱	حضرت ابراہیمؑ کی اہمیت	۴۸	جنتی کے لئے قرآن کا کلام
۶۳	حضرت سہیلؑ کے اہمیت کا اہمیت	۵۱	ایمان و عمل کی اہمیت	۴۸	بہرہ اور ان کی اہمیت کا اہمیت
۶۳	رہاؤں کی اہمیت	۵۲	آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری	۴۹	قرآن کا کلام
۶۵	بہرہ اور ان کی اہمیت کا اہمیت	۵۲	جہاد کی اہمیت کا اہمیت	۴۹	روایتی آداب
۶۶	ایمان و عمل کی اہمیت کا اہمیت	۵۲	دنیا کی اہمیت کا اہمیت	۴۹	مشرکین کی بدعت
۶۶	ایمان و عمل کی اہمیت کا اہمیت	۵۲	شیطان کی اہمیت کا اہمیت	۴۹	آخر کی اہمیت
۶۶	قیامت کے دن ان کو ہمارا کر دیتے	۵۳	مناجیوں کا اہمیت	۴۹	ہر ایک نے اپنے لئے دعا کی ہے
۶۶	نور سے کہا ہوتا ہے	۵۴	شیطان کی اہمیت	۴۹	اہل بیت کی اہمیت کا اہمیت
۶۷	فصل اہل بیت کی اہمیت ہے	۵۴	روایت اہل بیت کی اہمیت	۴۴	ماہنامہ کی اہمیت
۶۷	امت محمدیہ کی اہمیت	۵۴	نور کی اہمیت	۴۴	سورۃ الحديد

۶۸	سورۃ المجادلہ	۸۵	مہاجرین کی کیفیتیں	۶۹
۶۹	حضرت نواز کی فرما	۸۵	ماہِ محرم میں کھیت کیا جائے	۶۹
۶۹	انہو سوالیہ سب کی کتاب ہے	۸۶	ایک نام رکھو	۶۹
۷۰	عبداللہ شامی رحمہ	۸۷	صحابہ پر امر کی چابی کا بیان	۶۹
۷۰	حضرت طبرانی رحمہ کا بیان	۸۷	صدقات سالانہ فقیر اور مال کی	۶۹
۷۰	شرع و فقہاء	۸۸	فضائلِ انصار	۷۰
۷۱	ذوالِ حلیہ کی کتاب	۸۸	عیدِ نبوی کی ایک خاص فضیلت	۷۰
۷۱	کفار کے سامنے	۸۸	امولِ غنیمت کی تقسیم کا واقعہ	۷۱
۷۲	غلام نہ بننا اور مالدار نہ بننے	۸۹	انصار کا کارنامہ	۷۱
۷۲	تکفیلِ ضروری ہے	۸۹	بہشتی ثواب	۷۱
۷۲	آگہ روز سے بھی نہ کہہ سکتے	۸۹	چودہ سال کا صدقہ	۷۲
۷۳	کھانا کھانے کے سامنے	۹۰	حضرت عائشہ کا صدقہ	۷۲
۷۳	حدود اللہ	۹۰	حضرت عبداللہ بن عمر پر ایک سانگ	۷۲
۷۳	سب کے اہلِ خیر ہیں	۹۰	حضرت عمر فاروق	۷۳
۷۳	تقصیمِ خیرات کی حد	۹۱	بہشتی ثواب کی آفریں	۷۳
۷۳	انجس کے آداب	۹۱	مالِ فقیہ کے بارے میں انصار کا بیان	۷۳
۷۴	بیرونی کی ضروریات	۹۱	انصار کو میر کی تحفیں	۷۳
۷۴	تکفیل کا آداب	۹۲	کامیاب ملک	۷۴
۷۴	مسلمانوں کے حقوق	۹۲	عمر و مال کا حق	۷۴
۷۴	مالی کارکنوں کا رکن	۹۳	حق مالک اور حق سے بچ	۷۴
۷۵	آدابِ مجلس	۹۳	حق کے متعلق احکام	۷۵
۷۵	طاہر کی فضیلت	۹۳	حقانی ہونے کی علامت	۷۵
۷۵	حق کی فضیلت	۹۳	بہشتی ثواب والے ناس	۷۵
۷۵	مناظرین کا خطاب	۹۵	ان جیسے کا کام	۷۵
۷۶	حضرت علی کا بیان	۹۵	صحابہ پر امر کی حدتِ آداب ہے	۷۶
۷۶	بچے کی حق کی ضروری	۹۶	صحابہ سے دیکھ کر ان کا حال	۷۶
۷۶	مناظرین کا خطاب	۹۶	بہشتی ثواب کا طریقہ	۷۶
۷۶	ان کے ساتھ محبت	۹۶	انجس کی ضروری	۷۶
۷۶	قرینوں کو گناہ کا کفار	۹۷	انجس کی ضروری	۷۶
۷۶	حق کا بے گناہ	۹۷	انجس کی ضروری	۷۶
۷۶	نہ کا کرنے سے ان کی گناہ	۹۷	انجس کی ضروری	۷۶
۷۶	صحابہ کی فضیلت	۹۷	انجس کی ضروری	۷۶

۱۰۰	حضرت صاحب کی مصروفیت	۱۲۲	کاغذ خوانی کے سرکاری دکان کا کام	۱۲۳
۱۰۱	سکین کی روایت	۱۲۲	کلیان کا طریقہ اور ضابطہ	۱۲۳
۱۰۲	دل بردار شاہی خطبات	۱۲۳	مشرکوں سے نکالنے کی ممانعت	۱۲۳
۱۰۳	حضرت امیر کا خیال	۱۲۳	جہاد کلم	۱۲۳
۱۰۴	صاحب کے خطا کا قصہ	۱۲۳	بیت سارا ہزار ہاتھ	۱۲۵
۱۰۵	یہاں کا ایک دوسرا قصہ	۱۲۳	عورتوں کی بیعت میں شمولیت	۱۲۶
۱۰۶	کارفرما سے بددلی و کراہ	۱۲۴	بیعت صرف زبانی ارشاد	۱۲۶
۱۰۷	کارفرما کے حکام	۱۲۴	غیر عورتوں سے معاشرہ دلوانے کے	۱۲۶
۱۰۸	تم طے سے کوئی بات نہیں چھوڑ سکتے	۱۲۴	غلاموں کی خفیہ خدمت کرنے کا عہدہ	۱۲۶
۱۰۹	ان سے چھوڑ جانے کا سوال ہی نہیں ہے	۱۲۵	حضرت صاحب سے حدیث قرسی کی بیعت	۱۲۶
۱۱۰	کارفرما سے کسی کوئی کیا سہارا نہ	۱۲۵	میت پر فخر کرنے کے انکار	۱۲۶
۱۱۱	مؤمنوں اور کارفرما میں بھائی	۱۲۵	بھوت اور بھانجی کی ممانعت	۱۲۶
۱۱۲	اس پر بھی	۱۲۶	عورتوں کی بیعت کا حکم	۱۲۷
۱۱۳	اسے خط و کتابت اور رسالہ لکھنا ہے	۱۲۶	بھوکے کام میں انفرمائی کا مطلب	۱۲۷
۱۱۴	پاکستان میں کارفرما کیلئے کتنے مشکل دن	۱۲۶	نور کرنے والی نعمت	۱۲۸
۱۱۵	ان کی قوت و محنت سے قریح	۱۲۷	عورتوں کیلئے عقلمند	۱۲۸
۱۱۶	میت پر ایسی ہی ہوتی کہ	۱۲۷	بھوت کی بیعت	۱۲۸
۱۱۷	ذکر مولا سے یہ قلم برد	۱۲۸	نوروں کی بیعت	۱۲۹
۱۱۸	رضامندی کی طلب کا انجام	۱۲۸	کھانے کی بجائی	۱۲۹
۱۱۹	غیر مومن کا کلمہ	۱۲۸	سورۃ الصف	۱۲۹
۱۲۰	اسلام کا محل و انضام	۱۲۹	دکانی کرنے سے بچ	۱۲۹
۱۲۱	معاذ کار سے بددلی کلم ہے	۱۲۹	چھوٹی کھلی اندازہ دیکھنا خدا تعالیٰ میں	۱۳۰
۱۲۲	کارفرما کو گور یا نہا کر لیں	۱۲۹	دعا و بیعت ذکر نہ کر	۱۳۰
۱۲۳	کارفرما سے محبت کی حد	۱۳۰	محبوب نہیں ملے	۱۳۰
۱۲۴	معاذ کا قصہ	۱۳۰	قوم ہندی کی بھلا کاریاں	۱۳۱
۱۲۵	بھائی عورتوں کا امتحان	۱۳۱	حضرت محمدی کافر اس کا شے سے خطاب	۱۳۱
۱۲۶	امتحان کا طریقہ	۱۳۱	حضرت محمدی کا حضور ﷺ کی رضا دینا	۱۳۱
۱۲۷	مسلمان بننے والی عورتوں کے سر کا مسئلہ	۱۳۲	حضور ﷺ کی بیعت	۱۳۲
۱۲۸	سب سے اعلیٰ حضور ﷺ کا رسول	۱۳۲	عورتوں کا لہجہ کے متعلق	۱۳۲
۱۲۹	عورتوں سے حق میں ملامت کی مخالفت	۱۳۲	نہانی کاریاں	۱۳۲
۱۳۰	وادیوں سے اعلیٰ عورتوں سے نکال	۱۳۳	وادیوں سے اعلیٰ عورتوں کی کوشش	۱۳۳
۱۳۱	انکشاف دینی کے سبب نکلنا	۱۳۳	انکشاف دینی اور حضرت سجاد علیہ السلام	۱۳۳

۱۶۹	پڑاؤ میں جانے کی دعاء	۱۵۹	ہجر کی وجہ تشریح	۱۶۵	میراث کی تفصیلی
۱۶۹	مکہ پر تین مکمل	۱۵۹	کعبہ میں لوی کا ذکر اور خطاب	۱۶۵	حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ماری
۱۷۰	دورانِ شبہ لوگوں کے جانے کا واقعہ	۱۵۹	سب سے اہل ہجر کا اقام	۱۶۶	ایم ہمارے سے حضور ﷺ کیلئے قرار دیا گیا
۱۷۱	ہجرت میں رزاق اور ہجرتی دیگر	۱۵۹	دولتِ اسلامیہ کے بچے میں ملتی خیریت	۱۶۶	ہوائی کے بعد بارش
۱۷۱	مالی حوالے اور بچہ خیریت	۱۵۹	ہمارے بعد مکہ کی نماز اور حج سے کیا جانے	۱۶۷	لوگوں کا حق کو پہنچانا
۱۷۱	انسان کی اہم ترین طبیعت	۱۵۹	اللہ کے حکم کا اظہار کرنا	۱۶۷	ہجرت کے بعد مہاجرین
۱۷۲	سورۃ المتافقون	۱۵۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ میں اقام	۱۶۷	پھر لوگوں سے یہ چراغ اجماع ہوا جانے کا
۱۷۲	غزوہ نبی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۵۹	نبی ہمارے کی حاضری	۱۶۸	سب سے اہل ہجرت
۱۷۲	ایک روزہ اور روزہ	۱۶۰	اللہ کے حکم کی حقانی اور شوق	۱۶۸	پارہیز گاری اور اللہ تعالیٰ نے
۱۷۳	عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت میں	۱۶۰	حضرت علیؓ اور آپ کا گھر	۱۶۹	اپنے اپنے حق سے جانیں
۱۷۳	پہلی قسم کھانا	۱۶۱	نہار کی طرف ہوجانا	۱۷۰	مقامات کی قدرتی
۱۷۳	ایک قسم کی کارہیج	۱۶۱	انہی کے وقت شروع ہوا وقت کرے	۱۷۰	حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ماری
۱۷۳	مذاہب کی صورت	۱۶۱	تو وہ ملک ہوا جانے کی	۱۷۰	تو ہمیں شہر بارقہ بنی
۱۷۴	حضرت ﷺ کی تاریخی کام ہوا	۱۶۱	ہجر کے انکسار و افسانگی	۱۷۱	عابدین محمدؐ پر
۱۷۵	مذاہب کی بنیاد اور مسلمان ہونا	۱۶۲	انہی کو ہجرت اور آپ کی	۱۷۱	بہشت لہری کا حضور
۱۷۵	انہی کی کامیابی سے مدد کی گئی	۱۶۲	جس کو ہجرت کی ہوائیں	۱۷۱	تفصیلی خط
۱۷۶	سورۃ منافقین	۱۶۲	سب سے اہل ہجرت اور آپ کی	۱۷۲	سورۃ الجمعہ
۱۷۶	حضرت ہجرت میں سے کلام	۱۶۳	حضرت میں سے کلمہ کیلئے حضرت سے	۱۷۲	جس نے فرما دیا کہ کیا کرنا
۱۷۶	حضرت ہجرت میں سے خواب	۱۶۳	گاز میں ہجرت کا مسئلہ	۱۷۳	ایم ہجرت کی حالت
۱۷۷	رسالت کی کامیابی	۱۶۳	ہجرت کیلئے اہل کفر	۱۷۳	ہجرت کا قیاس
۱۷۷	اسلام کے ساتھ میں کلمات الہی	۱۶۵	گاز میں ہجرت کیلئے ہجرت کا مسئلہ	۱۷۳	انہی کے وقت شروع ہوا وقت
۱۷۷	انہی پر ہجرت کی	۱۶۵	ایک شہر میں ہجرت	۱۷۳	حضرت امام ابوحنیفہؒ
۱۷۸	مذاہب کی زندگی	۱۶۵	ہجرت میں ہجرت کے کام کا مزارع	۱۷۴	مسلکِ شیعہ پر کے گاہرین
۱۷۸	نظر کا دشمن	۱۶۵	ہجرت کے بعد لوگوں کی کلمہ	۱۷۴	حضرت محمدؐ اور اہل حق
۱۷۸	مذاہب کا گھر	۱۶۶	ہجرت کے بعد لوگوں کی کلمہ	۱۷۵	عرب ہجرت کی تعلیم کا سکھانا نظام
۱۷۹	مذاہب میں انہی کا ہجرت کے بعد کا معمول	۱۶۶	ہجرت کے بعد انہی کی طبیعت	۱۷۵	عظیم ہجرت کی تعلیم کی قدر
۱۷۹	انہی کی کامیابی سے کلام	۱۶۶	ہجرت کا وقت	۱۷۵	ہجرت کا سکھانا کتاب کی ہجرت کی
۱۸۰	ایم ہجرت کی تعلیم کی	۱۶۷	ہجرت کی تعلیم کی حالت	۱۷۶	ہجرت کے بعد ہجرت سے کلام ہے
۱۸۰	ہجرت کا ایک واقعہ	۱۶۷	ہجرت کے خصوصیات	۱۷۶	اگرچہ ہجرت کی تعلیم کی
۱۸۰	ہجرت کی حالت	۱۶۸	ہجرت کی تعلیم کی حالت	۱۷۷	ہجرت کے بعد ہجرت کی تعلیم کی
۱۸۱	ہجرت کے بعد ہجرت کی تعلیم کی	۱۶۸	ہجرت کے بعد ہجرت کی تعلیم کی	۱۷۷	ہجرت کے بعد ہجرت کی تعلیم کی
۱۸۱	ہجرت کے بعد ہجرت کی تعلیم کی	۱۶۸	ہجرت کے بعد ہجرت کی تعلیم کی	۱۷۸	ہجرت کے بعد ہجرت کی تعلیم کی

۲۰۵	سات سالانہ اور سات سالہ بینیں	۱۹۴	اسلام اور دنیا کے لوگوں کے مذاکرے	۱۸۲	سورۃ التغابن
۲۰۶	ظلم اور استی	۱۹۳	مظہر اور گہرے پیرز لکے	۱۸۲	سب کے لئے اسلام پر پورا کیا
۲۰۷	مسلم کا آپ	۱۹۴	حالت سفر میں افلاک و آفاق	۱۸۲	سب کے لئے اسلام پر پورا کیا
۲۰۸	پیر میں کائی	۱۹۴	ادب اور افلاک کی صورت	۱۸۳	زمین و آسمان سے پہلے تھوڑے کھدائی گئی
۲۰۹	سات سالہ بینیں کائی	۱۹۵	افلاک سے اثرات کا مسلک کر	۱۸۳	حضرت ابراہیمؑ کی انھوں نے ہونے والا
۲۱۰	ادب اور کائنات	۱۹۵	دھرم اور کائنات	۱۸۳	زمانہ حالیت میں قیامت کی تیاری
۲۱۱	سورۃ التحريم	۱۹۵	گواہوں کو چاہئے	۱۸۴	اشفاق و رگ و پاؤں
۲۱۲	ازدواجی مسکرات کی کائناتیں	۱۹۵	قرآن کی دہائیات	۱۸۴	ملک اسلام کا دستور
۲۱۳	حضرت ابراہیمؑ کی کائنات	۱۹۶	تقویٰ سے متعلق اہل دینی	۱۸۴	صلوات و مسرت کرنی
۲۱۴	حوالہ کا برم کھینچنے کا مسئلہ	۱۹۷	لا حول ولا قوۃ کا مطلب	۱۸۴	اہل کس سے خطاب
۲۱۵	کائنات کا قانون	۱۹۷	مصر تب سے کھانہ اور مساجد کے	۱۸۵	مساجد لینے والی مشکل نہیں
۲۱۶	حضرت عیسیٰؑ کا مسرت معاشرت	۱۹۷	مصلحت اور کرب و غم	۱۸۶	روزانہ کی یاد دہانی کی ضرورت
۲۱۷	تلاوت کا مسئلہ	۱۹۸	کامیابی کی لہجہ	۱۸۶	ذاتی کامیابی
۲۱۸	حضرت ابراہیمؑ کی کائنات سے خطاب	۱۹۸	انہ پر کرب و غم	۱۸۷	قریب میں حضور عیسیٰؑ کے متعلق حوالہ
۲۱۹	دانش اور ادب اور آیت اللہ	۱۹۸	انہ کے بارے میں کائنات کی چٹائی	۱۸۷	مصریت سے کھانہ کی ضرورت
۲۲۰	حضرت عیسیٰؑ کی کائنات کی دعا حاصل ہے	۱۹۹	ذاتی امر اور امت کی خدمت	۱۸۷	مسئلہ تقویٰ
۲۲۱	خانہ کعبہ کی کائنات کی کائنات	۱۹۹	خانہ کعبہ کی خدمت	۱۸۸	برمال میں اچھا وقت کرنا
۲۲۲	حضرت ابراہیمؑ کی کائنات سے کائنات	۱۹۹	شیر و اسیر کی کائنات	۱۸۸	نہایتی باتوں سے دل کو کئی تھوڑے نہیں
۲۲۳	گھر والوں کی کائنات کی کائنات	۲۰۰	تقویٰ کی پانچ روایت	۱۸۹	پوری باتوں کی صورت
۲۲۴	یہودی اور اسلام کی کائنات	۲۰۰	مظہر اور کائنات کی کائنات	۱۸۹	اہل دین کی کائنات کے لئے
۲۲۵	روزانہ کے فرشتوں کی کائنات	۲۰۱	مظہر اور کائنات کے	۱۹۰	حضرت عیسیٰؑ کی کائنات
۲۲۶	فرشتوں کی کائنات سے کائنات	۲۰۱	مظہر اور کائنات	۱۹۰	نہایتی باتوں سے دل کو کئی تھوڑے نہیں
۲۲۷	قیامت میں کئی پہاڑ پھٹنے کا	۲۰۱	خدمت اور افلاک	۱۹۰	مکرم اور کائنات
۲۲۸	توبہ نصوح	۲۰۲	توبہ اور کائنات کا مسئلہ	۱۹۰	مرد کو کھینچنے والے
۲۲۹	نیکوں اور نیکوں کا مسئلہ	۲۰۲	کائنات اور کائنات کی صورت	۱۹۱	انہ کس باتوں کی طرف ہے
۲۳۰	نہایتی باتوں کی خدمت سے کائنات	۲۰۳	دار اپنے پیر کے لئے کائنات	۱۹۱	سورۃ الطلاق
۲۳۱	افلاک اور کائنات کا مسئلہ	۲۰۳	مظہر اور کائنات کے مسئلہ	۱۹۱	ظلال دین کا مسئلہ
۲۳۲	توبہ نصوح	۲۰۳	توبہ کا مسئلہ	۱۹۲	افلاک و افلاک کے مسئلہ کی صورت
۲۳۳	توبہ نصوح	۲۰۳	توبہ کا مسئلہ	۱۹۲	دہریوں کی کائنات پر حق
۲۳۴	توبہ نصوح	۲۰۳	توبہ کا مسئلہ	۱۹۲	اسلام میں کائنات کا مقام
۲۳۵	توبہ نصوح	۲۰۳	توبہ کا مسئلہ	۱۹۳	حالت نامہ میں دینی اور دینی افلاک
۲۳۶	توبہ نصوح	۲۰۳	توبہ کا مسئلہ	۱۹۳	حالت کی خدمت

۲۳۹	موتہ کے کچے ہیں؟	۲۳۰	حضرت عمر بن عبدالعزیز کا مشہور	۲۱۹	مہمان مشرب علیہ السلام کا نام
۲۳۹	زندگی کسے کہتے ہیں؟	۲۳۰	وکت کے کچے کچے ہیں؟	۲۱۹	انہی کے لئے نکاح کا نام
۲۳۹	موتہ و حیات کیا ہے ان کی؟	۲۳۱	بادشاہت کے دائرہ میں ہے	۲۱۹	مختار جگہ کی اختلاف دہی
۲۳۹	نیم ہزار توں کا ایک دم ہی زندگی	۲۳۱	بادشاہ کیلئے دوسری بی بی ملک ہے	۲۲۰	حضرت عثمان اور حضرت ابراہیم کی بیویاں
۲۳۹	اور موتہ کیوں نہیں دے دلی پہلی	۲۳۱	اس کا پتہ ہے	۲۲۰	حضرت آپ کی دعا
۲۳۹	انقلابی موت و حیات یہ کیوں قرار ہیں	۲۳۱	بادشاہ کی کالی اور مہر کا لکھنا	۲۲۱	پاکستان کو ان کی
۲۳۹	بادشاہ کیلئے مہر کا لکھنا	۲۳۲	بادشاہ کیلئے تیسری بی بی القادر	۲۲۱	فرعون کی قسم ساری
۲۳۹	انقلابی حال میں نہیں ہیں	۲۳۲	ملک کے اندر کیا کیا اور دست	۲۲۱	حضرت مریم کا حضور مریم
۲۳۹	انقلابی موت کی مثال	۲۳۳	دیا کے کچے ہیں	۲۲۲	حضرت عائشہ کی فضیلت
۲۳۱	ساتھ آج	۲۳۳	موتہ و حیات کا مشہور	۲۲۳	سورۃ الملک
۲۳۱	آسمانوں کے درجہ پر قرآن کریم	۲۳۳	انقلاب و حیات کی زندگی	۲۲۳	کمال الہی
۲۳۱	نظام و ناس و نظام کے نظام	۲۳۳	موت کی موت	۲۲۳	ہی کی قسم
۲۳۲	شہنشاہی کے اصول	۲۳۳	احوال اور ساری کی صورتیں	۲۲۳	کمال قدرت و داد
۲۳۲	کاروبار و نظام	۲۳۳	انقلاب کا مشہور	۲۲۳	سورۃ النبیات
۲۳۲	انقلابی نظام کی مثال ملک کے	۲۳۳	سب سے زیادہ	۲۲۳	دینا کیسے ہو گا اور ہے
۲۳۲	انقلاب کیلئے نظام اور حکومت قائم کے	۲۳۳	ساتھ بیوی سے پہلے کی کرلو	۲۲۵	ادب و رسائی سے جس کی اضافہ
۲۳۲	ساتھ آج اور ملک و نظام میں ہیں	۲۳۵	سب سے پہلے کیا ہے	۲۲۵	دن و رات کی قسم
۲۳۲	آج کیا کہاں ہے؟	۲۳۵	انقلابی قدرت کا کمال	۲۲۵	انقلابی آسمان و نظام پر ہے
۲۳۳	زمین سے آسمان کی مسافت	۲۳۵	انسان کی عقلی و عباد	۲۲۶	نکحت کے مطابق نظام رہا ہے
۲۳۳	انسان کا یہی چاہتا ہے	۲۳۵	کائنات میں وہاں سے کہہ	۲۲۷	زاد میں تہہ ہی نہیں لگائی جائیں
۲۳۳	نظام عالمی کیلئے نظام ہے	۲۳۶	سورۃ کلام ملک کیوں لکھا گیا	۲۲۷	زاد و نظام اور نظام سے ہوا کا
۲۳۳	انقلابی نظام نے قائم کیا ہے	۲۳۶	نظام عالم میں ہے وہی کیوں	۲۲۸	روزی کا ایک عظیم رکت اور فضیلت
۲۳۳	ساتھ آج انسان کے لیے نظامی نظام	۲۳۷	حضرت عمر کا کہنا میں ہے	۲۲۸	مظلوم کی دعا سے چٹا چٹا ہے
۲۳۳	کامیاب عظیم نظامی نظام ہے	۲۳۷	آپ کا خطاب کرنا	۲۲۸	فرمان کے نظام اور نظام کا یہ ہے
۲۳۳	عالمی نظامی نظام کے لیے ہے	۲۳۷	انقلاب کے لیے کیا ہے کلام	۲۲۸	نظام میں حکومت کے جائے نظام
۲۳۳	انقلاب کے لیے نظامی نظام ہے	۲۳۷	حضرت عمر کی کالی کی کالی	۲۲۹	نظام اور نظام میں سب سے پہلے
۲۳۳	ان کا نام نظام ہے	۲۳۷	حضرت عمر کے لیے نظام کی کالی کرنا	۲۲۹	دوسری بیوی سے نظام کے نظام
۲۳۳	ان کی جگہ میں	۲۳۸	بادشاہ کیوں جانا چاہتے؟	۲۲۹	بادشاہت میں ایک نظام میں ہے
۲۳۳	سرکاری میں سرکاری میں نظام	۲۳۸	اور ان میں بدل و اضافہ	۲۲۹	بادشاہ کے اندر سب سے پہلے
۲۳۳	انقلاب میں ان کی نظام	۲۳۸	بادشاہ کی حکومت و نظام	۲۲۹	بادشاہ کا جسم فرما چکا ہے
۲۳۳	زمین کی دلی کیجے نظامی نظام کی؟	۲۳۸	انقلابی قدرت کا نام	۲۳۰	تیسری بیوی کی کالی کے چھٹے
۲۳۳	زمین کی دلی کیوں چلی جائے گی؟	۲۳۸	زندگی اور موت کا مطلب	۲۳۰	سیدنا اموی اور عثمان کی

[illegible]

۳۸۰	انسان کی ہے مٹی	۳۸۰	اور رات کی شہادت	۳۸۰	آپ کا کام سمجھتے ہے	۳۸۰
۳۸۰	اولیٰ کا سامنا	۳۸۰	فرشتہ فطرت کا بیٹھا	۳۸۰	اللہ کی چاہت اسلئے ہے	۳۸۰
۳۸۰	انسانی وجود کی گواہی	۳۸۰	عقل و ادب اور تقویٰ کا	۳۸۰	سورۃ العنکبوت	۳۸۰
۳۸۱	حفاظت قرآن کا وعدہ	۳۸۱	انجام تکمیل	۳۸۱	وہابہ فطرت کی مثال	۳۸۱
۳۸۱	مطہر جنت کیلئے کوئی آیت شریفی ہے	۳۸۱	مومنوں کا مومن	۳۸۱	سورۃ النور	۳۸۱
۳۸۱	امام کے پیچھے شیعہ کے قراءت ہے	۳۸۱	عقیدوں کے مضاف	۳۸۱	مغرب کی نماز میں	۳۸۱
۳۸۱	کرسے کی ایک دلیل	۳۸۱	مستطاب کا کرنا	۳۸۱	آئینہ کا نمونہ	۳۸۱
۳۸۱	انسان کی بنا پر پانی	۳۸۱	وہاب کا بیان	۳۸۱	اور کامیابی کی حکمت	۳۸۱
۳۸۲	مومنوں کے پیرے	۳۸۲	فکر	۳۸۲	وہابہ فطرت	۳۸۲
۳۸۲	دوا داری	۳۸۲	مستطاب کا کرنا	۳۸۲	کا کائنات کا مضمون	۳۸۲
۳۸۲	عقل و ادب	۳۸۲	مستطاب کا کرنا	۳۸۲	انسان کی حاضری	۳۸۲
۳۸۲	سب سے عزیز شخص	۳۸۲	نورانی آیت	۳۸۲	بسی فیصلہ کن کا نظارہ ہے	۳۸۲
۳۸۲	اپنی مستطاب کا	۳۸۲	مومنوں کو کلام	۳۸۲	دلیل کیا ہے؟	۳۸۲
۳۸۲	سب سے اولیٰ اور اولیٰ آخری	۳۸۲	مستطاب کی فضیلت	۳۸۲	گواہی کے امام کی پادشہ	۳۸۲
۳۸۲	پاکستان	۳۸۲	پاکستان میں ہے پاک	۳۸۲	انسان کی پیدائش	۳۸۲
۳۸۲	آپ کے مضمون اور پانی	۳۸۲	مستطاب کی طبیعت	۳۸۲	قدیم خداوندی کا نام اور گواہ	۳۸۲
۳۸۲	ادب کا نامی شخص سے ہوا	۳۸۲	مستطاب کی فضیلت اور کار	۳۸۲	مستطاب کی سریت	۳۸۲
۳۸۲	سورۃ نازق سے ہے	۳۸۲	جنت کا مضمون	۳۸۲	زمین	۳۸۲
۳۸۲	سورۃ کا کوئی طعن نہیں ہے	۳۸۲	جنت کا مضمون	۳۸۲	پہاڑ اور پانی	۳۸۲
۳۸۲	سورۃ کی	۳۸۲	پاکستان	۳۸۲	کا قرآن کیلئے مایہ	۳۸۲
۳۸۲	آغاز ستر	۳۸۲	جنت کے رشتہ	۳۸۲	نہیں شافعی کی حد	۳۸۲
۳۸۲	انسان کی ہے فرض	۳۸۲	مومنوں کی تعداد	۳۸۲	وہاب کی گواہی	۳۸۲
۳۸۲	پاکستان	۳۸۲	مستطاب جنت	۳۸۲	کا قرآن کا سامنا آگ کا گواہ	۳۸۲
۳۸۲	الاجل کی قادی	۳۸۲	کلام	۳۸۲	انسان کے لئے لکھے	۳۸۲
۳۸۲	انسانی قادی میں پھونکا ہے گواہ	۳۸۲	عظیم اور شافعی	۳۸۲	برائے نام سامنا	۳۸۲
۳۸۲	مستطاب پیدائش	۳۸۲	جنت کا مضمون	۳۸۲	چنگاریاں	۳۸۲
۳۸۲	آپ کا نام	۳۸۲	زہر	۳۸۲	کا قرآن کیلئے مایہ	۳۸۲
۳۸۲	سورۃ شہر	۳۸۲	مستطاب مضمون	۳۸۲	سب کا نام سامنا	۳۸۲
۳۸۲	نورانی	۳۸۲	اولیٰ کی قدرتی	۳۸۲	کوئی مضمون نہیں لکھے	۳۸۲
۳۸۲	مومنوں کی	۳۸۲	نورانی اور گواہی	۳۸۲	مومنوں کی حاضری	۳۸۲
۳۸۲	نورانی کا مضمون	۳۸۲	مستطاب کا مضمون	۳۸۲	فطرت اور مایہ	۳۸۲
۳۸۲	نورانی کی حاضری	۳۸۲	مستطاب کا مضمون	۳۸۲	نورانی اور گواہی	۳۸۲

۳۵۴	پندرہ روزہ ہفت ہے	۳۵۹	مکی حرم کی کوئی راستہ نہ ہوگی	۳۶۵	موسس کی موت
۳۵۵	قرآن سے نہ نہ کرائی چیز نہیں	۳۶۰	شہرہ گرام، شہرہ صفائی، شہرہ	۳۶۵	کافر کی موت
۳۵۶	آئینہ کا روپ	۳۶۱	صفا، صبر، صبر، صبر	۳۶۶	کافر موت کی کشتی
۳۵۷	سورۃ النبأ	۳۶۲	ہدائی کے سوائے خواب	۳۶۷	شمس اور سحاب
۳۵۸	قرآن کے حقوق قرآن کے چار ہیں	۳۶۳	ہر چیز محفوظ ہے	۳۶۸	موسس کی ساری کا حقیقی
۳۵۹	مختلف آثار	۳۶۴	اب ہوش کا خواب	۳۶۹	کافر کی رات
۳۶۰	بلی بلی کا ہے	۳۶۵	اگر بلی بلی بلی بلی بلی	۳۷۰	کھڑی سے رات کو لے جاتا
۳۶۱	عقرب پتہ ہوا ہے	۳۶۶	ہر چیز کا وہی کھیلے انداز	۳۷۱	انعام الہی کی تحفہ کا حکم
۳۶۲	زمین کافر کی	۳۶۷	بہت کھل کھل سے کھل کھل	۳۷۲	شمس اور سحاب
۳۶۳	پہاڑ	۳۶۸	ہر چاند اس کے مطابق ہو گئے	۳۷۳	پارہ کھلم فرماتے
۳۶۴	نور کے روزے	۳۶۹	ہر کھل کھل کے مطابق ہو گئے	۳۷۴	ساروں کی حرکت
۳۶۵	نیل نکلے اس کا حکم	۳۷۰	صبر و کرم کا حکم	۳۷۵	سامعین کے لغوی
۳۶۶	نیل بہت بلی کھتے ہیں	۳۷۱	است گھڑی کی حالت	۳۷۶	کھانہ پانی
۳۶۷	راہ کا نام	۳۷۲	بہت کھل کھل کھل	۳۷۷	صبر و کرم
۳۶۸	کا کھانہ کھیتے ہیں	۳۷۳	یا احوال کھل کھل ہے	۳۷۸	صبر و کرم
۳۶۹	ساتھ اس	۳۷۴	جاری کھلی	۳۷۹	دلوں کوں کار کھلی کھتے
۳۷۰	روٹی ساری	۳۷۵	کھل کھل کھل کھل	۳۸۰	کھل کھل کھل کھل
۳۷۱	بارش کا حکم	۳۷۶	دلوں کوں ہے	۳۸۱	آخرت کے بارش کا حکم
۳۷۲	کھیت دانا	۳۷۷	ہر کھل کھل کھل	۳۸۲	سامعین کھیت کھل کھل
۳۷۳	کھیت کھل	۳۷۸	موسس کا بہت کھل	۳۸۳	ہر کھل کھل کھل کھل
۳۷۴	ہر کھل کھل کھل کھل	۳۷۹	بارش کھل کھل کھل	۳۸۴	اس کی موت کھل کھل
۳۷۵	صبر و کرم	۳۸۰	سب کھل کھل کھل	۳۸۵	کھل کھل کھل کھل
۳۷۶	آسمان کھل کھل کھل	۳۸۱	کھل کھل کھل کھل	۳۸۶	صبر و کرم کھل کھل
۳۷۷	پہاڑ کھل کھل کھل	۳۸۲	کھل کھل کھل کھل	۳۸۷	کھل کھل کھل کھل
۳۷۸	کھل کھل کھل کھل	۳۸۳	کھل کھل کھل کھل	۳۸۸	کھل کھل کھل کھل
۳۷۹	کھل کھل کھل کھل	۳۸۴	کھل کھل کھل کھل	۳۸۹	کھل کھل کھل کھل
۳۸۰	کھل کھل کھل کھل	۳۸۵	کھل کھل کھل کھل	۳۹۰	کھل کھل کھل کھل
۳۸۱	کھل کھل کھل کھل	۳۸۶	کھل کھل کھل کھل	۳۹۱	کھل کھل کھل کھل
۳۸۲	کھل کھل کھل کھل	۳۸۷	کھل کھل کھل کھل	۳۹۲	کھل کھل کھل کھل
۳۸۳	کھل کھل کھل کھل	۳۸۸	کھل کھل کھل کھل	۳۹۳	کھل کھل کھل کھل
۳۸۴	کھل کھل کھل کھل	۳۸۹	کھل کھل کھل کھل	۳۹۴	کھل کھل کھل کھل
۳۸۵	کھل کھل کھل کھل	۳۹۰	کھل کھل کھل کھل	۳۹۵	کھل کھل کھل کھل
۳۸۶	کھل کھل کھل کھل	۳۹۱	کھل کھل کھل کھل	۳۹۶	کھل کھل کھل کھل
۳۸۷	کھل کھل کھل کھل	۳۹۲	کھل کھل کھل کھل	۳۹۷	کھل کھل کھل کھل
۳۸۸	کھل کھل کھل کھل	۳۹۳	کھل کھل کھل کھل	۳۹۸	کھل کھل کھل کھل
۳۸۹	کھل کھل کھل کھل	۳۹۴	کھل کھل کھل کھل	۳۹۹	کھل کھل کھل کھل
۳۹۰	کھل کھل کھل کھل	۳۹۵	کھل کھل کھل کھل	۴۰۰	کھل کھل کھل کھل

۳۶۷	حق آسمان اور	۳۶۵	سورج کی گرہ	۳۶۰	عشرین کی شراب	۳۶۷
۳۶۸	نہ آدم کی حقیقت	۳۶۵	پہلے میں تھیں	۳۶۱	شراب کی بیش	۳۶۷
۳۶۹	گھمبہا تہا اوتی	۳۶۵	انسانوں کا اعتراف	۳۶۱	مسلمانوں پر کافروں کی پھپھائی	۳۶۸
۳۷۰	نہ تھو لی قوم، انسان کی بیہوشی	۳۶۵	پسین شراب سے کا	۳۶۱	عقبت کو روک دینا، مصیبت	۳۶۸
۳۷۱	برائے انسانوں کی عقل	۳۶۵	ان میں سے کافر	۳۶۱	کافروں کو اپنے گھر میں ہے	۳۶۸
۳۷۲	سچہ گھٹ کا	۳۶۵	جنت اور دوزخ کا	۳۶۱	مؤمنین کی سرگرمی کا	۳۶۸
۳۷۳	فلک کی سب	۳۶۵	کافروں کی، ان کا قیامت	۳۶۲	کافروں کا جہنم	۳۶۹
۳۷۴	ان میں سے، سارا شیخ	۳۶۵	عقبت سے صبر کی توفیق	۳۶۲	سورۃ الشقاق	۳۶۹
۳۷۵	تجربہ کا حکم	۳۶۵	سب سے تحقیق کفر	۳۶۲	انسان کی سب سے ان کی عظمت	۳۶۹
۳۷۶	ان کے لیے کہ	۳۶۵	ان کی تپ	۳۶۲	ان کے لیے کہ	۳۶۹
۳۷۷	کلی دوزخ سے ہمارے گھر میں	۳۶۵	ان کے کا کفر	۳۶۲	ان کے کا کفر	۳۶۹
۳۷۸	سچے آدمی صبر کرنے کا طریقہ	۳۶۵	ان کے دوزخ کی سزا	۳۶۲	ان کے دوزخ کی سزا	۳۶۹
۳۷۹	قرین جنت کا کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کا کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کا کفر	۳۶۹
۳۸۰	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۳۸۱	سب دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۳۸۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۳۸۳	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۳۸۴	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۳۸۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۳۸۶	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۳۸۷	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۳۸۸	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۳۸۹	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۳۹۰	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۳۹۱	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۳۹۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۳۹۳	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۳۹۴	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۳۹۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۳۹۶	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۳۹۷	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۳۹۸	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۳۹۹	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۴۰۰	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۴۰۱	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۴۰۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۴۰۳	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۴۰۴	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۴۰۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۴۰۶	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۴۰۷	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۴۰۸	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۴۰۹	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹
۴۱۰	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۵	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۲	ان کے دوزخ کے کفر	۳۶۹

[illegible]

۵۰۱	انہوں کی خصوصیت	۵۰۱	انہوں کا احسن	۳۹۳	سچا گوشت کھانے والے
۵۰۲	انہوں کی آفت برداشت	۵۰۲	عسکری کی غصہیت	۳۹۳	پاکیزہ محل
۵۰۳	انہوں کی نام نہاد	۵۰۳	وہ شخص جو نہ خدا کا ہے	۳۹۳	بچہ کھٹے
۵۰۴	انہوں کا لائق	۵۰۴	قیمت کا سرا	۳۹۳	مستحق کے لئے
۵۰۵	انہوں کا ہے	۵۰۵	عقیدہ والوں کی حرکت	۳۹۳	خاموش
۵۰۶	انہوں نے سب کا گھبراہٹ کی ہے	۵۰۶	صبر اور وفا	۳۹۳	انہوں کی طاقت
۵۰۷	انہوں کی عقلیں	۵۰۷	اس کی عقل	۳۹۳	عرب میں امن کی بات
۵۰۸	انہوں کی برائی کی تیز	۵۰۸	جنگ کی ہوا	۳۹۳	انہوں کی قوم کو حق سے متاثر ہے
۵۰۹	انہوں کی برائی	۵۰۹	وہاں کے گناہ	۳۹۳	وہاں کے گناہ
۵۱۰	انہوں کی مطلب	۵۱۰	مال کی قیمت	۳۹۳	عقوبت کے بارے میں
۵۱۱	جنت کے عمل	۵۱۱	قیمت سے	۳۹۳	ایک دین کا واقعہ
۵۱۲	خدا کا ذکر کرنے کا جواب	۵۱۲	فرشتوں کی مجلس	۳۹۳	ایک بڑا کرب و غم
۵۱۳	انہوں کی طرح	۵۱۳	انہوں کا ہوا	۳۹۳	مکرم کی شہرت
۵۱۴	انہوں کی سرداری	۵۱۴	مستور شخص کی ہوا	۳۹۳	سورۃ الفجر
۵۱۵	انہوں کی سر پرستی	۵۱۵	بے حرکت چلتا	۳۹۳	جنگ کا واقعہ
۵۱۶	انہوں کی شرط	۵۱۶	کرموں کی خدمت	۳۹۳	مہارت کے لئے شخص
۵۱۷	انہوں کی مجلس	۵۱۷	ایک دین کا واقعہ	۳۹۳	چاکر
۵۱۸	انہوں کی	۵۱۸	مستور شخص کی ہوا	۳۹۳	راست کا
۵۱۹	انہوں کی	۵۱۹	مستور شخص کی ہوا	۳۹۳	انہوں کی راست
۵۲۰	انہوں کی	۵۲۰	جنت کے سب سے بڑی نعمت	۳۹۳	انہوں کے
۵۲۱	سورۃ الشمس	۵۲۱	انہوں کی	۳۹۳	عظیم شہر
۵۲۲	انہوں کی	۵۲۲	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۲۳	انہوں کی	۵۲۳	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۲۴	انہوں کی	۵۲۴	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۲۵	انہوں کی	۵۲۵	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۲۶	انہوں کی	۵۲۶	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۲۷	انہوں کی	۵۲۷	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۲۸	انہوں کی	۵۲۸	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۲۹	انہوں کی	۵۲۹	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۳۰	انہوں کی	۵۳۰	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۳۱	انہوں کی	۵۳۱	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۳۲	انہوں کی	۵۳۲	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۳۳	انہوں کی	۵۳۳	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۳۴	انہوں کی	۵۳۴	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۳۵	انہوں کی	۵۳۵	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۳۶	انہوں کی	۵۳۶	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۳۷	انہوں کی	۵۳۷	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۳۸	انہوں کی	۵۳۸	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۳۹	انہوں کی	۵۳۹	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۴۰	انہوں کی	۵۴۰	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۴۱	انہوں کی	۵۴۱	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۴۲	انہوں کی	۵۴۲	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۴۳	انہوں کی	۵۴۳	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۴۴	انہوں کی	۵۴۴	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۴۵	انہوں کی	۵۴۵	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۴۶	انہوں کی	۵۴۶	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۴۷	انہوں کی	۵۴۷	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۴۸	انہوں کی	۵۴۸	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۴۹	انہوں کی	۵۴۹	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۵۰	انہوں کی	۵۵۰	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۵۱	انہوں کی	۵۵۱	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۵۲	انہوں کی	۵۵۲	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۵۳	انہوں کی	۵۵۳	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۵۴	انہوں کی	۵۵۴	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی
۵۵۵	انہوں کی	۵۵۵	انہوں کی	۳۹۳	انہوں کی

[illegible]

۶۰۸	یہ قرآن کا بیان	۶۰	صرف وہی مضمون ہے	۶۰۲	مختصر چھٹکے کو لغت کی اصطلاح کی
۶۰۹	مصدق کامل	۶۱	یہ قرآن چنانچہ اور مشرکوں کی زبوں	۶۰۳	سورۃ قیامت
۶۱۰	مختصر چھٹکے پر یہ کام ہے	۶۱	ان کا دل نہیں ہے	۶۰۴	ادب اور اس کی بیانی کی بات
۶۱۱	سورۃ النہاس	۶۱	ان کا دل نہیں ہے	۶۰۵	ماں و باپ اور گھر سے بچ گئے
۶۱۲	انسان کی غصہ بھی کی ہے	۶۱	ان کے دل کو نہیں	۶۰۶	ادب کی بات ہے
۶۱۳	شیطان ان کو ان کی کان کا گھم	۶۲	مصدقہ قیامت	۶۰۷	مکمل کامل اور اس کی سر
۶۱۴	انسانی شیطان کا گھر	۶۲	ساتھ ساتھ سورہ باطل میں پڑھنا	۶۰۸	نقل قرآن کے لئے لکھا ہے
۶۱۵	شیطان کے دو سرے اختیار	۶۲	یہ اس میں سے نکالنا	۶۰۹	سورۃ الب کے لئے یہ نام نہیں لکھا
۶۱۶	مختصر چھٹکے اور آپ کے قصص	۶۲	سورۃ الفلق	۶۱۰	جیسے کہ لکھا ہے
۶۱۷	سورۃ الفلق اور سورۃ الفلق	۶۲	آنحضرت چھٹکے کی قرآن کی تحفہ اور بیان	۶۱۱	سورۃ اخلاص
۶۱۸	انسان سے کان مر رہا ہے	۶۲	یہ قرآن کے مختصر چھٹکے پر پڑھنا	۶۱۲	انہوں نے ان کا دل
۶۱۹	سورۃ الفلق کی تعلیم	۶۲	جان کی برآمدگی	۶۱۳	سورۃ اخلاص کی تعلیم
۶۲۰	مصدقہ قرآن و قرآن کی تحفہ اور بیان	۶۱۳	تعلیم کی بات	۶۱۴	قرآن کی تعلیم
۶۲۱	مختصر چھٹکے پر پڑھنا	۶۱۳	فلق کا مضمون	۶۱۵	جنت کے کام
۶۲۲	اور ہم وہ نہیں	۶۱۴	یہ ان کی بات	۶۱۶	انہوں نے پڑھنا کی قرآن سے پاک ہے
۶۲۳	سورۃ الفلق کا قرآن ہے	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۱۷	سبحان کے نام کامل
۶۲۴	انہوں نے ان کی تعلیم	۶۱۴	سب سے بڑی بات اور اس کی	۶۱۸	صورت لکھا کامل
۶۲۵	سبحان کے نام کامل	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۱۹	قرآن کا مضمون
۶۲۶	صورت لکھا کامل	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۲۰	جنت کے کام
۶۲۷	قرآن کا مضمون	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۲۱	کافی ہو سکتی ہے اور اس کی
۶۲۸	جنت کے کام	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۲۲	اور اس کے گھر میں
۶۲۹	کافی ہو سکتی ہے اور اس کی	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۲۳	اسمِ معظم کے نام لکھا ہے
۶۳۰	اور اس کے گھر میں	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۲۴	تھی کام
۶۳۱	اسمِ معظم کے نام لکھا ہے	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۲۵	تمام قرآن سے پڑھنا اور
۶۳۲	تھی کام	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۲۶	سورۃ الفلق کا مضمون
۶۳۳	تمام قرآن سے پڑھنا اور	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۲۷	نقل قرآن کے لئے لکھا ہے
۶۳۴	سورۃ الفلق کا مضمون	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۲۸	جیسے کہ لکھا ہے
۶۳۵	نقل قرآن کے لئے لکھا ہے	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۲۹	سورۃ الب کے لئے یہ نام نہیں لکھا
۶۳۶	جیسے کہ لکھا ہے	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۳۰	مکمل کامل اور اس کی سر
۶۳۷	مکمل کامل اور اس کی سر	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۳۱	انہوں نے ان کا دل
۶۳۸	انہوں نے ان کا دل	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۳۲	سورۃ اخلاص
۶۳۹	سورۃ اخلاص	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۳۳	انہوں نے ان کا دل
۶۴۰	انہوں نے ان کا دل	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۴۱	سورۃ الفلق کی تعلیم
۶۴۱	سورۃ الفلق کی تعلیم	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۴۲	قرآن کی تعلیم
۶۴۲	قرآن کی تعلیم	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۴۳	جنت کے کام
۶۴۳	جنت کے کام	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۴۴	انہوں نے پڑھنا کی قرآن سے پاک ہے
۶۴۴	انہوں نے پڑھنا کی قرآن سے پاک ہے	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۴۵	سبحان کے نام کامل
۶۴۵	سبحان کے نام کامل	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۴۶	صورت لکھا کامل
۶۴۶	صورت لکھا کامل	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۴۷	قرآن کا مضمون
۶۴۷	قرآن کا مضمون	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۴۸	جنت کے کام
۶۴۸	جنت کے کام	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۴۹	کافی ہو سکتی ہے اور اس کی
۶۴۹	کافی ہو سکتی ہے اور اس کی	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۵۰	اور اس کے گھر میں
۶۵۰	اور اس کے گھر میں	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۵۱	اسمِ معظم کے نام لکھا ہے
۶۵۱	اسمِ معظم کے نام لکھا ہے	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۵۲	تھی کام
۶۵۲	تھی کام	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۵۳	تمام قرآن سے پڑھنا اور
۶۵۳	تمام قرآن سے پڑھنا اور	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۵۴	سورۃ الفلق کا مضمون
۶۵۴	سورۃ الفلق کا مضمون	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۵۵	نقل قرآن کے لئے لکھا ہے
۶۵۵	نقل قرآن کے لئے لکھا ہے	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۵۶	جیسے کہ لکھا ہے
۶۵۶	جیسے کہ لکھا ہے	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۵۷	سورۃ الب کے لئے یہ نام نہیں لکھا
۶۵۷	سورۃ الب کے لئے یہ نام نہیں لکھا	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۵۸	مکمل کامل اور اس کی سر
۶۵۸	مکمل کامل اور اس کی سر	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۵۹	انہوں نے ان کا دل
۶۵۹	انہوں نے ان کا دل	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۶۰	سورۃ اخلاص
۶۶۰	سورۃ اخلاص	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۶۱	انہوں نے ان کا دل
۶۶۱	انہوں نے ان کا دل	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۶۲	سورۃ الفلق کی تعلیم
۶۶۲	سورۃ الفلق کی تعلیم	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۶۳	قرآن کی تعلیم
۶۶۳	قرآن کی تعلیم	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۶۴	جنت کے کام
۶۶۴	جنت کے کام	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۶۵	انہوں نے پڑھنا کی قرآن سے پاک ہے
۶۶۵	انہوں نے پڑھنا کی قرآن سے پاک ہے	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۶۶	سبحان کے نام کامل
۶۶۶	سبحان کے نام کامل	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۶۷	صورت لکھا کامل
۶۶۷	صورت لکھا کامل	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۶۸	قرآن کا مضمون
۶۶۸	قرآن کا مضمون	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۶۹	جنت کے کام
۶۶۹	جنت کے کام	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۷۰	کافی ہو سکتی ہے اور اس کی
۶۷۰	کافی ہو سکتی ہے اور اس کی	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۷۱	اور اس کے گھر میں
۶۷۱	اور اس کے گھر میں	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۷۲	اسمِ معظم کے نام لکھا ہے
۶۷۲	اسمِ معظم کے نام لکھا ہے	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۷۳	تھی کام
۶۷۳	تھی کام	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۷۴	تمام قرآن سے پڑھنا اور
۶۷۴	تمام قرآن سے پڑھنا اور	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۷۵	سورۃ الفلق کا مضمون
۶۷۵	سورۃ الفلق کا مضمون	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۷۶	نقل قرآن کے لئے لکھا ہے
۶۷۶	نقل قرآن کے لئے لکھا ہے	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۷۷	جیسے کہ لکھا ہے
۶۷۷	جیسے کہ لکھا ہے	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۷۸	سورۃ الب کے لئے یہ نام نہیں لکھا
۶۷۸	سورۃ الب کے لئے یہ نام نہیں لکھا	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۷۹	مکمل کامل اور اس کی سر
۶۷۹	مکمل کامل اور اس کی سر	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۸۰	انہوں نے ان کا دل
۶۸۰	انہوں نے ان کا دل	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۸۱	سورۃ اخلاص
۶۸۱	سورۃ اخلاص	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۸۲	انہوں نے ان کا دل
۶۸۲	انہوں نے ان کا دل	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۸۳	سورۃ الفلق کی تعلیم
۶۸۳	سورۃ الفلق کی تعلیم	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۸۴	قرآن کی تعلیم
۶۸۴	قرآن کی تعلیم	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۸۵	جنت کے کام
۶۸۵	جنت کے کام	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۸۶	انہوں نے پڑھنا کی قرآن سے پاک ہے
۶۸۶	انہوں نے پڑھنا کی قرآن سے پاک ہے	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۸۷	سبحان کے نام کامل
۶۸۷	سبحان کے نام کامل	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۸۸	صورت لکھا کامل
۶۸۸	صورت لکھا کامل	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۸۹	قرآن کا مضمون
۶۸۹	قرآن کا مضمون	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۹۰	جنت کے کام
۶۹۰	جنت کے کام	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۹۱	کافی ہو سکتی ہے اور اس کی
۶۹۱	کافی ہو سکتی ہے اور اس کی	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۹۲	اور اس کے گھر میں
۶۹۲	اور اس کے گھر میں	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۹۳	اسمِ معظم کے نام لکھا ہے
۶۹۳	اسمِ معظم کے نام لکھا ہے	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۹۴	تھی کام
۶۹۴	تھی کام	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۹۵	تمام قرآن سے پڑھنا اور
۶۹۵	تمام قرآن سے پڑھنا اور	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۹۶	سورۃ الفلق کا مضمون
۶۹۶	سورۃ الفلق کا مضمون	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۹۷	نقل قرآن کے لئے لکھا ہے
۶۹۷	نقل قرآن کے لئے لکھا ہے	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۹۸	جیسے کہ لکھا ہے
۶۹۸	جیسے کہ لکھا ہے	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۶۹۹	سورۃ الب کے لئے یہ نام نہیں لکھا
۶۹۹	سورۃ الب کے لئے یہ نام نہیں لکھا	۶۱۴	یہ ان کی بات نہیں	۷۰۰	مکمل کامل اور اس کی سر

قہرست
چودہ سو سالہ مفسرین کرام

۶۲۶	۱۲ حضرت نکرستار علی دہستان	۱۳۵	۵ نامہ نیکوستان علی دہستان	۶۲۶	۱۲ حضرت علی نقی
۶۲۶	۱۳ بیاد علی دہستان	۱۳۵	۶ نامہ سعیدی مسجد کائناتی دہستان	۶۲۶	۱۳ حکمگیری قرطب
۶۲۶	۱۴ طابوئی کی کہان دہستان	۱۳۵	۷ نامہ بیاد علی دہستان	۶۲۶	۱۴ مہرور
۶۲۶	۱۵ مانتا کلاب آدائی دہستان	۱۳۵	۸ کامی سلام علی دہستان	۶۲۶	۱۵ غرض ابرار کدو
۶۲۶	۱۶ گھڑی کعب قرنی دہستان	۱۳۵	۹ نامہ سید علی دہستان	۶۲۶	۱۶ حکم قرآن کدو کدو
۶۲۶	۱۷ شکل علی دہستان	۱۳۵	۱۰ علی دہستان	۶۲۶	۱۷ مشرقی دہستان
۶۲۷	۱۸ قرنی علی دہستان	۱۳۶	۱۱ نامہ علی دہستان	۶۲۷	۱۸ حکم علی دہستان
۶۲۷	۱۹ علی دہستان	۱۳۶	۱۲ علی دہستان	۶۲۷	۱۹ علی دہستان
۶۲۷	۲۰ نامہ علی دہستان	۱۳۶	۱۳ علی دہستان	۶۲۷	۲۰ حکم علی دہستان
۶۲۷	۲۱ علی دہستان	۱۳۶	۱۴ علی دہستان	۶۲۷	۲۱ حکم علی دہستان
۶۲۸	۲۲ علی دہستان	۱۳۶	۱۵ علی دہستان	۶۲۸	۲۲ حکم علی دہستان
۶۲۸	۲۳ علی دہستان	۱۳۶	۱۶ علی دہستان	۶۲۸	۲۳ حکم علی دہستان
۶۲۸	۲۴ علی دہستان	۱۳۶	۱۷ علی دہستان	۶۲۸	۲۴ حکم علی دہستان
۶۲۸	۲۵ علی دہستان	۱۳۶	۱۸ علی دہستان	۶۲۸	۲۵ حکم علی دہستان
۶۲۸	۲۶ علی دہستان	۱۳۶	۱۹ علی دہستان	۶۲۸	۲۶ حکم علی دہستان
۶۲۸	۲۷ علی دہستان	۱۳۶	۲۰ علی دہستان	۶۲۸	۲۷ حکم علی دہستان
۶۲۸	۲۸ علی دہستان	۱۳۶	۲۱ علی دہستان	۶۲۸	۲۸ حکم علی دہستان
۶۲۸	۲۹ علی دہستان	۱۳۶	۲۲ علی دہستان	۶۲۸	۲۹ حکم علی دہستان
۶۲۸	۳۰ علی دہستان	۱۳۶	۲۳ علی دہستان	۶۲۸	۳۰ حکم علی دہستان
۶۲۸	۳۱ علی دہستان	۱۳۶	۲۴ علی دہستان	۶۲۸	۳۱ حکم علی دہستان
۶۲۸	۳۲ علی دہستان	۱۳۶	۲۵ علی دہستان	۶۲۸	۳۲ حکم علی دہستان
۶۲۸	۳۳ علی دہستان	۱۳۶	۲۶ علی دہستان	۶۲۸	۳۳ حکم علی دہستان
۶۲۸	۳۴ علی دہستان	۱۳۶	۲۷ علی دہستان	۶۲۸	۳۴ حکم علی دہستان
۶۲۸	۳۵ علی دہستان	۱۳۶	۲۸ علی دہستان	۶۲۸	۳۵ حکم علی دہستان
۶۲۸	۳۶ علی دہستان	۱۳۶	۲۹ علی دہستان	۶۲۸	۳۶ حکم علی دہستان
۶۲۸	۳۷ علی دہستان	۱۳۶	۳۰ علی دہستان	۶۲۸	۳۷ حکم علی دہستان
۶۲۸	۳۸ علی دہستان	۱۳۶	۳۱ علی دہستان	۶۲۸	۳۸ حکم علی دہستان
۶۲۸	۳۹ علی دہستان	۱۳۶	۳۲ علی دہستان	۶۲۸	۳۹ حکم علی دہستان
۶۲۸	۴۰ علی دہستان	۱۳۶	۳۳ علی دہستان	۶۲۸	۴۰ حکم علی دہستان
۶۲۸	۴۱ علی دہستان	۱۳۶	۳۴ علی دہستان	۶۲۸	۴۱ حکم علی دہستان
۶۲۸	۴۲ علی دہستان	۱۳۶	۳۵ علی دہستان	۶۲۸	۴۲ حکم علی دہستان
۶۲۸	۴۳ علی دہستان	۱۳۶	۳۶ علی دہستان	۶۲۸	۴۳ حکم علی دہستان
۶۲۸	۴۴ علی دہستان	۱۳۶	۳۷ علی دہستان	۶۲۸	۴۴ حکم علی دہستان
۶۲۸	۴۵ علی دہستان	۱۳۶	۳۸ علی دہستان	۶۲۸	۴۵ حکم علی دہستان
۶۲۸	۴۶ علی دہستان	۱۳۶	۳۹ علی دہستان	۶۲۸	۴۶ حکم علی دہستان
۶۲۸	۴۷ علی دہستان	۱۳۶	۴۰ علی دہستان	۶۲۸	۴۷ حکم علی دہستان
۶۲۸	۴۸ علی دہستان	۱۳۶	۴۱ علی دہستان	۶۲۸	۴۸ حکم علی دہستان
۶۲۸	۴۹ علی دہستان	۱۳۶	۴۲ علی دہستان	۶۲۸	۴۹ حکم علی دہستان
۶۲۸	۵۰ علی دہستان	۱۳۶	۴۳ علی دہستان	۶۲۸	۵۰ حکم علی دہستان
۶۲۸	۵۱ علی دہستان	۱۳۶	۴۴ علی دہستان	۶۲۸	۵۱ حکم علی دہستان
۶۲۸	۵۲ علی دہستان	۱۳۶	۴۵ علی دہستان	۶۲۸	۵۲ حکم علی دہستان
۶۲۸	۵۳ علی دہستان	۱۳۶	۴۶ علی دہستان	۶۲۸	۵۳ حکم علی دہستان
۶۲۸	۵۴ علی دہستان	۱۳۶	۴۷ علی دہستان	۶۲۸	۵۴ حکم علی دہستان
۶۲۸	۵۵ علی دہستان	۱۳۶	۴۸ علی دہستان	۶۲۸	۵۵ حکم علی دہستان
۶۲۸	۵۶ علی دہستان	۱۳۶	۴۹ علی دہستان	۶۲۸	۵۶ حکم علی دہستان
۶۲۸	۵۷ علی دہستان	۱۳۶	۵۰ علی دہستان	۶۲۸	۵۷ حکم علی دہستان
۶۲۸	۵۸ علی دہستان	۱۳۶		۶۲۸	

گلدستہ تفاسیر

جلد - ۷

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ
تَا
سُورَةُ النَّاسِ

کیسے بھاگ سکتا ہے کیا خدا سے لڑا نہ کہنی توئی ہو نہ ہوا اور ہے۔ ہرگز نہیں کہ بھاگ
 کہیں دوسری گھر لوگوں ہے جہاں رہا نہ لے سکے نیز دنیا کی معمولی خوشی بدن
 خدا پران ہوا دلوں کی کھائی گھر سے نکلے نہیں رہیں تو افسہ بدن خدا کے
 کون نکلتے سکے۔ (آخر جہاں)

فارغ ہونے کی توجیہات

اللہ کو کسی کام میں ایسی مشغولیت نہیں جو دوسرے کام کی طرف متوجہ
 ہونے سے مانع ہو نہ خدا کا ہے علم اور قادر ہو نہ آسمان کے گاہ لے آیت
 میں فراطت سے مراد مشغولیت واحد سے فراغت نہیں ہے بلکہ مادی کی تمام
 ہے اور اس کی توجیہات مختلف طور پر کی گئی ہیں کی سب کاموں سے فارغ
 ہو کر ہر شخص کسی چیز کی طرف توجہ کرتا ہے تو اوپر سے خدا پران کسر انہم
 لینے پر قادر ہوتا ہے۔ یہی فراطت سے مراد دوسری مثال سے فراغت
 حاصل کرنا نہیں (صرف تہہ مراد ہے) اگرنا قابل اس میں اس جو کہ۔

مغربی حکم کو حاصل ہو چلا ہے یا چھوڑ دیں گے اور تہہ سے مراد
 (کاٹنے شروع کر دیں گے)۔

پہلے اٹنے لگیں سے جو کا وہاں کیا اور وہاں کو خدا کی دیکھ رہی ہمار
 فرما مغرب میں اس حد و حد سے فارغ ہو جائیں گے تہہ سے حساب بھی
 کریں گے اور اہل کار دلی کے ہاں اس طرح ہزار ہا سوچا ہو نہ گوارا ہم
 تہہ سے مراد اس پر اس کی گدا گدا کمال اس وقت تک کہ۔

جن دن اس کو ٹھکانا کہنے کی وجہ: جن دن اس کو خوش (اور) کہنے کی وجہ
 ہے کہ جن دن اس زندہ ہوں یا مراد ہر صورت ان کا باز رہیں رہے رہا ہے۔
 نام حضرت صادق نے فرمایا یہ دونوں کتابوں کے بارے سے ہوتے ہیں۔
 بعض نے کہا یہ دونوں پر احکام کتاب کا ہے۔

اہل سوال کہتے ہیں کہ جس چیز کی اہمیت اور اہمیت قابل وزن اور
 راحت مراد ہوں اس کو اٹل کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا اہل طراک لیکن العظمن کتاب اللہ وغیرہ میں تہہ سے
 اندر اٹل (اہم چیز) چھوڑنے والا ہوں اللہ کی کتاب اور اہل دار۔

فارغ ہونے کا ایک اور معنی: حضور نے اہمیت قدر اور عظمت شان
 کی وجہ سے کتاب اللہ اور اپنی عزت کو چھین کر لیا۔ چھین کر تہہ اگر اہمیت
 و وزن کو قرار دیا جائے تو اس صورت میں سطرع کا مطلب یہ ہوگا کہ
 مغرب پر رواست تہہ سے ساتھ ہزارا سطرع کا درمیان میں کسی اور کو
 دلی نہ ہوگا۔ اور اٹل اٹل کی روایت سے جان کا دلی کا یہ ہے میں
 نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا تہہ سے کون ہم میں سے
 ہر ایک اپنے رب کو چھین کر رکھو گے (یعنی کیا جواب دہ کیجے گا ہر ایک اپنا)

حضور کہیں کے حضور ہوا تک لے لیا ہے۔ چھین کر دلی نے اس آیت کی
 تکرر کیا کہ دلی میں کہا یہ وہاں کی طرف سے ہے یہ تہہ نہیں کو اٹل ہے۔

عظمت کی حیثیت سے لے لیا کہ وہاں کا کام ہے۔ ایک دن چلی مدت
 دینا ہے اور اس دن قیامت۔ جس مدت دینا جس اس کی شان ہے کہ
 (بھل کس کو کہنے کا) حکم دیتا ہے اور بعض کسوں (کے کہنے) کی
 سرافقت کرتا ہے نہ کوئی حد کرتا ہے اور صحت دیتا ہے (ذائقہ و تجربہ اور تہہ
 اور وہاں کے اور فراغت سے دن اس کی شان ہوگی (اعمال کا) بدلہ دینا
 صواب لیا اور اس طلب دینا۔ بعض اہل علم نے کہا خدا کی شان ہے کہ وہ
 ہر روز زمین پر اس ایک ہر علم سے مثال کر دوسرے عالم میں لے لیا ہے ایک
 نوع کو دوسری کی پشت سے نکال کر اس کے کام میں لے لیا ہے اور دوسری
 نوع کو جس کے پیچھے سے نکال کر دینا لے لیا ہے اور تیسری نوع کو چارے
 نکال کر چرواہوں میں بچھا دیتا ہے۔ اس کے بعد سب کے سب اللہ کی طرف
 کوچ کر لیں گے۔ (آخر جہاں)

فَيَأْتِي آلَهُمْ رَبُّكَمُ أَفْكَهُمُ سَفَرُهُ

ہر ایک کی اہمیت اپنے رب کی جہاد کے ہم جہاد اور اس جہاد سے

لَا تُخْزِيهِ الشَّكَنُ فَيَأْتِي آلَهُ رَبُّكَمُ

یہ تہہ کی طرف سے اور دلی طور پر کیا کی اہمیت اپنے رب کی

لَا تُخْزِيهِ بَنُ يَعْبُكُمُ الْفَرِيقُ وَالْإِنْسَانُ

جہاد کے اسے کہہ کہ جنوں کے اور انسانوں کے اگر

اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ

تم سے ہو گئے کہ اٹل ہر آسمانوں اور زمین کے

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَكُنْذًا لَا تَنْفُذُونَ

کہاں سے تو نکل ہر گھر میں نکل گئے کے

إِلَّا بِسُلْطَانٍ

بدان خدا کے ہذا

نوئی اللہ کی حکومت سے نہیں بھاگ سکتا

جن اللہ کی حکومت سے کوئی چاہے کہ نکل جائے کہ وہاں تہہ اور طلب کے

فرمان آیت کا مطلب یہ ہے کہ آسمان میں بارشیں ہوتی ہیں جو پانی کی طرح ہوتی ہیں۔
پانی کی نسبت اگر تھوڑے سے اندر ہوتی ہیں تو پانی میں طبعی سلطان کے پانی ان
شخصیات کے طبعی ہونے کے قریبی میں ہوتا ہے۔ اس بارش میں آسمان میں پانی ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں لکھا ہے: **وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ**
مومنوں کے لیے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کی وجہ سے ان کے لیے اجر ہے جو
ممنون کے لیے ہے۔ یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔

یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔

یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ

پھر کیا کیا تم میرے رب کی نعمتوں کو کفر سے کہہ رہی ہو؟

یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شَوْاظُ مَرِّينَ نَارًا

دونوں پر آگ کی دو شعلے بھیج دیں گی۔

وَمُحَاسٍ فَلَا تَتُحَسَّرَانِ

اور محاسن سے نہ بے پروا نہ ہو گے۔

یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔

یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔

یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔

یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔

یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔
یہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لیے اجر ہے جو مومنوں کے لیے ہے۔

کے اندر اور برتن اور تمام شے چاندی کی ہوگی یاغالبی نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس سے عداوت کرے (یعنی اپنا عداوت کرے) اس کا نام چاندی کا ہوگا اور جو اس سے محبت کرے (یعنی اپنا محبت کرے) اس کا نام چاندی کا ہوگا۔

یہ سن لو کہ جو چیز فریاد کرتا ہے وہ جنت میں جیت جائے گا۔
 ﴿وَمَنْ يَدْعُ مَخْلُوقًا﴾۔ مقام رب سے مراد انکو مقررین کے نزدیک
 قیامت کے روز حق تعالیٰ کے سامنے حساب کے لئے قاضی ہے اور اس سے
 خوف کے تحت ہے جس کی عظمت و عظمت میں اور غایب وہی کے تمام احوال
 میں اس کو پر عبادت کی رہتا ہو کہ لکھا کہ روز حق تعالیٰ کے سامنے پیش ہوتا
 اور اس کا حساب دینا ہے اور اس کا ہر ہے جس کو یہ سزا ہے کہ وہ عداوت
 کے پاس نہیں جاسکتا۔

اور قریشی وغیرہ بعض حضرات مقررین نے مقام رب کی تفسیر بھی کی
 ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے برقرار، عقل اور غلبہ و عبادت میں ہر ممکن اور قائم ہے
 ہماری ہر حرکت اس کے سامنے ہے حاصل اس کا بھی دینی ہوگا کہ حق تعالیٰ کا
 یہ امر اس کو کہتا ہوں ہے چاہے گناہ۔ (صاحب مقلی ص ۱۸)

ڈرنے والے کی فضیلت: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اس سے ایک عداوت کی قسم لے کر کہا کہ چنانچہ اور چنانچہ
 بھی اس سے ہوئی ہوا ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری ایت کی عداوت کی۔
 میں نے ہماری کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری ایت سے نہیں لے
 میری سوال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہو اور اس کا خاک
 آلود ہو جائے نہائی۔ بعض حد سے یہ روایت مختلف بھی مروی ہے۔ اور
 حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ میں دل میں خدا کے سامنے کھڑے
 ہونے کا خوف ہوگا انھیں ہے کہ اس سے خدا کا بار پوری کرے۔

ترقی شریک کی بدعت بھی دلیل میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جو اسے گواہات کے بدعت ہی کو گناہ کے گناہ ہر اس کے بدعت ہے
 میں کل چار سو سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے گواہات کے بدعت ہے
 ہے کہ وہ گناہ بدعت ہے۔ اس بدعت کی اس حد تک کو بدعت ہے کہ اسے

مومن جن بھی جنت میں جائیں گے

چاہے عام سے انہوں اور بدعت دلوں کو شامل ہے اور اس بات کی
 بہترین دلیل ہے کہ ان میں سے بھی جو ایمان لائیں اور تقویٰ کریں وہ
 جنت میں جائیں گے یہی ہے جن دامن کو اس کے بعد عذاب کے کہ فرماتا
 ہے کہ تم اپنے رب کی نعمت کی تحفہ کر کے (تعمیر میں ہے)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَكُمْ ذِكْرُ اللَّهِ

ہماری کیا نعمتیں اپنے رب کی جملہ کے

لَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ کی طرح میں فرمایا ہے: انھوں کی جگہ رب وہ اپنی
 اس کے سے قربت اور اپنے گناہوں سے کمال کرے گا۔

جنت میں ایک دلوں: کتب و ہر اس کے گناہ کی جنت کی ایک دلوں ہے
 جس میں دلوں کا کوئی دلوں دلوں میں دلوں کو دلوں دلوں دلوں دلوں
 ان کا ایک ایک ہزار گنا گناہ گناہ گناہ گناہ گناہ گناہ گناہ گناہ گناہ
 ان کی ہر ایک گناہ کے دلوں میں ایک ایک دلوں دلوں دلوں دلوں دلوں
 ﴿وَمَنْ يَدْعُ مَخْلُوقًا﴾۔ مقام رب کے گناہ کی جنت میں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَكُمْ ذِكْرُ اللَّهِ
 ہماری کیا نعمتیں اپنے رب کی جملہ کے
 مَقَامُ رَبِّهِ جَنَّاتُ
 کلاس سے اپنے رب کے گناہ کے گناہ کے

ڈرنے والے کی فضیلت: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اس سے ایک عداوت کی قسم لے کر کہا کہ چنانچہ اور چنانچہ
 بھی اس سے ہوئی ہوا ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری ایت کی عداوت کی۔
 میں نے ہماری کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری ایت سے نہیں لے
 میری سوال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہو اور اس کا خاک
 آلود ہو جائے نہائی۔ بعض حد سے یہ روایت مختلف بھی مروی ہے۔ اور
 حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ میں دل میں خدا کے سامنے کھڑے
 ہونے کا خوف ہوگا انھیں ہے کہ اس سے خدا کا بار پوری کرے۔
 ترقی شریک کی بدعت بھی دلیل میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جو اسے گواہات کے بدعت ہی کو گناہ کے گناہ ہر اس کے بدعت ہے
 میں کل چار سو سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے گواہات کے بدعت ہے
 ہے کہ وہ گناہ بدعت ہے۔ اس بدعت کی اس حد تک کو بدعت ہے کہ اسے

مومن جن بھی جنت میں جائیں گے
 چاہے عام سے انہوں اور بدعت دلوں کو شامل ہے اور اس بات کی
 بہترین دلیل ہے کہ ان میں سے بھی جو ایمان لائیں اور تقویٰ کریں وہ
 جنت میں جائیں گے یہی ہے جن دامن کو اس کے بعد عذاب کے کہ فرماتا
 ہے کہ تم اپنے رب کی نعمت کی تحفہ کر کے (تعمیر میں ہے)

یہی ہے جن دامن کو اس کے بعد عذاب کے کہ فرماتا
 ہے کہ تم اپنے رب کی نعمت کی تحفہ کر کے (تعمیر میں ہے)

کی بھی (جہاں سے) کوئی نہیں کریں گی (یہ جہاں کرنے کے بعد) حضور
کی خدمت پر ہم نے خود غصہ نہ پڑی تھا۔ یہ جہاں اعلیٰ نے حضرت
مواہد علیؑ کی رہنمائی سے کیا ہے کہ اس وقت اعلیٰ نے ہم سے فرما
جستہ کے اندر ایک حجرہ ہے تو کھیلنے کوئی کا شکیں کی چٹائی کی طرف نکل ہے
اس کی ہر گوشہ میں رہتے ہوئے دوسروں کو (یعنی دوسرے گوشہ میں رہنے
والوں کو) فکر نہیں آتے اعلیٰ یہاں میں سب کا درد کریں گے (یعنی یہ سب
ہم سے اس کے ذریعہ ہم کو) ہمیں میں حضرت ابراہیمؑ کی رہنمائی
ہے جس کی طرح کی خدمت کی ہے۔

ان دنوں اور ان اعلیٰ حاکم نے حضرت ابن مسعودؓ کو روایت سے جان کر کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کھانے کو بلانے کے لئے حضرت عمرؓ کو منوف سے بلانے کی طرف آتی ہے۔ ان دنوں نے کہا کہ میں صلی علیہ وسلم کی جگہ پر ہوں۔

اسی اہل حق نے حضورؐ کی رسالت سے جان کیا ہے کہ میرے
 کے سوا کونسا جس میں سوائے کے جزو ہمارے ہوں گے۔

جس نے حضرت عمرؓ کی جہاد کی قیادت کی اس کا یہ کہ جسے کوئی خط لکھتا ہے اس کا نام لکھنا
 کا یا اور اس کا نام لکھنا کی بات ہے کسی ایسی طرح ہے۔ اس کی بنا پر تمام اور اس کی
 کہ اس نے حضرت ابی سہر کا قاتل قتل کیا ہے کہ ہر مسلمان کا ایک ایک منتخب ہے وہ
 تمام ہنگامہ پر ہے نہ وہ تمام ہنگامہ پر ایک شخص کو دے دے جس کے یہ وہ ہنگامہ
 اس کے اور ہنگامہ سے ہر ہنگامہ پر ایک شخص کو دے دے اس کی بنا پر اس سے پہلے
 آج کا ہنگامہ پر ہر ہنگامہ پر اس کی بنا پر اس کے ہنگامہ پر اس کی بنا پر اس کے ہنگامہ
 اس کی بنا پر اس کے ہنگامہ پر اس کی بنا پر اس کے ہنگامہ پر اس کی بنا پر اس کے ہنگامہ

[illegible][illegible]

انہی اعلیٰ اور نیا نے کعبہ کو نقل کیا ہے کہ اگر عہد کا ایک ہاتھ آج بھی
 سے بچے کی طرف لگا رہا ہے تو ساری زمینیں اس کی وجہ سے انہی اور انہی
 نے انہی سے ساری زمینوں کے لئے لگے ہیں۔

تفصیلات کے لیے: [www.ksars.org](mailto:info@www.ksars.org) یا [www.ksars.org](mailto:info@www.ksars.org) پر

[illegible][illegible]

تکلیف سے حضرت انس کی روایت سے یہاں کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "شبِ معراج میں جنت کے اندر ایک کھجور کا پتھر پھینکا جس کو دیدار ہوا تو آسمان میں آواز آئی کہ: ہرگز نہ ہو، اور قوتِ سرخشا کے نیچے ہیں (انداز سے) زندوں نے" کہ "اسلام، علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کیا" پھر ان کو چار دھنکیں دی گئیں (جس نے مجھے خطاب کیا کہ اگر انکی سے کہا یہ نیچے آئے گا تو مستحقِ عذاب ہے) میں نے انھیں اپنے آپ کو سلام کرنے کی اجازت دی، ان کی قہقہہ آواز سے ان کو اجازت دے دی۔ عہد میں کیے تھیں: "ام" "اے خداوند جس کی آگاہی ہے، ہر شخص کو ان کی خبر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے"۔

تَبَرَّكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ

بڑی برکت ہے نام کو جس سے رب کی جبروتی داد

وَالْاَكْرَامُ

اور عظمت والا ہے تُو

میں جس نے اپنے دو کلاموں پر ایسے اسمیں خاص فرمائے جو کبریا کا نام
عزتوں میں اعلیٰ قرار دیں اس کے نام پر ایک کی برکت ہے۔ ہے وہی اس کا نام لینے سے
پر نصیب حاصل ہوتی ہیں ہر گز کہ جس کے نام میں جس قدر برکت ہے کاشکی
کہہ سکیں۔ وَسَلَامٌ عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَرِيمِ
یعنی تعظیم الازلیں۔ آمین تم سب اللہ تعالیٰ کے نام پر (خبر دہی)
وَرَفْرَفٌ كَامِنٌ: صاحب کاموں کے کھاسے، رُفْرُفٌ بزرگوار اس سے
جیسے کی چیز میں ہر سوز اور افسانہ، تجھے کہیں دانی جاتی ہیں۔ مہمانی میں ہے
کہ رُفْرُفٌ ایک خاص قسم کا کپڑا جو 'ا' کے مشابہ ہوتا ہے ملائی میں ایسے
کپڑے کے فرش کو بہا کر سکتے ہیں۔

موتی نے کہا کہ حضرت اہی مہاشا نے فرمایا رُفْرُفٌ مہاشا اور سوزوں کا
زخم صدمہ (یعنی بھراؤ) میرا، تُو نے کہا افرال کے نام جو بزرگوار اس (یعنی)
جانتی ہو کہ اس میں اس قدر میرا بھراؤ تھا جی جاتی ہیں وہ رُفْرُفٌ بھری۔
ایں کہان نے فرمایا کہ کئی جیسے کے جیسے (یعنی بکلی ٹھکی جاتی ہے)
اس شخص نے فرمایا کہ اس میں۔

موتی نے کھاسے کہ حضرت اہی مہاشا نے کہا خلیفہ کی جنتوں
(یعنی اس میں جس نے ہر جنتیں کپڑے) بھینٹ دے میرا کہ وہ بھری کہتے
ہیں وہ بھید ہے کہ بھری اس مقام کی طرف منسوب ہے جہاں کپڑے پر
خاشی کا کام ہوتا تھا اعلیٰ سے کہ بزرگ اعلیٰ جس آدلی اور کپڑا کہ وہ بھری
کہتے ہیں اعلیٰ اعلیٰ اعلیٰ علم نے حضرت مڑ کے حق فرمایا کہ اس نے
ایں کہانی بھری کہ اس نے کھاسے کی طرح کا نام سے کہا ہوا۔

جہ نے اور اس کے سب اور بھی جنت میں چلے جائیں تو وہ کس شوہر کی لہ لہ
ہوگی۔ فرمایا اس کو اختیار دے دیا جائے گا (اس کی ذرا جنت میں چاہے
جائیں ہر جائے گا اور وہ اس شوہر کی ذرا جنت کو پسند کرے گی جو ان میں سب
سے اعلیٰ اعلیٰ وہ تھا حضرت اس علم نے فرمایا خوش آغوش دینا اور دین کی
ساری بھلائی میں یہ قابل ہے۔

منا کا جان ہے کہ وہاں میں وہ نے فرمایا اعلیٰ جنت کی ہر جنت میں وہ
جنت میں اعلیٰ ہوں گی تو مردوں سے اس کا مرتبہ ہے اعلیٰ اور وہ کی ہر
سے افضل ہوگا۔ (خبر دہی)

يَا أَيُّهَا الرِّبُّمَا تَكْذِبُنِ ۖ لَمْ

بھرا کیا کہتا تھا اپنے رب کی جھوٹ کے جس

يَطْمِئِنُّنَّ اِنْشُ قَبْلَهُمْ وَ

بہا لگیا تھی کہ کسی آدمی نے ان سے پہلے ہو۔

لَا جَانَّ ۖ يَا أَيُّهَا الرِّبُّمَا

نہ کسی جن نے بھرا کیا کہتا تھا اپنے رب کی

تَكْذِبُنِ ۖ مُشْكِيْنَ عَلَى رُكُوفِ

جھوٹ کے علمے لگائے بیٹے ہر مسندوں پر

خُضِرَ وَ عِبْقَرِي حَسَانِ ۖ

ہر جنتی بھرنے میں

يَا أَيُّهَا الرِّبُّمَا تَكْذِبُنِ ۖ

بھرا کہا کہتا تھا اپنے رب کی جھوٹ کے



الحمد لله رب العالمین کی تحفہ ہستی

ہر مہر پر ہر مہر کی جگہ ہے۔ ہر مہر پر ہر مہر کی جگہ ہے۔ ہر مہر پر ہر مہر کی جگہ ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

لحوظ رہے کہ اس کی جگہ ہے شہر میں کی شیفٹ اور عیب۔ اس کی جگہ ہے
 حضرت انصاریؒ کی روایت سے یہی کیا کہ اس سے قبل اس کی جگہ ہے
 لہذا کی جگہ ہے لہذا کہ اس کی جگہ ہے۔

تعلقی کا یوں ہے کہ حضرت ام سلمہؓ نے لڑیا میں لے کر وحش کیا یا رکھ دیا۔
 حضرت عمرؓ کو عراق کا یہ خطاب ہے کہ: اے لوگو! میں نے یہاں وحش کی بجائے
 یاقوت دانی اور تمکون کے نام سے بیٹھے دانی کوئی اور نام اس کے لیے مجھے
 (جس کو تم نے کہیں نہ سنا ہو) بتا کر دیا ہے کہ اس کو نہ تو وحش نہ رکھنا۔

[illegible]

حضرت اسحاق علیہ السلام کی پوری زندگی کو اس کی اصل تعلیمات پر مبنی قرار دیا جاتا ہے۔ وہ اپنے شاگردوں کو علم کی بات دیتے ہوئے فرماتے تھے کہ: "میرا مقصد یہ ہے کہ تم کو علم کی بات دے دوں اور تم کو علم کی بات دے دوں۔" (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۰۰)۔

تِلْكَ مِنْ الْأَوَّلِينَ الْمُتَكَلِّفِينَ

آپ کے بچوں کی عمر ۱۰ سال سے زیادہ ہے

[illegible]

ہو سکتی ہیں اور اس سبب ہمارے جتنے میں ہے۔ جب دھوا دھوم کی دھوا
 آئے تو اسے ہاتھوں سے ہٹائی تو سر کے لیے بدلتا ہے۔ چنانچہ اس کا یہ (خبر دہی)

وَمَا تَحْنُ بِمُسِيْقِيْنَ عَلَىٰ اَنْ

اور ہم عاجز نہیں اس بات سے

تُبَكِّلَ اَفْثَالُكُمْ وَنُفْسُكُمْ فِي

کہہ دے میں لے کر تمہاری طرح کے لوگ اور انہیں کھڑا کر

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

تم کو وہاں جہاں تم نہیں جانتے

ہو حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں "یعنی تم کو اور جہاں میں جا گیا
 تمہاری جگہ پر اس اور فطرت ہمارا۔" (خبر دہی)

وَمَا تَحْنُ بِمُسِيْقِيْنَ بِمَعْنَىٰ اَنْ تَعْلَمُوْنَ اَنْ تَعْلَمُوْنَ اَنْ تَعْلَمُوْنَ
 یہ کہ تم سوچو کہ تم نے اس بات میں کیا کر کے ہے کہ تم کو اسے سمجھ سکتے ہو کہ
 یہ کہ تم سوچو کہ تم نے اس بات میں کیا کر کے ہے کہ تم کو اسے سمجھ سکتے ہو کہ

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّفَاةَ الْاُولٰٓئِ

اور تم جانتے تھے یہ پیدا اعلان

فَلَوْلَا اَنْتُمْ لَكُنُوْنَ

ہر کیوں نہیں پکارتے

ہو لیکن یہ کہ تم کو ان کے دوسری کو بھی کہنا۔ (خبر دہی)

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّفَاةَ الْاُولٰٓئِ بِمَعْنَىٰ اَنْ تَعْلَمُوْنَ اَنْ تَعْلَمُوْنَ اَنْ تَعْلَمُوْنَ
 فَلَوْلَا اَنْتُمْ لَكُنُوْنَ یعنی کیوں نہیں سمجھتے کہ نفی اول کرنے والا نفی

جانی ہو کہ تم نے دیکھا ہے دوسری اور نفی اول کرنے والا نفی ہے اس بات سے
 میں نے اس بات سے دیکھا ہے دوسری اور نفی اول کرنے والا نفی ہے اس بات سے

یہ کہ تم سوچو کہ تم نے اس بات میں کیا کر کے ہے کہ تم کو اسے سمجھ سکتے ہو کہ
 فَلَوْلَا اَنْتُمْ لَكُنُوْنَ یہ کہ تم سوچو کہ تم نے اس بات میں کیا کر کے ہے کہ

فَلَوْلَا اَنْتُمْ لَكُنُوْنَ یہ کہ تم سوچو کہ تم نے اس بات میں کیا کر کے ہے کہ
 (خبر دہی)

اَفَرَيْبَتْكُمْ مَا تُخْبِرُوْنَ اَنْتُمْ

ہاں دیکھو تو تم جانتے ہو کیا تم اس کو

ہر کہ جہاں سے یہ اس کا رنگ۔

ایک سانس میں چٹکیاں کھڑی ہو رہی ہیں اور تو دہی صاف
 لگاتے ہیں کہ ایک ہی سانس میں پانی پانی ہو گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ اس کا
 یہ اس کے کھڑی ہو رہی ہیں۔ (خبر دہی)

هٰذَا نَزَّلْنَاهُمْ يَوْمَ الدِّينِ

یہ مہمانی ہے ان کی اصلاح کے دن

کا کروں کی مہمانی ہو میں حضرت کا اعتقاد یہی تھا کہ ان کی مہمانی
 اس دن تک رہے۔ (خبر دہی)

یہاں یہ اللہ بطور استواء استعمال کیا گیا ہے جسے فَلَئِنْ تَوَلَّوْا
 پھر کہہ دیجئے کہ میں ہنسنے کا لفظ استعمال کیا ہے کہ اس کے ساتھ انہیں
 میں تو ان کی کی جڑ نہیں۔ مطلب یہ کہ یہ سب سے پہلے کہا گیا ہو کہ ان کو لے
 کا جو عقل کا ہے اس کا تو ذکر ہی کیا۔

نَزَّلْنَاهُمْ يَوْمَ الدِّينِ جہاں ان۔ (خبر دہی)

نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا اَتَيْنَاكُمْ قُوْنٌ

ہم نے تم کو پیدا کیا ہے ہر کیوں نہیں جانتے

ہو لیکن اس بات کو کہیں نہیں دیکھتے کہ پہلے بھی اس نے پیدا کیا اور
 یہاں اس کا کیا۔ (خبر دہی)

اَفَرَيْبَتْكُمْ مَا تُنَبِّئُوْنَ اَنْتُمْ

ہاں دیکھو تو تم جانتے ہو اب تم

تَخْلُقُوْنَ اَمْ نَحْنُ الْخَالِقُوْنَ

اس کو جانتے ہو یا ہم اللہ جانتے ہو

نفس سے انسان کو بناتا ہے۔ یعنی ہم وہ ہیں اللہ سے انسان
 کو بناتے ہیں۔ وہی تو تمہارا کسی کا کہہ رہی صرف میں نہیں جانتا۔

ہمارے ساتھ ہیں جو وہی کے تصور پر اپنی فہم سے تصور نہیں کرتے۔ اس میں
 جان والا ہے۔ (خبر دہی)

نَحْنُ قَدْ زَيَّيْنٰكُمْ الْمَوْتِ

ہم تمہارا جتنے تم میں رہا

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا صاحب الیمین کی طرف سے اہمیت ہے۔ آپ ان کی کوئی گرفت نہ کریں وہ اللہ کے خدایہ سے محفوظ ہیں آپ ان کی سلامتی کو کچھ غور سے اور اپنی جہت سے۔

معاقل کے کہا ان کی قصص سے یہ نہ کہہ دے کہ ان کو کھانے کی اجازت دے کر یہ گارنٹر دے دینا یہ مطلب بیان کیا اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو صاحب الیمین کی طرف سے سلام دے کر مطلب ہے کہ صاحب الیمین سے کہا جائے کہ تو صاحب الیمین سے ہے میرے لئے سلامتی اور (عمر عمر)

مومن کی موت: حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ حضرت تک الموت علیہ السلام سے فرماتا ہے میرے ملائے بندے کے پاس جاؤ اسے میرے وہ پادشاہ لے آئے میں نے اسے دو بجڑا دیا اللہ تعالیٰ آرام تکلیف فرمائی تا غزویٰ فرض ہوا آدھائی میں آدھارا دھائی عرض کی سلامتی ہے۔ میں اس میں اس آیت اہلی را حلت و باطل ہیں۔ اے میرے میرے خدائے ربانی میں عرض کرتا کہ تک الموت چاہے سو موت کے طریقے اور جنت کے کل اور جنتی فوضی میں جاوے گا کہ اس سے پاس آتے ہیں۔ کہ وہ ان ایک ہی آیت سے لیں میرے یہ بھی قسمیں ہوتی ہیں یہ ایک کی جہاں تک کہ ہوتی ہے مطلب رہم ساتھ ساتھ ہے جس میں سے ملک کی فحشہ آتی ہیں اور۔

جنتیوں کی آپس میں ملاقات: سند سے حضرت ام ہانی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جہاں میرے کے بعد ہم آہنی میں ایک دوسرے سے ملنے کے بعد ایک دوسرے کو کہیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں ایک دوسرے کو ہانے کی جہاں دوسروں کے سے ملنے کی جہاں تک کہ قیامت قائم نہ ہائے گی۔ اس حالت اپنے اپنے جسم میں بھی ملنے کی اس حدیث میں ہر خاص کے لئے بہت ہی بڑا دے ہے۔

جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے

اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے

سند احمد میں ہے کہ مہاجرین میں ابو طلحہ ایک جہاں سے ملنے کے بعد ہوا ہا رہے تھے آپ کی عمر اس وقت دس باپ کی عمر تھی عمر اور ان کی کے دل خیر تھے اسی اثنا میں آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ اس سے ملا جاتا ہے اور جو خدا سے ملنے کو پسند کرتا ہے اللہ اس کی ملاقات سے کہہ کر کہتا ہے۔ ہا چہ میں کر رہا ہوں کہ وہ نے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں ہر خاص کے لئے کہا حضور اللہ سے کہ چاہتا ہے اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنت سے ہے۔ اس وقت تک کہ اور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ اللہ اللہ اور آرام و جنت کی خوشی شریعتی ملتی جاتی ہے جس پر وہ آپ اللہ سے اور چاہتا

تھاری صاحب بھی نہ ہو چکا تھا یہ ذیل کے موجب وہ بار بار کہہ کر کے کہیں اللہ جاتے گا۔ یہ مفسدین سے مراد اس ملک کا جو ذلیل کہا جاتا ہے اللہ اس کو ذلیل کیا اور اللہ کا مقام بالا۔

قرآن مجید: یعنی ہر ان کی طرف سے کہ ان کی جہاں سے کہ اس کے ساتھ تک موت کی رسائی نہ ہو سکے یا یہ سنی ہے کہ تم جب مجھ سے ملو تو میرا تو میرا ہونے کے لئے کہہ دو کہ ان کی جہاں سے کہہ دو۔

وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ
اگر وہ اگر وہ مراد ہوا مقرب ان کی میں
فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٌ
تو راحت ہے اور ہوا ہے اور بارش نعمت کا
وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْغَبِ الْيَمِينِ
اور اگر وہ مراد ہوا داینے والوں میں
فَسَاءَ لَكَ مِنْ أَصْغَبِ الْيَمِينِ
تو سوتلی چلے تھو کو داینے والوں سے

ہر ایک نے اپنے لئے کئے کو پہنچنا ہے یہ چھٹی قرآن ایک صحت کیلئے نہیں دیکھ سکتے۔ اس کو پہنچنا ہے پہنچنا ضروری ہے اگر وہ مراد مقربین میں سے ہوگا تو اصل دیکھ دینی دوسری صحت و جنت کے ملاقات میں ملے گا جو اللہ صاحب یمن میں سے ہوا ابھی کیلئے کھانا۔ حضرت ابو صاحب کیلئے ہیں یعنی خلیفہ کو ان کی طرف سے کہ آپ مطلب ہے کہ صاحب الیمین کی طرف سے اس کو سلام پہنچا۔ اس کا کہا جائے گا کہ میرے لئے آئندہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ کر کہ صاحب الیمین سے ملنے میں ملے گا میں ہے کہ میرے سے پہلے ہی میرے لئے کہہ کر کہ صاحب الیمین جاتی ہیں۔ اور اس طرح اگر اس کو ان کی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے جاتی ہے۔ (عمر عمر)

اور احادیث کے کیا جو مقربین میں ہوتا ہے اس کو کہہ کر کہ میرے لئے سے پہلے جنت کی کوئی خوشی اور چھٹا جاتی ہے کہ اس کی دوسری میں کی جاتی ہے۔ کہ کہہ کر کہ میرے لئے مراد دے کہ کہات اور دے کہات مراد ہے کہ مراد فرما آرام و جنت کی جنت اس کا ملے۔

فرمائی کے لئے کہہ کر کہ میں غضب لیتا ہوں۔ کہ یہ مطلب بیان کیا ہے کہ

کو کہتے ہیں کہ اگر کسی کو صحت ہو۔ مگر اسے اسے دلت کی تیری کرو۔ (تہجد جلد ۱)

کَسْبَتْهُ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ

سوال: پاک سب رب کے نام سے سب سے بڑا

عالم آخرت کی تیاری اور توفیقِ حق میں مظلوم، بیکار، بیوقوف کی بڑی کامیابی ہے اس ایک مظلوم شخص کو کہہ دیجئے کہ اگر تم کوئی بیکار ہو یا کوئی شخص بیکار ہو تو اس کے واسطے کیا دعا کروا دی جاتا ہے یہاں صحت کے خاتمہ پر توفیق ہے کہ وہ بیکار نہ رہے جس سے کام نہ لے لے اہل کتاب کو کھتم فرما دے جس سے وہی عیوب و افعال قابل قبول و قبول فی القبر ان حبیبی علی المرعدان سبحان الله وسبحه سبحان الله العظيم تم سورۃ الفاتحہ کا ورد کرو۔ (تہجد جلد ۱)

حضرات مارگن فرماتے ہیں توفیقِ حق ہے، ایمان و اہل حق کے لئے یہی دعا ہے کہ ان کو اس کے لئے توفیق حاصل ہوگی ہے کہ ان کے لئے سے بڑے حد میں اور ان کے لئے کو خدا سے کہنے سے بڑے حد میں اور ان کے لئے کو

مستند میں ہے اس آیت کے آگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دیکھا میں دیکھ کر صبح اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسے کہ میں دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے صبح اللہ تعالیٰ و بختہ کہا اس کے لئے جسے میں ایک درست دعا دیا ہے۔ (تہجد جلد ۱)

ہے کہ جہاں تک ممکن ہو صراط سے ملے تاکہ ان نعمتوں سے بڑا ہو جو ہے اس کے لئے اس کی طاقت کی قدر کرتا ہے۔ اور اگر باندہ ہے تو اسے صحت کے وقت کرنا چاہئے اور عظیم کی بھائی کی خبر دی جاتی ہے جس سے بڑا ہو جاتا ہے اور اس کی دعا دے گئے۔ گئے میں چھپے اور ان کے لئے ہے اور بادل چلتا ہے کہ کسی طرح خدا کے حضور میں حاضر ہو جائے۔ جس کے لئے اس کی طاقت کا پتہ کرتا ہے۔ (تہجد جلد ۱)

وَ اَحَا اِنْ كَانَ مِنَ الْمَكَرِّ يَمِيْنٍ

اور اگر وہ اس کے لئے

اَضْلَالِيْنَ ۝ فَزُلْ مِنْ حَمِيْمٍ

نکلتے اور اس میں سے تو مہل ہے جہاں پانی

وَتَصْلِيَةٍ تَحْمِيْمٍ

اور اس کے لئے

یہ بھی اس کا نام ہے جو اگر اس کے لئے ہے پہلے اس کی خبر دے گی۔ (تہجد جلد ۱)

اِنَّ هَذَا اَلْهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ

یہ بات سچی ہے اس کے لئے

یہ بھی اس کا نام ہے جو اگر اس کے لئے ہے پہلے اس کی خبر دے گی۔ (تہجد جلد ۱)



محرم کا مہینہ (تہجد)

میں کہتا ہوں (ظاہر عبادت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ باتوں کا حکم دیا۔ (۱) شہادت جو حید و رسالت (۲) اقامت صلوٰۃ (۳) امانے زکوٰۃ (۴) سہم رمضان (۵) مال نسبت کا مس۔ حالانکہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تھا کہ چار باتوں کا حکم دیا لیکن تحصیل میں پانچ باتوں کا ذکر کیا کہ عہد کا مطلب ہے کہ کیا یہاں پانچ کا حکم ہے کہ بعد چار باتوں کا حکم دیا ہوا لیکن ان کی تکمیل میں پانچ باتوں کی تکمیل بیان کر دی۔ یہ عہد و امانت کہ رکائی ہے کہ اللہ و خدا پر ایمان رسول پر ایمان آگے بغیر یہ قابل قصور ہے۔

علامہ رضوانیؒ بقوی کی تقریر: یہ بھائی سے کہ آج عہد کا مطلب اس طرح ہے اگر کسی سوہب کی وجہ سے تم ایمان آگے والے ہو تو سوہب موجود ہے اس سے بڑھ کر کہہ دو کہ سوہب ایمان میں ہو سکتا۔ بقوی نے اس طرح مطلب بیان کیا ہے کہ تم کسی کسی وقت ایمان لانے والے ہو تو یہ وقت ایمان لانے کا سب سے بہتر ہے۔ وہاں موجود ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت وہ بھی اور قرآن کامل اور کیا۔ (اس سے بڑھ کر ایمان لانے کا اور کیا بیان آگے۔) (عمر شری)

هُوَ الَّذِي يُزِيلُ عَلَى عَبْدَةٍ لَّيْلٌ
ہی ہے جو اترتا ہے اپنے بندے پر آج
بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ
صاف کر نکالے تم کو اندھیروں سے
إِلَى النُّورِ وَلَئِنَّ اللَّهَ بِكُم لَّرَءُوفٌ
اچالے میں ہو اللہ تم پر نرمی کرتا ہے
رَحِيمٌ
مہربان ہو

اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے تم کو قرآن مجید اور صاف حق سے نکال دیتا ہے تم کے دل پر تم کو نور ملے گی اندھیروں سے نکال کر ایمان و حق کے اچالے میں لے آئے یہ اللہ کی بہت ہی بڑی شفقت اور مہربانی ہے کہ قرآن کریم قرآن ہی اندھیروں میں چلا مجھ کو نرم و پاک کر دے۔ ایمان لانے کے بعد بھی مجھ کی عقل کو کسوٹ نہ کرے۔ (عمر شری)

خلفہ سے مراد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت و حدیث۔ کل قرآن مجید بے گھٹے ہوئے الفاظ۔ (عمر شری)

کر لیا کے کی طرف امانت دے رہا ہے جس کا اہتمام و تہائی اصل فطرت میں جاری ہے کہ دنیا میں جس کی رویت کا اقرار تم پر پائیا ہے سے پہلے کر چکے ہو۔ چنانچہ آج تک اس اقرار کا کچھ نہ کیا مگر اصل مطلب ہی آدم میں پایا جاتا ہے۔ پھر ہر گزہ ہر چہ اور رسالہ دیکھو کہ عہد سے اس الہی عہد رویت کی یاد دہانی اور توجہ دہانی کی گئی۔ اور دنیا کے سامنے لے آئی امتوں سے یہ عہد بھی لیا کہ تم اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کر چکے ہو تم میں بہت سے وہ بھی ہیں جو خود ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر گزہ نہ کیا۔ عادت اور انسانی کی شکل اللہ وغیرہ اسرار ایمان پر کار بند بنے کا پکا عہد کر چکے ہیں۔ لیکن ان سہابی کے بعد کہیں کچھ نہیں ہے کہ جو اسے کار بند کرنا وہ اسے اپنے اور ہم پر پائیا ہے اس سے اس طرف کرنے لگے۔ (عمر شری)

روایت ابی کا اثر ارا۔ اللہ نے اہل رویت کا تم سے اقرار لے لیا تھا جسکی جب آدم کی پشت سے تم کو یاد کر کے لڑائی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تم نے جواب میں کہا تھا بے شک تمہارا تعالیٰ انھیں ارا۔ یہ مطلب ہے کہ اللہ نے حضور کی نبوتی عبادت کی اور میں تم سے عہد لے رہا تھا اور یہ تھا

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ يَتْلُو صُحُفًا مَّا تَرَوْنَ
وَيَسْمَعُ لَكُمْ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذُنُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ
لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ يَتْلُو صُحُفًا مَّا تَرَوْنَ
وَيَسْمَعُ لَكُمْ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذُنُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ

اہل اہل علم کے نزدیک منہ بیتی سے مراد ہے کہ اللہ نے (فطری) وہاں قائم کر دیے اور دیکھتے اور نہ کر کے کی قوت حاصل کر لی۔

چار چیزوں کا حکم اور چار کی ممانعت

سمجھیں میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے آج بے کر قید کیا جس کا وہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان کو چار باتوں کا حکم دیا اور چار چیزوں کی ممانعت فرمادی ان کو خط کا شرب تک نہ پر ایمان لانے کا حکم دیا اور فرمایا کیا جانتے ہو کہ اللہ و خدا پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے اللہ سے جواب دیا کہ اللہ اس کا رسول ہی بتلائی واقف ہیں فرمایا: کہ اَللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور محبہ و مسوی اللہ کی شہادت دینی۔ اور نہ تو قائم کرنا اور نہ تو اقرار کرنا اور دھماکے کے بدلے دیکھنا اور (ایک وقت یہ کہ) تم مانی نسبت کا پانچویں حصہ (بیت المال) کر دو۔

(جس) چار چیزوں کی ممانعت فرمائی (دو چیزیں) چھٹی کھانا کھا کر نہ پڑا کوئی کا کھانا روٹی پر تھوڑی تھوڑی کھانا استعمال کرنے کی ممانعت کر دی یہ سب شراب پینے کے برائی تھے۔ حضور نے فرمایا ان کو یاد رکھنا اور دوسرے دامن کو بھی یاد رکھنا۔

قابل نہیں ہوں گے جو حق امت کے دارالافتاء ماسچین کی اجازت کے مطابق
میں شہادت دینے کے لئے حاضر ہوں۔

تفسیر مطہری میں ہے کہ اس آیت میں اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے مراد صرف
وہ حضرات ہیں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایمان
لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے شرف ہوئے۔

اور آیت میں اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ جو کہ صرف یہ اس پر دلائل کرتے
ہے کہ عہدِ نبوت صحابہ کرام میں سے تھے، حضرت تھوڑا دھڑکی لے کر فرمایا
کہ صحابہ کرام سب کے سب کلمہ شہادت کے حامل تھے، جس شخص نے
ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان کے ساتھ دیکھ لیا اور کلمات
توحید میں مصروف ہو گیا یا دلائل ایمان و حقانی اہل علم (صحابہ علیہم السلام)

بعض حضرات نے یہاں شہداء کو ترجمہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے
والہی کیا ہے اور اس کا قرینہ یہ کہا کہ آیت کریمہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
لَا یُغْنٰی عَنْهُمْ اٰمَنُوْا مِنْ اَللّٰهِ وَ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْ اَللّٰهِ
مَنْ اٰمَنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِنَّ اَمْرَ اللّٰهِ لَیَکُوْنُ سَیِّدًا
صداق کے بعد شہداء کا ذکر کیا ہے اور صدقیت کے مقام کے بعد مقام
شہادت ہے تو اس لحاظ سے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ کا مطلب خدا کے لئے اپنی
ہواداران کے لئے شہادت کے یہاں شہید ہونا ہی کا ہے۔ (اصول و اصول)

”صدیقی“ کا ایک مخصوص معنی اور نو صدیقی

اَللّٰہ صدیقی کا اطلاق ایک اور معنی میں بھی ہوتا ہے تو بہت ہی نادر و خاص
ہے اور اسی معنی کے لحاظ سے حضرت علیؑ نے فرمایا تھا میں ہی سب سے بڑا
صدیقی ہوں میرے بعد صرف محمد ہی ایسی ذات (یعنی صدیقی) اکبر ہونے کا
دعویٰ کر سکتا ہے یہی معنی کے قرنی نظر خواہ لے کہ اس اس امت میں ایسے
(صدیقی) آچھے جو اپنے زمانے میں نام دینے والوں کے اہمیتوں سے
پہلے ہیں ان سے تھے جو کہ قرنیؑ نے اپنی امت میں جو مسلمانوں کو رہا کر دیا
اور تھے جن کی ہمت کے اعلان کی وجہ سے اپنے ان کا ان آؤ کہ ساتھ شامل
کر دیا جن کو قرنیؑ نے اہمیت، شامل کر دینے کا یہ مطلب ہے کہ ان حضرات
سے جو مسائل اور مسائل جن میں کو صدیقی تھا۔ یہ معنی میں کہ ان کے مسائل
مربطہ ہوں کے ساتھ (ذاتی طور پر) شامل کر دیا کیونکہ حضرت عمرؓ کا وہ دور
ہوئے حضرت ابو بکرؓ کے ہائی تمام صحابہ سے پہلے تھا۔ (عمرہ علی)

صدیقی اور شہید کا وجہ: صدیقی کا یہ شہید سے قبضہ واپس منظر
صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ ہے کہ چنانچہ لوگ اپنے سے پہلے کے والد خاندانوں
کاس طرح ان کے پیچھے جاتے تھے یعنی وہ شہید یا شہداء کے کلمہ آیت
کے ساتھ یہ دیکھتے ہیں کہ ان کو ان کے کہنے والے جو صرف انھما کے ہیں

ان جو ان کے حضرت ابراہیمؑ کا نسب سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَمَّا اَنْتُمْ فَاَنْتُمْ مِیْرَی اَمْتِی سَبَّ
عَاسَ شَہِیْدِیْنَ ہوں کہ اس کی دلیل میں ہے آیت اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ۔

ان قابل حاتم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک روز ان کے
پاس تین حضرات صحابہ کرام تھے انھوں نے فرمایا اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِکَ
تہمیں سے ہر ایک صدیقی کی ہے شہید کی ان کو ان کے جواب سے کیا کہ ابو ہریرہؓ
یہ آپ کا کہہ رہے ہیں تو حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میری ذات کا تعلق نہیں
آتا تو قرآن کی یہ آیت چاہو: اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ
اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ۔

لیکن قرآن کریم کی ایک اور سری آیت سے بظاہر یہ مستفاد ہوتا
ہے کہ صدیقی وہ شہید ہر شخص نہیں بلکہ عام مسلمان ہیں سے ایک اہل جنت
کے ان کو ان کو صدیقی وہ شہید کہا جاتا ہے آیت یہ ہے وَلَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ
الرَّحْمٰنِ لَنْ یَغْفِرَ لَہُمْ ذُنُوْبَہُمْ وَ لَیْسَ لَہُمْ فِرَاقَہُ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ۔

کیونکہ اس آیت میں اللہ کے ساتھ عام مسلمان ہیں جن میں جتنے خصوصیت سے
ذکر کے گئے ہیں صدیقی شہداء اور صالحین اور عباد ہیں سے یہ کہ ان میں
کے مفہوم اور صدیقی میں شامل ہے نہ صرف ان کو ان کے کہنے کی ضرورت نہ
ہوئی اس لئے اہل حضرت نے فرمایا کہ صدیقی شہداء اور اہل مسلمان کے
خصوص اہل جنت کے لوگ ہیں جو ان کی صفات عالیہ کے حامل ہیں انہوں
سب مسلمان کو صدیقی وہ شہداء کے حامل ہے یہ کہ ہر مسلمان کی ایک شہادت
سے صدیقی شہداء کے کلمہ میں ہے کہ ان کے کلمہ میں ان کا کہا جاتا ہے صدیقی
اور روح اللہ علی میں ہے کہ صاحب یہ ہے کہ اس آیت میں اَلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا سے مراد وہ مسلمان تھے جو ان کی کمال رکھتے ہیں اور ان کا
کے پاس ہیں اور انہوں نے ان کی شہادت اور اہمیت میں ہمہ تن اس کو صدیقی
شہید نہیں کہا جاتا تھا۔

اس کی تیسری اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِکَ اَمَّا اَنْتُمْ فَاَنْتُمْ مِیْرَی اَمْتِی سَبَّ
عَاسَ شَہِیْدِیْنَ ہوں کہ ان کے بعد حضرت صادق اعظمؑ نے ایک مرتبہ
لوگوں سے فرمایا کہ ”میں اس کو کہتا ہوں کہ تم مجھے ہو کہ ان آدمی لوگوں کی
حزت آ رہا کہ ان کو اس کا ہے اور تم اس کو صدیقی کہنے کو خدا کی فرمائے ہوں ان
حضرت نے عرض کیا کہ اس کی بدنامی سے اس نے میں کہہ کر میں
کہ تو خدا کی عزت و آبرو پر عمل کرے کہ حضرت صادق اعظمؑ نے
فرمایا کہ یہ آیت ہے تو تم لوگ شہداء نہیں ہو سکتے ”اسی طرح یہ روایت میں
کر کے اس کا مطلب یہ بتایا کہ اس کی اہمیت کرنے والے ان شہداء میں

لگ کر حال دیکھائی گئی ہوں گے کہ قریب چار سو عرصہ کی امت کو دیکھ کر ہی ہے اور صاحب
الضمیمہ محترم اپنے کو دیکھ کر اس سے کہیں بھی نہیں گئے (محمود علی)

إِغْلِبُوا فِي الدُّنْيَا

چون کہ جو کہ دنی کی زندگی کی ہے

لَوْحٌ وَلَهُمْ وَزِينَةٌ

کھیل اور لٹا اور ہڈ اور

تَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ

تا اچان کرئی ان میں اور بڑھت و کمزوری

الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ

مال کی اور اولاد کی جیسے جیسے

غَيْثٍ أَجْبَبَ الْكُفَّارُ نِيْلًا

ایک جھک کی خوش فاقہ کہوں کہ اس کا بار

تُفَرِّجُ حَيْثُ فَرَّاهُ مُضْفَرًا

بار بار آتا ہے بار تو دیکھ زور ہو گیا

لَهُ يَكُونُ حُطًا وَفِي الْآخِرَةِ

بار ہو جاتا ہے دوزخ اور ان کا سر اور آخرت میں

عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ

عذاب عذاب ہے اور معافی بھی ہے

مَنْ اتَّقَى رِضْوَانٌ وَمَا

ان سے اور رضا ملے اور

الْحَيَاةُ الدُّنْيَا الْآمَتَاءُ

دنیا کی زندگی تو بھی ہے مال

الْقُرْآنِ

قرآن کا

کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن میں جس کی جس کے ہاتھ میں
میری جان ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے ایمان کے لئے اور رسول کی نصیحت کی
(جو رسولی و مسلم) اپنے قریب سے دے سے بھی منعم ہوتا ہے کہ شہید اور
صحتی اور اس صحت سے آتے ہیں اس شخص کے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ہیں جو میری امت کے خاص شہید ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسی آیت کی تفسیر کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے یہ دونوں امت
اور اس کی طرف اس امت کے ہیں آئیں گے۔ بخاری و مسلم کی حدیث
میں ہے شہیدوں کی وہ بھی ہزار گھنٹہ یہ حدیث کے قریب میں ہوں گی۔ جسے
میں جہاں ہے ہیں کائناتی جتنی ہمارے کی اور راست کوئی جہاں میں پہلے میں کی
ان کے قریب سے ان کی طرف دیکھو اور یہ صحیح کیا چاہئے ہر امتوں کے کہا
یہ کہ ان میں وہ ان میں وہ ان میں وہ ان میں وہ ان میں وہ ان میں وہ ان میں وہ
شہادت حاصل کریں۔ اللہ کے عذاب دیا ہے ان میں پہلے کہ چکا ہوں کہ کوئی
لوگ کہ ہمارا نشان نہیں جانتے گا۔ ہمارا نشان ہے کہ ان میں ہمارا نشان ہے۔ جو
نور ان کے سر سے دے گا اور ان کے اقبال کے مطابق ہو گا مسند احمد کی
حدیث میں ہے شہیدوں کی چار قسمیں ہیں وہ اپنے ایمان اور خاص جہاد میں
طہارت لائے اور ہر ایمان کی حد کے لئے گئے ہوں گے اس کا وہ وہ ہے کہ
اہل حق اس طرح سر طہارت اس کی طرف دیکھیں گے اور یہ فرماتے ہوں گے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر ایمان سر طہارت کیا کہ اپنی اپنے کر گئی۔ اور اس
حدیث کے دینی حضرت نے اس کی حد میں جان کرنے کے جنت ان کا اپنا سر
بلکہ کیا آپ کی کوئی گئی نہیں یہ چاہا کہ۔ ہر وہ جو ہے ایمان اور طہارت جہاد میں
نیکوں میں ہیں۔ ان کے کہ ہے کہ چاہے ہیں کہ ہر وہ ایمان یہ دلا کر گئی۔ یہ ہر سے
دیکھا کہ حق ہے شہید ہے۔ خبر اور اس کے لئے کہ اسے اہل حق نے شہید ہے
اسے پہلے فرما ہے اور ایمان جہاد میں کفار کے انھوں شہادت نصیب ہوئی ہے
خبر سے ہے جس ہے۔ خبر اور اس کے کفار ہر وہ ایمان جہاد میں لگا
اور خدا نے شہادت نصیب لائے ہیں ایمان۔ (محمود علی)

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

اور جو لوگ کفر سے اور کھنڈا اور کفری باتوں کو

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ

وہ ہیں۔ دوزخ کے لوگ

یہ کفر اور کفر میں ہی کے لیے ہے۔ (محمود علی)

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ۔ یعنی وہ ہی جہنم جہنم میں ہیں گئے ہر سے

اور آپ کی (اپنے عمل سے جنت میں ملنے پر) فرما دے، اور میں سوائے اس کے کوئی مضرت اور رحمت سے ڈرا حاکم بدلے مسلم نے بھی حضرت جابر کی روایت سے اسکا حدیث بیان کی ہے۔

جنت کا داخلہ افضل سے ہوگا: جنت کے اندر مراتب اور درجات مختلف ہیں، عبادت اور جہات افضل کے عبادت پر مبنی ہے لیکن جنت کے اندر ابتدائی داخلہ اور پس وادی تمام افضل کے افضل رحمت سے اور گناہ اس کی تانیہ حضرت امین صومرا کے اس قول سے ہوتی ہے جس کو بعد ازاں میں نقل کیا ہے کہ تم لوگ ہم صراحت سے اہم خدا گناہ کے اندر کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور جنت کے مکانوں میں اپنے اپنے اعمال کے مطابق قیام کرو گے۔ (عبر طریقہ)

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي

کبھی آفت میں چلتی

الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا

جگہ میں اور نہ تمہاری جانوں میں جو نقص نہ

فِي كَيْفٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرُكَهَا

ہر ایک کتاب میں پہلے اس سے کہ پیدا کریں ہم آنکھوں پر

علم الہی: "جب میں جو حادثہ" سے ملتا تھا: (اور علیہ اور خاتم کو جو مصیبت واقع ہو جاتا تھا: علیہ) وہ اب اللہ کے علم میں نہ رہے بلکہ وہ ہے اور ان مخلوق میں بھی ہوتی ہے۔ اسی کے موافق: جو میں خبردار کر رہے گا: ایک بار ہر حکم پیش واپس واپس نہیں ہو سکتا۔ (عبر طریقہ)

میں نصیب: کوئی مصیبت مجھے آئے اور میری (ارضی) ذات۔
وَلَا فِي الْفُتُورِ: جیسے بارش اور اسباب کی موت۔
فِي كَيْفٍ: یعنی بار بار مخلوق میں بھی ہوتی اور اللہ کے علم میں پہلے سے

جنت کا احاطہ: منزلت اور منزل میں رہنے والوں کو گناہ کرنا چاہئے تو اس کی عذر جنت کا فرض ہوگا اصل کتبہ ہوگا: یا اللہ ہی چاہئے۔ (عبر طریقہ)

أَعَدَّتْ لَكُنَّ امْنَوَا لِلَّهِ وَرُسُلِهِ

تیار رکھی ہے (آسمان کے ہر جہیز) نے اللہ پر اور نیکو رسولوں پر

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ

یہ فضل اللہ کا ہے وہ اس کو جس کو چاہے اور اللہ کا

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

فضل

اصل جبر فضل الہی: یعنی ایمان، عمل، جنت، حصول جنت کے اسباب ہیں۔ لیکن حقیقت میں اس سے اللہ کے فضل سے اس کا فضل نہ ہوتا ہوتا ہے جو نہ کسی شکل سے جنت سے توڑا کرتا ہے۔ (عبر طریقہ)

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ: یعنی جنت میں داخل کرنا اللہ کی طرف سے ہے۔
اللہ جس کو چاہے کاپی مبرا ہی سے دے دے، اللہ کے کسی کاروبار میں نہیں ہے بلکہ اللہ نے جنت کا اندازہ دیا ہے کہ کما ہے اس کے ضروری ہے، اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کر سکتا۔

اپنے اعمال پر غور نہ کرو: (وہ علم نے حضرت علی کی ہدایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ کی حدیث نے علم سے فراغت دے لے لی اور اس میں سے ایک ہی کے پاس بنی ہوئی (یعنی امت کے ان لوگوں سے جو میرے فرما کر وہاں ہیں کہہ دیا کہ اپنے اعمال پر غور نہ کریں۔) لیکن قیامت کے دن میں کس صاحب کے لئے کرا کریں گا اور اس کو عذاب دیا جاوے گا تو (مصلحت جہی میں جہی اور غور کریں کہ اس کو عذاب ضرور ملے گا اور جہی امت کے لوگوں سے کہہ دے کہ وہ اللہ اپنے کو کما دے میں خدا میں (یعنی میری رحمت سے) وہاں نہ ہوں، امتی رحمت سے دے گا، اللہ میں اللہ کو کما دے کہہ دے یہاں تک۔

مجھ میں حضرت اور میری روایت سے آج کے کہ رسول اللہ صلی اللہ

لَكَ ذَٰلِكَ عَلَى النَّوِيْسِيَّةِ

جنگ یہ اللہ پر آسمان ہے

جہ میں اس اشارہ اس طرف اڑا جاتا ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہے وہ سب اس اشارہ سے متوال من السعۃ ہے کہ اس کے پورا ہونے سے بھی بہت پہلے وہ لوگ مخلوق میں لکھا ہوا تھا (ارواح) (عمر خیری)

وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ

اور ہم نے آئرن لوہہ ۵۴

۵۴ یعنی آئرن قدرت سے پیدا کیا اور زمین میں اس کی کامیاب نگاہی۔ (عمر خیری)

چار برکتیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت میں آیا ہے کہ اللہ نے چار برکتیں آسمان سے زمین پر نازل فرمائی ہیں۔ لوہا آگ پانی خشک (یعنی وہ چیزیں جو کبھی کبھار عالم ہیں۔ مترجم)۔

اہل سوالیہ لکھا ہے کہ اللہ نے اس کو پڑھنے سے مراد ہے پیدا کرنا کہ اللہ نے قانون سے لوہا آگ پانی اور پانی کے ذریعہ سے لوہے کی مصنوعات کی صنعت کو ان کو سکھایا۔ (عمر خیری)

میرزاں اور صدیق کا کام: میرزاں ابن صدد کو بتاتی ہے جن سے انصاف کیا جاتا ہے کہ عمر بن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھ لیا ہے کہ اللہ نے آگ پانی خشک کے ساتھ ہی نازل کر کے جو کچھ ہے ان کو آگ اور پانی سے پیدا کرنا کہ اللہ نے انصاف قائم نہ ہونے سے کہ اس کو پانچ لوہے اور تیار کا کام ہے جو حکومت و سیاست کرنے والے اور قریب درجہ بھاری استعمال کرتے ہیں۔

اصل تعلیم و تربیت ہے

جنگ بحالت مجبوری جاتا ہے

قرآن کریم نے دنیا میں اصل و انصاف کرنے کے لئے دو چیزیں کو اصل قرار دیا ایک کتاب دوسرے میرزاں کتاب سے حقوق کی ادائیگی اور اس میں کی دشمنی کی ممانعت کے انعام معلوم ہوتے ہیں اور میرزاں سے وہ جسے عقیم ہوتے ہیں میرزاں کے حقوق ہیں انکی دونوں چیزوں کے نازل کرنے کا مستحق **لِقَوْمٍ لَّا يَرْجُونَ** قرآن نے یہ امر یاد دہانی کے لئے کہا کہ اللہ نے ان کو پانچ لوہے کا استعمال و درجہ بھاری سے اور اصل ذریعہ سیاست عدل و انصاف کا کھنکھ ہے۔ اس سے عدت دعا و خلق خدا کی اصل اصلاح اور ان کا عدل و انصاف پر قائم کرنا جو حقیقت ان کی زندگی ہے اور تقسیم سے ان کا بے نصرت کا اور بدعتی و اصل اس کام کے لئے نہیں بلکہ راست سے نکالنا اور کرنے کے لئے بدعتی مجبوری سے اصل چیز ان کی تربیت اور تعلیم و تہذیب ہے (میرزاں علی صحر)

لہذا اس سے اللہ کو اول ضرورت ہے کہ اللہ نے اس کو سکھایا ہے۔ (عمر خیری)

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ

ہم نے بھیجے ہیں اپنے رسول بھیجنا

وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ

دیکھ اور اتاری ان کے ساتھ کتاب اور ترازو

لِيَقُومُوا لِلنَّاسِ بِالْقِسْطِ

تاکہ لوگ سیدھے رہیں انصاف پر ۵۵

علم و عمل میں ظاہر و باطن میں سیدھی راہ چلو

۵۵ کتاب اور ترازو، شائع اس وقت کی ترازو کہ اس کے ذریعہ سے بھی حقوق اور کرنے میں اور نیکی دین میں بھی انصاف ہوتا ہے یعنی کتاب اللہ اس کے اتاری کہ کتب اللہ اور احادیث و اعمال میں سیدھے انصاف کی راہ میں، اگر اللہ بخیر کا راستہ پر قدم نہ دے گا اس اور ترازو اس کے پانچ لوہے اور ترازو اور اصل و انصاف کا پانچ کسی طرف اٹھا یا جھکا نہ رہے اور جس سے ترازو و شریعت کو برابر ہو جو تمام اہل حق و انصاف کے میں اس کو کھینچ جائے تو کر رہتی ہے۔ (انصاف)۔ (عمر خیری)

ترازو: بعض لوگوں کا قول ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے ترازو کے نازل ہونے سے اور حضرت فرخ کوہ ترازو کی بھی تاکہ وہ اپنی امت کو ترازو سے قیام کا علم دے دیں۔

میرزاں اصل میں اس آیت کو کہا جاتا ہے جس سے کسی چیز کا وزن کیا جاتا ہے اس کی عام صورت ترازو ہے اور میرزاں ترازو کے علاوہ ننگ چیزوں کے وزن کرنے کے لئے جو دوسرے مختلف قسم کے آلات ایجاد ہوتے رہے ہیں اور بھی میرزاں کے علم میں عالم ہیں جیسے اعلیٰ اور ذلیلی عوام و ملوک کے ہونے والے ہوتے ہیں۔

کتاب اور میرزاں کے بعد ایک جبری چیز کو نازل کرنے کا ذکر ہے یعنی عدل (لوہا) اس کے نازل کرنے کا مطلب بھی اس کو پیدا کرنا ہے جیسا کہ قرآن کریم کی ایک آیت میں پڑا ہے چاروں کے حقوق میں لکھا ازالہ استعمال فرمایا ہے۔ حدیث دیکھیں ۵۴ سے نازل نہیں ہوتے زمین پر پیدا ہوتے ہیں آیت یہ ہے **وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسُخِّرْنَا بِهِ لَهَاجًا**۔ یہاں یہ کمال قوتوں سے مراد حلقہ ہے۔ یعنی خلق کو ان کی کھ سے نہیں کرنا یا

[illegible]

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَ

अथ भूतलानि चतुर्विंशति

جَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا الْمُنَافِقَ وَالَّذِينَ

ظہرا کی دیکھ کر کی ادا میں چمکی اور کہے

حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کی فضیلت
 علامہ ابن کثیر نے دو کتاب لکھیں ان دونوں کی نسل کو جن کو ان کے بعد
 یہ حالت ان کی ذریت سے اپر نہ چاگی۔ (تفسیر طبری)
 اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کو
 رسول بنا کر بھیجے کی صراحت اس لئے فرمادی کہ عام نبیوں میں ان دونوں کو
 فضیلت حاصل تھی اس لئے ان دونوں کی نسل بھی بہت زیادہ بکھلی (اور بکلی)۔
 قرآن مجید انجیل اور تور اور فرقان حضرت ابراہیم کی نسل پر جازل کئے گئے
 حضرت ابراہیم و نوح اور حضرت ابراہیم کی نسل سے تھے۔ (تفسیر طبری)

فَيَوْمَ تُقَامُ السُّبُحَاتُ وَالْمُحَرَّمَاتُ وَالْمُحَرَّمَاتُ

2019年12月14日

تو ان لوگوں کی طرف وہ جیسے گئے تھے یا ان کو کہ ان لوگوں کی اولاد میں سے ان کے پاس سے ان کو نظر میں بہت ہے۔ (عمر بن)

Background

Figure 6

تمام رسالوں کی تعلیم ایک قسمی و نہایت چھپے سول نمی پہلوں کے نقش قدم ہے۔ اصل و بنیاد سے سب کی تعلیم ایک قسمی (ڈیجیٹل)

[illegible]

جنت سے آئی ہوئی تین چیزیں: حضرت علیؑ میں شامل ہے
 چار تین چیزیں حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت سے آئی گئی تھیں۔
 ششہ (برصغور)، لالہ (جگر)، (مہرہ) (مہرہ)

فِيهِ لَئِنْ شَهِدْتُ وَمُتَّاعُ الْمَنَاسِكِ

آپ کی تعلیم کے لیے دعا گو ہے

۵۰ یعنی لوہے سے لڑائی کے مابین (اسطو، فیرہ) چار سو تے ہیں اور لوہوں کے سہ سے کام چلتے ہیں۔ (خیر، جانی)

وَالْعِلْمُ لِلَّهِ فَمنَ يُعَصِّرْهُ وَيَسْأَلْهُ

Submitted by: _____



جہاد کو لے کر دیکھنے کی کسوٹی ہے

مذہبی بنی براہی کتاب سے روایات پر مبنی روایات کی ترقی
 کہ یہ پیش میں حاکم کی ضرورت ہے کہ ان کی کتابوں کی بنیاد پر حاکم
 و دیگر حاکم بنی برائے رسول کے حکام کا ذکر اور ان کے حکام کا ذکر اس وقت
 شیعہ کے لئے یہ بنی برائے رسول کے حکام کا ذکر اس وقت
 یہ حاکم بنی برائے رسول کے حکام کا ذکر اس وقت
 لہذا کی محنت میں ان کے حکام کا ذکر اس وقت
 اس کے حکام کا ذکر اس وقت۔ (محمد علی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

The *Journal of Management Education* is a peer-reviewed journal that publishes research, theory, and practice in the field of management education. It is published by the American Management Education Association (AMEA).

4000

يَعُوذُونَ بِمَا قَالُوا فَتَحْيِرُ مِنْ رِقَبَةٍ

کرتا چاہیں وہی کام جسکو کہا ہے تو آزاد کرتا چو ہے

مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْجَحَا

ایک دوسرے سے کہ اسے جس میں ہاتھ لگائیں؟

کفارہ ۱۵۰ یعنی جو غلطیوں میں مبتلا ہو کر توبہ کر لیں، یہ کبھی توبہ کرنے کو نہ مبرا کرتا چاہیں تو پہلے ایک عام آزاد کر لیں اس کے بعد ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ (صحیح) حتیٰ کہ اس کفارہ دینے سے پہلے شرع اور وہی شرع وادوں متوجہ ہیں بعض احادیث میں ہے سمرہ بن لاہب جاسوسی دیکھو۔ (عمر بنی)

کفارہ کے مسائل

(۱) عید کرنے والے کے کفارہ کے بغیر قربان بھی حرام ہے۔ اور وہ مبارکی اسباب بھی حرام ہیں جو مبارکیت تک پہنچا دینے ہیں جیسے برسات چھوٹا (معاذ غفرہ) یہ قول امام ابوحنیفہ اور مالک کا ہے۔

(۲) اگر عید کرنے والا بغیر کفارہ دینے صورت سے توبہ کرنا چاہے تو صورت کو چاہے تو صورت پر لازم ہے کہ مبرا کو اس میں سے مالک دے اور وہی پر لازم ہے کہ کفارہ دے کر اسے اس کو عید کرے کہ وہ کفارہ دے گا لاکر کے قوائے بنائے لیکن اگر وہ کچھ نہیں کفارہ دے گا تو اس کی ہمت کو کچھ نہ جانے گا شرعیہ اور داغ کو نہ میں شہرہ دہو (کافری داغ قدر)۔

(۳) قرآن میں اس جگہ چند قصبات کی گنت یعنی بڑے مطلق ہے اس کے تمام پر ایسی کارروایاں ہیں جو اسے کفارہ دینا ضروری ہے۔

(۴) حدیث میں مذکور ہے کہ دالے تمام کی آزادی کفارہ عید کے لئے کافی نہیں ہو گی۔ چنانچہ دونوں ہاتھ یا دونوں پاؤں یا ایک ہی طرف کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کا ہوا یا انھوں کے دونوں گھر لے گئے ہونے یا انھوں کے ملبہ پر ہاتھ کی نینا لیاں ہوئی یا ایک ہاتھ اور طرف سے کی ایک ہاتھ کی ہوتی یا کتا بھرا کر پی کی یا داڑھی میں تھکے۔

اگر پی کی یا داڑھی سے کتا اس کی آزادی کافی ہے۔ خود یہ کہ اگر کسی عضو کے نقصان سے متعلق فرما دیا ہے جو جانے کہ مطلق کام ہو گا لیکن ایسے شخص عضو ہر کسی کی آزادی کافی نہیں ہے کہ اس کی طرف سے کفارہ دینا ضروری ہے۔

یہ حدیث پہلے سے ہی اس کی آزادی کفارہ عید کے لئے کافی ہے۔ (عمر بنی) اگر صلح کا ارادہ نہ ہو تو کیا کرے؟ اگر کسی شخص عید کر چکے اور اب وہی سے انکار نہیں دیکھا جائے تو کوئی کفارہ لازم نہیں۔ البتہ وہی کی

طلاق کے بعد ہر شرع ہو گیا تو طلاق ہو جانے کی گواہی کا حکم نہیں ہو گا۔ کذا قال ابن تیمیہ۔

(۳) امام ابوحنیفہ کے نزدیک عید شرعاً صحیح ہے۔ مگر کسی اجنبی صورت سے کیا اگر میں خود سے طلاق کروں تو میرے لئے تو لکھی ہے جیسے میری ماں کی پشت بھراں سے طلاق کر لیا تو کفارہ عید لازم ہو گا۔ اگر کسی صورت سے کیا کہ میرے لئے وہ بڑا دشمن میں لکھی ہے۔ (دشمن میں وہ بڑا دشمن ہونا کہ اس کی ضرورت نہیں)۔

مشہور فقہاء: اگر کسی صورت سے ایک نشست میں یا چند جگہ اس میں کی یا عید کر لیا تو امام ابوحنیفہ وغیرہ کے نزدیک ہر بار عید کرنے کا کفارہ مالک دینا ہو گا کیوں کہ عید کرنے سے طلاق پر کوئی اثر نہیں ہے۔ طلاق حسب سوانح باقی رہتا ہے اس لئے دوسری بار عید کر لیا یا مالک کے بعد دیکھ کر توبہ کر لیا۔ عید کر کے اور اسباب حرام سے مالک کا ایک جگہ طلاق درست ہے جیسے وہ کی حالت میں شراب کی حرام سے اس لئے بھی ہے کہ شراب ہمارے لئے حرام ہے اور چونکہ شراب دوزخ میں ہے اس لئے بھی دوزخ میں حرام ہے۔ اس میں طلاق اگر شراب دینے کی قسم کھائی ہو تو ایک شراب فی حرام ہے دوسرے صورت نہ ہو تو حرام ہے۔ اس کو دوسری اور تیسری صورت عید کر کے سے پہلے عید کر پڑ کر نے کی نیت ہوا اور عید کرنے والا کچھ میری نیت ایک ہی بار عید کی نیت تھا اور دینا دونوں طرح اس کو صحیح قرار دیا جائے گا طلاق کا حکم اس کے خلاف ہے۔ (۱) (۲) (۳) اور طلاق دینے والا کہ کہ میری نیت نکلی طلاق کو پڑ کرنے کی قسم (دوسری اور تیسری طلاق کی قسم صحیح تو حالت اسباب اس کا اعتبار نہیں کرے گی) کیوں کہ عید کا تعلق (۱) (۲) (۳) (۴) سے ہے۔ (اور طلاق کا تعلق طلاق سے ہے)۔ (عمر بنی)

وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَعَفْوٌ عَفْوٌ

اور اللہ معاف کرے گا عفو عفو ۱۵۱ ہے

دوم جاہلیت کی طلاق ۱۵۱ یعنی جاہلیت میں جو کسی عورت کو بے عفو معاف ہے۔ اب جاہلیت آچکے کے بعد ایسا مست کر دے۔ اگر طلاق سے کر گزرتا تو پھر اس کے لئے معاف کر دے اور عفو کے پاس جانے سے پہلے کفارہ دے گا۔ (عمر بنی)

وَالَّذِينَ يُلَاقُونَ مِنْ رَبِّكَ أَهْلًا

اور جو لوگ ہیں کہ جنہیں اپنی عورتوں کو بھرا

وَمَا فِي الْأَرْضِ مَا يَكُونُ مِنْ

ہر جگہ جو ہے زمین میں جسے نہیں دیکھ سکتے

تَجْوِي ثَلَاثًا إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا

مستور نہیں کا چوں وہ نہیں دیکھ سکتے تینوں میں چوتھا ہوتا

خَمْسَةً إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا آدَنِي

پانچ کا چوں وہ نہیں دیکھ سکتے ان میں چھ ہوتا اس سے کم

مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرُ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ

اور نہ زیادہ چوں وہ نہیں دیکھ سکتے ان کے ساتھ

أَيْنَ مَا كَانُوا

جہاں بھی ہیں

سب کچھ اللہ کے سامنے ہے اور انکی صرف ان کے اہل ہی پر
 صبح سے رات کے طرے سے آسمان زمین کی پہچانی نہ ہی جی سے کیا کہیں
 کوئی سرگئی اور انکی علیہ سے علیہ حضور میں ہوتا ہیں خدا اپنے علم سے
 ساتھ موجود ہوں یہاں میں اتنی چھپ کر مشورہ کرتے ہوں کہ کہیں کہ
 وہاں کوئی چھپ نہیں ہو۔ اور پانچ کی کھلی دلیل نہ کرے کہ کوئی چھپ نہ ہو
 نہیں۔ خوب کچھ لوگ ہیں کہ ان کو پانچ سے کم نہ ہوا کہیں وہ اس حدت
 میں ہوں اللہ تعالیٰ پر تو خدا اپنے علم سے ان سے کم نہ ہو ہے کی قدرت سے
 جدا نہیں اس لیے اس قدر کہ صرف وہ انکی ہوں وہ صورت انہوں نے رتبہ
 میں دشواری نہ ہی سے ہی ہے جو نہ حدت سے ہر میں طاقی ہے۔ کہتے ہیں اور
 ایک کے بعد پیدا ہوا ہے جو حق پر پھر پانچ کی شیعہ اس لیے اس کو اختیار فرما
 اور آگے "وَبَدَّلْنِي مِنْ دِينِي وَأَنَا أَنُكْفِرُ" سے گھبرائی۔ وہی حضرت عمر
 کا شرعی لحاظ کا چہرہ ان میں اور ان (صالح) چھ کچھ حدت میں اس
 لئے ہوا کہ اس حدت میں ہی جو مخلوق سے سب سے زیادہ اور سخت تھے
 ان میں سے کسی کو پہچان نہیں جا سکتا تھا۔ نیز خلیفہ کا انتخاب انکی ہر میں سے
 ہوا وقت قضا پر ہے کسی کا نام اس کو اس لئے مانے اپنے واسطے پانچ کی
 دہت میں پھر ان اختیار حضرت عمر سے حضرت مسالہ ایک چوبیس
 فریق کے لیے جدا ہوا اس کے حکم سے واقعہ اللہ تعالیٰ ہم (دعوت میں)
 "لَا تَقُولُوا كَلِمَةً تَبْغِي الْإِثْمَ" یعنی اللہ ان کے ساتھ تھا ہے اس طرف انکی سے
 خدا کو اگر دیکھا ہے۔ اللہ کی صیت سے کلمت ہے اس کی کیفیت ہاں نہیں

خدا ہے۔ اس لیے وہ کچھ پہچان نہ ہی کی دلیل خدا ہونے اور اب بھی
 ہر سے ہی اللہ کی ذاتی اور صاف صاف انہوں میں لیے کے خدا کا نام سے
 رہتا ہوا۔ تعالیٰ حکام کی امت اور ہم سے نہ ہوا اپنے کو اللہ کے۔ اب میں
 چھپانے کا مراد ہے۔ (تیسری جلد)

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُمُ

جس دن کہ اللہ پکارتے ان سب کو پھر بتا دے ان کو

بِمَا عَمِلُوا

ان کے کیا کام

یہاں پر کام کیے تھے ان سب کو تیسرا سامنے آجائے گا کوئی ایک اہل میں
 مذہب نہ ہو گا۔ (تیسری جلد)
 قرآن مجید میں اس حدت سب کے سامنے رہا کرتے تھے سے اللہ
 ان کو اس کے اہل سے پھر کرے گا کہ سب کے سامنے ان کو خطاب دیا جا
 سکے۔ (تیسری جلد)

أَخْصَصَهُ اللَّهُ وَلَسُوهُ وَاللَّهُ

اللہ نے وہ سب کی۔ کہتے ہیں اور وہ بھول گئے اور اللہ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

کے سامنے ہے ہر چیز

سب کے اعمال محفوظ ہیں۔ ہاں انکی ہر ہر کے بہت سے کام ہوا
 بھی نہیں ہے وہ ان کی طرف توجہ نہیں دیتی کہیں اللہ کے ہی وہ سب ایک ایک
 کر کے محفوظ ہیں۔ اور اس قدر میں ان کو اس لئے دیکھا جائے گا۔ (تیسری جلد)
 "فَنُفِصِلُ بَيْنَهُ" یعنی اللہ کا حق ان کے سامنے اہل کو پیدا ہے ان کا
 کوئی عمل اللہ کے سامنے نہیں ہے۔
 "وَلَسُوهُ" یعنی ہر گئی کی قدرت ان کے ہے ہر اہل اور ان کی ایک بہت سے
 اور ان کے ہونے اہل کو اہل کی۔ ہر کام اور گھبراہٹ میں اس کو پورا کیا
 ہوا ہے ان کی عمر میں ان کی صیت میں اس سے ہی ان کو بھولی گئے۔
 "سَيُفْصِلُ بَيْنَهُ" یعنی اللہ کے کوئی چیز نہ ہوگی۔ (تیسری جلد)
 "الَّذِينَ تَرَكُوا اللَّهَ يَعْلَمُوا مَا فِي السَّمَوَاتِ"
 تو سے نہیں دیکھا کہ اللہ کو صبح سے جو کچھ ہے انہوں میں

عَنْهُ وَتَجْعَلُونَ يٰۤاَيُّهَا الْعَدُوْنَ

اور چاہئے، اے کان میں دھنکے کہ جس کی اور پالی کی

وَمَعْصِيَةِ الرَّسُوْلِ

اور رسول کی اطاعت کی ہے

سبب نزول یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں چڑھ کر وہی سرگوشیاں کرتے۔ مجلس والوں کا خائفی اڑا۔ ان پر عیب بکارتے ایک دوسرے کے کان میں اس طرح کہ کچھ اور انھوں سے اشارے کرتے ان سے مجلس مسلمانوں کو تکلیف دیتی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے کہتے یہ مشکل کام ہم سے کہاں ہو سکے گا۔ پہلے سونا لانا میں اس طرح کی سرگوشیوں سے متا کیا جا چکا تھا۔ لیکن یہ سوا ہی ہے جہاں ہر گز ایسی باتوں اور باتوں سے واقف نہ تھے۔ اس پر یا علیؑ فرمیں۔ (تفسیر حقانی)

ان کا علیؑ حاکم نے یہ روایت متا کی کہ میں جہاں چاہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پیرو ہوں کے درمیان عداوت و مصالحت تھا اس زمانے میں جب کوئی سماجی چیز جس کی طرف سے گناہ نہ تھا وہ پیچھے چھوڑے آج میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اسے گناہ تھے سمجھی کہ یہ خیال ہوتا تھا کہ یہ لوگ مجھے قتل کرنے والے تھے ان کے سامنے کر رہے تھے۔

انہوں کی روایت میں اس کا ذکر ہے کہ مسلمان سب یہودیوں کو پیچھے چھوڑ کر گمشدہ کر دے دیکھتے تھے کہ جتنے تھے صحابہ اور ان کے کہ ان کو نہ دیکھتے وہ ان کے بارے جانے یا نہ جانے یا گھسٹ کر کہہ جاتے کہ کوئی ایسا عمل ہے اس جو ہے تو یہ سرگوشیاں کہہ رہے ہیں اس خیال سے مسلمانوں کے دلوں کو دکھانا تھا اور انھیں یہ جانتے تھے۔ جب ایسا واقعہ بہت ہونے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی زبانی یہاں کی شکایات سنیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو اس طرح سرگوشیاں کرنے کی ممانعت فرمادی لیکن وہاں انھیں اس سے کیا بچت نازل ہوئی۔

فَوَيْلٌ لِلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْهُ سُبْحٰنَ رَبِّهِمْ اَمْ لَا يَذْكُرُوْنَ اور سب سے سختی سے فرمادینے کے لئے ان کو کہتے کہ ان انھوں کے سدا سے اول سے کلام کرنا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَهْتَفِ بِكَرْبِئِهٖمْ۔ چونکہ ان کا نام (انہ) وصفا کا خالق اور احوال کو انہیں پیدا کرنے والا ہے اس لئے جتنا ہر چیز سے بخوبی واقف ہے۔ (تفسیر حقانی)

مجلس کے اوپر: حضرت شاہ عہد دار نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ مجلس میں وہ مجلس کان میں دھنکے کہ یہ دیکھنے والے کو ہم کہہ گئے کہ کیا حرکت

کی جا سکتی۔ مطلب یہ ہے کہ انہوں کی سرگوشی کا علم تھا ہے۔

مجلس میں عداوت کی وجہ: میں اس واقعے کا غصہ سب سے ساتھ ذکر کرتا ہوں جس سے یہ کیا کرتا تھا کہ نازل خصوصاً واقعہ سے متعلق دیکھتے ہیں کہ انھوں نے انہیں سرگوشیاں کی تھیں۔ انھیں کے سلسلہ میں اس آیت کا نازل ہوا۔ اے مجلس عداوت کی یہ وجہ ہے کہ انھوں نے عداوت عداوت ہی نہ کرتے تھے (اگرچہ اس کے خلاف ہوتے کہ سختی ہے ایک۔ ہذا اور ایک عداوت کا نازل ہوا۔ آیت سے یہ کہ انھیں کا وہ پہلا حال یہ ہے اور پہلی دوسرا حال یہ ہے کہ انہیں عداوت کے لئے کم سے کم تین آدمی ہونے چاہئیں۔ اور وہ ان کے تین کی رائے میں اہم اختلاف ہو گا کہ یہ سوا ہو گا جو فرماتے ہیں کہ کسی ایک کی رائے کو ترجیح دے گا اس طرح یہ اہم مشورہ کے لئے کم سے کم تین آدمی کا ہونا ضروری ہے۔ یہ اولیٰ اور اہم مشورہ کی صورت ہے لیکن ایک مجلس ایک رائے دیکھتے ہیں اور دوسرا مجلس دوسرا خیال دیکھتے ہیں۔ لیکن اہم مشورہ بھی خاص مشورہ میں بھی ہوتا ہے۔ جماعت کا کوئی دہرہ ہے۔ اس صورت میں کم سے کم ایک طرف اور دوسری رائے دیکھنے والے بھی کم سے کم دو ہوں گے اور دونوں طرف ان کا فیصلہ کرے گا اور ایک طرف ان کی رائے کو ترجیح دینی ہو گی یہ ترجیح دینا پہلی مجلس میں اس طرح یہ لیکن پہلی آدمیوں کی وجہ سے کہ سب دیکھتے ہیں کہ اہم مشورہ لیکن دوسرا مشورہ یا تین اور ایک سے ڈاکہ لیکن چار اور چھ۔ اور اس سے ڈاکہ تو اس کی طرف اشارہ ولا انھی من ذلک ولا انھیں میں گرد یا گیا۔

اِنَّ اللّٰهَ يَهْتَفُ بِكَرْبِئِهٖمْ سب سے ساتھ ہوتا ہے لیکن انھوں کے عداوت کی طرح ہوتا ہے کہ ساتھ ہونے کی کیفیت کا قائل ہیں ہے۔ (تفسیر حقانی)

ثُمَّ يَلْتَمِزْهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ

پھر دیکھ دیکھ ان کو کہ جو کچھ انھوں نے کیا تھا سب سے

الْقِيٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ يَكُوْنُ شَهِيدًا

کے دن یہ دیکھ دیکھ اللہ کو معلوم ہے ہر چیز

عَلَيْهِمْ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ هُمْ

دیکھتے نہ دیکھتے ان لوگوں کو جن کو منع

عَنِ النَّجْوٰی ثُمَّ يَعُوْذُوْنَ بِمَا هُمْ

ہوئی کہ نہ ہیں پھر بھی دہی کرتے ہیں جو منع

ہے یعنی ہر ایک کو اس کے کام اور اپنا حق کے مطابق دے دینے کا حکم ہے اور وہ
اس کا حق ہے کہ ان کا حق کیا اور اس کو دیا جائے۔ (تفسیر ابن)

وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ۔ اور انہوں نے اللہ سے بڑے طور پر
آخر میں بھی تم پر حکم کرتے ہیں کہ تم کو اس کا بدلہ دے گا۔

اس جملہ میں اس کی توجیہ ہے کہ جو جن لوگوں نے تم کی عقل میں کی بلکہ
اس کو مناسب سمجھا ان کے لئے تہدید ہے۔ (تفسیر ابن)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جِئْتُمْ

اے ایمان والو جب تم کان میں بات

الرُّسُولَ فَقَدْ مَوَّابِينَ يَدَيَّ

کن چہ رسول سے تو آگے کھینچ لی بات

تَجُوبُكُمْ صَدَقَةٌ ذَٰلِكَ خَيْرٌ

کہنے سے پہلے خیرات پر ہنر ہے

لَكُمْ وَأَطِيعُوا فَإِن لَّمْ تَعْدُوا

تہا سے حق میں اور بہت سزا ہر گز نہ پاؤ

فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے

منافقوں کا علاج جو منافق سے فائدہ دینا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے کان میں کرتے کہ لوگوں میں اپنی ذالی بنائیں اور بعض مسلمان پیرائیم
باقوں میں سرگئی کر کے ان کا حق لے لیتے تھے کہ اور میں ان کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے مشفق ہونے کا موقع دیتا تھا کسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم
ملوث جاتے تو اس میں بھی گئی یہ حق۔ لیکن مراد منافق کے سب کو
کوچ نہ کرنا اس وقت یہ حکم ہوا کہ جو حق دے والا آدمی حضور صلی اللہ علیہ
وسلم سے سرگئی کرنا چاہے اس سے پہلے کہ خیرات کر کے یا اگر اس
میں کی فائدہ ہے جس فریب کی حد مت وصول کر لینا لے کے جس کا ذکیہ
تخصیص وصال کی تیسر، سرگئی کر کے ان کی تکمیل و پیرائے ایک ایسے جس کے
پس خیرات کرنے کا کہ نہ اس سے زیادہ عوف ہے۔ جب یہ حکم دیا تو
نہایت سے اس کے وہ عادت چھوڑ دی اور مسلمان بھی کھٹکے کر زیادہ
سرگوشیاں کرنا نہ کہ ہند نہیں اس لیے یہ قیہ لکھی ہے۔ اگر یہ حکم اگل آیت
سے مشورہ فرمادیا۔ (تفسیر ابن)

کرنے والوں کا کھٹکنا آپ کا حکم دیکھ رہے دیا جاتا ہے یا نہیں ہوتا ہے
اس مسئلہ میں کوئی ایسی نکتہ کی شراب پر یا نہ دیا جاتا ہے۔

مسلم نے حضرت جریر کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا میں شخص نے اسلام میں کوئی ایسا طریقہ جاری کیا اور اس پر
لوگوں نے اس کی باتوں میں اس طریقہ پر عمل کرتے گا اور اس کے بعد مراد حق ان
لوگوں کے عمل کا بھی شراب ہے کہ اس طریقہ پر چلتے رہیں گے لیکن اس
کرنے والوں کے کہ میں کوئی کی نہیں کی جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ارشاد کرنا ہے۔ عابد پر عالم کی برتری اس کے بھی چاروں روایت سے
چاند کی برتری باقی حدوں پر۔ علامہ تہجد کے روایت ہیں اور انہوں نے روایت
میں لکھی ہے چار چھوڑنا اور صرف علم کی میراث چھوڑنا جس سے اس میراث کو
لیا اور ان کو غلبہ ہے۔ امام تہجد اور صاحب اسٹن نے یہ حدیث لکھی ہے جس
کی روایت سے اور اہل برتری میں بھی روایت سے بیان کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کرنا ہے عابد پر عالم کی فضیلت اس کی
ہے جس (تم میں سے سب سے) اہل کی سب سے اہل ہے۔ وہ اور اقربا
میں نہ ہونے والا ہوتا ہے۔

علم کی فضیلت: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہہ میں وہ ایک حدیث
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے سے کہہ فرمایا لوگوں میں جس پر علم
ہیں لیکن ایک دوسری سے افضل ہے۔ یہ لوگ تو علم سے دعا کر رہے ہیں اور
اس کی طرف راغب ہیں اگر علم کا ہے گا ان کو نہ کا خدا کا ہے گا ان کی
دعا۔ اور وہ تو علم اور دین کا کام سمجھتے ہیں اور ان لوگوں کو کہہ سکتے ہیں
اس نے یہ کہ (اہل کر رہے) اور ان میں اور کچھ تعلیم و ہندو کا کر بھیجا
کیا ہے اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس (مصلحین اور مصلحین) کے
کہہ کے اس سے ملے۔ وہاں اہل علم۔

حسن نے کیا حضرت ابن مسعود نے یہ آیت چلی اور فرمایا لوگوں
آیت کو سمجھ کر تم کو علم کی اہمیت دلا رہی ہے خدا فرمادے کہ اس عالم میں
نا اہل سے بہت اور ہے اور تم لوگ۔

آیت مذکورہ سے یہ بات ظہور میں معلوم ہوتی ہے کہ دینی صحابی
اس آیت کے سختی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا کرتے تھے اور
(دوسروں کے لئے جگہ چھوڑ دینے کا) جو حکم اللہ کے رسول نے دیا تھا وہ ایک
ظاہر میں لوگ نے اس علم کی عقل کی ان کو شراب دیا جائے گا کہ تیسرے طریقے

وَاللَّهُ يَمْتَحِنُكُمْ خَيْرٌ

اور اللہ کا پیر ہے جو کچھ تم کرتے ہو

ءَاَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَالُوا بَيْنَ يَدَيِ

کيا تم کو افسوس نہ کہے کہ آگے بچھا کر کان کی دھ

تَجُوكُمْ صَدَقَتْ ؕ فَاذْ لَمَّ

سے پہلے خیراتیں سو جب تم نے

تَفَعَّلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ

نہ کیا اور اللہ نے صوف کر دی تم کو

فَأَقِمْ وَ الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ

تو اب قائم رہو نماز اور دینے دو زکوٰۃ

وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَاللَّهُ

اور تم پر چلا اللہ کے اور اس کے رسول کے اور اللہ

خَيْرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ؕ

کو خیر ہے جو کہ تم کرتے ہو ؕ

پچھلے حکم کی منسوخی اور نئی صلوٰۃ کا حکم اپنے سے جو معتقدی حاصل ہو
کیا اب ہم نے یہ نیا حکم اعلیٰ ہے یا چاہے کہ اس حکام کی اطاعت میں جس
تہ گئے ہو جو کسی منسوب اور خدا کے نہیں۔ مختلف تہذیبوں اور فروع میں سے کافی
تاکید میں ہو چکا (مسیر) "فَاذْ لَمَّ" سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حکم
پر جو عمل کرنے کی نوبت نہیں آئی۔ اصل روایات میں حضرت عیسیٰ
فرماتے ہیں کہ اس حکم پر امت میں سے صرف میں سے عمل کیا۔ (امیر جلی)

تَفَعَّلُوا تَعَمَّلُوا۔ یعنی کیا تم کو طمس کا اور وہ ہو گی یا مطلب ہے
کہ شیطان نے تم کو گمراہ کرنے سے کو مارا ہے تو اس وجہ سے تم نے خیرات
کرتے نہ ہو گے۔

فَاذْ لَمَّ تَعَمَّلُوا۔ لیکن مطلب یہی کہ جس وقت نے خیرات نہیں کی۔
وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ۔ یعنی اللہ نے تم سے درگزر کی اور صاف نہیں ہو
یا قاب علیکم کا معنی ہے کہ اللہ نے تم کو صفا کرنے کی فریضہ سے لے کر
اور خیرات کے حکم پر منسوب کر دیا اور خیرات کرنے کی تم کا بہتر نہ ہو گی۔

آج سے ثابت ہو رہا ہے کہ طمس ہو جانے کا اور بڑھ گیا تھا مگر اللہ
نے اس کو صاف کر دیا۔

تفعلتہ صحت حضرات کا مسئلہ: دین علی عام کی روایت ہے کہ حضرت
ابن عباس نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی تو بہت لوگ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے بات کرنے سے رک گئے اور (مسائل) اور بات کرنے سے باز
رہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ لوگ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو سے
رک گئے تاکہ دست درآوی نہادری کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو
کرنے سے حضور ہو گئے اور ہندو لوگ انہی کو نبی کی وجہ سے ہم کو اس سے
مکرم ہو گئے۔ صحابہؓ یہ فرمائی تھی کہ اس کو نبی دیکھتے ہیں (پھر یہ کہ نبی
کے اور اس صلی اللہ علیہ وسلم سے (مسائل) پچھنے کی وجہ سے بات ہو گئی۔

حضرت علیؓ کا امتیاز: حمیرہ کا کہش آج ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا
جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرتا تو ایک درم خیرات کر دیا
کرتا تھا۔ اور میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسائل
اور بات کے آپ نے لکھے ان کے جواب دیئے۔ (ابو اس نے یہ چاہا تھا
رسول اللہؐ) میری بارگاہ کیا ہے فرمایا اگر وہ صداقت اور اللہ کا اللہ کی
شہادت (۲) میں نے یہ چاہا تھا کہ کیا مرو ہے فرمایا اگر اللہ اور اللہ کی
(۳) میں نے کیا تھا کیا ہے فرمایا اسلام اور قرآن اور اللہ (۴) میں
نے یہ چاہا تھا کیا ہے فرمایا اگر اللہ (۵) میں نے یہ کیا تھا
کی تھی درم ہے فرمایا اور اس کے رسول کی اطاعت (۶) میں نے کیا تھا
سے وہ میں کہ طمس کر دیا فرمایا طمس اور یقین کے ساتھ (۷) میں نے
عرض کی اللہ سے میں کیا انگوں فرمایا لیت (۸) اور اللہ کی مصائب
سے حفاظت (۹) میں نے کیا تھا کہ لے کر کیا کر دیا طمس (۱۰) دروزی
لکھا اور لی (۱۱) میں نے عرض کیا سرور (غوثی) کیا ہے فرمایا جنت
(۱۲) میں نے عرض کیا راست (یعنی امام مومن) کیا ہے فرمایا اللہ سے
طاقت (یعنی اللہ کا دار) اب میں یہ سنا تھا کہ چکا اور جواب لی چکا تو
اس حکم کا طمس کرنے والے بعد اعلیٰ نازل ہوئی۔

زمانی نے حضرت علیؓ کو یہ بات سے جان کیا اور اس روایت کو سن کر کیا ہے
کہ جب آیت تَفَعَّلُوا تَعَمَّلُوا نازل ہوئی تھی کہ تَفَعَّلُوا تَعَمَّلُوا تَعَمَّلُوا
تَفَعَّلُوا تَعَمَّلُوا نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اعلیٰ)
تہذیبی کیا رائے ہے (مستند صلوٰۃ) ایک دینار دینا چاہئے۔ (یعنی اس
درم) اس نے عرض کی تو میں اس کی حفاظت میں ہو کر فرمایا (امیر) تو
صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا اس کی بھی استطاعت نہیں ہو گی۔ (ابو جہر)
مستند روایتی چاہے میں نے عرض کیا ایک ہر (مصلح ایک ہر) فرمایا ام سے
ابو عباس نے بعد میں نازل ہوئی۔ (حمیرہ جلی)

الْآيَةُ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴿٥٠﴾

☆ یہ وہی ہے جسے اہل جہلہ

یہ ایک اصل وصال ہے جو اسی ہے جو خدا کے سامنے اچلی جہنم کہنے سے
نظر ہائے (عظیم حق)

استغفروا عليهم الشيطان

Latent class analysis

فَانْتَبَهُمْ فَرَآهُمْ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شیطان کی گمراہی شیطان جس پر ہماری طرح قابو کر کے اس کا مال و
دار اس طرح سزا دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی ریت کو خدا کی کوئی چیز ہے۔
اسلام کی عظمت اور بزرگی صرف کوہ کا کچھ۔ شاہی عطر میں بھی بھرت ہے
خیرت و اسے کہ اس کی ہے جہان کی اور جہالت کا سلطان کہ وہ اس میں سوار ہو
آئی کہ جس کی کافہ سے اسے گھر بھرتا ہے (ظہیر حلی)

أُولَئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۚ

[←](#)
[↶](#)
[↷](#)
[→](#)
[↵](#)
[↶](#)
[↷](#)

إِنَّ حَرْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ



الخير

Abstract

مذاہب کی فکر کا اہم باب یا غراب ہے نہ یا میں ان کے منصوبے آخری
 کیا یا نہ کہہ کے کہتے ہیں نہ آخرت میں غراب شروع سے نہایت اپنے کی
 کی کہیں ہے۔ (عمر حسن)

مجلس القضاء الاعلى

فہمہ نقیہ نور۔ یقیناً یہ گمانا اٹھائے والے ہیں۔ جنت کے انھیں
تمہوں نے دوزخ فریاد کی۔

خلال

1000

مناقشت کا انجام یہ بنی جن جنوی تمہیں کی کر سعادوں کے پاھوں سے
 اپنی جان دال کر چاٹے ہیں اور اپنے کوسٹیاں کاہر کر کے دوتی کے پیڑی
 میں دوسروں کو کھانے کی دیا دے تے، کتے جیسے سوار ہے کہ یہ لوگ اس
 عرب کو کھڑے نہیں دیکھتے۔ غلہ دولت کے خطاب میں گرفتار کر دیں گے
 اور ہر کا کھانے کی کھانے کے دھوے کو پانی چاٹنے کا۔ مال کا پکا
 اور ان کی خلافت کے لیے بھی تمہیں کاتے پھرتے ہیں۔ (آخر جلد)

يَوْمَ يَعْبَثُ الْفَرَسُ الْفَرَسُ

پیش روئے کتب خانہ اسلامیہ

فَيُخَلِّفُونَ فِيهَا أَبْنَاءَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ بِمَا فِي صُفْرِهِمْ وَأَنزَلْنَا فِيهَا غُلَامًا مِّنْ عَلَيْنَا يَذْكُرُ لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَإِنَّهُ لَفِي زَكَاةٍ أَن يُقَرَّبَ إِلَى قَرْعِهِ وَلَوْلَا إِدْرَاقُنَا إِذ بَاغَىٰ الْأَعْيُنَ لَإِنزَالُ الْوَقْعِ لَئِيْلَ الْكَافِرِينَ

المسألة الأولى

كفؤهم عن العمل

پہلے سے لے کر اب تک کے حالات

15

work

القد کے سامنے جھوٹ ۱۶: مکی میں کی جانت چلی ہوئی وہاں بھی نہ
 پہنچی۔ مگر طرح تیار ہے سامنے جھوٹ بلی کر رکھی جاتے ہیں اور گھٹتے ہیں
 کہ تم سے دعا ہے کہ وہی ہو جی انکی چال مکل ہے وہی لٹ کے سامنے بھی
 جھوٹی قسمیں کھائے کو تیار ہو چا کھینکے کہ پورا کار ہم قرآن سے دھتے ویسے تھے۔
 یہ وہاں بھی چلی ہو کر گا گا کہہ دیتے سے چل ہی ہو چا گئی۔ (عزیم رح)
 پڑھتے تھے کہ: مکی پہنچا اب نہیں اس میں وہاں جب انہی کو تیار کر
 کے اٹھائے گا اور واپس کے سامنے قسمیں کھا کھا کر گئیں گے کھنکھانے شریک
 نہیں تھے جس طرح اب دنیا میں قسمیں کھا کر تم سے کہتے ہیں کہ ہم تم میں
 سے ہیں (الحال پر مسٹر لکھیں ہیں)

وہ یسوع مسیحؑ اور نبیؑ کہتے ہیں کہ یہ ان کی نجات کا وسیلہ ہے۔ اور مجھ کو تمہیں اللہ کے سامنے بھی ان کے کام آگئی گی۔ چلیا یہ پہنچائی جھوٹے ہیں اور خدا جو علم اعلیٰ ہے اس سے بھی یہ جھوٹ نہیں ہے۔ (عمر شریف)

قویٰ یعنی جلد بخیرہ کر کے اس کی حیثیت میں نہ رکھنے والا ہوگا۔
تو جلد عیب غائب ہے کہ کوئی اس پر غور نہیں کرتا۔ (مفسر خوری)

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ

تو نہ پائے گا کسی قوم کو جو یقینی سمجھتے ہوں اللہ پر

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُؤَادُّونَ مَنْ حَادَّ

اللہ کو پیچھے رہیں کہ جو اپنی زبان سے جو خلاف ہوئے

اللّٰهِ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ

اللہ کے اور ان کے رسول کے خلاف وہ اپنے باپ ہیں

أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ

اپنے بیٹے یا اپنے بھائی یا

عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي

اپنے گمراہی کے دل میں اللہ نے

قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ

کہ وہ ایمان ہے

جو ممکن ہیں کہ ان میں جلد بخیرہ کر کے اس کی حیثیت میں نہ رکھ دیا۔ (مفسر خوری)
مومن کا فر سے دوستی نہیں کرتا اس آیت سے ۲۷ جہد ۲۸ جہد کا
کافروں کی دوستی سے مومن کے دل میں شرابی آ جاتی ہے مومن کی کافر
سے دوستی نہیں کرتا خواہ وہ کافر اس مومن کا کتنا ہی قریب نہ رہے دشمن نہ ہو۔

شانِ رسول: بعض روایات میں آیا ہے کہ اس آیت کا نزول ابو طالب
بن وقت کے حق میں ہوا ابو طالب نے کہ وہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے بعض اہل و عیال کی امداد کے لئے ایک قرآن بھی لایا اور اس
ی میں بکری لائی، اسمعیل (افسوس) اور اس کے بھائی کے لئے لایا۔

ابن ابی ہریرہ نے بیان کیا کہ ان کے لئے (مسلمان ہونے
سے پہلے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نہ کہا تھا۔

حضرت ابو بکر نے (اپنے باپ) ابو قحافہ کے لئے کہا ہمارے
بڑے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ملایا اور کہا کیا تم نے اس کی حرکت کی؟
حضرت ابو بکر نے جواب دیا کہ اس وقت میرے پاس تمہاری باتیں

قبر میں دو گھروں کا نظارہ حضرت ابو بکر نے دیا ہے کہ وہ ایک
طریق حدیث میں آیا ہے کہ کافر کے لئے قبر کے اندر حضرت کی طرف ایک
دھات کی قدر نکول دیا جاتا ہے جس سے وہ جنت کے اندر کی جڑیں اور
ترہنہ کی دیکھ لیتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ وہ جڑیں ہیں جن کا زراعت
اللہ نے میری طرف سے بھیج دیا ہے مگر وہ زراعت کی طرف ایک دھات نکول
دیا جاتا ہے جس سے کافر وہ زراعت کی طرف دیکھتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ
(اگ کے شعلے آگ میں اپنے لپٹ دے جس کی ایک دوسرے آگ کاٹے
ہوئے کافر سے کہا جاتا ہے یہ میرا مکان ہے۔ وہ وہاں جا دے۔

پہلی حضرت ابو بکر نے دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم میں سے ہر ایک کے دو گھر ہیں ایک جنت میں دوسرا دوزخ میں ہے تم میں ہر
دوزخ میں چار چار آگ ہیں اس کے جنت کے گھر کے ساتھ ہل جنت ہو جائے
جس لئے اسے ان کے حق پر خیر خواہ ہے کہ وہ جنت میں جائے۔ (مفسر خوری)

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

جو لوگ خلاف کرتے ہیں اللہ کا اور اس کے رسول کا

أُولَٰئِكَ فِي الْأَذْلَىٰ ۝ كَتَبَ

وہ لوگ ہیں سب سے زیادہ لوگوں میں اللہ کو چکا

اللّٰهُ لَا غَلِبَ لَنَا أَوْ رَسُولِي

کہ میں غالب ہوں اور میرے رسول

إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝

بلکہ اللہ زور آور ہے اور مست ۱۰۰

حق ہی غالب ہو گا جو حق اللہ و رسول کا مقابلہ کرنے والے جو حق و
صداقت کے خلاف جنگ کرتے ہیں، جنت کا نام اور ذلیل ہیں۔ اللہ کو چکا
ہے کہ اگر حق ہی غالب ہو کر دیکھو اس کے دشمن پر مغرور تصور ہوں
کے اس کی حق پر پہلے کی جگہ نہ رہے گی۔ (مفسر خوری)

تَفْلِحُونَ ۝۱۰۱: تَفْلِحُونَ: جہاد کرنے والے کا لقب ہے جو حق میں ہے
جس دشمن کو کافروں سے قتل کرنے کا حکم دیا گیا اور ان کی طرف سے اللہ کی
کافر کا حکم نہیں دیا گیا اس کو کافر دیا گیا کہ اسے سے غلبہ حاصل ہوا۔

2000

مسئلہ: آفریقہ کی ایک بیرونی کمپنی نے اپنے گھرانے اور اس کی کمپنی کے چالی ساتھیوں کو اپنے ملک سے لے کر، بیرونی ملک میں اپنی کمپنی کے لیے ایک مکان بنوانے کے لیے ایک قرض طلب کیا۔ کمپنی کے قرض پر کوئی ضمانت نہ تھی۔ اس کمپنی نے کہا کہ کمپنی کے ادارہ قرض ہے (ان کی سہولت دہی ہے) کہ ہم قرض وصول کر سکیں، مگر یہ سبلی اپنے لیے قرض کے طریقہ بندی کرے۔ مگر یہ حضرت سید بن خلیفہ نے ادارہ کے ۱۰۰ روپے ایک سال کی مدت کے بعد قرض کے لیے ادارہ کے ساتھ اپنے سے پہلے مطالب کیا کہ اگر چھ ماہ میں ادارہ ۱۰۰ روپے کے لیے ادارہ پر قرض ہوگی۔

پہلی نصیحت کی جگہ اولیٰ: غنی نصیحت سے کہہ رہی ہیں کہ ان کو کافرانوں پر سوار کیا جائے جو سامانِ کار کھینچتے تھے وہ ان کو اپنا حصہ بخش کر گھر کو آکر کھائے اور ان کی چاکھیں بھی راکھ کر دیں۔ اہل مال و اسباب ہر اس طرح پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جبر کرنا چاہا جس کی ذمہ داری پہنچا خود انہوں نے ۳۳۰ تن کو تیار ہی کر دیا۔ حضرت اقصیٰ مرتضیٰ جان نواز نے کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شراب کی صنعت کی تھی کہ ٹھنڈی گھریں والے ایک اندھ (بے مشعر) کو ملے (تے) جتنا سامان لاد کر لے جائے۔ ان کے ہاں بکائی ہوئی خوردہ جانے کا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ تھا کہ جان بچے کہ رینگتا آؤں گا (سامان لادنے کے لئے) ایک اندھ رہا کیا تھا فرض ہی نصیحت اس طرح (خاندانِ نبویؐ کو جان لاد کر) جس سے تمام کی طرح بکھری اور حالتِ اندھ بن کر چلے گئے۔ صرف وہ خاندان ایک ایسا عقلی خوردہ سوار تھے جن میں غضب کا قہر (انہوں نے) تم کے اختیار کو چلے گئے۔ میں میں کافرانہ کردہ ہو چکا تھا (خوردہ ہو چکا تھا) اور اس وقت عراق کی راجدھانی تھا۔ (تحریر طبری)

لا تأكل الحبوب

22/2/2015

یہودیوں کا حشر نہ ہوگی ایک ہی جگہ میں گھبرا کر دو پہلی ہی خاموش ہو گئے۔ قلعہ چھوڑ کر بھاگے کو تیار ہو بیٹھے۔ کچھ بھی نہ بچا۔ قیدی نہ لکوائی (مسیح) اقول القتلہ سے بعض مسخری کے کڑو کیسے مرو ہے اس کا قسم کے لیے اس طرف ترکہ مل کر آئے یہ پہلی ہی سچ قالہ اس میں ہاتھ ڈالنا نہ واقعا اقول القتلہ ”میں اس طرف شاہد ہو کر کہیں پہنچا کہ پہلا حشر یہ کہ مدت گزرتی رہتے سے تیرہ دیر چلے گئے اور دوسرا حشر یہ کہ گھر سے مرنے کے بعد شہادت میں پہنچی اس شخص سے یہودی افسانہ کی حد سے ہیں۔ ایک بھی تیرے ملک شام کی طرف نکلے گئے جہاں آخری حشر ابھی آتا ہے اس لیے ”شام“ کو کوئی حصہ المحشر ہو سکتی تھی۔ (محمد علی)

مَا ضَلَّكُمْ أَنْ تَخْرُجُوا وَكُنْتُمْ

تم نہ انکے لئے کھڑے ہو گئے۔

اَللّٰهُمَّ اِنْعِمْ عَلٰى حُصُونِهِمْ

۱۱۔ چل رہے تھے کہیں کوئی گھر کے آگے قیادت کے

فَالْتَهُمُ اللَّهَ مِنْ حَيْثُ لَمْ

1. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

تَعْتَبُوا وَقَدْ فَتَى قُلُوبَهُمْ

ہمارے لیے یہ سب سے اہم ہے کہ ہم اپنے آپ کو

الف



سب ساز و سامان دھڑے رو گئے۔ یوں مبینہ کے سارے مسلمان
 سڑکوں پر نکلے اور جنگجو یا نااطور کی طرح کو اٹھائے، تھا کہ اس تھا۔ جلد اس کی
 آسانی سے وہ اٹھیا اور اسی گینگے ان کو قبائل تھا کہ مٹی کی ہے سر مسلمان
 لوگ اس طرح کا فنیہ کہ کر چلے۔ وہ اسی خواب فراموشی میں تھا کہ مسلمان
 ان کے سر میں ہے اٹھ کا تھا ہے۔ اور اسے قتلوں تک پہنچنے کا حوصلہ نہ کر
 سکیں گے۔ اس طرح کو اٹھ کے دھڑے سے نکلے تھے۔ مگر انہوں نے دیکھ
 لیا کہ کوئی طاقت اللہ کے حکم کو نہ راک مٹی کی اس کے اوپر اٹھ کا حکم وہاں سے پہنچا
 جہاں سے ان کو قبائل دکان بھی نہ تھا مبینہ کے اندر سے تھ اٹھائی نے ان
 کے دلوں میں دھب ڈال دیا اور ہے سر مسلمان مسلمانوں کی دھاک دھکے
 دی تاکہ یہ پہنچے ہی اپنے سر پر کھپ میں ان شرف کے کا گہائی تھ کہ سر صوب
 خوف زدہ اور ہے تھ صوب مسلمانوں کے پاؤں تک ملے نہ ہے یہ ہے صوب
 بھی کھوئے۔ (نمبر ۱۱)

يُخْرِجُونَ بِأَيْدِيهِمْ

لہذا اے اے اے اے اے

وَأَيُّدِي الْمُؤْمِنِينَ

☆ ۱۰۰٪ از مطالب در

کبھی بھی یہ باعث نہ ہوئی کہ کوئی دوسری مزدور یا عیسائی جاتی مثلاً بنی قریبہ کی طرف رخ کرے۔ یہ فرض سراسر غلط فہمی سمجھنے کے لئے یہ خدا کی عطا کردہ بات ہے کہ کُل کے جاننے والوں پر ایمان کیا گیا۔ لیکن یہ تحلیف صرف دنیوی مزاحمت کے باعث کی گئی تھی۔ اسی طرح ان کا طریقہ سے بھی نہیں بخفی حضرت شاہ صاحبؒ سمجھتے ہیں کہ ”جب یہ قوم ملک شام سے ہوا کہ یہاں آئی قوم وہاں کے لوگوں سے لڑا تھا کہ ایک دین تم کو یہاں سے وہاں ہو کر بھارت شام، عراق، ایران، چٹا چٹا، اودھ، اڑکھڑ (بھٹن شام میں چلے گئے اور بعض) لکھنؤ میں رہے اور حضرت لکھنؤ کے باشندوں میں وہاں سے آ کر شام میں گئے۔“ (تغییر حال)۔

انہی احوال کی یہ زیادتی وہاں کی روایت سے جان کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیر کے یہاں میں جا کر اسے تو بنی لکھنؤ اپنے گھروں کے اندر تھیں گئے اور حضرت شاہ صاحبؒ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی لکھنؤ کے لوگوں کو کہتے ہوئے فرمایا کہ ”یہاں پہلے حضرت صاحبؒ کی جگہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زانیہ کو دیا تھا۔ بنی لکھنؤ کے رہائشیوں کو کافرانہ کی خدمت پر مامور کیا اور بنی لکھنؤ کو کافرانہ گئے اور سلطان بنی لکھنؤ کے لوگوں کو کافرانہ کر دیا۔“ (تغییر حال)

صحابہ پر اور صحابہ سے مسلمانوں کی خام ضروریات و مصارف میں خرچہ کرنا چاہی اور اس کی تعلیمات کا حکم اس سے جدا کرنا ہے۔ وہ جس نالے سے جانے کے بعد خاص لشکر کا حق ہوتا ہے کو اہل علیہ قول قہری: "لَا تَنْفَكُوا عَنْهُمْ" (تم لشکر الہی قہری سے چھوڑ دو) اور عجمیہ ہاتھ دی ہوتی ہے اور کرادی علی نے "انکام القرآن" میں نقل کیا ہے کہ یہ حکم رسول اللہ کے بغیر صحابہ میں لازم کا اعتبار ہے کہ مصلحت کے تحت لشکر پر تسلیم کر دے اور سمجھ نہ سکے تو مصارف عامہ کے لیے چند ہے۔ جیسا کہ سوداگران میں حضرت ثریٰ بن حصیل جلیل القدر صحابہ کے حضور سے یہی مسئلہ اٹھایا گیا اس مسئلہ کے سوا علی اور کرادی نے "لَا تَنْفَكُوا عَنْهُمْ" حکم کو رسول اللہ پر اور "مشر" کی آیت کو اسامیہ بغیر صحابہ پر عمل کیا ہے اس میں اس کی نیکیا ہے "وَمَا أَتَيْنَا بِكُم مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا بِنُورٍ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ" حکم "لے" یہ ضروری آیت "لَا تَنْفَكُوا عَنْهُمْ" سے تعبیر کر سکتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جاری ہے چاہے "لَا تَنْفَكُوا عَنْهُمْ" میں "لَا تَنْفَكُوا" کے معنی "اپنے غرضوں کو پس نہ چھوڑنا" ہے غالب کہ یہ ہے لیکن قانون کے دائرہ میں یہ نہیں کہ واجب اللہ ہے۔ "وَلَا تَنْفَكُوا عَنْهُمْ" اور اس پر بھی یہ قید نہ لگتا ہے اس لئے جو مانہ چاہتا ہے کہ یہ خواہ مخواہی راہی کر کے استعمال کر کے یا بلا واسطہ بغیر کاروباری راہی کرے۔ (عبدالرحمن)

اجتہاد کی اختلاف کی دونوں

جانہوں میں کسی کو گناہ نہیں کہہ سکتے

دور امام رسول اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ جو ایک اجتہاد شرعی کی صلاحیت رکھتے ہیں اگر ان کا اجتہاد کسی مسئلہ میں مختلف ہو جائے ایک فرق باعتراد سے اور دوسرا اختلاف عہدہ و عدل و علم و دست اور جائز ہوتے ہیں ان میں سے کسی کو گناہ نہ کہہ سکتے ہیں۔ اگر اس سے اس کے بغیر کسی لشکر کا قانون جاری نہیں ہوتا کیونکہ ان میں سے کوئی ایک صاحبی لشکر شرعی نہیں اور "لَا تَنْفَكُوا عَنْهُمْ" میں ان دونوں کے کالے یا ہلکے یا دونوں کے کالے کی قیہ جان کی ہے کہ وہ بھی خدا میں داخل نہیں بلکہ گناہ کیل کرنے سے قصد سے موجب ثواب ہے۔

مسئلہ: بحالت جنگ کفار کے گھروں کو حدم کرنا یا جلائی طریقہ دشمنان کھنڈ کرنا یا جلائی طریقہ ہا کے یا کسی میں میں حضرت عمار کے لقب قبول ہیں یا اس کا حکم حضرت سے بحالت جنگ میں سب کا حق کا جلائی طریقہ ہے عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ یہ اس وقت میں ہے جبکہ اس کے بغیر کفار پر ملک یا اشکال ہوں اس صورت میں جبکہ مسلمانوں کی کالہ غالب نہ ہوتی

کا پہلی یعنی حضور آراہنہ اور کفار کو فریاد و غلبہ میں ڈالنا ہے کہ مسلمانوں کو جلائی چیزوں میں کیسے شرفاء کر رہے ہیں لہذا ان میں امر جائز اور حکمت پر مشتمل ہیں۔ (عبدالرحمن)

وَمَا آتَاكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا
أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا
لَا نَحْنُ دَرَاكُؤُا لَهُمْ فِي مَعْرَاهُ
رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَسْكُطُ رُسُلَهُ
أَنزِلَ الَّذِينَ اللَّهُ عَلَيْهِ دَرَجَاتٍ
عَلَى مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
بَصِيرٌ
ہم نے چاہے اور اللہ سب کو
قَدِيرٌ
کر سکتا ہے

مال غنیمت اور مال فی ہذا حضرت ثور و صاحبہ سمجھتے ہیں کہ یہ بھی فرق لگتا ہے "غنیمت" میں اور "لے" میں۔ جو مال لڑائی سے یا جلائی یا غنیمت سے ہے اس میں یا چھوٹا یا بڑا (جس کی تحصیل میں یا غنیمت سے شرفاء میں گزرتی ہے اور یا جلائی لشکر کو تسلیم کیے جاتے ہیں اور جو جلائی جنگ کے یا جلائی یا غنیمت سے سب مسلمانوں کے گناہ میں رہے) (اگر مصارف عامہ میں اور جلائی یا غنیمت میں اس پر فرق ہو "اسی" اگر کفار سے جنگ ہوئے کہ بعد کفار صواب ہو کر کفار کی طرف مداخلت کریں اور مسلمان قبول کر لیں اس صورت میں جو اس میں سے حاصل ہوئے وہ بھی حکم "لے" میں داخل ہیں۔ لیکن اگر کفار صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمارے میں اس میں داخل نہ لیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار و تصرف میں ہوتے تھے جن سے یہ اختیار لگتا ہو جو صرف آپ کے لیے مخصوص تھا۔ جیسا کہ آیات حاضر میں "فَمَا آتَاكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ" اور اس میں ہے کہ کالہ یا کالہ ہو۔ یہ حال اللہ تعالیٰ نے ان رسول کے حقوق آپ کو آگئی یا غنیمت سے چلائے فرمائی کہ یہ یا کالہ یا کالہ مصارف میں صرف کیے جائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یا اس میں عام کے اختیار و تصرف میں چلے جاتے ہیں لیکن اس کا تصرف لگاتار نہیں ہوتا مکمل جائز ہوتا ہے۔ وہ ان کو اپنی

جس کا نام کے بغیر نہ ہو تو وہی اور بھی زندہ نہیں رہ سکتا اس سب کا قدر و حق
تو خود بخود ہی سے یہ وقت عام رہا کہ کوئی دینی سے جڑی شخصیت اس وقت
اس پر ہونے لگی نہ تھی۔ یہی سچ ہی ان کی طرف سے ہو چکا تھا کہ اس میں۔

سودا بن عقیلؓ اور عیوبہؓ اور امیہؓ اور انصاریؓ ضرور بات میں داخل نہیں مگر
حق خود نے اس کو تمام ضرور بات کی عقل کا ذریعہ قرار دیا ہے اور یہ ضرور
ہے کہ اس نے اس کے بعد جس قانون کے تحت کالے دلوں کی حکومت ہو جاتا ہے
اور ان سے ان کی سخت مختلف ضروریوں پر دوسروں کی طرف منتقل ہوئی رہتی
ہے اور اگر اس کی گراہی ہے، یہ انسانوں میں غلط فہمی ہوتی رہے تو کوئی
انسان ہلکا ہلکا نہیں رہ سکتا مگر اس سے کہ اس نے صرف خود ہی قائم
اور نہ دوسروں تک اس کا قانون پہنچانے میں اس نے دنیا میں انکار
دیا ہے اور سراسر یہ حق کے پرانے اور سب سے طریقے ابھرا کر اسے
جس کے بارے میں اس وقت کی گراہی صرف سراسر دلوں اور بلائے لوگوں کے
دلوں میں پیدا ہو کر رہی۔ عام لوگ سب سب کی غم کو اپنے گئے جس
کے دلوں نے دنیا میں پیدا ہو کر سراسر غم کے اس وقت میں رہنے لگے۔

فطری حکمت اور مفاد عامہ اسلامی قانون نے ایک طرف فطری
حکمت کا قیام احترام کیا ہے کہ ایک شخص کے انگوٹھ کی جان کے برابر اور
جان کو یہ بات کی عزت کے برابر قرار دیا اس پر کسی کے ہاتھ نہ صرف کو
ثابت ہے بلکہ دوسری طرف جو ہاتھ اپنا تو ضرور اس کی طرف دیا ہو
ہاتھ کا ایک پتھر کی طرف اپنے تمام ارادے سے ہٹ کر دے کہ قدرتی
اراس کے حاصل ہونے والی چیز ہونے کی اس شخص یا جماعت بقدر کے
بند ہو جائے اور اس پر کرم کر دے (احادیث صحیحہ)

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ خُذْ ذُوهُ
اور جو دے تم کو رسول سو لے لو
وَمَا نَهَيْكُمْ عَنْهُ فَانْتَهَوْا
اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو

اطاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس میں غریب و یتیم کے حق سے
تعمیم کرنا ہے تو اس وقت قبول کر دے بلکہ جس حد تک جائے کہ
پہلے اس میں اس کے ہاتھ کا ہر طرف سے اس کی پناہ رہی (صحیحہ)

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر چاہے اس نے اس کے تعمیل کے حلقے میں
(ان کا دھم کے پیش نظر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام دوسروں میں
کار بند رہنے کی ہدایت کو شامل ہے۔ غلامی کا کیا ہے کہ حضرت عبداللہ

مسعود نے فرما دیا ان کی خدمت ہو کر دے جائیں اور کہہ دے ان لوگوں پر اور
(اس لیے) ان کو اپنے دلوں پر اور پھر ان کی کے لئے دلوں کی ضروری
ہائے دلوں پر اور تحقیق خداوندی کو دے لئے دلوں پر۔ حضرت ابی مسعود
کے اس قول کی اطلاع غریبی اس کی ایک صورت کو بھی قرار دی اور حضرت ابی
مسعود نے کہا کہ اس طرح ہے کہ آپ نے ان کی ایک صورت پر خدمت کی ہے
ابی مسعود نے فرما دیا کہ اس کے دلوں نے فرما دیا جس پر خدمت کی ہے (اور جس کے
انعام کی پناہ کی کہ جانتا تھا کہ اس کتاب میں سراسر یہ نہیں ہے خدمت کی
میں ان کی طرف پر خدمت کیے تو کہیں اس صورت کے کہ دلوں ان لوگوں کے
درمیان جو کتاب موجود ہے میں نے وہ (اماری) پر اس میں وہ نہیں لکھے
نہیں (کہ رسول کے پر غم کی پناہ کی اور حضرت ابی مسعود نے فرما دیا
کہ اس کتاب میں بھی نہیں کہ جانتا تھا کہ اس میں بھی نہیں لکھے
کہ اس نے فرما دیا ہے مَا أَفْضَلُ مَا أَفْضَلُ مَا أَفْضَلُ مَا أَفْضَلُ مَا أَفْضَلُ
خدمت کے کہ نہیں لکھے (یا یہ آیت تو میں نے بھی ہے بلکہ خداوند کے رسول
نے ان پر کرنے کی اس خدمت کر دی ہے۔ وہ ان کو اپنے حق میں لکھے کے رسول کے
انعام کے خلاف نہ کر دے ضروری)

حضرت عبداللہ ابی مسعود نے ایک شخص کو اس کی حالت میں ملے ہوئے
کپڑے پہنے دیا تو غم، یاد کی یاد سے ان کا دلوں میں لکھے کہ کہ اس کتاب
کے حلقے کے قرآن کی کوئی آیت نہ لکھے ہیں؟ جس میں سے اس نے کہا کہ
میں کی خدمت پر حضرت ابی مسعود نے فرمایا وہ آیت میں دیا ہے۔ پھر
یہی ایسے مَا أَفْضَلُ مَا أَفْضَلُ مَا أَفْضَلُ مَا أَفْضَلُ مَا أَفْضَلُ
سے کہ کس تہذیب سے رسول کا کتاب قرآن سے دے سکا ہوں؟ پھر جو
تہذیب پہناتا ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ ایک مسلم نے زبور (یعنی انما راہ و تو
اس کا کیا حکم ہے اس میں لکھی ہے کہ آیت مَا أَفْضَلُ مَا أَفْضَلُ مَا أَفْضَلُ
کے حدیث سے اس کا حکم بیان کر دیا (قریشی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اور حقیقت اللہ کی کا
حکم ہوتا ہے مگر جن حدیث کے لئے تعبیر

اس آیت میں ان دونوں کے کالے جانے یا ان کو پانی پھونکے کے
دونوں مختلف ممال کو بیان ان فرما دیا ہے جو خداوند قرآن کی کسی آیت میں
دونوں میں سے کسی بھی حکم کو دیکھنا جو ہر وہ ہے کہ دونوں حضرات نے جو
ملی کیا وہ اپنے ہاتھ سے کیا تو وہ سے زیادہ ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایت مل کر قرآن سے اس کا ہاتھ کو جو
کیا کہ جس حدیث میں ان فرما دے کہ دیکھ کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو حق تو ان کی طرف سے شریعت انعام کا اختیار دیا گیا ہے اور یہ حکم آپ

کھینچی چلی کہ جب شام ہوئی تو ایک ایسے شخص نے جس کی طرف سے وہیں
دینے کی کوئی رقم تھی ایک سالم کھری یعنی ہوئی اور اس کے لیے آگے
میں سے کاغذ لے کر سامنے بیٹھ کر وہ سب میں سب سے بڑھ کر کھانا کھا چکا
ہے ان کے پاس ایلور چم بچے کی دیا حضرت صمدیؒ نے خدا کو یاد کیا تو
کھانا چھوڑ کر ایک دہائی کے بعد پھر۔

حضرت عبداللہ بن عمر اور ایک سائل

اور سائل نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو فرمایا کہ کیا ہے کہ میں نے تمہارا رنگ
کوئی چاہا ان کے لئے ایک دو سو میں ایک ٹوٹا گونا گونا کرنا دیا گیا اتفاق
سے ایک مسکین آ گیا اور سائل کیا آپ نے فرمایا کہ یہ خوش اس کو دے
ماتری میں سے ایک شخص علیٰ طور یہاں کے بچے کی اور خوش اس شخص سے
فرما کر ایلور کو فروغی کر دیا مگر یہاں بھرا پور سوال کیا تو حضرت علیؓ فرما
نے لگا میں کوئی دیا مگر کوئی صاحب علیہ طور ہے گئے اور اس شخص کو ایک دو سو
دے کر خوش فرما دے اور حضرت ابن عمرؓ خدمت میں بیٹھ کر دیا اور اس
بھرا پور چاہتا تھا تو ان کے لئے کچھ کر دیا اور حضرت ابن عمرؓ یہ دعا فرمائی کہ یہ
وہی خوش ہے جو انہوں نے صمدیؒ میں دیا تھا تو یہ کہہ کر ڈھکے تھکرائے کہ
خیال دعا کرنا لے دھارنا نہ لے دھارنا ہے اس لئے استعمال فرماد۔

حضرت عمر فاروقؓ، حضرت ابو عبیدہؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ

اور ان سب کو ملنے والی حد کے ساتھ دیا گیا ہے کہ ایک عربی حضرت
عمر فاروقؓ نے چار سو روپے کی جھیلی میں ہر ایک جھیلی نام کے پر دی کہ وہ
عبیدہ بن عمارؓ کے پاس لے جاکر وہ بچے کے لئے قبول کرے اپنی خدمت میں صرف
کرے اور کھانا کھا دے کہ وہ بچے کے لئے قبول کرے اور کھانا کھا دے اور
یہ دیکھ کر ابو عبیدہؓ وہ رقم کو کیا کرتے ہیں کھانا بچے کے لئے صرف دیتے ہیں
حضرت ابو عبیدہؓ نے خدمت میں بیٹھ کر دیا اور کھانا کھا دے اور بچے کے لئے
کہہ کر کھانا کھائی اور بچے کو بھی کھانا کھا دے اور بچے کے لئے دیتے
فرما دے اور اسی وقت اپنی کھانا کھا کر یہ سات حدیں شخص کو پانچ حدیں کھانے
آئی ہیں کہ کہہ کر چار سو روپے کی وقت تقسیم کر دے۔

کھانا لے دیا کہ آ کر کھانا کھا کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے اسی
طرح چار سو روپے کی ایک دوسری جھیلی آپ کو دی اور کھانا کھا دے کہ وہ بچے کی کہ
سوال میں جھیلی کے آ کر اور وہاں بھی دیکھو دیا کیا کرتے ہیں چار سو روپے
انہوں نے جھیلی کے کہ حضرت عمرؓ کے حق میں دعا دے اور صلہ و صلہ یعنی
انہوں نے دیتے فرمائے اور ان کو صلہ دے اور یہ بھی جھیلی کے کہ فرما تقسیم
کرنے کے لئے دے کہ کھانا کھا دے کہ ہوتے ہیں کہ کھانا کھا دے کہ کھانا کھا دے
بچہ دے حضرت معاذؓ کی بولی پر سب آ کر دیکھ کر یہی جھیلی آخر میں دیکھ

کے دے میں کہ کیا ہے کہ آ کر دیکھ کر اس واقعہ میں ڈال دی تھیں ان میں
کوئی خداوند خدا نہیں کیا کہ جس طرح کے واقعہ میں ایک بچہ ڈال دیا
تھی ہے کہ اسی طرح کا کوئی اور واقعہ بھی آ جائے تو یہ کہہ دیا جائے کہ
اس میں یہ آیت ڈال دی اور حقیقت یہ ہے کہ یہ بھی واقعہ ڈال دیا
کہ سب بھلائی ہیں۔

پھر سے مال کا صمدیؒ ایک حد میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی
تعبہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چم کے دو سو روپے کا کھانا لایا صمدیؒ فرمایا کہ
آپ نے اس کا کسی کی طرف بھیج دے کہ وہ کھانا کھا دے کہ اس شخص کو ایک پانچ سو
مال صمدیؒ کرنے کو لے ہیں بچہ کو دے کہ وہ کھانا کھا دے۔

لوگوں کے حالات مختلف ہوتے ہیں ہر حال کا حکم الگ ہے ہر حال
صمدیؒ کو اس کی مخالفت ان لوگوں کے لئے ہے جو ہر حال میں حرمات پر مبر
دیکھ کر اپنے صمدیؒ کے لئے یہ بچہ کھانا کھا دے کہ وہ کھانا کھا دے
یہ بچہ دیا جائے اور وہ کھانا کھا دے کہ وہ کھانا کھا دے کہ وہ کھانا کھا دے
کہ سب کھانا کھا دے کہ وہ کھانا کھا دے کہ وہ کھانا کھا دے کہ وہ کھانا کھا دے
صمدیؒ کے کہ وہ کھانا کھا دے کہ وہ کھانا کھا دے کہ وہ کھانا کھا دے کہ وہ کھانا کھا دے
فرما کر انہوں نے بچہ کی خدمت صمدیؒ آ کر لے ایک چم میں پانچ
میں پانچ سو روپے کی کھانا کھا دے کہ وہ کھانا کھا دے کہ وہ کھانا کھا دے کہ وہ کھانا کھا دے
ہیں ایسے حضرت نے اپنے مال و عیال کو بھی اسی صمدیؒ کو کھانا کھا دے کہ وہ کھانا کھا دے
تھیں اس سے اس میں اس کی کوئی حق بھی نہ تھی اگر اس کو مال و عیال کے
تعبہ میں ہوتا تو وہ بھی یہی کرتے (قرطبی حاشیہ شیار)

حضرات مہاجرین کی طرف سے ایثار و انصاف کی حکایات

دیا میں کوئی انسانی کام کہ طرفہ داری و ایثار سے قائم نہیں ہوتا جب
تک وہوں طرف سے اسی طرح کا معاملہ نہ ہوئے کہ رسول اللہ صلی
و سلمؐ نے یہاں کی طرف داری کو سلطان آئیں سب ایک دوسرے کو دے
کہ اسی کی خدمت پر صلہ کر کے اسی طرح ان کو دے دیا گیا ہے کہ یہ بھی یہی
کہ ہم بھی یہ دیتے ہمارے کے انسان کی حکایات کہ اگر ان کی خدمت اللہ تعالیٰ
دعا فرمائے تو ان سے ہر دعا دے گی اس کی حکایات کہ یہ بھی کہ ہمارے
کئی کے معاملات کا اس پر لیتے ہمارے اللہ تعالیٰ کے خلاف ہے۔

حضرت عائشہؓ کا صمدیؒ: بخاری امام مالکؒ میں حضرت عائشہؓ سے
روایت ہے کہ ایک مسکین نے ان سے سوال کیا کہ اس کے گھر میں صرف ایک
دلی خجی ہے اور اس کا سر دھو رہا تھا کہ بچہ نے خجی خاد سے لے لیا کہ یہ دلی
اس کو دے کہ خاد سے لے لیا کہ اگر یہ دلی خجی تو شام کو آپ کے انتظار کرنے
کے لئے کوئی خجی نہ ہے کہ حضرت صمدیؒ نے فرمایا کہ بھاری دے دے خاد سے

صاحب صرف یہی دماغ دے دیں اَللّٰهُمَّ لَہِیْ فِیْہِ لَقِیْنِ خُدا کے میرے کسی کی جس داؤد سے چاہتا ہے آخر کھسے خدا پاکیا میں نے کہا آپ صرف یہی دعا کیوں مانگ رہے ہیں؟ اس نے کہا اب اس سے پہلا ہو گیا تو پھر خدا کا لی ہو سکتی نہ پوری زندگی اور پھر کام سب جو میں نے دیکھا تو وہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے صرف اسی طرح سنا ہے (عمر بن عمر) عام ضابطہ: اعتراضات کے بار اور ان کی روش سب بکھتران کر دینے کا ذکر کرنے کے بعد عام ضابطہ اور بار کا جو کوئی اپنے گھر کے گلی سے نکالے گا تو اس کے نزدیک وہی شارع کا سامانی پائے والے ہیں۔

شیخ کے متعلق احکام: دعا اور عمل ترقی یافتہ مومن میں اختلاف میں بہت مبالغہ ہے کہ بہت فرق ہے کیا جاتا ہے۔ عملی دعا اگر حقوق واجب میں کیا جائے تو اور اللہ کے حقوق میں بھیجے گا کہ صحت و صحت سزا قابل و غیرہ کہ ان کی ادائیگی میں بہت پرانی کے کبھی کرنے یا انسانوں کے حقوق واجب میں بھیجے والی دعا میں لکھ جائے گا جسکو اللہ ہی اور عزیزوں کا کھنڈ واجب ہوگی ان حقوق واجب کی ادائیگی سے مانع ہوگا کھنڈ تمام سے ہو جو امور مستحب اور فعلی اللہ سے مانع ہو اور اگر وہ صوم سے ہو اور عمل کی ترقی میں لکھ جائے گا مانع ہو اور شرعاً عمل نہیں۔

عملی دعا اور مردوں پر صدماتی رسوم مختص ہیں کہ قرآن وحدیث میں ان کی ذی ذمت آئی ہے اور جو ان سے منع جاسکے اس کے لئے ذی ذمت ہے حضرت انصار کی وصالت اور جان ہوتی ہیں ان میں ان کا کل احمد سے دلی بہرہ مانع ہے۔

کیونکہ اور احمد سے پاک ہونا چھٹی ہونے کی بجا امت

ان کا کثیر ہے بھلا نام ہو حضرت ان سے روایت کیا ہے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی تمہارے سامنے آئی شخص آئے وہاں ہے جہاں جنت میں سے ہے چنانچہ ایک صاحب انصار میں سے آئے جس کی ادائیگی سے جہنم کے قہر سے کہہ رہے تھے اور ان کے ساتھ شہر اپنے گھر میں لئے ہوئے تھے دوسرے دن بھی ایسی دعا پیش آیا اور ابھی شخص اسی حالت کے ساتھ سامنے آیا تب سے ہر طرح کی باتیں شروع ہوئی کہ ابھی شخص ایسی دعا کہہ رہے تھے کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سے اٹھ گئے تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے انصاری میں شخص کے پیچھے گئے تاکہ اس کے عملی جنت ہونے کا راز معلوم کریں اور اس سے کہا کہ میں نے کسی جھوٹے شخص سے تم کمالی ہے کہ میں نے مردہ کے لئے گھر بنوا کر آپ صاحب بھیجیں تو میں مردہ لکھ اپنے یہاں پہنچا کی جگہ پر گیا انہوں نے حکم کر لیا کہ عبداللہ بن عمرؓ سے فرمائے

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ

اور جو آئے ان لوگوں کے جو آئے ان کے بعد

بعد میں آنے والے مومن پہنچیں ان میں ازہر اور انصار کے بعد عالم دینوں میں آئے ان کے بعد طحاہ اسلام میں آئے یا صہابہ میں ساتویں کے بعد حضرت کے بعد پچھلے کے بعد ہوا اول۔ (عمر بن عمر) حضرت عبداللہ بن عمرؓ آج بات کو سمجھ کر کے کہا کرتے خدا کی قسم جو شخص صہابہ میں آج کی طرف سے کوہ دست دیکھا ہو وہ ہرگز ان لوگوں میں سے نہیں ہو سکتا جس کو آج میں جان کیا گیا اور ان کو خالی شام سے دعا فرمائی۔ اول الخواہ۔ پچھلے۔

ابن تیمیہ کا کلام: چنانچہ شیخ الاسلام حضرت ابن تیمیہؒ "منہاج السنہ" جلد اول میں ان بات کا ذکر کر کے لکھتے ہیں کہ چنانچہ صہابہ میں ازہر اور انصار کی دعا یہ تھیں کہ ان لوگوں کی تمہاری طرف سے مشکل جیسا خدا دے گا میری دعا کے بعد آگیا کے اور یہ بعد میں آج کے ساتویں لوگوں کے لئے دعا ہے حضرت کریں کہ اور اللہ تعالیٰ سے یہ عمل دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ سے

میں نے ان کی محبت پر ہوا اور دور دورہ ملنے لگا کہ اسے میرا شکستہ حالات پر ان کے درمیان میں پیش
آئے ہیں ان کا کہنا کہ کیا کروں میں سے ان کی کیا آج کا ہے؟ (اور وہ ہے وہی
ہوا وہی) (یہ سب حالات تصویر کشی کے لیے لکھے گئے ہیں۔) (ادوار علی محمد)

اور شیرواں آیت کے مصداق نہیں ہیں۔ مخرج کہا میں اپنی اہلی کا قول ہے۔
خائف فصول نے جو امامیہ اٹھ عزری لفظ ۱ سے لکھا ہے کہ یہ
جماعت حضرت ابو بکر حضرت عمر و حضرت عثمان پر مکتوبی کر رہی تھی حضرت
جعفر جو بن علی باقر نے اس سے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ تم اس لوگوں
میں شامل نہیں ہو جس کے صفیٰ خاندان نے فرمایا ہے۔

وَأَن تَكُونَ مِنْكُمْ مِّنْ خَلْقٍ مُّطَهَّرٍ وَتَكُونَ مِنَ الْمُنْقَلَبِينَ وَتَكُونَ مِنَ الْمُنْقَلَبِينَ

تَكُونَ مِنَ الْمُنْقَلَبِينَ - اے ایٹھ -

محمّد کاٹھ میں آیا ہے کہ حضرت امام زین العابدین پر دعا کیا کرتے
تھے اے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر خصوصیت کے ساتھ رحمت
نازل فرما جنہوں نے محبت (دوست) کا بھی طریقہ پایا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مدد کرنے میں ابھی طرح آراش میں پورے اسے تیری کے
ساتھ خدمت رسول میں حاضر ہوئے اور رحمت رسول کی طرف پہنچتی تھی
اور جو بھی آپ نے پائی اور رسالت کے دانگ جان کے طور پر انہوں نے قبول کر لیا
اور رکھ کر حق اور رسالت کا بار کرنے میں (پال نہیں کیا بلکہ اصل رحمت کو
پھونکا اور ادا کرنا کہ حضور خدا کرنے کے لئے اپنے ماں باپ اور اولاد سے بھی
لڑے اور آپ کی کچھ سے بچ رہے ہوئے اور اسے اٹھان لوگوں پر رحمت نازل
فرما اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں داہے ہوئے تھے اور آپ
کی روفی میں (جان و مال کی) اس توحید کے ساتھ رہے تھے جو شرع میں
فہم کی تھی اور (ان لوگوں پر بھی رحمت نازل کر) جنہوں نے اسلام کا مقصد
جسے بیکار کر کے فہم کی کہ پھونکا اور ادا کر کے دیکھ دیا میں مثلاً (قرآن میں
سے استخراج ہو گئی اور قرأت رسول کے ساتھ میں دیکھ کر رہے تھے۔

اے اللہ میں جی وہاں کہ انہوں نے تیرے لئے اور تیرے رسالت میں
قرآن کر دیا میں کا نظر انداز کرنا اور اپنی طاعتوں میں معطل کر کے کوئی کرنا جس
بدل میں کہ انہوں نے تیرے سے دین پر لوگوں کو فتح کیا اور تیرے رسول کے
ساتھ رہے اور تیری طلب آئے کہ لوگوں کو رحمت دی اور کیا تیرے مقرر فرما
اس دعا پر کہ انہوں نے تیری راہ میں اپنی قوم کی بہتوں کو پھونکا اور رحمت
سوائی سے لکھ کر گھنٹہ میں چڑھے۔

رافضی یہودیوں اور عیسائیوں سے بدتر

ناگہ میں سوال کیا میں جیہ سے عامیہ میں شریعت میں نے کہا ناگہ
ایک بات میں یہودی اور عیسائی رافضیوں سے افضل ہیں جب یہودیوں سے
اور حضرت کیا کیا کہ تہذیب ملت میں سب سے افضل کون ایک تھے تو انہوں نے
کہا سوئی کے صحابہ اور عیسائیوں سے بچ چکا کیا کہ تہذیب رحمت میں کون ایک
سب سے برتر تھے تو انہوں نے کہا سوئی کے عیسائی جب رافضیوں سے سوال

کیا کیا کہ تہذیب ملت میں سب سے برتر کون ایک ہیں تو کہنے لگے کہ وہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں یا محمد یا کیا تھا کہ صحابہ کے لئے طلب مغفرت کریں تو
انہوں نے (جیسے دعا کرنے کے) صحابہوں کو برا کہا ان کے خوف
روز قیامت تک کو رہی، مگر یہ کہ ان کا جھنڈا بھی سر پہنیں ہو گا نہ
ان کے قدم نہیں گدھ ناپک دے گا نہ ان کا عقاب ہو گا جب بھی یہ (صحابہ
کے خلاف اسلام کی آس بھڑکائیں گے اللہ کی برساتوں کا منتظر کر کے
اور ان کے طعن بہا کر لڑائی کی آگ بجھا دے گا ہم کو گروہ کی خواہشات
سے محفوظ رکھے۔ ناگہ بن علی نے فرمایا جو شخص کسی صحابی سے بغض رکھے
گا۔ پاس کے دل میں کسی صحابی کی طرف سے کینہ ہو گا اس کا سلطانوں کے
ہاتھ لئے میں مصر بنے گا کوئی حق نہیں ہے۔ فرما کہ امام ناگہ نے آیت
وَ تَكُونَ مِنَ الْمُنْقَلَبِينَ میں غن گدھ۔ تَكُونَ مِنَ الْمُنْقَلَبِينَ

ایسا حال میں ہے کہ مسلمانوں کا حق ہے کہ وہ فہم میں ہوں یا فقیر یا
مسلم یا کامیاب یا غریب یا سب سے بہرہ یاب ہو سکتے ہیں (مشاورت و ناگہ
اس میں سوال کر کے چاہتے ہیں) تو وہ اللہ میں ہوں یا ہوں اس طرح اسلامی
قرآن کے مصداق اس سے کہ چاہتے ہیں تو نہیں کہ عیسائیوں میں نہیں حضرت
ابو محمد بن علی نے میں سے تمام مسلمانوں کو برتر و برتر ہے حضرت
فرمودہ میں نے تعلیمات دینی اور خدمت اسلامی کے تعلقات کے فہم کو نظر تسلیم
میں بھی شہادت کہ یہ تو سچ ہیں اللہ میں اللہ میں اللہ میں کہیں کیا۔

مخرجین کے مال کی تقسیم امام ابو یوسف نے کتاب لکھا میں جس سے
کہہ سکتے ہیں انی اللہ نے جان کیا کہ حضرت ابو بکر کی خدمت میں (لے گا)
بکہ مال فہم کیا کیا آپ نے فرمایا میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص
سے بکھلا دینے کا وعدہ کیا اور وہ آجائے یا بارش میں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ
آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جب عربین کا مال
آئے تو میں نے چھ اندازوں میں لپ لپ کر لکھا (کہا) میں کہ حضرت ابو بکر نے
فرمایا میں ہاتھ بھر کر لے لو میں نے لے لیا میں اس کو ان کا حق مانگے تھے پھر بارش
فرمایا ایک ہزار سے لے کر ایک حضور اللہ میں نے ہاتھوں میں لے گا کہ انہوں
کر کے ہونے کا کا کا کہہ کر فرمایا تھا میں نے ہزار لے لے اس کے بھراپ
لے ہوا میں جس کو میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تھا کہ بکھرا
اس کے بعد بھی بکھلا دیا تو یہ کیا تو آچہ و بر سر رحمت کے بنے تو اس نظام
سب میں بار بار بار بار دیا پتا پتا ہر شخص کے حصہ میں سوا ہر مرد نے
جب ہر سال آیت میں سے بار بار لے آیا آپ نے وہ بھی لوگوں کو تقسیم کر دیا
اس بار ہر شخص کے حصہ میں دیکھ ہم آئے یہ (مساویانہ تقسیم کر دیا کہ مسلمان
حضرت ابو بکر کے پاس آئے اور عرض کیا اسے رسول خدا کے چاہیں آپ نے
مال کی تقسیم کی اور سب کو بر سر حصہ میں میں کہہ لوگ ایسے ہیں جن کو ہر دوں

[illegible]

تقسیم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت کا لحاظ

[illegible]

فلسفیت اور سہولت اسلامی اور باطنی حاصل چنانچہ ان کی تعلیمت اور اسلامی
تحتی اور تعلیم کا نتیجہ میں گامی اور تہذیب اور حضرت ابو بکر نے قرآن میں اس
بات کو خوب جانتا ہوں مگر اس کا ثواب تو (قرآن میں) اللہ کے ہاں ہے تعلیم
میں جو ہے اس میں روزی کی بیشی (اصل کا اصل ہی ترجیح دیتے) سے بہتر
ہے۔ وہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور زیدؓ اور جابرؓ اور ابی بن کثیرؓ میں
سب سے پہلے اس کی کاروائی کیا اور فرمایا جو ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
ان کی پیشین گوئی کے بارے میں اور اسے سنا کر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
میراث پر دیکھا ہے کہ ان کے ہاتھوں سے لڑے چنانچہ ان میں انصار و مہاجرین کی سبقت
اسلام اور تعلیمت حاصل کی تھی میں سے شریک اور ابی بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور
شریکؓ اور دیگر اس طرح صرف اسلامی روزی حاصل تھی ان کو ان کے فضل ان کے
صلوٰۃ اور ان کے عبادت اور ان کے عبادت سے ان کے ہاتھ سے ان کے عبادت اور
ان کے فضل اور ان کے فضل نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ کے پاس ان کی بات کا
(بکرات) آیا تو فرمایا اس میں ان کی تعلیم کے حلقے کا بکری ایک دانہ تھی اور
بکری دانہ اس سے ایک ہے جو ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں ان
میں ان کو ان کے بارے میں اور اسے سنا کر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
(انہوں سے) لڑے چنانچہ آپ نے مہاجرین و انصار میں سے ہر اس شخص کو
جو فرمایا وہ میں شریکؓ اور ابی بکرؓ اور زیدؓ اور جابرؓ اور ابی بن کثیرؓ اور حضرت
عمرؓ کے حضور کی رہی ان کو یاد فرمادے کہ حضرت علیؓ اور حضرت جابرؓ اور
صلوٰۃ اور ابی بکرؓ اور انہوں میں سے پہلے سے ان کا کردار یا حضرت عمرؓ
نے فرمایا میں نے دوسری چیزیں کو یاد فرمادے کہ ابی بکرؓ اور ان کی خبرت کی ہے
اور ابی بکرؓ اور ان کی تعلیمت اور حضرت عمرؓ کی باتوں میں نے فرمایا جب انہیں
بکری ترجیح کی جہاں ہے کہ آپ کے قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر
میں ان کو ہم روزی حاصل کیے۔ مگر ان کی فکر میں ان کی باتوں میں سے پہلے تھا
جو ان کا تھا یہ جواب میں کہ حضرت عمرؓ نے ان کے لئے ان کی یاد اور فرمادے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچا حضرت عباسؓ کو ان کی یاد فرمادے۔
حضرت اسامہؓ اور زیدؓ اور علیؓ اور جابرؓ اور ابی بن کثیرؓ اور حضرت عمرؓ اور ان
میں فرمایا ان کے قرآن کا یاد فرمادے کہ ابی بکرؓ اور فرمادے کہ ان کے
انسان کے آپ کو ان کی تعلیمت حاصل تھی جہاں سے آپ کے حاصل فرمادے
انسان کو ان کی روزی حاصل ہے۔ ان کے حاصل تھے حضرت عمرؓ نے فرمایا
اسامہؓ آپ میرے آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد فرمادے کہ ان
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر میں تھے ان کے بچا

[illegible]

کو آواز دے وہ حضرت اس طرف بھاگے آگے اس کی تحسین کئے حضرت نے کہا کیا ہے آپ مجھے بھول گئے جھانک کر آپ پر میرا حق (داد) ہے فرمایا کپڑے کے لیے جا رہی رہا ہے وہ آواز دے لے لے اس نے کپڑا اٹھ کر دیکھا تو حضرت ہم نکلے۔ اس کے بعد حضرت نذیب نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اسے اللہ ان سال کے بعد بھی مر کر مائیکھے نہ پائے (یعنی میں اگلے سال تک زندہ نہ ہوں) چنانچہ اچھا مہینہ ہوا انھوں میں سب سے پہلے حضرت نذیب کی وصیت ہوئی اور آپ ہر سال اللہ تعالیٰ اٹھ طیبہ وسلم سے چلیں۔

ہم سے جان کیا گیا ہے کہ حضرت نذیب جنت میں تمام درجوں سے راضی تھے۔

حضرت عمر نے حضرت زید بن جابر کو انصاری کی تحسین کا دستور عطا دیا۔ حضرت زید نے مکان عمارت عید سے تحسین کا آواز کیا سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر ان کے منگروا دیں یہ تھے ان کے بعد قبیلہ خزرج کسب سے آفریں آپ کا نور انبیاؑ ان کا قبیلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد رہتے تھے۔

غلاموں کا حق: امام ابو یوسف نے لکھا ہے مجھ سے عید کے ایک شیخ نے دعویٰ اختیار کیا کہ میں نبی عیسیٰ علیہ السلام کا بیٹا ہوں اور انھوں نے اپنے باپ کی روایت سے کہا کہ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے تھے تم سے اس مال کی جس کے سوا کوئی بیٹہ نہیں اس مال میں ہر شخص کا حق ہے جس نے دین اسلام لیا اس میں اور سوا ملک غلام کے اور کسی کا دوسرے سے زیادہ حق نہیں ہے اور میں بھی تم میں سے ایک فرد ہوں لیکن کتاب اللہ کی رو سے لوگوں کے مراتب مختلف ہیں کوئی سورت اسلام ہے کسی کو تھوم اسلامی حاصل ہے کوئی نبی ہے کوئی کفار خدا کی قسم اگر میں زندہ رہا تو ضرور ایسا ہو گا کہ وہ متاد پر جانور چارے والے کو اس مال میں اس کا حصہ اس کی جگہ پر بیٹھا جائے گا علیہ اس کے کہ اپنے عصیٰ طرف میں اس کا پیروں رہا ہو۔

بچوں کا وظیفہ: عید ۱۱ سے ہی یہ کا وظیفہ مقرر کر دیا چنانچہ نذر شایب ہونے پر وہ وظیفہ دیا جاتا تھا اس سے آگے بڑھتا تھا اور ان کا وظیفہ بڑھا دیا جاتا تھا جب حضرت عمر نے لکھا کہ مال بہت ہو گیا تو فرمایا اس کو سال کی اس تاریخ تک کٹا کر میں زکوٰۃ دیا چلی عیسیٰ صاحب کو ان کی اولاد سے ۱۰۰۰ روپے یہاں تک کہ وظیفہ میں سب برابر ہو جائیں گے لیکن آپ کی وفات اس تاریخ کے بعد سے پہلے ہی ہو گئی۔

بغیر لڑائی کے حاصل ہونے والے مال کے متعلق ان کی آراء: ہر مال بغیر لڑائی کے کھسکے اسلام کی مال ہوتے ہیں (۱) جو (۲) اہل بیت کا غنم (۳) لیکن (۴) مال ہزار کے بارے کا لہجہ رکھتے ہیں

میں شریک ہوں لے جان میں ہر ایک کو غلام و غلام ہو (یعنی نبی اکرم کا آزاد کرنا ان کی غلام یا مرعی ہر مال ہر ایک کے پانچ ہزار مقرر کئے۔ حضرت عباس کے بارہ ہزار مقرر ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کو غلام کرنا اور فرما دیا تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب ترین رشتہ رکھتے تھے میں سے کسی ہر ایک کے پانچ ہزار مقرر کئے۔

انصاری ہر ایک کے چار چار ہزار مقرر کئے انصاریوں میں سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقرر ہوئے۔

امام ابو یوسف نے کہا ہے ہر ایک کے میں ہزار لیکن حضرت جابر کے بارہ ہزار مقرر کئے یعنی ہر ایک کے بارہ ہزار میں سے ہر ایک کے چار ہزار مقرر ہوئے لیکن کہ حضرت ام سلمہ کا بیٹا ہونے کی وجہ سے آپ کو بیعت حاصل تھی مبادت میں قبضہ لے لیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی پابندی و جواب دہی ساقی میں ان کو کر دیا ہے چنگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب ترین حاصل تھا اس لئے ان میں سے ہر ایک کے لئے پانچ ہزار مقرر کیا مگر دوسرے لوگوں کے لئے مرعی ہوں یہ آزاد کرنا کی میں جابوہرہ ہوا کا وظیفہ میں کیا گیا۔

میرے ہر ہزار انصاری ہر ایک کے کا وظیفہ چھ سو چار سو تھی سوا ہزار مقرر ہوا مگر میرے ہر ایک کا وظیفہ ۱۰۰۰ ہوا۔ لیکن سب مسلمان ہونے کو ان کا وظیفہ بھی ۱۰ ہزار مقرر ہو گیا۔ لیکن میرے ہر ایک کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب ترین ہوں اس کا وظیفہ میرے ہر ایک کے کا وظیفہ پہلے دیا گیا چنانچہ حضرت عمر نے اس کی درخواست منظور کر لی۔

امام ابو یوسف نے لکھا ہے مجھ سے عمر بن عمر بن خطابؓ نے دعویٰ کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ہوں اور انھوں نے اپنے باپ کی روایت سے کہا کہ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے تھے تم سے اس مال کی جس کے سوا کوئی بیٹہ نہیں اس مال میں ہر شخص کا حق ہے جس نے دین اسلام لیا اس میں اور سوا ملک غلام کے اور کسی کا دوسرے سے زیادہ حق نہیں ہے اور میں بھی تم میں سے ایک فرد ہوں لیکن کتاب اللہ کی رو سے لوگوں کے مراتب مختلف ہیں کوئی سورت اسلام ہے کسی کو تھوم اسلامی حاصل ہے کوئی نبی ہے کوئی کفار خدا کی قسم اگر میں زندہ رہا تو ضرور ایسا ہو گا کہ وہ متاد پر جانور چارے والے کو اس مال میں اس کا حصہ اس کی جگہ پر بیٹھا جائے گا علیہ اس کے کہ اپنے عصیٰ طرف میں اس کا پیروں رہا ہو۔

اس المؤمنین حضرت نذیب رضی اللہ عنہما کی سخاوت

جب حضرت نذیب جنت میں داخل ہوئے ان کی خدمت میں پہنچا تو فرمایا اہل بیت میں ان کے مقرر کئے گئے اس روایت کی تحسین میری ساتھ دیا لیکن دشمنی دوسری اہل بیت میں انھیں بھی انھوں نے علم انھوں نے بڑا دیا لیکن طرح کر سکتی تھیں (حضرت نذیب سمجھیں کہ یہ ۱۰ ہزار ہر ایک کے لئے دے دیے گئے ہیں تاکہ دوسری بیٹوں کو تحسین کر دیں ان کے لئے دے دے کہ یہ ساری رقم تو آپ کی ہے چنانچہ ۱۰ ہزار آپ کے ساتھ لے دیا گیا اور آپ نے اس کو کپڑے سے ڈھانک دیا مگر ۱۰ ہزار آپ کے پاس موجود تھی اس سے فرمایا اس کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال جتنا ہاتھ میں آجائے اتنا (دوسری صورتوں

[illegible]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ان کے عرواں کے خلی کے کاٹنے سے علاحدہ کر کے
لوٹا۔ انہی دن ہی اسی واقعے کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھا اور دعا کیا
کہ ان کی جان اپنی کھلی کو دل جانتے بلا غرر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ
کرایا کہ یہ لوگ اپنی خلی کے کر کے جلا جائیں جو چاہیں۔ اور ان کے اصول
مسئلہ خون کا یہ فیصلہ ہو گئے اس قرارداد کے مطابق یہ لوگ مرد و عورت
مکے حرم کے حوالہ از انصاف میں چلے گئے۔ اور ان کے املا کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مان فیصلہ کے کاٹنے کے مطابق اس طرح تقسیم کر دیا
کہ ایک ٹکڑی بیت المقدس کا ٹکڑا کہانی چار ٹکڑے میں تقسیم کر دیے۔

فرمانِ باری کے بعد یہی پہلا شخص تھا جو بیت المال میں داخل ہوا یہ اللہ عز و جل کی طرف سے امت کو بتایا کہ تم لوگ جو بیت المال میں داخل ہو گے وہ تمہاری حق بات ہے۔

گھٹل الشیطن اذ قال یا انسان

یہ ہے کیا خیال کہ اس کے اہل خانہ

فَرَقْنَا بَيْنَهُمَا فَمَكَّنَّا لَهُ رَبِّي

$$\sqrt{2} \leq \sqrt{3} \leq \sqrt{4} \leq \sqrt{5} \leq \sqrt{6} \leq \sqrt{7} \leq \sqrt{8} \leq \sqrt{9} \leq \sqrt{10} \leq \sqrt{11} \leq \sqrt{12} \leq \sqrt{13} \leq \sqrt{14} \leq \sqrt{15} \leq \sqrt{16} \leq \sqrt{17} \leq \sqrt{18} \leq \sqrt{19} \leq \sqrt{20} \leq \sqrt{21} \leq \sqrt{22} \leq \sqrt{23} \leq \sqrt{24} \leq \sqrt{25} \leq \sqrt{26} \leq \sqrt{27} \leq \sqrt{28} \leq \sqrt{29} \leq \sqrt{30} \leq \sqrt{31} \leq \sqrt{32} \leq \sqrt{33} \leq \sqrt{34} \leq \sqrt{35} \leq \sqrt{36} \leq \sqrt{37} \leq \sqrt{38} \leq \sqrt{39} \leq \sqrt{40} \leq \sqrt{41} \leq \sqrt{42} \leq \sqrt{43} \leq \sqrt{44} \leq \sqrt{45} \leq \sqrt{46} \leq \sqrt{47} \leq \sqrt{48} \leq \sqrt{49} \leq \sqrt{50} \leq \sqrt{51} \leq \sqrt{52} \leq \sqrt{53} \leq \sqrt{54} \leq \sqrt{55} \leq \sqrt{56} \leq \sqrt{57} \leq \sqrt{58} \leq \sqrt{59} \leq \sqrt{60} \leq \sqrt{61} \leq \sqrt{62} \leq \sqrt{63} \leq \sqrt{64} \leq \sqrt{65} \leq \sqrt{66} \leq \sqrt{67} \leq \sqrt{68} \leq \sqrt{69} \leq \sqrt{70} \leq \sqrt{71} \leq \sqrt{72} \leq \sqrt{73} \leq \sqrt{74} \leq \sqrt{75} \leq \sqrt{76} \leq \sqrt{77} \leq \sqrt{78} \leq \sqrt{79} \leq \sqrt{80} \leq \sqrt{81} \leq \sqrt{82} \leq \sqrt{83} \leq \sqrt{84} \leq \sqrt{85} \leq \sqrt{86} \leq \sqrt{87} \leq \sqrt{88} \leq \sqrt{89} \leq \sqrt{90} \leq \sqrt{91} \leq \sqrt{92} \leq \sqrt{93} \leq \sqrt{94} \leq \sqrt{95} \leq \sqrt{96} \leq \sqrt{97} \leq \sqrt{98} \leq \sqrt{99} \leq \sqrt{100}$$

فِيكَ إِنِّي أَخَافُ الْمَدْرَبَ الْعَلِيَّ

تو مجھے بھی ڈراما بھی اچھے سے محراب مبارک ہے چنانچہ

فَكَانَ عَاقِبَتُهُمَا السُّعْيَاقَ الْخَالِدَ

پھر انجام دہوں گا جی کہ وہ دہوں ہیں آگے میں

خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاؤُ

الطريق

14

میں انھوں کی مثال یہ مینی شیطان وال انسان کا کفر و مصیبت پر اصرار ہے۔ جب انسان پر وہ کفر و مصیبت چھائی جاتی ہے تو کچھ تو کر میں کہ اسے اس کے گمراہی سے کام لے کر اس کو گمراہی سے آزاد کرے۔ (یہ کلمہ بھی ۱۰۰ بار دہرائی جائے گا) نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کی دہرائی کا کلمہ دہرا کر اسے کلمہ جاری حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ شیطان آخرت میں یہ بات کہے گا "اور یہ کس کی دہرائی تھی؟" اس کا جواب یہ ہوگا کہ یہ کلمہ دہرائی ہے۔ یہ فرشتہ کفر سے آ کر ہمارے جسم کا کمرہ "اخلاقی" میں گزر چکا ہے۔ یہی مثال مباحث کی ہے "یہ شیطان کو انی مایہ سے روکتا ہے شیطان اور اگر کمرہ میں بے اختیار ہے۔ یہ کفر و مصیبت میں کچھ نہیں ہے۔" یہ کلمہ دہرائی نہیں کیا۔ اس طرح اللہ کے خطاب سے بے نیکی ہے۔ اگر کچھ دہرائی کا کلمہ دہرائی ہے۔ (۱۰۰ بار دہرائی)

تو شخصِ اچھے یعنی بھلائی والی اور اچھے سے مراد مافی جہاں ہیں، اور جب یہاں کرتے تھے ان کی مثال قیصر ہی لگی ہے۔

[illegible]

يُخْرِجُونَ الرُّسُولَ وَإِذْ أَنْ

ہم نے یہی پہلو کو اس قسم کو اس وقت پر

تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

10/10/2012 12:00:00 PM

کافروں کے مظالم اور جانی و مالی نقصان کو دور کرنے اور کسی بھی طرح کی فتنہ بازی سے بچانے کے لیے مسلمانوں کو مل جل کر کام کرنا چاہیے۔

إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي

n	U	f	L	π	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$
-----	-----	-----	-----	-------	---------------	---------------	---------------

سَبِيلِ وَابْتِغَاءِ مَرْضَاتِي

میں اور طلب کرنے کے لیے میری رضا مندی پر:

نہایت کی رضا مطلوب ہے تو ان سے دور رہو
 یہ بھی قرار دیا کہ اگر ہماری خوشنودی اور ہماری راہ میں جہاد
 کرنے کے لیے چند ناخاموش ہمراہ کے ساتھ ہم نے آپ کو دشمن بنایا
 ہے تو پھر انہیں دشمنوں سے روکنے کا نکلنے کا کیا مطلب کیا نہیں؟ راضی
 کر کے اپنے راضی کیا تو آپ انہیں راضی کر کے اپنے کو راضی کرنا چاہتے ہیں؟
 (ملاحظہ ہو: ص ۱۱۱)

يُؤْتُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوْفِقِ وَأَنَا

$$f_2 \circ p_2 \in J_{2n} \subseteq J_{2n+1} \subseteq J_{2n+2}$$

عَلَّمَ بِمَا خَفِيَ ثُمَّ وَمَا عَلَّمَهُ

ہم معلوم سے کہ پھر تم سے اور کہ تمہارے تم سے کہ

تم ان سے کوئی بات نہیں پوچھا گئے

ہر یحییٰ آدمی ایک کام تمام دینا ہے چہا کر گناہ سے تو کسی کو
خدا سے بھی چہا ہے گا اور کھو ادا ہے نے کسی تو کہ کس کی کہ خدا کی
طاعت کی کہ نہ ہو مگر خدا نے اپنے رسول کو مصلیٰ فرمایا اور درجہ اعلیٰ اور
تقدیر کا ہو گا۔ (مختصر جہا)

تہذیبی طریقہ آج بھی تو اشد تنقیدی ضرورت ہے اور اس کا کہنا ہے کہ اگر اسے نکال دیا جائے تو ہماری تعلیمی و علمی و ادبی و سماجی زندگی بے گناہ ہو جائے گی۔ اگر اسے نکال دیا جائے تو ہماری تعلیمی و علمی و ادبی و سماجی زندگی بے گناہ ہو جائے گی۔

یہ کتاب گنتی ہی اسلام نے اپنی تعمیر میں ڈاکر کیا ہے جس کو ہمارے قلم کار نے شرح بخاری، کتاب الفہرست، علم الجاسوسی میں نقل کیا ہے اسی طرح جدید اور جدید میں ۲۵۸۸ میں اورجی، ان کی جملہ کتابیں اس کتاب کے مضمون اور نقل کرتے ہیں۔

[illegible][illegible]

لَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي

$\frac{1}{\sqrt{2}}$	$\frac{1}{\sqrt{3}}$	$\frac{1}{\sqrt{4}}$	$\frac{1}{\sqrt{5}}$	$\frac{1}{\sqrt{6}}$
0.7071	0.5774	0.5000	0.4472	0.4082

عَدُوَّكُمْ أُولَئِكَ يَتْلُونَ الزُّبُرَ

2. The \mathcal{H}_∞ norm of the system is bounded by γ .

232

1000

کافروں سے دوستی نہ کرو، یعنی کفار کے اہل کے دشمن ہیں۔
تو ہمارے اہل ان سے دوستی نہ کرنا اور دوست بننا ان کی طرف سے کھینچا
ہو، (ابن ماجہ، ترمذی)

وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنْ الْحَقِّ

21/11/2023

مفراشہ کے دشمن ہیں اس لیے اس کے خلاف اسے

وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ

اور جو کوئی تم میں سے یہ کام کرے تو

ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ

میں کیا سیدھی راہ

اللہ سے چھپ جانے کا سوال ہی نہیں ہے

۱۰۹۔ یعنی مسلمان جو کوئی ایسا کام کرے جیسے کہ میں اس کے
پیشہ ورانہ کئے میں سے سب سے بدترین کا کھٹے لٹکائی ہو بہت بدی ہوئی ہے۔

(نہجہ)

إِنْ يَتَّقُواكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ

اگر تم ان کے ساتھ آ جاؤ جو جاہل تمہارے دین

أَعْدَاءُ وَيَسْطَوْا عَلَيْكُمْ

اور چاہیں تم پر اپنے

أَيِّدِيَهُمْ وَأَسْلِحَتُهُمْ بِالسُّوءِ

ہاتھ اور اپنی زبانیں بدی کے ساتھ

وَوَدُّوا أَنْ يُكْفَرُوا عَنْكُمْ

اور چاہیں کہ تم کو کفر سے ہٹا دیں

کافروں سے کسی بھلائی کی امید نہ رکھو

۱۱۰۔ منافقین اور کافروں سے بہت مسرت ہو کر کسی بھلائی کی امید مت رکھو۔
غلام تمہاری عقلی عبادت و ادائیگی کو قبول نہ کرے۔ وہ بھی مسلمان کے لیے غلام
نہیں ہو سکتے۔ دوسرا بھلائی و ادائیگی کے اگر تم پر ان کا کام آجے وہ جانے کسی
قسم کی بھلائی اور دشمنی سے اور گمراہ کریں۔ زبان سے ہاتھ سے ہر طرح
ایذا پہنچا کر دینا چاہیں کہ جیسے خواہشات سے مکر جی کسی طرح تم کو بھی
مکروں واپس۔ کیا ایسے شراب و باطنی دانی ہیں کہ ان کو دیکھ کر نہ پہچان
جائے۔ (نہجہ)

لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُهُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ

ہرگز کام نہ آئیں گے تمہارے بچے اور اسلاف تمہاری اہل

يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُفَصِّلُ بَيْنَكُمْ

قیامت کے دن وہ فیصلہ کرے گا تم میں

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

اور اللہ تم کرنے اور دیکھتا ہے

اللہ کی رضا مندی ہر چیز پر مقدم ہے

۱۱۱۔ طالب نے وہ لکھا ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ اس پر بھی لکھا ہے کہ
اور اللہ دیکھتا ہے تمہاری ہر حرکت کے۔ ان کو کام نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ سب کا دینی
عمل دیکھتا ہے اس کے سوائے فیصلہ فرما کر اس کے فیصلہ کو کوئی حق نہ ہو۔
غیر اللہ قریب نہ نہیں تھے کہ ان پر بھی کسی کی عقلی ہے کہ ایک مسلمان اور
غلام کی خاطر اللہ کو برا نہ کہے۔ ورنہ اگرچہ سے مقدم اللہ کی رضا
مندی ہے اور باقی ہر چیز اس کے فضل سے سب کام ٹھیک ہو جاتے ہیں لیکن
اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی حکمت نہ چکے۔ (نہجہ)

۱۱۲۔ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ

۱۱۲۔ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی حکمت نہ چکے۔ (نہجہ)
۱۱۲۔ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی حکمت نہ چکے۔ (نہجہ)
۱۱۲۔ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی حکمت نہ چکے۔ (نہجہ)

مومنوں کے لیے کافروں میں جدائی ضروری ہے
۱۱۳۔ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی حکمت نہ چکے۔ (نہجہ)
۱۱۳۔ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی حکمت نہ چکے۔ (نہجہ)
۱۱۳۔ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی حکمت نہ چکے۔ (نہجہ)

فَإِنْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

تم کو چلنے والی چھٹے اچھی

فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ

ابراہیم کی اور جو ان کے ساتھ تھے جب

قَالُوا اقْبُوا هَذِهِ أَبْرَأُكُمْ

انہوں نے کہ اے اہل قوم تم ان کو ہم ان کی جہنم سے

وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

اور ان سے کہ جن کو تم پوجتے ہو ان کے سوا کسی

اسودا لہذا لکھی: حق جو کہ سرور ہو تو کیا تم نے اس کو پوجا ہے؟

کفرنا ایکنہ

کلی علیہ اعلیٰ اس کی طرف سے کہ تم کو اس سے کوئی بات نہیں ہے۔

وَبَدَأَ ابْنَهُ وَبَيْنَهُ الْعَدَاوَةَ

وَالْبَغْضَاءَ بَدَأَ حَتَّى تُوَفِّيُوْا

يَا أَيُّهَا وَحْدَهُ

وَأَقُولُ إِبْرَاهِيمَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا

لَا تَسْتَغْفِرُ لَكَ وَمَا

أَصْلُكَ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ

وَمَا لَكَ لَمْ يَكُنْ مِنْ لَدُنْكَ كَمَا لَمْ يَكُنْ

وَمَا لَكَ لَمْ يَكُنْ مِنْ لَدُنْكَ كَمَا لَمْ يَكُنْ

وَمَا لَكَ لَمْ يَكُنْ مِنْ لَدُنْكَ كَمَا لَمْ يَكُنْ

وَمَا لَكَ لَمْ يَكُنْ مِنْ لَدُنْكَ كَمَا لَمْ يَكُنْ

مَنْ شَاءَ

مَنْ شَاءَ

حضرت ابراہیم کا طرز عمل: ایک طرف یہ کہ انہوں نے جو کچھ

پوجا کرتے تھے ان کے سوا کسی اور کو پوجا نہیں کیا۔

حضرت ابراہیم نے اپنے والد کو بتایا کہ میں نے جو کچھ

پوجا کرتے تھے ان کے سوا کسی اور کو پوجا نہیں کیا۔

حضرت ابراہیم نے اپنے والد کو بتایا کہ میں نے جو کچھ

پوجا کرتے تھے ان کے سوا کسی اور کو پوجا نہیں کیا۔

حضرت ابراہیم نے اپنے والد کو بتایا کہ میں نے جو کچھ

پوجا کرتے تھے ان کے سوا کسی اور کو پوجا نہیں کیا۔

حضرت ابراہیم نے اپنے والد کو بتایا کہ میں نے جو کچھ

پوجا کرتے تھے ان کے سوا کسی اور کو پوجا نہیں کیا۔

حضرت ابراہیم نے اپنے والد کو بتایا کہ میں نے جو کچھ

پوجا کرتے تھے ان کے سوا کسی اور کو پوجا نہیں کیا۔

حضرت ابراہیم نے اپنے والد کو بتایا کہ میں نے جو کچھ

پوجا کرتے تھے ان کے سوا کسی اور کو پوجا نہیں کیا۔

ملنے اور ان کی بیوی کی گردن میں لٹکی ہوئی مسلمانوں کو لیا اٹھا کر میں
لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ سے ملے اور موت کے قلم ہونے کے بعد وہ
پیر اور پتھر اس کے ساتھ کی جاں اختیار کرتی جا ہے۔ دیا خود تم کو کئی
تصعب اور مشکل کہ جس میں راستہ سے جتنے سوز و گداز کے بعد اس قسم کے
اپنے طریقے سے قلم کرنا۔ بعض کی ایک کا سہاٹی کی راستہ پر چنے سے
حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر اس کے خلاف چلے گئے۔ پھر خدا کے دشمنوں سے
دوستوں کا کھوکھلا ہونا۔ خدا کے۔ انتہائی فحش کی دہائی و فحش کی
پر دے اور توبہ نہ خود فرما۔ تہا جو قسم کی غیروں کا مالک ہے۔ اس
کو کہہ سکتے ہیں کہ۔ (خیر علی)

﴿۲۰﴾ یعنی تمہارے لئے سے مسلمان

﴿۲۱﴾ یعنی تمہارے ہمارے کے ساتھ ہیں (کہ خود بخود ہی ہوا ہوتا
وہ اس)

﴿۲۲﴾ یعنی تمہارے ہمارے کے ساتھ ہیں۔ یہ ہمارے سے جس سے ملتی ہیں
لوگوں کے سے خود ہوتے ہیں جو اللہ کی قیادت اور اس کے ثواب کا اور وہ
قوت کے لئے کا اختیار کرتے ہیں۔ اس آیت میں اللہ سے ہے اس وجہ کی
طرح کہ ایساں کا کھانا ہے کہ ہمارے کی بیوی کی جانے ہمارا کام کی
اختیار کرتے ہمارے کی قدرت کرتے ہیں۔

﴿۲۳﴾ یعنی تمہارے ہمارے کے ساتھ ہیں۔ یہ ہمارے سے جس سے ملتی ہیں

﴿۲۴﴾ یعنی تمہارے ہمارے کے ساتھ ہیں۔ یہ ہمارے سے جس سے ملتی ہیں
نار سے ہمارے ہمارے کے ساتھ ہیں۔ یہ ہمارے سے جس سے ملتی ہیں

﴿۲۵﴾ یعنی تمہارے ہمارے کے ساتھ ہیں۔ یہ ہمارے سے جس سے ملتی ہیں

عَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ

امید ہے کہ کہ وہ اللہ تم میں

وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ

اور جو دشمن ہیں تمہارے ان میں

مَوَدَّةً وَاللَّهُ قَدِيرٌ وَاللَّهُ عَفْوٌ

دقیقہ اللہ ہے کہ کہہ سکتا ہے جو اللہ بخشنے والا

رَحِيمٌ

مہربان ہے

اور اس سے خود بخود ہی ہوا ہوتا ہے کہ کہہ سکتا ہے۔ (خیر علی)
﴿۲۶﴾ یعنی تمہارے ہمارے کے ساتھ ہیں۔ یہ ہمارے سے جس سے ملتی ہیں
اور اس سے خود بخود ہی ہوا ہوتا ہے کہ کہہ سکتا ہے۔ (خیر علی)

﴿۲۷﴾ یعنی تمہارے ہمارے کے ساتھ ہیں۔ یہ ہمارے سے جس سے ملتی ہیں
اور اس سے خود بخود ہی ہوا ہوتا ہے کہ کہہ سکتا ہے۔ (خیر علی)

وَأَغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا

اور ہم کو معاف کرنا ہے اور اس سے

﴿۲۸﴾ یعنی تمہارے ہمارے کے ساتھ ہیں۔ یہ ہمارے سے جس سے ملتی ہیں
(خیر علی)

إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

تو ہی ہے اور اس سے حکمت والا

﴿۲۹﴾ یعنی تمہارے ہمارے کے ساتھ ہیں۔ یہ ہمارے سے جس سے ملتی ہیں
اور اس سے خود بخود ہی ہوا ہوتا ہے کہ کہہ سکتا ہے۔ (خیر علی)

﴿۳۰﴾ یعنی تمہارے ہمارے کے ساتھ ہیں۔ یہ ہمارے سے جس سے ملتی ہیں
اور اس سے خود بخود ہی ہوا ہوتا ہے کہ کہہ سکتا ہے۔ (خیر علی)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ

ابتدا تم کہ کہہ سکتا ہے

حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ

ان کی جو کہہ سکتا ہے

وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ فَإِنَّ

اور کہہ سکتا ہے اور جو کہہ سکتا ہے

إِنَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ

اللہ ہی ہے جو کہہ سکتا ہے

(کمار کی من مہارت میں اجلاس کے علاوہ بھی کاموں کا سلسلہ چلتا رہا)

بیعت صرف زبانی ارشاد اور اقرار سے ہوتی تھی

جنگ بخاری شریف میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے لیا جاتا ہے جو مسلمان مورخین اور فقہر مسلح علیہ السلام کے پاس بھرتہ کر کے آتی تھیں ان کا اطمینان آتی آیت سے ہوتا تھا جو حضرت ابن کلام باقوں کا فقرہ کر جاتی اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم زبانی فرما دیتے کہ میں نے تم سے بیعت کی ہے نہیں کرتا آپ اس کے ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہوں قسم خدا کی آپ نے بھی بیعت کرتے ہوئے کسی عورت کے ہاتھ کا ہاتھ نہیں لگایا۔ صرف زبانی فرما دیتے کہ ان باقوں پر میں نے تیری بیعت لی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے مصافحہ نہ فرماتے تھے

رضی اللہ تعالیٰ عنہن کہ جب حضرت عائشہ وغیرہ میں سے کہ حضرت امیر بدلت، جیل فرمائی جی کی ایک عورتوں کے ساتھ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوئی تو قرآن کی اس آیت کے مطابق آپ نے ہم سے عہد چن لیا اور ہم بھی باقوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صحت زبانی دکرین کے لئے حاضر کے وقت فرمایا یہ بھی کہہ کر کہ میں نے تم سے بیعت لی ہے۔ ہم نے کہا تھا کہ ہمارے کے رسول کا عہد انبیاں ہم سے بہت زیادہ ہے ہمارے ان کی عورتوں بھی ہم پر تو انہی عورتوں سے یہ بیعت چاہا کہ یہ ہمارے ہم سے بھی حضور آپ ہم سے مصافحہ نہیں کرتے صرف انہیں میں غیر عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کہ انہی ہمارا ایک عورت سے کہہ کر انہی عورتوں کی بیعت کے لئے کافی ہے۔ میں بیعت ہو گیا۔ امام ترمذی اس حدیث کو حسن سمجھتے ہیں۔ سند ہمیشہ انکی زبانی اور بھی ہے کہ ہم میں سے کسی عورت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مصافحہ نہیں کیا۔ یہ حضرت امیر حضرت خدیجہ کی عورت اور حضرت عائشہ کی عورت ہوتی ہیں۔

خاندانوں کی خیانت نہ کرنے کے عہد: سند امرو میں سے حضرت سخیہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ خیمیں اور دونوں انہوں کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں کہ وہ انکی قسمی خاندانی بنی ہمارے خاندان میں سے تھیں خیمہ بنی ہاشمہ کی عورتوں کے ساتھ خدمت نبوی میں بیعت کرنے کے لئے میں بھی آئی تھی اور اس آیت میں میں باقوں کا کہہ کر ان کا ہم نے اقرار کیا ہے آپ نے فرمایا ایک اس بات کا بھی اقرار کر دے کہ اپنے خاندانوں کی خیانت نہ کرے اس کے ساتھ ہوا کہ نہ کرے۔ ہم نے اس کا بھی اقرار کیا بیعت کی اور چاہتے تھیں بلکہ خیمہ بنی ہاشمہ کی عورت کو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا کہ وہ بیعت کرے کہ خیانت نہ ہو کہ نہ کرنے سے آپ کا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا یہ کہ اس کا دل چپکے سے کسی اور کو نہ دے۔

سے بیعت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں انکا شروع کی پابندی کا سوا کچھ اس بیعت میں ان اس کے ساتھ یہ گناہ بھی نہیں فرمائے کہ جیہذا للنفوس والنفسان یعنی ہم ان چیزوں کی پابندی کا عہد اس حد تک کرتے ہیں جو ان تک ہوں اسکا امتداد ملے میں ہے امیر نے اس کو کھل کر کے فرمایا کہ میں نے یہ عہد کیا کہ میں نے صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و شفقت میں رہوں اور انکی رحمت سے بھی نہ جھکی کہ میں نے نہ فرمایا کہ میں نے خدا کے عہد کا پابنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرع کی تعمیل فرمائی تاکہ کسی خطرناک حالت میں عطا فرمادی ہو جائے وہ بھی میں داخل نہ ہوں وغیرہ کی۔

اور جنگ بخاری میں حضرت عائشہ عورتوں نے اس بیعت نہ دے کے حضرت فرمایا کہ عورتوں کی یہ بیعت صرف مشکوک اور کلام کے ذریعہ ہوتی مردوں کی بیعت میں نہ ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کا دستور ہے عورتوں کی بیعت میں ایسا نہیں کیا کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک نے بھی کسی غیر عزم کے ہاتھ کو نہیں چھوا (مطہری کی)۔

اور بیعت حدیث سے بیعت ہے کہ یہ بیعت نہ صرف اس واقعہ حدیث کے بعد ہی نہیں بلکہ بار بار ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ اگر کسی کے بعد بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی بیعت سے حاضر ہونے کے بعد کو مصافحہ عورتوں سے بیعت کی اور یہاں تک کہ اس میں حضرت عمر بن خطابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا فرما کر کہ چپکے سے ہونے والی عورتوں کو نہ چھوے۔ یہ تھے اس بیعت میں شریک تھیں۔

اس بیعت حدیث ہونے والی عورتوں میں وہ عورتوں کی بیعت بھی داخل تھیں۔ جو قرآن میں عہد کے سب اپنے آپ کو چھپاتا چاہتی تھیں۔ ہمارے بیعت میں انکا حکام کی تفصیل آتی تو ان اور اور بیعت کرنے پر مجبور نہ تھیں۔ انکی عہدات کے۔ یہ ہاتھ تفصیل سے تحریر مضمون میں ذکر ہے۔

مردوں کی بیعت میں اجمال

اور عورتوں کی بیعت میں تفصیل

مردوں سے جو بیعت کی گئی وہ عہد اسلام اور عہد نبوی کی ہے صلی اللہ علیہ وسلم کی تفصیل اس میں نہیں ہے بخلاف عورتوں کی بیعت کے اس میں عہد تفصیل ہے جو آگے آ رہی ہے جو فرق کی ہے کہ مردوں سے اعلان و اعلانیہ کی بیعت پہلے میں سے سب اسلام داخل تھے۔ اس لئے تفصیل کی ضرورت نہیں تھی کہ اور میں عہد اسلام میں میں مردوں سے ہم ہوتی ہیں اس لئے ان کی بیعت میں تفصیل مناسب تھی کہ یہاں بیعت کی ابتدا ہے جو عورتوں سے شروع ہوتی کر آگے یہ عورتوں کے ساتھ خصوصاً نہیں رہی مردوں سے بھی انکی چیزوں کو بیعت لینا روایات حدیث میں ثابت ہے۔

ہے جو زبان سے کہے بہت جگہ اور کرتے جگہ نہیں۔ روایات میں ہے کہ ایک جگہ مسلمان خلق تھے کہنے لگے تم کہنا اگر معلوم ہو جائے کہ تمنا کا مالک کسب سے زیادہ فائدہ ہے تو وہی اختیار کریں۔ اس پر یہ آج بھی نازل ہوئی یعنی دیکھو اس شخص کو کہہ کر تو تم بتا دیتے ہیں کہ کسب سے زیادہ فائدہ تو ان سے محبت ہے، خدا کی راہ میں اس کے شخصوں کے ساتھ یہ ایک سید و راجہ طریقہ ذات ہوتا ہے اور یہ ان جنگ میں اس شان سے طلبہ دینی کرتے ہیں کہ گویا وہ سب دلی کرنا ایک مضبوط دھارہ ہیں جس میں جہنم پلایا گیا ہے۔ اور اس میں کسی ہلکے کوئی دھڑ نہیں چڑ سکتا۔ اب اس میں وہ بچے کہ ہلکے و جگہ تم میں بہت ایسے ہیں جو اس مبارک کمال و مکمل اور بچے ہیں عرض میں صانع الہی کی نگاہ کے جہاں بعضوں کے ذہنی دھڑوں کی ان کے عمل نے شک و شبہ کی ہے تاہم جگہ میں وہ فیضانِ موصوفی کہاں قائم رہی اور جس وقت غم ظالم اثر فرمایا بعض نے یہ بھی کہا کہ **لَا تَقْنَطُوا لِقَائِ رَبِّكُمْ** جتنا مت کر، بلکہ خدا کی راہ میں قربانی پیش کرو جس سے اعلیٰ کامیابی نصیب ہو۔ مومن کی قوم کو جس دیکھتے کہ زبان سے عملی و نہ فرائی میں باہر چھو کر ہاتھ تھے۔ لیکن عمل کے میدان میں مطلق جہاں ولی صانع کا ہوا تو فوراً عمل کے اور اہمیت تکلیف وہ باتیں کرنے لگے تھو جو کہ وہاں اس کو اے جان قربانے ہیں۔ (محمد علی)

شانِ نزول: اس جرم نے جو اس کا کی روایت سے جان کہا ہے کہ مسلمانوں نے کہا تھا اگر ہم کو علم ہو جاتا کہ کوئی عمل اچھا ہے تو یہ جانا اور اس عمل سے بچنا ہی کر کے اس پر اکتفا نہ کرتے تھے **لَا تَقْنَطُوا لِقَائِ رَبِّكُمْ** خود خدا راضی نازل ہوئی کہ (دیکھ) مسلمانوں پر جہدِ شامی گھبراہٹ ہے آج **لَا تَقْنَطُوا لِقَائِ رَبِّكُمْ** نازل ہوئی کہ **لَا تَقْنَطُوا لِقَائِ رَبِّكُمْ**۔ نازل ہوئی اسی جرم نے بطریقِ علی حضرت ان میں اس کا بیان بھی اس طریقہ سے کیا ہے۔

اسی جرمی حاتم نے روایت مکرر حضرت ان میں اس کا قول اور اسی جرم نے کہا کہ کا بیان نقل کیا ہے کہ آیت **لَا تَقْنَطُوا لِقَائِ رَبِّكُمْ**۔ اس فقرے کے حلقہ نازل ہوئی جو چودھویں رکوع کا استعمال کرتا ہے نہ وہ فقرے کا (دیکھ) کہ نقل کرتا ہے اس اہلِ حاتم نے اس حال کا قول نقل کیا ہے کہ اسی جرمی میں جو رکب پشت بچ کر بھاگے تھے ان کے حسن میں آیت کا قول ہوا۔

اسی جرمی نے کہا کہ قرآن کا ہر کتب کا بیان وہی ہے کہ نے بیان فرمایا تو صحابہ کہنے لگے اگر آئندہ بھی کوئی کا مسلحہ مذکور ہماری مدد کی طاقت کاویں کے ہیں جب اسی کوئی ہوئی تو یہ حضرات ہر گ کھڑے ہوئے اللہ نے ان کو مارا دے گئے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ ان کے ذہن کا قول ہے کہ یہ آیت مفسرین کے نقل میں نازل ہوئی جو مسلمانوں کی مدد کرنے کا وعدہ

فرمایا میں اس کو چھوڑا تھا اور میں نے سنا۔ (اس جرمی)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا جَعَلْنَا لَكُمُ الْفِتْنَةَ فَمَنَّا فَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا جَعَلْنَا لَكُمُ الْفِتْنَةَ فَمَنَّا

سودا صلف و دشمنی نازل ہوئی اس کی چودہ آیتیں اور سورت میں

يُنْسِرُ اللَّهُ الرِّجْزَيْنِ الْوَسْطَيْنِ

خبردار اللہ کے نام سے جو ہے جو ہر ایمان نہایت دہم ہوا ہے کہ

سَبَّحَ بِحَمْدِهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا

لوگ کی دیکھ رہا ہے جو ہے جو ہے آسمانوں میں اور

فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

جو کہ ہے زمین میں اور وہی ہے زیورست حکمت والا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ

اے ایمان دارو کیوں کہتے ہو کہ

مَا لَا تَفْعَلُونَ

جو نہیں کرتے جی بڑائی کی بات ہے

لَوْ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ

اے کے یہاں کہ کہ وہ چیز جو نہ کہ

إِنَّ لِلَّهِ يُجِبُ الَّذِينَ يُقَالُونَ

اللہ چاہتا ہے ان لوگوں کو جو کہتے ہیں

فِي سَبِيلِهِ صَفًا كَأَنَّهُمْ بَنِيَانٌ

جس کی راہ میں تھوڑا سا گویا وہ ایمان ہیں

فَرِصَةٍ

سیسہ پانی ہوئی کہ

دعویٰ کرنے سے بچنا نہ کہ کاف زنی اور اسی کی بات سے انا جو ہے کہ بچے مطلق دہی ہے۔ ان سے ایک بات کہہ دیجے آسمان سے لکھی اس کا بہانہ آسمان میں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے سخت ناراض ہو۔ جوار ۱۵

ذکرت فیہ وما الذکر الذہ ولقد علمت ان لیلۃ القدری ولقد

کتبت اعظم اللہ یخرج بالشام ولقد اکتوت رسولک

سلام ہو آپ بنا بعد میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ کے چار دروازے
کھلائے اس میں داخل فرمایا اور جس کی طرف روئے تھے اس کو کھینچا
خواب میں طرح معلوم ہے کہ صراط ایک کھائی ہوئی رو گیا ہے پھر ان کے
خاکہ وہی تمام میں شامل ہو گیا اور جس نے آپ کے کاٹھن کا کرام کیا۔

مستحسن اگرچہ اسلام نہ تھا مگر حضور اقران کیا کہ نبی کی کائناتی کیا ہے۔

چار دروازے عدا کی گواہی: چار دروازے: چار دروازے ہیں بہت بڑے
عالم تھے جب اہل قیام کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہو کر شرف اسلام ہوئے تو یہاں۔

واللہ جنت بالحق ونقلت بالصدق لقد وجدت

وعصک فی الاصل والسرک ابن البعل والعلول

الشعبۃ لک والشکر لمن اکو صک لا اقر بعد عین

والک شک بعد یقین فلیک اٹھت ان لا یلا الا اللہ

وانک معہد وثنی اللہ

خدا کی قسم آپ حق سے لائے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا
بہت حقیق میں نے آپ کی خدمت انگلیں میں پائی ہے اور جس کی طرف روئے تھے اس میں
اللہ علیہ وسلم کی جنت میں ہے آپ کے لئے طویل دروازے ہیں جو علم میں پائی گئے
ہیں اور جس سے آپ کے لئے جو آپ کا کرام کرنے والے کے بعد جس کی ہر
پیش کے بعد ایک کی خدمت میں اور شرف اور علم اور صلہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ہر قس اور دیگر اہل علم کی گواہیاں: اور علی ہذا بر قول شہید
اور دوسرے ذی حکمت علماء و ائمہ و ائجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی
نوبت اور اس کا قرا کیا میں سے یہ جنت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی جنت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں جنت میں تھا اور اہل حق
و دیگر آپ کی گواہیاں دے رہا ہے آپ کے پیچھے آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کے حضور تھے جس کو خدا تعالیٰ نے تعزیت بخشی اور کسی نے نہیں مانگا
دیگر انہوں نے اہل حق سے متعلق ہوئے۔

انجیل مقدس اور حضرت مسیح پر ایمان

فرق انجیل و خدا کی آیات اپنے انجیل مضمون اور تمام اللہ و کلمات
سے کیا اعتراض ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت و عظمت کی بنا پر
ناراضی ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام اپنے حواریوں کو اہمیت و عظمت کے
ساتھ قرار دے ہیں کہ میں نے تمہیں اس کے واقعہ ہونے سے پیش کیا تاکہ
وہ پہنچے اور ایمان لائے۔

سے بہت کام نہ کر رہا اس لئے کہ اس جہاں کا مردار آتا ہے اور کچھ میں
ان کی کوئی بات نہیں۔

اور باب نمبر ۱۵: آیت ۱۵ میں ہے۔ جب وہ لوگ آئے کہ اس کو میں
تہارے پاس آپ کی طرف سے بھیجوں گا۔ (یعنی چاہی کی راج) تو وہ
یہی کہی دے گا۔

اور باب نمبر ۱۶: آیت ۱۶ میں ہے۔ لیکن میں تم سے کیا کہتا ہوں
تہارے لئے میرا جائز وہی قائم نہ ہوگا۔ کیونکہ اگر میں نہ چاہوں تو وہ
قائم رہے (خدا کا) تہا سے پاس نہ آئے لیکن اس میں ہاں تھا اس کو تہا سے
پاس بھیج دیں گا (۱۸) اور اگر وہی کو کچھ اور راست دہانی اور حالت سے حضور
و اطہر کے لئے (۱۹) کہنا کے بارے میں اس لئے کہ وہ کچھ پر ایمان نہیں لاتے
(۲۰) اور اس کے بارے میں اس لئے کہ اس باب کے پاس جاتا ہوں بلکہ
میرا کچھ نہ دیکھ سکے گا اور حالت اس لئے کہ اس جہاں کے سردار پر غم کیا
گیا ہے۔ (۲۱) میری اور بہت کی باتیں ہیں جن کو تم سے (اب) کہوں پر تم
ان کا یہ وعدہ نہ کر سکو گے (۲۲) لیکن جب اور اس حق آنے کا قیام کر
چاہی کی راج کے پاس اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن تمہارے
دیں کہے گا اور وہ جسے تمہاری خبریں اور میری راج کی اور جہاں کو تہا سے
گا۔ یہ حضرت مسیح علیہ السلام کو تم سے ہر آپ کا جاری و جانی کر رہا ہے۔

عیسائی قادیان کے منتظر ہیں: حضرت مسیحؑ نے فرمایا کہ میں
بعد سے جنت خود فرمایا کے منتظر رہو۔ اور چھٹے کے لئے اہل عظیم ایمان کی
سہولت اور چنانچہ میں نے دوسری صدی میں میں سے پائی کیا کہ میں
وہی قائم رہا۔ کہ میں کی حضرت مسیحؑ کے جہاں بہت سے لوگ اس پر ایمان
لئے اس میں کہ منتظر نہ کرو لیکن یہ کہی لائی تھی اس کے تہا سے اب میں
کہتا ہوں کہ اب میں چاہتا ہوں کہ میں علم اور کلام میری ہستی میں بھیجے
تھے کہ فرمایا کہ ان کی آواز نہ ہو کہ نہ کہیں۔

نبیاشی کا ایمان: اور اب انہوں کا مصنف ہر ایک سبکی عالم ہے
کہتا ہے کہ اس صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بہت اور نہ کہی ایک کی منتظر ہیں اور
اسی وجہ سے جو کچھ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کا حال سن کر یہ سن لیا کہ وہ ایک سبکی ای کی ہیں جن کی حضرت مسیحؑ
نے انجیل میں فرمایا وہ ایک باقی انجیل کا عالم ہونے کے لئے وہاں بھی تھا
کسی قسم کا اس کو فہم نہ تھا۔

مقتضی کا خط: اور حضرت شہید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
والد اس کے کتاب میں لکھا۔

سلام علیکم خداوند اللہ فرات کتبیک و فہمت فا

جس نے خواب میں اس سورہ کو چھ ماہ کے لئے اللہ تعالیٰ دیا۔
”خبر تک پہنچا کر کہے گا۔“ (۱۰۰: ۱)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورہ محمد میں ذیل آیت کی گیارہ جہیں ہیں، سورہ مدثر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(شروع اللہ کے نام سے ہے خدا مہربان رحیم والا ہے)

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمُوتِ

اللہ کی تعریف کرتے ہیں جو کہ ہر جگہ ہے آسمانوں میں

وَمَا فِي الْأَرْضِ لِلَّهِ الْقُدْرُوسُ

اور ہر جگہ ہے زمین میں ہر شے پاک ذات

تَعَزَّيْزُ الْحَكِيمِ هُوَ الَّذِي

زبردست نعمتوں والا وہی ہے جس نے

بَعَثَ فِي الْأُمَمِينَ رَسُولًا مِنْهُمْ

انہیں ان چھوں میں ایک رسول بھیج دیا

يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ

چاہ کرنا ہے ان کو اس کی آیتیں اور ان کو سزا دے

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ

اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور عقلی اور

إِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ

اس سے پہلے وہ چھوٹے تھے مڑے

مُتَّبِعِينَ

پیشروں کے

مُتَّبِعِينَ

پیشروں کے

جس نے مردوں کو سمجھا کر دیا ”مُتَّبِعِينَ“ (ان چھ) عرب کو

”جس میں سورہ کوڑھ تھا، کوئی آسمانی کتاب تھی۔ مومنین کو چھ ماہ تک
بیت کو آباد کیا جانتے تھے۔ ان کی عبادت و وحشت ضرب اہل کفر کا
اگل بھولے ہوئے تھے۔ بیت پر آئی تو پام پر تھی ورنہ رکوع نام“ ملت
اور انکی ”کوڑھ تھا اور کفر پر پامی قوم صریح کرتی تھی چلی جلتی رہی
تھی۔“ نامکس اللہ نے اس قوم میں سے ایک رسول بھیجا جس کا پہلا نام
”عقوب“ ہی تھی ”یہ لوگوں پر اچھا دینی ہونے کے لیے آ کر آئے کہ سب سے
زیادہ عظیم اللہ کی کتاب چاہ کر کہتا ہے اور جب وہ عرب میں آئے اور
حکمت و دانائی کی باتیں سکھایا کریں حکیموں کو کہتا ہے کہ دینا ہے نہ
ہائے حکیم و دانہ اور عالم و عارف اس کے سامنے ڈالو اسے غمزدہ کرتے ہیں
(محبوب اس طرح کی آیت سورہ ”قمر“ اور ”آل عمران“ میں کر رہی ہے۔
وہاں کے کفر اور غمزدہ کرنے چاہیں گے۔) (تفسیر صمدی)

”عقوب“۔ اس اس وصف سے عارف اس کی شان کے لئے ذرا نہیں پاک
ہے۔ عقوب نامی حکمت میں ڈال دیتا ہے۔

حکیمانہ صنعت: ”حکیم“۔ اہل صنعت میں حکمت والا ہے عقلی
کا کائنات کی ہر چیز اللہ کی آیتی (اور اس کی وصایت) پر دلالت کرتی ہے اور
ظاہر کرتی ہے کہ اس کو ہائے دہرہ اور پانی (یعنی عیب و نقص و کمزوری)
سے پاک و صاف ہے۔ ہر جگہ ہر چیز پر غور و دلالت ہو جائے اور ایک خاص
نوعیت کی زندگی اور فنی شہر کی حامل ہے۔ اہل انوی نہان میں اللہ کی
وصایت کا اثر کر رہی ہے اور اس کا عیب و کمزوری کی ہے لہذا
(اساندار) قوم اس کی کچھ قول کہیں گئے۔

”آیت“۔ سورہ سے عرب کیوں کہ ان میں اکثر غلام تھے۔
وہ تھے۔ لیکن حکیم بھی ان میں سے ایک ایسی تھے مطلب یہ کہ ان
کی طرح غلام تھے۔

”تبعہ“۔ یعنی باوجود غلام ہونے کے اللہ کا کام اور اس کی بھیجی ہوئی
آیت جاتے ہیں۔

”مُتَّبِعِينَ“۔ یعنی شرک سے اور نہ سے اللہ و اللہ سے ان کو پاک
کرتے ہیں۔

”مُتَّبِعِينَ“۔ یعنی ان کو قرآن کی تعلیم دینے میں رہی ہیں اور اس کے
مابین اس میں رہی کہ اس کے حکیم ہونے کی دلیل کر رہی ہیں اور
وہ اس کے ”مُتَّبِعِينَ“ یعنی علم شریعت پر (وہاں) تھے اور اس کے انہماک
کی شریعتوں کی تھی کہ وہ اس کے آسمانی حکیم کے اصول کے مطابق ہے
اور یہ اصل ہی ہیں جن کی شہادت قرآن مجید میں آئی ہے۔

”وَلَقَدْ عَلَّمُنَا الْقُرْآنَ“۔ یہ عرب ہونے کی ہے پچھلے بھی قرآن

جس پر اللہ کی بارگاہِ رحمت پر بھی اللہ کا فضل ہے کہ انہوں نے رسول کا اجر لیا اور رسول نے ان کو ہدایت کی اور پاک کیا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰیہِ السَّلَامُ اَلْحَمْدُ لَكَ خَالِدًا
ہے اس کو ہدایت کرتا ہے۔ (عمر حمزہ)

مَثَلُ الَّذِينَ خُلُوا تَوَارَةً

مثال ان لوگوں کی جن پر لادنی قدرت

ثُمَّ لَمْ يَعْمَلُوا كَمَثَلِ

پھر نہ لادنی انہوں نے جیسے مثال

الْجِبَارِ يَحْمِلُ سَقْلًا

گودست کی کہ جو بے لے چلا ہے تو نہیں

یہود کا جو پیغمبر و کتاب کی ہا قدرت کی کرنا

تو یحییٰ یحییٰ "قرآن" کا ترجمہ کیا تھا اور اس کے بعد وہ
عمران کے گئے تھے لیکن انہوں نے اس کی تعلیمات، ہدایت کی کچھ نہ دینی نہ
اس کو سمجھا نہ کمال میں جگہ دی اس پر عمل کر کے اللہ کے فضل و انعام سے
بہرہ ور ہوئے۔ بلاشبہ قرآن میں کے ہر ایک حال جاننے کے لئے حلت
ہدایت کا ایک لادنی لڑتے تھا مگر اس سے متعلق ہونے تو ہی مثال ہو
گئے نہ لادنی ہی نہ خداوند پر ہائے نہ تو ہے چنانچہ گودست پر ہم سخت
کی پناہوں کو نہیں دے رہا اس کو ہم میں رہنے کے سوا کوئی کام نہیں۔ اور
صرف ہر ایک کی مثال میں ہے اس بات سے گھر و گھر میں رکھنا کہ
چوہ پر عمل دیا ہے نہ ہونے ہیں تو ان کو دیکھ رہے۔ اگر عمل کی پر عمل
کرنے کے گھر کو میری چوہ پر بھی کسی محمد اور لادنی نہیں دلی ہوئی ہیں
انہا میں ہا انعام و سزا ہوں۔ تو یہ نہ دیکھ سکتا ہوں۔ (عمر حمزہ)

يَسْ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ

وہی مثال ہے ان لوگوں کی

ہر ایک قوم میں لادنی ہی قوم ہے وہ جس کی مثال ہے۔ اللہ ہم کو ہدایت
دے گا۔ (عمر حمزہ)

كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ

جنہوں نے جھوٹا دیکھا تو ان کو

قرآن میں سلطان: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِنَا مُحَمَّدٍ
انہیں کے ساتھ بھی ہے۔ مراد ان سے وہ تمام سلطان ہیں جو اللہ کی قیامت تک
اسلام میں داخل ہوتے رہیں گے۔ (گودست میں لادنی لڑتے وہاں جو میرا اس
میں اشارہ ہے کہ قیامت تک آنے والے سلطان سب کے سب خاص میں
لاکین میں سب پر کام ہی کے ساتھ ہی کہے گا کہ گودست کے سلطانوں
کیلے باقی جانتے ہے (روح) (ہاں میں اعظم)

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

اور وہی ہے زبردست حکمت والا

عرب و عجم کی تعلیم کا حکیمانہ انتظام میں کی زبردست قوت
حکمت نے اس مثال اللہ و عظیم کے اور ہے قیامت تک کے لئے عرب
ہر ایک تعلیم و ذکر کا انتظام لادنی۔ علی اللہ علیہ السلام۔ (عمر حمزہ)
وَلَقَدْ فَكَّرْنَا بِهٖ اٰیٰی زَبْرًا مِّنْ عَمَلِنَا اِنَّا كُنَّا بِهٖ
آہل کو ایسے امر عظیم پر جس کی مثال دینی کرنا سے دوسرے حال میں
قدرت و عظمیٰ سے اس کا کام میں اس کی دیکھ کر۔ (عمر حمزہ) وہ حکمت والا
ہے کہ دوسرے انسان کو نظر انداز کر کے ایک خاص عمل کو پیغمبر کے لئے
تجربہ کر لینے کا اختیار رکھتا ہے۔ (عمر حمزہ)

ذٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيْهِ مَنۡ

یہ لادنی اللہ کی ہے دے گا ہے

يَشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

جس کو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے

عظیم الشان پیغمبر کی قدر کرو وہ جس رسول کو یہ لادنی اور اس
امت کو دے گا عرب کا رسول اور اللہ اللہ اللہ علیہ السلام۔ چاہے کہ
مسلمان اس انعام و اکرام کی قدر سمجھا نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان
تعلیم و ذکر کے مستحق و متعلق ہونے میں کوئی نہ کرے اس کے صحت کے
لیے یہود کی مثال بیان کرتا ہے جس جنہوں نے اپنی کتاب اور پیغمبر سے
استغناء کرنے میں سخت نفرت اور کدالی دئی۔ (عمر حمزہ)

ذٰلِكَ۔۔۔ بہت رسول تعلیم و رسول اور ذکر کی گمراہی۔

فَضْلُ اللَّهِ۔۔۔ اللہ کا فضل ہے ہر رسول اللہ پر کہ ان کو پیغمبر کے لئے

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ وَلَا يَتَمَنَّوْنَ

اگر تم سچے ہو اور وہ تم کو سچے نہ سمجھیں گے

أَبَدًا يَأْقَدُ مَتَّ أَيْدِيَهُمْ

اپنا زمانہ کاموں کی وجہ سے تنہا کرتے ہو گئے ہیں

وَاللَّهُ عَلَيْهِم بِالظَّالِمِينَ

ان کے ہاتھ اور ذرا کا قہر معلوم ہیں سب گنہگار

اگر سچے ہو تو دلیل پیش کرو اور سچائی میں کہہ دو۔ یہی اور سچائی اور راستہ کے بار بار کہانی ہے کہ با شرف کے لیے ہم سے ہم اللہ کے راست اور اللہ اور تمہارا جنت کے حقدار ہیں جس دن اپنے ہر جنت میں پہنچے۔ لیکن اگر واقعی دل میں سچائی سمجھیں ہے ہمارے ہمارے میں ہے کہ تو خداوند کے دہانے کو نہ مٹیں سے دل برداشتہ ہو کر محبوب حق کے اختیار اور جنت اطراف میں کہتے ہیں سرے کی آواز کرتے ہیں کہ یقیناً معلوم ہو جائے کہ ہمارا خدا کے پاس ہے اور ہمارے ہر کوئی طرفہ میں وہ ایک سرے سے خوش ہو گا ہر سو کہ ایک جگہ کہہ گا اور راستہ کو راست سے ملے گا اس کی زبان پر قہر افشا ہو گا۔ خدا تلقی الاحیاء محمداً و حزبہ اور یا حیدر العجاہ و القریبہ طیبہ و بار و شریبہ اور حسب جاء علی نالہ اور یسری لایہی ابوبک سقط علی الصوت مع سقط علیہ الصوت و غیر ذلک۔ یہاں دیکھا، خدا کے نکالت ہیں جو دنیا کی کسی کئی مصیبت سے گھبرا کر نہیں غافل تھا، ہذا ہر جنت کے اختیار میں موت کی قدر، رکھتے تھے ہمارا ان کے اعمال و حرکات خود شہادت دیتے تھے کہ موت ان کو دنیا کی تمام باتوں سے زیادہ اترنے سے قال القی علی علی وسلم۔ "لو دلت علی افضل فی سبیل اللہ ثم اصحابتم افضل" اس کے واقعہ میں ان بھرتے تھے ان کے افضل و حرکات ان کو ان سے بڑا کر سوت سے ارٹے وارا کوئی نہیں۔ وہ سرے کا ہمیں کر گھبراتے اور بھاگتے ہیں اس لیے نہیں کہ یہ وہاں دلتہ ہیں تو ان کیسے کا گئے۔ لیکن اس لیے کہ دنیا کی جنت سے ان کا بچہ بھی نہیں ہر بار رسول میں کہتے ہیں کہ اگر کوئی کہے کہ میں سے مجھ سے ہی وہی حراز میں بکرا چاہیے تو میں نے کہانی افضل و طہار سے روز دنیا کی طرح ظاہر ہے کہ وہ ایک لمحہ کے لیے موت کی آواز نہیں کر سکتے۔ ہر گھبرا کر اس زمانہ کے بہرہ وران کے اس واقعہ کو بھلنے کے لیے موت موت انہاں سے موت کی قہر کرنے لگتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت ملی ان کو نہ دلی، رسالت میں ہے کہ انہاں میں سے کوئی یہودی موت

آیات اللہ کو چھٹا جائے کہ کئی اللہ تعالیٰ نے تو رات و نیر میں ہم بڑا دست نئی آواز میں ملی اللہ علیہ وسلم کی وہی نہیں اور ان کی حاجی آپ کی رسالت یہ کام نہیں ان کو چھٹا آپ اللہ کو چھٹا ہے۔ (تحریر جلی)

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

اور اللہ راہ نہیں دیتا ہے انصاف لوگوں کو

و جمعیت پسند ہدایت سے محروم رہتے ہیں
یعنی ایسے سوائے ہر جمہ سے انصاف لوگوں کو ہدایت کی تو نہیں دیتا۔ (تحریر جلی)

مَنْ يَتَّبِعْهُ يَكْفُرْ۔ یعنی ان کو نہ رہے کی تعلیم وہی مکی اور اس پر عمل کرے گا ہماری ہے۔

لَنْ يَكْفُرَ يَوْمَئِذٍ الَّذِينَ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ۔ یعنی ہر اس پر انہوں نے عمل نہیں کیا اور اس سے قہر، اللہ کی طرف سے ہوئی۔ یَوْمَئِذٍ لَّنْ يَكْفُرَ۔ جسے گواہ عالم کی کتابیں اپنے ہر طرفہ سے ہر طرفہ سے نکالیں گے اور جو سے قہر کا ہے اور ان سے گواہ گواہ نہیں اللہ ان کو جس کی طرح رسالت اس عالم کی ہے جو علم کے موافق عمل نہیں کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا عمل کرنا تھا اسے خدا میں ہر علم سے میری چہ کا خدا کا رکھوں۔

بَشَرٌ نَحْنُ الْقَوْمُ يَوْمَئِذٍ يَكْفُرُونَ۔ اس قوم سے مراد یہودی ہیں جنہوں نے قرآن کو چھٹا اور توہمیت کی ان آیتوں کی بھی تفسیر کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلالت کر رہی تھیں۔

يَكْفُرُوا بِالْقَوْلِ الَّذِي رَسَلُوا فِيهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یعنی جو لوگ خود علم پسند ہیں انہوں کو ہدایت نہیں کرتا یا مطلب ہے کہ جو لوگ اللہ کے علم کی طرف سے پہلے ہی عالم قرار پا گئے ہیں انہوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ (تحریر جلی)

قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِن

تو کہ اسے یہودی ہونے چاہو اگر

رَعِبْتُمْ أَنْ تَكُونُوا يَهُودَ مِنْ

تم کو دہائی ہے کہ تم دوست اور اللہ کے

دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوْا الْمَوْتَ

سب لوگوں کے سوائے تو مٹا اپنے مرنے کو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ دے رہے تھے) اس اشخاص ایک انہی نے کھڑے ہو کر عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سارا مال چاہو کیا اس کے ہر چیز میں حدیث اشتقاق رسولی نے بیان کی۔ متفق علیہ۔

دور ان خطبہ گفتگو کا مسئلہ: امام ابو حنیفہ نے فرمایا آیت **وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ** کا تعلق ہے کہ حاشا احادیث اہل کلام لایا جائے اور آیت کو احادیث کا نام قرار دیا جائے یہ ممکن نہیں (کیونکہ آیت فقہی ہے اور احادیث فقہی ہیں جو مفید یعنی نیک اس لئے آیت پر فتویٰ دیا جائے گا اور نہ احادیث کو رک کر دیا جائے گا) اگر یہاں تو حقیقہ کا کشف نامی ہے کہ آیت پر عمل کی جائے اور خطبہ کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کلام کرنا جائز نہ تھا۔

امام ابو حنیفہ نے فرمایا کلام مطلقاً حرام ہے جو صحابہ سے کیا جائے ہے۔ اس الی غیر نے حضرت ابن عباس حضرت ابن عمر اور حضرت علی کی طرف نسبت کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ یہ حضرات امام کے بعد نہ ہونے کے بعد کلام اور نماز کا کردار دیتے تھے۔

خطبہ کے دوران نماز: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دربارِ نبویٰ کا کرم مہمان بھی ہے کہ چاہے تو تم نے خود رکعت کی یہ حدیث بیان نہیں کرنا اور یہ اس سے خارج کر دی ہے لیکن اس حدیث میں ہر باعروف کی بھی اجازت کی ہے اور ہر باعروف کا یہ حدیث بیان کرنا اس سے بلند ہے لہذا حدیث بعد ان بیان اس پر حال ان صحابہ میں تاہم یہ اولیٰ ثابت ہوتا ہے۔

دراصلی نے طعن میں حضرت انس کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی مسجد میں آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے اور انہوں نے کھڑے ہو کر دعا کی اور کہہ کر نماز سے فارغ ہوا حضور خطبہ دیتے ہوئے کہہ رہے۔

گاؤں میں جموع کا مسئلہ: اتفاق ملا صحرا میں نماز بعد از نماز جموع کا مسئلہ امام ابو حنیفہ کا قول ہے کہ وہ میدان جو شہر کے محکم میں ہے (یعنی شہر کے باہر) ہے اگر چند آدمی ہوں تو باہر سے گاہ میں نماز جموع جائز ہے۔ بعد ان نماز کے لئے جماعت کا دعائیہ لفظ کا بھی لفظ کا ضروری ہے۔ جس کا لفظ ہی جماعت ہی دعا لگ کر رہا ہے۔

امام ابو حنیفہ نے فرمایا بعد از صرف صحرا یا بیابان میں یا جائز ہے صحرا یا بیابان سے نکلنا ہے جو شہر میں کہہ سکیں ہوں دار ہوں وہاں ایک عالم بھی ہو جو عالم سے عظیم کا حق دلا سکا ہو۔ تو ان کو دارہ عالم سے عظیم کا حق دلا سکا ہو کہ اس کی قدر رکھ کر ہوں ایک عالم بھی ہو جس کی طرف تعلق ضروری نہیں اور جواز کیا جائے۔

حالیہ یہ کہ جب دعا پڑھی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سہ نبوی میں) بعد از نماز دیتے تھے۔ (اپنی سختی میں نہیں

مسئلہ: خطبہ جو باوجود حاضرین کے لئے کلام کرنا حرام ہے خود خطبہ نہائی دے اور باطنی نہ دے اور امام کا بعد از امام باوجود نیکو کہی جاتی ہے۔

مجسین میں حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے آج ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام خطبہ دے اور ہر چیز ہر اشخاص کی بات کرنا اور اسے سنا جائے کہ جسے چاہے وہ کہے اور اسے بات کی (یعنی یہ کہنا بھی ہے) امام اس نے حضرت ابن عباس کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد کے دن جب امام خطبہ دے اور ہر چیز کوئی شخص بات کرے تو وہ کہے کی طرح ہے جو کہنا ہے اپنے لوگوں کو اسے ہونے (بہر حال) اور یہ وہاں حدیث خطبہ کے وقت حرم کلام پر دلالت کر رہی ہیں اس طرح آیت **وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ** کا تعلق ہے کہ خطبہ کے لئے بھی (خطبہ کے وقت) بات کرنے کی حرم پر دلالت کر رہی ہے۔

حضرت حسن و حسین کے لئے منبر سے اترنا: اس لئے کہ امام ابو حنیفہ نے حضرت پر وہ کی حدیث نقل کی ہے۔ حضرت پر وہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ راستے میں میں اور مجسین سرخ (یعنی سرخ و صوری) انہیں پہنے پاؤں پاؤں پہنے ہوئے آگے دوڑیں کی جاں میں لڑیں تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما منبر سے اتر آئے اور دونوں کا الفا کر پائی گواہی دیا کہ انہوں نے فرمایا انہوں اس کے رسول نے گا کیا ہے کہ تہا سے مال اور تہا مال اور ایک مسلمان ہے میں نے ان دونوں میں کوئی فرق نہیں دیکھا تو میں نے چلے دیکھا تو مجھ سے نہ کہ کیا آخر میں نے اپنی بات (یعنی خطبہ) کا کلام کہ دونوں کا فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کی فرمائید واری: امام ابو حنیفہ نے حضرت جابر کی روایت سے بیان کیا کہ بعد کے دن جب منبر پر حکم ہو گئے تو فرمایا چلو جاؤ ان مسعود نے یہ حکم کیا اس وقت وہ مسجد کے دروازے پر تھے۔ وہیں چلے گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر چکی فرمایا بعد از مسجد اور جاؤ۔

دوران خطبہ ایک شخص کا سوال: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے ایک شخص آیا اور فرمایا تمبہ کی دوکانوں میں اس کی طرف اشارہ کیا کہ وہاں ہے۔ کہ اس نے انہیں بلا واسطہ ہی بات دیا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اس کے لئے کیا کیا کرنا ہے اس نے جواب دیا (صرف بلا واسطہ اس کے رسول کی سمت) فرمایا تو اس کے ساتھ ہو گا۔ جس سے چلے بہت ہے۔ یہ وہی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا سوال: حضرت انس کی روایت سے بعد کے دن

کے بازار میں بیچنے اور احوال چار غیر اسے اس کا اعلان ہے اسے نکاح وقت لازم ہو سے نہ افسوس ہو چکی تھی۔ خطبہ دوم تھا۔ بہت سے حضرات کو یہ بازار چلے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ قہر توڑ سے سے حضرت سے کہے۔ جن کی تعداد بارہ تھائی گئی ہے (یہ روایت ہے) اور ان کے مراعات میں جان قربانی ہے (مصلیٰ) اور بات حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ میں فرمایا کہ اگر تم سب کے سب جیسے جانتے تو یہ ایک ساری داری مذہب کی آگ سے بھر جاتی (یہ روایت بھی اسی کی تھی)

امام شمس رحمتہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ چوتھائی قافلہ میں سے خطبہ بھی تھا۔ جو ملک شام سے آیا تھا اور چارہ دین میں اس کا قافلہ تھا امام شمس رحمتہ اللہ علیہ سے کہ آیا کرتا تھا۔ اور جب وہ دین کے لوگوں کو اس کی آمد کی خبر ملتی تھی تو سب مرد و عورت اس کی طرف دوڑتے تھے۔ یہ میں سے خطبہ اس وقت تک مسلمان نہ تھے بعد میں داخل اسلام ہوئے۔

اور میں نے بھی تو اس واقعہ کو یاد کیا کہ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ بعد میں انبیاء و مریدین کی اور خلفہ اہل حق (عظیم صوفی) (اسرار صوفی) (مسم)

انہی نے حضرت چارہ دین سے جان کیا ہے کہ وہ ایک خطبہ کا نام کرتے تھے (لاہور)۔ یہ بھی تھا کہ وہ کسی کی آمد میں اگر ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر ہو کر اچھا کرنا چاہے کہ وہ اس کی طرف چلے جاتے تھے۔

صاحب باب الخصال نے لکھا ہے کہ چارہ دین اور انبیاء کے مسلمان اس آیت کا نازل ہوا صاحب باب نے یہ بھی کہا کہ میں نے دیکھا میں نے اس واقعہ میں حضرت چارہ دین سے سنی دینوں واقعہ کا ذکر کیا۔ کچھ کا ذکر بھی ہو قافلہ کے آنے کا بھی اور طریقہ دین سے دینوں کا ایک ہی ہے۔ افسوس

میں اور ان لوگوں کے کہ اہل حق (ایک سال) ایک سال کے بہت حجاز و شہاد کے سفر میں گئے وہ میں نے خطبہ تک شام سے بہت دین کے دین میں فروخت کرنے کے لئے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہوا کہ خطبہ سے دینے تھے ماضی کا کافر شہاد کا دین سے ایک پہلے سے و کر رہے تھے اس کے اور ہم وہ چاہتے تھے کہ اس نے خطبہ چارہ دین کی طرف چلے گئے وہ پہلے میں ہی قافلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ میں صرف چند آدمی رہ گئے تھے میں نے حضرت کو کہہ دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ پر جسم اس کی جس کے ہاتھ میں کی جان ہے اگر تم میں سے (خطبہ میں) کوئی ایسا نہ تھا تو ادنیٰ آگ سے بھر جاتی اور تم سب کو ہمارے لئے جاتی۔

حاصل کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا کہ وہ خطبہ سے رہے تھے کہ میں نے خطبہ بھی دیکھا تھا کہ میں نے ملک شام سے آیا تھا اور جب وہ یہ تھا کہ میں نے اس واقعہ کو یاد کیا کہ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ بعد میں انبیاء و مریدین کی اور خلفہ اہل حق (عظیم صوفی) (اسرار صوفی) (مسم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور انہی حضرات چارہ دین تھے اس واقعہ میں شامل تھے۔ (عظیم صوفی)

وَلِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا مُّغْفِرًا

اور جب دیکھیں سودا گری یا لہو یا تفریح تو کہیں

إِلَيْهَا وَتَرَكُوا قُلُوبًا مَّالِيَةً

ان کی طرف اور تھک کر چھوڑ جائیں گے

عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهِوَمَنْ

اللہ کے پاس ہے سوچنے سے کہیں سے اور

التَّجَارَةُ وَاللَّهُ خَيْرٌ مِّنَ الرِّزْقِ

سودا گری سے اور اللہ بڑا ہے روزی دینے والا

تاکہ مروج ہو میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ قرار ہے جسے اسی وقت چارہ دین قافلہ ہاں سے ملے کہ ایک سال کے ساتھ اعلان کی غرض سے نکلا ہوا تھا۔ پہلے سے شریعت دین کی کچھ لوگ وہ دین سے کہ اس کا تھی۔ (ذیل) کہ یہاں کا خطبہ کا حکم ماضی کی طرف ہے جس میں سے حضرت کے لئے قافلہ نکلتے ہیں۔ لہذا یہاں کا خطبہ چارہ دین ہو چکا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ اس وقت کہ وہ خطبہ سے پہلے تھی۔ یہ حال خطبہ کا حکم معلوم نہ تھا کہ لوگ پہلے کے حضرت کے ساتھ بارہ آدمی (جن میں خطبہ دین بھی تھے) رہے۔ اس پر آیت اتری یعنی سودا گری اور دنیا کا تکمیل تلاش کیا جو یہ وہ آدمی دولت حاصل کر کے ان کے پاس سے ہو کر خطبہ کی محبت اور اس اگر وہ دولت میں حق ہے۔ وہی تھا کہ جو سے روزی کا حکم جس کی بارہ تم ان کے چلے گئے اور ان کو روزی ان کے ہاتھ میں ہے اور وہی پہلے روزی دینے والا ہے اس واقعہ کے حکم کو یہاں دیکھیں ہوا ہے۔ اس سبب وہ خطبہ کے بعد سودا گری میں آئے تھے جو وہ سودا گری سے ہے۔ "بَلَّغُوا لَهَا خَيْرًا مِّنْ خَيْرِهَا" (سورہ) "لہو" کہتے ہیں جو اس چیز کو کہ ان کے پاس سے خطبہ (ذیل) کہ یہ جیسے تکمیل تلاش کیا یہاں سے کہ وہ روزی کا خطبہ سے تھی فرمایا ہو۔ (عظیم صوفی)

دوران خطبہ لوگوں کے جانے کا واقعہ

ایک ہوا کہ وہ یہ واقعہ تھا کہ ان کو روزی ہوا سے قافلہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے رہے تھے کہ یہاں کا ایک چارہ دین قافلہ ہوا کہ وہ

உணர்வு-நினைவு-செயல்

عبداللہ بن ابی سہیف کی ہرزہ سرائی

[illegible]

انہی اہل خانہ علیہ وسلم سے جا کر ضرور نقل کرتا تھا، امید ہے کہ اللہ اپنے نبی و مومنین کو ایسا کام ضرور جلال فرمائے گا جس سے ہماری اہل حق تصدیق ہوگی۔

عبدالرحمن بن ابی بکر کے قتل کی

اجازت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار

حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا چاہتے ہیں کہ میں اس کی گواہی دے دوں اور میری دعا ہے کہ آپ کے حضرت لڑنے کے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے نکلے کہ وہاں اپنی کار کرات کرے آپ کے پاس لے آئے ایک روایت میں یہاں سے نکلے کہ وہاں اپنی کار کرات کرے یا آج آج ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں اس کے لیے چاہتا ہوں کہ لوگ کہیں کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو لے کر آئیں۔ (کوئی ان کا ساتھ نہ دے) لیکن کوئی کہنے کے کہ اس کا کیا کرنا (یہی مناسب ہے) چاہتے ہیں کہ اس کا (سمونا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت طرح پر آئیں ہوتے تھے۔ سخت گری کہ چاہتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خفت گری کے وقت نہ آئیں ہوتے تھے) غلط وقت ہو جاتا تو وہاں سے تھے۔ نظر دالوں کو کہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی خصوصیات سے نہ ہوا کی (گندہ) لوگ میں دیکھ رہے تھے۔

عبدالرشید علی کا حصول حرم کائنات

عظیمہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبی کاتب لکھایا۔ وہ اس خبر کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھایا۔ مجھے جہالت پہنچی ہے کہ ان قسم کے لوگوں کی اپنی نبی کے نام سے لکھا گیا تھا کہ تم جس نے آپ کے اس پر کتاب بدل فرمائی ہے۔ میں نے اس میں سے کوئی کچھ نہیں لکھا۔ یہ قطعاً جہالت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نبی کی خبر نہیں دلا سہارا دانا جانا۔ ان تمام کے ساتھیوں نے جو انصاف تھے اور وہاں موجود تھے۔ عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں اس لئے کہ ان کے کوئی کچھ نہیں دلا سہارا دانا۔ نبی نے ان کی خبر وہاں کو لکھوا کر جاری کی جو عرض اپنی نبی کے طور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول لکھایا اور انصاف کی طرف سے ان سے یہ طاقت کی یہ چیز نہ ہونے کی اور لوگوں نے اس کو سمجھا کر فراموش کیا۔ یہ اسے بچا کے کا نام ہے۔ چاہے کہ میں (تم کو کہوں تو) یہ دیکھیں جو یہاں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں انہوں نے نہیں لکھا تھا کہ ان کی خبر سے حضور ہو گئے۔ یہ کہ کا حدیث کہ خبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ چلتے تھے۔ ان بات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جانے سے گھٹنے لگے۔

حضرت سعد بن حضرت انس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے تو سب سے پہلے حضرت سعدی

میں پھنس گئی ہے تم اسی طرف چلو حسبِ اہکم لوگ وہاں جا کر کوٹلی کو لے آئے۔ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا۔

مناٹن کی پیشانی اور مسلمان ہونا

مناٹن نے جب کوٹلی کو آئے تو کچھ ناچار قبیلہ جواہر پورہ وادی کی کے ساتھ ان ساتھیوں کے پاس آئے جیسا کہ ساتھ وہ پہلے تھا۔ اگر دیکھا کہ اس کا بیٹا ایک دیکھا جا کر بڑا لڑکا سب اپنی جگہ بیٹھے ہیں کوٹلی پہنچ گیا ابلی جگہ تھیں اٹھا ہے۔ جب وہ ساتھی ان حضرات کے قریب آئے گا تو انہیں نے کہا: اور نہ پاس نہ آؤ۔ کچھ کا کچھ تم سے کہو بات کرنی ہے۔ یہ کہہ کر قریب آ گیا اور وہاں تم کو کھانسی کی قسم کھ کر پھرتے ہیں۔ یہ تاڑ کر کیا تم میں سے کوئی یہاں سے اٹھ کر لو کے پاس گیا اور اس نے کوٹلی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی کی قسم کی اطلاع دی تو جیس نے یہاں کی قسمی سب نے عجب نہ بخش خدا کی قسم ہم میں سے کوئی ابلی جگہ سے اٹھا ہی نہیں۔ کچھ کا کھانسی کی قسمی بات تو (یہاں) لوگوں کے پاس ہی رہی اور (وہاں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا کا رزق سب کا قیام کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا: کچھ کا پہلے کچھ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے ایک حصہ۔ جس بے شہادت رہا جس کو کھانا کے رسول ہیں۔ گویا پہلے میں مسلمان ہی نہیں ہوا تھا۔ اب اسلام آیا ہوں۔ ساتھیوں نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر دعائی کا طائرہ دو تاکہ وہ (اسطے) میرے لئے استغفار کریں۔ چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے کندھ کا اقرار کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا کی حضرت کی۔

حضرت عبداللہ بن عبد اللہ بن ابی النبی کا

باپ کو مدینہ میں داخلہ سے روکنا

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادیِ حنین پہنچے تو حضرت عبداللہ بن عبد اللہ بن ابی النبی آئے جو نہ کہ کوٹلی کی صحابی میں بلکہ کچھ (وہاں) معصوم تھا تا کہ کسی خاص دولت کی ان کو کاشش ہے۔ جب ان کے باپ کا وادہ نہ کرنا تو حضرت عبداللہ نے اس کو خدا یا خدا اس کا اٹھا پاؤں (بندہ) دلوں میں لے لے کہا اسے اپنی کیا کر رہا ہے؟ حضرت عبداللہ نے جواب دیا۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلاکت میں دس گنا پ دیتے ہیں دلی میں ہو سکتے ہاں آپ کو کوٹلی معلوم ہو جائے گا کہ عزت و ان کو کچھ چاہو دیکھ لو کہ آپ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آہ اس عرصہ میں جو مسلمان سامنے سے گزرتے۔ حضرت عبداللہ اس کو تیزی کے ساتھ آگے جانے دیتے (اور) باپ کو روک دیتے تھے) اور باپ کہتا تھا تو اپنے باپ کے ساتھ آگے کر رہا ہے۔ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روکے اور کچھت دریا تلے کی۔ عرض کیا کیا کہ حضرت

بلکہ آٹھ بہت تیز رفتاری سے دوڑا کہ جو سکون ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن حسان نے اس روز ان ابی سے فرمایا میرا گروہ دستہ نہ رہیں بلکہ مدینہ کی جگہ پر گیا۔ جس کے سرے سے اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ نہ رہی۔ ان ابی نے کہہ دیا ہاں وہ (میرا دستہ ہی) تھا اب وہاں یہ تو تاڑ کر تم کو کس نے اٹھا رہی۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزواتی تھی کہ ابھی وہ مرا گیا۔ ان ابی نے انہیں ہی چھوڑ دیے اور گھٹنیں ہلا دیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوٹلی کا گم ہونا

محمد بن عمرو نے حضرت ابن عمر کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوٹلی قصویٰ وادہ (کے گنگے) میں سے گم ہو گئی۔ مسلمان ہر طرف اس کو کاشش کرنے لگے۔ ایک مناٹن تھا وہ یہ ملے جو انصار کی اس جماعت میں شامل تھا۔ میں مسلمان بن کر بنی ہاشم اور اسید بن حنیفہ رضی اللہ عنہما سے ملے یہاں سے چلا۔ بڑا بڑا کھانسی کا حصہ ہے۔ ان لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوٹلی کونسی ہے اس کو کاشش کر سہے چلے۔ کچھ کا جیسا ابلی اور وہ کچھ اٹھاں کو کاشش کیوں نہیں رہا مسلمانوں کو یہ بات ناگوار ہوئی کہ انہوں نے کہا کہ خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں ہو گیا۔ حضرت اسید بن حنیفہ نے ملے مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اٹھاں پہنچا ہو گا لیکن اگر یہ بات نہ ہوتی تو خدا کی قسم میں نے چھوڑ دیتا۔ اگر یہاں رہتا۔ جب یہ کوٹلی میرے دل میں تھا تو وہاں سے ساتھ لے کر گئے آ یا تھا کچھ کا میں کوٹلی والی کی طلب میں آ یا تھا۔ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کوٹلی سے کبھی نہ جاتی آتالی پاؤں کی خبر تو یہ کہہ رہے ہیں (ابلی کی کوٹلی خبر نہیں) مسلمانوں نے کہا خدا کی قسم ابلی بھی تھا ہے (ابلی کی) کوٹلی وہاں نہیں ہو گی اور نہ کسی پہلے کھانسی میں ہم سے ساتھ نہیں گئے۔ اگر ہم کو میرے دل کی حالت معلوم ہوتی تو میرے ساتھ ہی نہ دیتے۔ اس کے بعد نہ کوٹلی ہو گیا۔ چاہے اس کو کاشش کر مسلمان کچھ پر حملہ کر دیں گے۔ مسلمانوں نے اس کا سلطان چیلنگ دیا۔ یہ ساتھیوں سے بھاگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا کہ چلا کر ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت جبرائیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہی لے کر آ گئے (اور انہی کی اطلاع دینے کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اور ساتھیوں میں رہا تھا) ساتھیوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوٹلی کونسی گئی اور اس نے ان کو ابلی کا ساتھ نہیں بتایا۔ بلکہ جو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کوٹلی کی گمشدگی سے بہت بڑی باتیں بتا کر رہے ہیں۔ (خبردار نے فرمایا) علم طیب سوائے خدا کے کسی کو نہیں ہو سکتا۔ اب مجھے کوٹلی کا مقام بتا دیا ہے۔ تمہارے سامنے کوٹلی کے اندر کوٹلی موجود ہے اس کی جگہ ایک اور حالت

مردانوں کی حقیقت یہ تھی جھوٹ کہتے ہیں کہ ان کو اس سے اعتقاد پیدا نہیں ہوا۔ آپ کو اس بات سے کہ کُل نہیں مخلص اپنی اغراض کے پیش نظر زبان سے باتیں کرتے ہیں اور دل میں کہتے ہیں کہ جھوٹ ہوا ہے۔ میں پھر اس ایک بات پر کیا تصریح کرتا ہوں کہ ان کی انتہائی غلطی اور غبار ان پر پڑا ہے۔ بات بات میں کہہ دوں گا کہ ہم اپنے جی چاہا تو اس صورت میں ایک واقعہ کو ذکر کیا جاتا ہے جس میں انہوں نے سرسرا جھوٹ دیا اور اٹھنے اٹھان سے ان کی تخریب کی۔ (عمر رضی)

اَتَّخِذُوا اٰیٰمَنَا هِمَّ جُنَّةٍ

انہوں نے رکھ چکا اپنی قسموں کو اعمال کا کریم

قسموں کی آڑ میں اپنی جھولی حسین کاٹتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور جہاد میں اسلام کے انہوں سے اپنی جان و مال خود بخود رکھنے کے لیے ان ہی قسموں کی آڑ بکارت ہے۔ جہاں کُل بات کا دل رکھنا ہے سرسرا جہاں ہر مسلمان کی طرف سے ساتھ کا خوف اور ذرا جھولی حسین کا کریم ہو گئے۔ (عمر رضی)

فَصَدَّقَا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ

پھر دیکھتے ہیں اللہ کی راہ سے

اِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ

وہ لوگ بُرے کام چاہا جو کر رہے ہیں

اسلام کے راست میں رکاوٹ ڈالتے ہیں یہ یعنی اسلام اور مسلمانوں کی سب سے بڑی گنجائش اور عیب جوئی کہ کہہ سہول کو اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں اور ان کی کو جہاد مسلمان دیکھ کر دھڑکا کر جاتے ہیں تو ان کی جھولی قسموں کی ضرورت ان کی نگاہ میں نہیں رہتا بلکہ سہول تک پہنچ جاتا ہے۔ اس سے جہاد کا کام نہ کیا جاتا بلکہ ان ایک شخص جب تک جہاد ضرور نہ دیتا وہی جہاد کرتا ہے خود جھوٹ اور غریب ہی سے کہیں نہ تو اسلام اس کے دل کی انتہا تک پہنچا دیتا۔ (عمر رضی)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا اَنَّهُمْ كَفَرُوْا

یہ اس لیے کہ وہ ایمان لائے پھر منکر ہو گئے

فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ قُرْءَانًا

پھر ہر گت گئی ان کے دل پر ۱۳۳۱ اب تک نہیں

کہا جی حلقوں (جو قائم ہائے گئے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شراب والے ہو گئے۔ چنانچہ جو شخص بھی جس کے قبیلے میں تھا اس نے آزاد کر دیا۔ اس طرح سب آزاد ہو گئے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا۔ جو یہ سے نکاح کرنے کی وجہ سے سو گھروں والے آزاد کر دیے گئے۔ اس پر کہتے تھے کہ ان کے جہاد سے بڑا دوا دوا کر دے اور ان کی جھولی نہیں ہوئی۔

حضرت جو یہ بیٹا غلاب: محمد بن عمر نے یہاں جہاد حرام دیا وہاں ان کو وہاں کی کہ حضرت جو یہ نے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے خود دلت پیسے میں سے غلاب دیکھا کہ چاند ٹپ سے چل کر میری گور میں آ کر رہا ہے۔ میرے کسی کے سامنے جان کہ اس کو من سب نہیں کہا جیسا کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ہم کو بتائی کہ جیسا کہ جنت مجھے غلاب (پہاڑوں) کی امید ہو گئی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آزاد کر کے کھتے سے نکال کر دیا۔ تب بھی اپنی قوم کے بارے میں کا کہیں کہا۔ یہاں تک کہ مسلمانوں نے خود ان کو آزاد کر دیا۔ میرے چچا کا بیٹا میں ایک آدمی جس اس نے مجھے آزاد کر چڑھائی تھی وہ مجھے معلوم بھی نہ تھا (کہ میرے دشت دار آزاد ہوئے تھے) انہیں میں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

حادث کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینا حافظہ میں نہ کہ لے جان کیا کہ حضرت جو یہ کا باپ حادث بن ابی ضرار جو یہ کا سو وفد دے کے لے آئے (دوستی) انہیں میں جہاں جو یہ کے لیے بے کلام ہو کر چلے آئے ان کے اپنے دلوں میں سے وہاں دلت جو یہ سے بھر جتے بہت پہنچ آئے اس نے ان دلوں کو جھولی کی کسی گھٹی میں چھپا دیا اور اپنی حالت کا گواہی دینی کے سوا کچھ نہیں چلایا کر دے۔ اور عرض کیا کہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے میری بیٹی کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ اس کا کہہ رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ وہاں دلت کہاں ہیں جو تم نکال کھائی میں چھپا آئے تو یہ جتنے ہی حادث ہوا تھا۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں بے شک وہ وہاں جنت مجھے بہت زیادہ سے تھے اور میں نے ان کو چھپا دیا تھا۔ (عمر رضی)

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّكَ لِرَسُوْلِكَ وَاللّٰهُ

اور اللہ جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے اور اللہ

يَشْهَدُ اَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ اَكْذٰبُوْنَ ۝

گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں

ہے اور ملک میں سے اکثر عورتوں کا گھرانہ ہے کہ یہ سب کا سب یوں
میں ملے رہا ہے ابھی میں اس کی کہ ہے کہ عورتوں کا یہ ہے ان شامہ تھوڑی۔

عبداللہ بن علی کا جمعہ کے دن کا معمول

[illegible]

میدانِ اُحد میں منافقت چل گئی: اُحد کے میدان میں اس کا خدائی نکل گیا اور وہ اس سے جتنی جلی انتہائی عظیم کی جلی جلتی کر کے تباہی و تفرقہ کو لے کر رہ گیا کہ کچھ موت آج۔

سچا ہے اس کو نے منافقانہ مقبول سے روکنا

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد سے فارغ ہوئے اور وہیں بیٹھا
خارجی کر رہا تھا۔ اس وقت اس کا دل آوارہ تھا۔ چہرہ پر غم تھا۔ سب حالت یہ
آج بھی کئی روز اور گزرا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ بعض صحابہ اسے دھڑکے سے ہو گئے
اور اس کے پیڑ سے نکل کر کہنے لگے: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کام تھیں، رکنا
تو ہے۔ جو کام کیا کسی سے بھی نہیں بات تو اس کا دل نہیں کڑا رہا ہے۔ یہ حالت
میں آئے پھر۔ یہ ماضی ہو کر تو کوئی کی گزریں چھوٹا چھوٹا ہوا ہر گھر گیا
اور کہتا جاتا تھا کہ گویا میں کسی بد بات کے کہنے کیلئے نکلا تھا۔ ماضی تو اس کا
کام اور مطلوبہ ما کر نے کیلئے گزرا تھا۔ احوال چھوڑ کر اس کی بات سمجھ کے وہاں سے
پرل گئے انہوں نے کہا کیا بات ہے؟ تو کہا میں تو اس کا کام سمجھ کر نہ
کے لئے نکلا تھا۔ احوال چھوڑ کر اس کی بات سمجھ کر اس کے لئے کیلئے گئے اور
امانت اپن کر کے لئے گئے کہ اب کسی بد بات کے کہنے کے لئے گزرا تھا۔
تھا۔ اگلے کئی روز یہ حالت تھی کہ اب کسی بد بات کی بات نہیں کرنا۔

الحاصل في هذا المجال

انہوں نے کہا خیر اب تم وہاں چلو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے خدا سے تعین کیا جا چکا ہے اس نے کیا مجھے کوئی ضرورت ہے نہیں۔ (احمد علیہ السلام)

سے منافقوں پر لعنت کرنے کی طلب ہے لیکن حقیقت میں یہ مسلمانوں کو لعنت اور بددعا کرنے کی تعلیم ہے۔

آپ کا شکریہ۔ لیکن، کسی طرح حق سے بھرے جاتے ہیں۔
(عظیم عمر)

وَلَا إِقْبَالَ لَهُمْ تَعَالَى اسْتَغْفِرْ لَكُمْ

اور جب کہ ان کو آؤ صاف کیا دے تم کو

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَرْسُلُهُمْ وَرِثَتُهُمْ

رسول اللہ کا حکمت ہے اپنے سر اور ہاتھ

يَصُدُّونَ ۖ وَهُمْ مُتَكَبِّرُونَ ۝

کہ وہ لکھے ہیں اور وہ قلموں کے ہیں *

منافقوں کا تکبر: بعض ایسے منافقوں کی کوئی شرم نہ صاف
 طور پر کھل جاتی اور کذب و ہدایت کا پردہ کشی ہو جاتا تو انکے کہنے کو (اے
 نبی! بدلتے ہیں کیا) آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر
 اپنے سے قصور معاف کر لیا اور اصل طریقہ و علم کے استحقاق کی رستہ سے
 حق کو اپنی تہذیبی منافقت لہرایا اور فرار و فرار و تکبر سے اس پر توجہ نہ تھے
 اور بے ایمانی سے گردان کر دیا کہ جو سچا کہہ کرے گا تو بعض بد مناف
 کہہ دے کہ ہم کو رسول اللہ کے استحقاق کی ضرورت نہیں۔ (صحیح بخاری)

آیت کا شان نزول: نزول سورۃ کے بعد جب عہدِ نبویؐ آیا تو
جسٹ ثابت ہو گیا تو انہی نبیؐ کے کیا کیا وہ غلاب میرے حلق خست آیات
نازل ہوئی ہیں۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر
(سودی کی درخواست کہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے شہادت کی دعا
کراؤں گے۔ ان نبیؐ کو کہہ لیا کہ تم نے کچھ ایسا ماننے کا مشورہ
دیا۔ میں ایمان لے آیا۔ پھر تم نے رکوع کا کہنے کا حکم دیا۔ میں نے اپنے
مال کی رکوع بھی دے دی اب اس کے ساتھ ان کی بات پائی تو انہی کی قسم
صلی اللہ علیہ وسلم کو عہد کر دیا اس پر اللہ نے آیت **فَلَمَّا أَتَى**
الْمَدِينَةَ مَلَأَهُ رِيقًا نازل فرمایا اس کے
بعد ان آیت میں حضورؐ کی اس زکوٰۃ پر جو کہ ان کے بعد آیا
ہو کر مر گیا۔ (عبدعزیز)

اس نئی حالت میں ہے کہ سفیایں رداۃ نے اچھا منہ دیا نہیں، جانب بھجوا لیا اور
خطبہ بکھر کے ساتھ فرمایا آگے سے ٹھوکر کھانکھا کی آواز آئی اور اس آیت میں

سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ

یاد ہے، ان کے لیے تو معافی چاہیے ان کی

فَاحْسَنَ صُورَتِهِ

بہترین شکل کی تہذیبی صورت

انسانی صورت ہر سب جانوروں سے انسانی کی عظمت انجلی ہے۔ دیکھتے ہیں بھی ان خصوصیات و صفات کی شکل بھی تمام عالم سے ممتاز بلکہ سب کا مجموعہ اور عکاسی ہے۔ عربیہ سے لے کر ”اسیلی“ کہتے ہیں۔ (خبردار)

وَاللَّحْيَةُ الْقَاسِيَةُ۔ یعنی لہان اور کھڑا لہان برداری اور باخاری، ہر مال تم جیکہ کرتے ہو انہیں کہہ سکتے ہو تم کس کا چاند سے لگا۔

بالکلی۔ یعنی کامل عفت کے ساتھ جیسا کہ یہ ساری کائنات ایک صالح عظیم کی اسٹی اور وحدت کی شکل عکاسی کرتی ہے۔

بَعَثُوا۔ اور اسے گواہ بنے تبار اسے نقشے بنائے۔

فَأَشْنَتْ أَفْئِدَتَهُ۔ تمام عبادوں سے زیادہ خوب صورت تہذیب نقشے بنائے تبار میں لگا کہ دیکھتے سب سے اعلیٰ تہذیبی ہے اور بہترین اور

یہ بھی کہ تمام جہاں سے اعلیٰ علم حاصل اور معرفت کے عالم (خبردار)

صفت صورت گری: صورت گری، درحقیقت خالق کائنات کی خصوصی صفت ہے اس کے ساتھ ہی اس نے تمام مخلوق کا نام صورتاً اپنے ساتھ کر کے کائنات میں آتی اس مخلوق پر اور ہر جنس میں کئی اقسام شکل پر نوع میں اضافہ مختلف اور ہر صفت میں انکس کر دیا اور افراد مختلف بنائے جیسے جیسا کہ ایک کی صورت دوسرے سے نہیں آتی ایک نوع انسانی میں عکس اور عکسوں کے اختلاف سے نفسوں اور قلوب کے اختلاف سے عقل و صورت میں کیجے ہوئے انتہا درجہ انجلی میں ہر فرد کی شکل و صورت کا سر سے سب سے ممتاز اور ایک کی جرات انگیز صفت صورت گری ہے کہ جس طرح وہ چلتی ہے۔ انسانی چہرہ جو چہ جہات مرغی اچھے سے زیادہ عجیب اور ان چہروں انسانوں میں ایک ہی طرح کا چہرہ ہونے کے باوجود ایک کی صورت دیکھ کر دوسرے سے نہیں ملتی کہ کچھ کا وہ خواہ ہو جائے۔ (سوال میں علم)

وَالْيَهُ الْمَخْصِيَّةُ يَعْلَمُ مَا فِي

اور انکی طرف سب کو بلکہ جانتا ہے جو کچھ ہے

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ

آسمانوں میں اور زمین میں اور چاہتا ہے

مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ وَاللَّهُ

جو تم چھپاتے ہو اور جو کھول کر کرتے ہو اور اللہ کہ

زَادَ تَجَالُوتِ فِي قَوْمِيَّتِ كِي يُبَادِ

زاد تہجارت میں قہر اور قہر کی تفریح کو قہر اور گروہ بندی کی بنیاد بن گیا۔ اسی طرح ملک و وطن کی بنیاد پر کچھ گروہ بندی ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب جان کو زائد انسان خود کو ایک اور کسی طبقہ کو ایک رنگ اور خاصیت کا گروہ کوئی زبان بولنا ہوا سب کا ایک برادری قرار دیا پس قرآن **وَاللَّهُ يَخْتَارُ مَن يَشَاءُ** (خوشن سب کے سب آپ میں سے بدلی بدلی ہیں) اسی طرح کفار کو ایک قوم کے ہیں وہ اسلام کی نظر میں ملت واحد ہیں یعنی ایک قوم ہیں۔

اختلاف رنگ و زبان گروہ بندی کا ذریعہ نہیں ہے

قرآن کریم کی نہ گروہ احدیت میں اس پر ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلیاتی آدم کو صرف کا فرض دیا، گروہوں میں تقسیم فرمایا، اختلاف رنگ و زبان کو قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی مثال اور انسان کے لئے بہت سے سو فیاض پر مشکل ہونے کی بنا پر ایک عظیم نعمت قرار دیا ہے مگر اس کو قرآن میں گروہ بندی کا ذریعہ بنانے کی اجازت نہیں دی۔

ملت اسلامیہ کا اشتقاق اور ملت کفر کا اشتقاق

یہ دو اسلامی برادری اور اسلامیات جنس سے تھوڑے ہی عرصہ میں مشرقی و مغربی ہندوستان کے گروہوں میں کچھ بے شمار فرقہ واریت کی شکل میں پیدا ہوا۔ جس کی قوت و طاقت کا مطالعہ دنیا کی قومیں نہ کر سکیں۔ جو انہیں نے گھرانہ بن کر گروہ بنائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام نے چاہی پان کر دیا۔ مسلمانوں کی عظیم ترین صفت واحد و یکہ اور ہر زبان اور رنگ اور نسب اور خاندان کے مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے ان کو باہم گرا دیا۔ اس طرح دشمن اسلام کی بنیاد کے لئے میدان صاف ہو گیا۔ جس کا نتیجہ آنکھیں آج دکھائی دیتی ہیں کہ مشرقی و مغربی کے مسلمان جو ایک قوم ایک بدلی تھے اب چھوٹے چھوٹے گروہوں میں تقسیم ہو کر ایک دوسرے سے برا بھلا ہیں۔ اور ان کے مطالعہ پر کفر کی عالمی قوتیں بھی انکشاف دیکھ کے ہر جو مسلمان کے تہذیب میں ملت واحد ہی معلوم ہوتی ہیں۔ (سوال میں علم)

وَاللَّهُ يَتَعَلَّمُونَ بَصِيرَةً خَلَقَ

اور اللہ جو تم کرتے ہو دیکھتا ہے بنا

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِالْحَقِّ وَصُورُكُمْ

آسمانوں کو اور زمین کو اور صورت تمہاری

يَهْدُوْنَا فَكُفِّرُوا وَتَوُكَّلُوا

تم کو ہدایت کیا گئی ہے مگر تم کو اللہ سے اعتماد ہو کر پڑا ہے

بشریت نہایت کے معانی نہیں ہے نہ کوئی کیا مری جیسے وہی ہادی کا کرچے گئے۔ لیکن خدا آسمان سے کسی راستے کو بھیجے گا تو ایک راستہ اور راستہ میں حفاظت بھیجے گی اس لیے انہوں نے فکر اختیار کیا اور وہ لوگوں کی ہدایت کرنے سے انکار کر دیا (یعنی اس آیت سے یہ ثابت کرنا کہ وہی کا شرکین کا کافر ہے اعلیٰ علیٰ کل ملوک ہے اس کے برعکس ان کو یہی کہہ دے گا یہ ان لوگوں کے فکر پر دلائل کر دی ہے جو اس آیت کے شرک سے انکار کریں یہ وہی پہلے دلائل سے پہلے وہی ہوگا۔ (عمر حسن)

ذَلِكَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ۔ افسوس کہ ان کا کفر تھا۔ افسوس کہ ان کا کفر تھا۔ افسوس کہ ان کا کفر تھا۔

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ ان کو عذاب دردناک ہے

وَأَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَمِيدٌ

اور اللہ نے میری برائی کی اور اللہ ہے پروردگار سب تر لوگوں کا

اللہ کو کوئی ضرورت نہیں ہے وہ اپنی ہدایت کا کام ہی نہیں نے مدد موز پڑا تو اسے ضرورت نہ تھی۔ (عمر حسن)

وَأَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ۔ اور اللہ کی رحمت سے کیا اور حج سے بے نیاز ہے۔ وہ لوگوں کو بھیجے گا تو اس کی مراد اور احسان ہے اور جو عمل خود اپنے شر پر راضی ہو وہ قابلِ عفو نہیں ہوتا (یہی اللہ کی رحمت سے بے نیاز ہو گیا) وَأَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ۔ اور اللہ حج سے بے نیاز اور فاسق کوئی تفسیر مرد اور حالت میں ہے اس کو کسی کی عفو کی حاجت نہیں۔ (عمر حسن)

وَعَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا

وہی کہتے ہیں مگر ہرگز ان کو کوئی راز آئے گا نہ

وہ لوگوں کی غرض اور موت کا بھی انکار ہے۔ (عمر حسن)

قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ

کہہ دیں کہ تم سے میرے رب کی تم کو پھر اٹھایا ہے

لَتُبْعَثُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذَلِكَ

تم کو جتنا ہے جو تم نے کیا اور یہ

عَلَيْكُمْ يَذَاتِ الصُّدُورِ أَلَمْ

معلوم ہے میں کی بات کیا ہوگی

يَا لَكُمْ نَبُوءُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ

نہیں تم کو خبر نہیں لوگوں کی جو مکر وہ کچے ہیں

قَبْلُ قَدْ أَتَوْا بِالْأَمْرِ هُمْ

پہلے۔ پھر انہوں نے بھی سزا اپنے کام کی

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اور ان کو عذاب دردناک ہے

اصل نکتہ سے خطاب نہ بھی تم سے پہلے ہر قسم کی "ما توفوا" اور ہر نکتہ کی گنجینہ قرآن کا خطاب گہرا یہ خطاب ال نکتہ ہے نہ عمر حسن) وَأَلَيْتُمْ لَتُبْعَثُنَّ۔ اور اس کی طرف تم سب کو اٹھ کر دیتا ہے اس کے مسائل نہ مہر اور ہر حال کو اختیار کر کے اپنی صلاحیت کو خارج نہ کر دے (دوسری زندگی میں) تم کو پھر بھی صورتیں پہنچا دیا جائے گا۔

يَذَاتِ الصُّدُورِ۔ یعنی ان کے دل سے اسرار ان فطرت سے باخبر ہے جو ہر قسم کے خیال پر مشتمل ہوتے ہیں جو ہر قسم کے معلوم ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے تو وہی لوگوں کی نفسان کو دیتا ہے کہ ہر قسم سے اس کی نسبت (یعنی عقل و فہم) اور ایک جیسا ہے اللہ پختہ ہے۔ یعنی نہ کار کیا تم کو پہلے کافروں کے ساتھ اور خطاب سزا کی خبر نہیں ہوگی ساری کافروں سے سزا دینے کا وجہ تو مکر وہ اور اسباب ہیں کہ ان کے دل پر۔

وَأَلَيْتُمْ لَتُبْعَثُنَّ۔ یعنی تم کو پھر بھی اٹھایا جائے گا اور انہوں نے دنیا میں اپنے مکر کے شر کا سزا چکھ لیا۔ وہی کامل معلوم ہے عقل اور اذہان عقل۔ عقل کا اسطر و شکل ہادی ہر حال۔

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ یعنی تم میں سے کچھ عذاب دردناک (عمر حسن)

ذَلِكَ يَلَكُمْ كَأَنْتُمْ لَتُبْعَثُنَّ

یہ اس لئے کہ اتنے تھے ان کے اس

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَعَالُوا الْبَشَرِ

ان کے رسول بھیجے ہیں ہر کچھ کا آدمی

بِإِذْنِ اللَّهِ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ

عَمَّ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ السَّمْنَ

بِهَيْدٍ قَلْبَهُ

وَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ شَاءَ مَا يَدَّبَّرُ

مصیبت سے جنگدل نہ ہو مگر کہے

دنیا میں کوئی مصیبت نہ آتی اس کی مشیت اللہ کے ہاں جس کا پہنچنا مومن کو جب اس بات کا پہنچنا ہے تو اس پر کبھی اور بدل ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر صورت داک شفیق کے فیصلے پر ماضی رہنا چاہیے اور یہی کام ہے۔

و شوا نصیب دشمن کہ شود پاک بخت

سرداران سلامت کہ فخر آزادی

اس طرح اللہ تعالیٰ مومن کے دل کو کبر و تکبر کی راہ دکھاتا ہے جس کے بعد مومن اپنی جان کی تحریک دیکھ کر کبھی نہیں چلا اور اپنی عزائم کو کبھی نہ دہراؤ اختیار کرتا ہے۔ (مختصر حاشیہ)

مَا كُنَّا نَحْنُ مُصِيبَتُهُ - یعنی کسی شخص کو کسی عرصہ کی کوئی مصیبت نہیں پہنچتی مگر اس کے ذمہ سے ان سے مراد ہے تقدیر اللہ تعالیٰ اور ارادہ اللہ تعالیٰ۔

وَالَّذِينَ يَدَّبَّرُ الْقَوْلَ - یعنی جو لوگ بے ایمان ہیں، دیکھتے ہیں اور اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ اس پر جو مصیبت آتی ہے، وہ بالکل ان کے خدا کے نہیں آتی اور پہنچان دیکھتے ہیں کہ ان کے دلی مصیبت پر کسی اور شخص کو خدا نے دلی آتی نہیں۔

فَلَمَّا قُلْنَا - لیکن اللہ کبھی اور حکیم اور خدا کی قوتیں مدد فرماتا ہے۔

مسئلہ تقدیر: اسی دلی کا جان ہے کہ جس حضرت اہل نبی کعب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے دل میں تقدیر کے حلقے بگڑ رہے ہیں اور کیا ہے اب آپ کوئی حد حد میں فرما دیجئے تاکہ اسے میرے دل سے شکر اور کر دے۔ حضرت اہل نے فرمایا: اگر اللہ تمام آسمان و زمین اور زمین کے باشندوں کو خطاب دے تو اسے سننا ہے اور وہ عالم نہیں آرا رہے گا اور اگر ان کو یہاں رحمت کرنے کی رحمت ان کے سوال سے پہلے ہوگی اور اگر وہ احد کے عہد پر آج سامنے نہ خدائیں فرما کر کہ گئے وہ ایک تبار اہل تقدیر پر نہ ہو گا اللہ تعالیٰ ان کو فرمائے گا جان و رکھو جو کوئی کوٹے والا ہے اور تم سے بڑے کا نہیں اور جو کوٹے والا نہیں وہ بڑے کا نہیں۔ اگر اس شخص کے مخالف (دوسرے مخالف شخص) پر تم مرنے کا تو دربار میں ہاں گے۔

اس کے بعد میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے جا کر یہی دریافت کیا کہ حضرت عبداللہ نے بھی (حضرت اہل نبی کعب کے خطاب کی طرح)

اس کو کہا کہ آپ کو غامی (جنت کے اندر رہنے مکانوں کے بھی دانگ ہوں گے، وہ صاحب مکانوں کے مکانوں کے بھی وارث ہوں گے، مکانوں کے یہ مکان جنت کے اندر ہی ہوں گے کہ وہ صاحب اش کی اطاعت کرتے تو یہ مکان ان کو ملنے کے ہوتے۔

سید بن مسعود اسی بیان میں ہیں کہ وہ راضی تھے کہ اسی مرد یہ اور پہنچنے لے (پہنچتے ہیں گنگ سٹے) حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کے (۲) فرشتے ہیں، اور اگر ہوں گے۔ ایک جنت میں، دوسرا دوزخ میں جب کوئی مکر اور دوزخ میں چلا جائے گا تو اس کے جنت والے مکان کے مالک اہل جنت ہوں گے، ایک جنت والے مکان والے دوزخ میں جائیں گے۔

قبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ سوال:

مجھ میں حضرت اہل نبی روایت سے آیا ہے کہ وہ بڑے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دوسرے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس شخص کو صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمت کی کتاب ملے۔ مومن مکان دینا ہے جس شہادت دینا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس سے کہا جاتا ہے دوزخ کے اندر جاتا ہے، دوسرے اس مقام کے کہانے جنت کے اندر لے جاتے ہیں اور مالک اللہ علیہ وسلم۔

ورثہ نہ دینے کی سزا: ان بعد سے حضرت اہل نبی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وارث کی میراث سے بھر گیا ہے (یعنی وارث کو اس کی میراث حصہ دینا) اللہ جنت وال میراث اس کی کاٹ دیتا ہے۔ (مختصر حاشیہ)

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

اور ان لوگ کفر ہوئے اور ان کی آیاتوں کے خلاف آجی

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

وہ لوگ ہیں دوزخ والے رہا کریں

فِيهَا وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۚ مَا

اس میں بدترین جگہ یا پہنچے نہیں

أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ إِلَّا

کبھی کوئی تکلیف

اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَلَٰکُمْ

خود آپ کی زوجہ اور اولاد آپ پر

بیوی بچوں کی محبت بہت بڑی چیز ہے جس کی محبت اور غرضی
جس کو اللہ اور اس کے احکام کا پورا پورا ہے۔ ان نعمتوں کے پیچھے کسی
دعا کا ادراک کرنا ہوتا ہے جو ان سے مراد ہے۔ یہی اللہ کی
فرمائش اور دعا ہے کہ کسی وقت میں تم کو ملے۔ اس پر تم کو
آفت سے نکل دیا جائے۔ خبر ہے کہ اہل بیت کے لئے اللہ نے
نعمتوں کا سبب بھی وہ شخص ہے جس کے لئے اللہ نے کسی کو
جس کی محبت کا احساس ہو رہا ہو کہ اللہ نے اس کے لئے کتنی نعمتیں
لے کر رکھ رکھا ہیں۔ ان نعمتوں سے جو اللہ نے اس کو عطا کرنے سے
جس کو عطا کیا، اور اس سے اس کی خاطر اس پر ہر بار کرنے کے ساتھ ساتھ
اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم سب کو اس اور اس کی اولاد کی قائل کی ہوتی
ہے بہت اچھی بات ہے۔ اس پر اس کی طرف سے اس کی محبت کوئی اور ایک
کاموں میں اس کا کمال ہے۔ اس کی یہ صلاحیت اللہ سے جو اس نے عطا کی
کیلیے، قیامت عداالت میں ہے۔ "محلنا اللہ معہم بعلقہ و منہ" (خبر جاری)
لکھنا کہ وہ جہنم میں۔ لیکن تمہارے اہل و عیال حقیقت میں تمہارے دشمن
ہیں۔ ان کی کوئی اور نیت نہیں ہے کہ وہ تم کو ہار دے۔

سبب نزول: تفسیر اللہ کے لئے ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
کہہ دیا ہے کہ وہ مسلمان ہو گئے اور انہوں نے ہجرت کر کے مکہ کو چلا
لیکن ان کے اہل و عیال نے ان کو گھبراہٹ کر دیا کہ جانے کی بات ہے۔ اس
الہام کا یہ اثر ہے کہ اہل و عیال نے کہا کہ تمہارے مسلمان
ہونے پر تم کو کوئی اور نیت نہیں ہے۔ اس لئے اس کا دل ہلاکت سے بڑی
چیز کی حالت میں مسلمانوں نے ان کی ہجرت کا دل نہ رکھا۔

اسی طرح اس نے عطا کیا کہ اس کا قول تھا کہ یہ سارا آیت کا
تفسیر ہے۔ اس نے کہا کہ "اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَلَٰکُمْ" کے پانی جسم میں
کس میں داخل ہوئی۔ یہ آیت ضرور (عید میں) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
کتنی میں داخل ہوئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں مالک عیسیٰ علیہ السلام تھے آپ جب
میں جہاد میں جاتے تھے ان کے لئے یہی ہے ان کے سامنے وہ اللہ کی
کمال میں تھے۔ یہاں پر ہے اور کچھ تھا کہ ہم کو اس کی ہجرت کا ہمارے
ہیں۔ اس طرح ان کے کمال میں تھے۔ یہی چاہیے کہ اللہ نے ہمارے ساتھ کیا ہے۔
اسی کے تعلق میں آیت کا آفسریت تک میں نہیں داخل ہوا۔ (خبر جاری)

فَاَحْذَرُوهُمْ وَاِنْ تَعَفَّوْا

۳ ان سے بچو اور اگر معاف کرو

وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَاِنَّ اللّٰهَ

اور درگزر اور بخشنے والا ہے

عَفُوٌّ رَّحِيْمٌ

بخشنے والا اور مہربان ہے

اہل و عیال کو معاف کرتے رہو۔ ان کی باتوں کو انہوں نے تمہارے
ساتھ دشمن کی طرح کوئی بات نہ کی۔ ان کی باتوں کا مزید نہ ہونا چاہیے کہ
انعام کے لئے ہے۔ وہ اپنی باتوں میں اپنا سبب بھی شروع کر دے۔ اس کے لئے
دعا کا لکھنا اور ہم پر ہم کو چاہیے۔ ہم کو اللہ نے عطا کیا ہے۔ اس کی باتوں
اور ان میں اس کو صاف کرنا ضروری ہے۔ اس کے لئے ہم کو اللہ نے عطا کیا ہے۔
تمہارے ساتھ صبر کرنا کہ اللہ تمہاری دعا کو صاف کر دے گا۔ (خبر جاری)

تفسیر اللہ کے لئے ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
عید میں تھے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے تو
انہوں نے دیکھا کہ ان سے پہلے ہجرت کر کے گئے تھے (اے) کہ وہ اللہ کی
سبب کچھ بچے ہیں۔ یہ وہ کہ ان کو اپنے اہل و عیال میں خدایاں نے
اور ان کی کمال میں مسلمان ہو گئے۔ لیکن ان کی باتوں کو انہوں نے
دیکھا کہ وہ اس آیت "اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَلَٰکُمْ" کے لئے ہیں۔ ان کی ہجرت کا
صاف کر دے کہ ان سے وہ کہہ دے کہ ان کی عطا کی ہے۔ اس کے لئے ہم کو اللہ نے عطا کیا ہے۔
صاف کر دے کہ ان سے وہ کہہ دے کہ ان کی عطا کی ہے۔ اس کے لئے ہم کو اللہ نے عطا کیا ہے۔

تفسیر اللہ کے لئے ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
کہہ دیا کہ ان کی باتوں کو انہوں نے تمہارے ساتھ صبر کرنا ضروری ہے۔

لَمَّا اَفْوَاكُمُ وَاَوْلَادِكُمْ فِتْنَةً

تمہارے مال اور تمہاری اولاد میں فتنہ کیا گیا

وَاللّٰهُ عِنْدَہٗ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

اور اللہ سے اس کے لئے بڑا اجر ہے

اس سوال و جواب کا امتحان ہے کہ میں اللہ کی باتوں کو
ہے کہ ان میں فتنہ کیا گیا ہے۔ اس میں ہمیں کہہ دیا کہ ہم ان فتنوں کو
فراموش کرنا چاہیے کہ ان میں فتنہ کیا گیا ہے۔ اس میں ہمیں کہہ دیا کہ ہم ان فتنوں کو
فراموش کرنا چاہیے کہ ان میں فتنہ کیا گیا ہے۔ اس میں ہمیں کہہ دیا کہ ہم ان فتنوں کو

ایسا کہہ دے کہ وہ اللہ کی باتوں کو فراموش کرنا چاہیے کہ ان میں فتنہ کیا گیا ہے۔
حق تعالیٰ نے اس کا اللہ کی باتوں کو فراموش کرنا چاہیے کہ ان میں فتنہ کیا گیا ہے۔ اس کا

الضَّلِيلَةِ مِنَ الظُّلُمَةِ إِلَى النُّورِ

بگئے کام اندھروں سے اُٹھنے میں ☆

یہ بھی کفر و کفر کے اندھروں سے نکال کر ایمان اور علم و عمل کے اُبھارے میں لے گئے۔ (تفسیر)

مِنْ خَلْقٍ مَّشْهُوٍ بِهِنَّ ۚ فَهَؤُلَاءِ مِنْ عَمَاءٍ وَ نَجَارٍ وَ بَنَاتٍ لَهُمْ دَرَجَاتٌ مِّنْ رَّحْمَةِ رَبِّكَ الْعَلِيِّ ۚ

وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَبِغُلَامٍ صَالِحٍ

اور جو کوئی یقین لائے اللہ پر اور کسے کچھ بھلائی

يُذْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

آبیں کو داخل کرے اور میں نیچے بہتی ہیں جن کے

الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا قَدْ أَحْسَنَ

خبریٰ خدا دین ان میں بہت بہت خوب دی

لِللَّهُ لِرِزْقٍ ۚ

اللہ نے ہی ان کو روزی ☆

یہ جنت سے زیادہ بھرپوری کہاں ہے گی۔ (تفسیر)

اللَّهُ يَتُوبُ عَلَيْهِمْ جَنَّتُمْ عَنْ ذُنُوبِهِمْ ۚ وَاللَّهُ يَتُوبُ عَلَيْهِمْ جَنَّتُمْ عَنْ ذُنُوبِهِمْ ۚ وَاللَّهُ يَتُوبُ عَلَيْهِمْ جَنَّتُمْ عَنْ ذُنُوبِهِمْ ۚ وَاللَّهُ يَتُوبُ عَلَيْهِمْ جَنَّتُمْ عَنْ ذُنُوبِهِمْ ۚ

اللَّهُ يَتُوبُ عَلَيْهِمْ جَنَّتُمْ عَنْ ذُنُوبِهِمْ ۚ وَاللَّهُ يَتُوبُ عَلَيْهِمْ جَنَّتُمْ عَنْ ذُنُوبِهِمْ ۚ وَاللَّهُ يَتُوبُ عَلَيْهِمْ جَنَّتُمْ عَنْ ذُنُوبِهِمْ ۚ وَاللَّهُ يَتُوبُ عَلَيْهِمْ جَنَّتُمْ عَنْ ذُنُوبِهِمْ ۚ

لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَ

اللہ وہ جس نے سب سے سات آسمان اور

مِنَ الْأَرْضِ وَمِثْلَهُنَّ

زمین بھی اتنی ہی ☆

سات آسمان اور سات زمینیں ☆ بھی زمین کی سات ہے انہیں

یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ اس میں اللہ عز و جل نے اللہ عز و جل کی

وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا

یہ اللہ نے ان کے لئے عذاب کا

وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ

فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ

سو ڈرتے رہو اللہ سے اُسے عمل والو

الَّذِينَ آمَنُوا

جن کو یقین ہے ☆

تقویٰ والوں کو تحذیر ہے کہ اللہ سے ڈرو اور اس کی

دوستی رہنا ہے کہ جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو جائے کہ خدا کی

آپ کی رضا ہو۔ (تفسیر)

فَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ

کہہ کہ اللہ سے ڈرو کہ جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو جائے کہ خدا کی

آپ کی رضا ہو۔ (تفسیر)

فَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ

کہہ کہ اللہ سے ڈرو کہ جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو جائے کہ خدا کی

آپ کی رضا ہو۔ (تفسیر)

فَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ

کہہ کہ اللہ سے ڈرو کہ جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو جائے کہ خدا کی

آپ کی رضا ہو۔ (تفسیر)

فَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ

کہہ کہ اللہ سے ڈرو کہ جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو جائے کہ خدا کی

آپ کی رضا ہو۔ (تفسیر)

فَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ

کہہ کہ اللہ سے ڈرو کہ جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو جائے کہ خدا کی

آپ کی رضا ہو۔ (تفسیر)

فَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ

کہہ کہ اللہ سے ڈرو کہ جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو جائے کہ خدا کی

آپ کی رضا ہو۔ (تفسیر)

ایک ایسا نظم ہے کہ وہی ہے جوئی کی طرف تیرے صوفی ہے اور تیرے سے کی
جتنی کہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ایک کی ہے۔ (اقتصاد)

یعنی امر خداوندی اور قضاء الہی اور تقسیم ربّانے
میں چارکی ہے۔ (تفسیر طبری)

[illegible]

اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ
تاکہ تم ہونا کہ وہ ہر شے پر
قَدِيرٌ ۚ وَاَنَّ لِلّٰهِ قَدْ اَحَاطَ
اُستطاعت ہے اور وہ نے ہر شے میں پہنچا ہے
بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝۱۰
ہر شے کی خبر

[illegible]

الحمد لله رب العالمين

واقعہ صوبہ بہارت ہے کہ جن طرح ان آسمان سے نازل ہونے والی وحی کی حالت میں ہے۔ چار سو سات آیتیں کہیں کہیں اور کہیں واضح وصورت میں ہیں۔ اور پہلے ہی حقیقت کی صورت میں نہ ہوتے ہیں اور ایک نہایت کاغذ پر ایک لکھ چکا کروم پہلے حقیقت میں تو کیا جس طرح سات آیتوں میں ہزار آیتیں کے درمیان نہ کاغذ ہے اور ہزار آیتوں میں ایک لکھ لکھ آیتیں آباد ہیں اسی طرح ایک نہایت درود ساری زمین کے درمیان بھی کاغذ اور ہوا کاغذ اور پھر زمین اور اس میں کوئی خلق آباد ہے یا یہ حقیقت کہ زمین ایک اور سے ہے جہت میں۔ قرآن مجید اس سے سادہ ہے اور روایات حدیث کے انسا یاد سے میں آتی ہیں ان میں انکار عادت میں ان کے بعد کہ ان کے خلاف ہے بعض نے اس کو گناہ ثابت قرار دیا ہے بعض نے موضوعات کے تحت کہہ دیا ہے اور حقائق یہ صورتیں ممکن ہیں۔ اور ان کی کوئی اپنی واحدی ضرورت اس کی تحقیق پر متوقف نہیں نہ علم سے قریش میں ان عشر میں اس کا سوال ہو گا کہ ہم ان حالت زمین کی واضح صورت اور بھی قرعہ اور اس میں جسے دینی حقیقت کی تحقیق کریں اس لئے اس صورت یہ ہے کہ کہیں اس میں ایمان نہ آئیں اور تحقیق کریں کہ زمینیں آگ آیتوں کی طرح سات ہیں۔ اور سب کاغذ قبولی نے اپنی قدرت کا سہ پہا قرآن کے ساتھ اپنی واحد قرآن نے بیان کی ہے جس کو قرآن نے بیان کرنا ضروری نہیں سمجھا ہم بھی اس کی فکر تحقیق میں کہیں چاہیں۔ حضرت صف صالحین کا انکی صورتوں میں کیا طرز اصل رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے **أصبحوا أجمعين** اظہار معنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا ہے تو بھی اُسے ہم نے۔ اور جب اس میں تہجد کے لئے کوئی حکم نہیں اور تہجد کی کوئی اپنی واحدی ضرورت اس سے حقیقی نہیں۔ خصوصاً یہ غیر عام کے لئے نہیں ہے یا یہ خاص بھی انسانی مبادی اس میں نہیں لئے گئے ہیں کہ ہم ان کو ضرورت نہیں ہے۔ (دوسری صفحہ)

يَتَذَكَّرُ الْأَمْرِيَّةَ

12/20/2012

الحکام کا خزانہ ولی، جو دنیا کی تمام دولتوں کے لیے اللہ کے احکام کی تعمیل و نفاذ کے لیے اللہ کے احکام کے مطابق ہے۔ آسمانوں اور زمینوں کے حکمرانوں کے لیے ہے۔ (خبر جاری)

اس سے مراد وہی ولی، یعنی ساقی، آسمانوں سے نکل کر سب سے بڑے ساقیوں میں سے ایک ہے۔ (خبر جاری)

خبر جاری: ولی، ساقی، آسمانوں سے نکل کر سب سے بڑے ساقیوں میں سے ایک ہے۔ (خبر جاری)

بعض اصحاب نے کہا ہے کہ ہر زبان میں تمہارے آدم کی طرح ایک آدم ہے اور تمہارے دنیا کی طرح ایک دنیا ہے اور تمہارے ہر اکابر کی طرح

تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ صبح کے بعد سب افراد کے پاس تھوڑی دیر پہلے تشریف لے جاتے ایک روز حضرت زینبؓ کے پاس کچھ اور بھی معلوم ہوا کہ انہیں نے شہ فوجی کیا تھا اس کے فوجی ہمارے میں ہندو ہمارا کئی روز یہ معمول رہا حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰؑ کی کہ آپ وہاں شہ فرما چھوڑ دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا حضرت نے فرمایا کہ میں نے زینبؓ کے پاس شہ فرما تھا مگر اب تم نکلتا ہوں کہ بھر نہیں جو گاؤں یہ خیال فرما کر کہ زینبؓ کی اس کی اطلاع ہوگی تو خود کو لا گئے ہو گئے تھے کبھی کہ آپ اس کی اطلاع کی کہ کہہ کر اس طرح کا ایک قصہ رہا یہ اہلبیت کے حضور (اعلیٰ آپ کے ہم سے تھی جن کے حمل سے صاحبزادے ابواحم قادم ہوئے) اعلیٰ آیا اس میں آپ نے ازواج کی خاطر رحم کھائی کہ ہمارے کے پاس نہ وہاں گویا ہاتھ آپ نے حضرت عصفیہؓ کے سامنے کی تھی اور تاکہ کر دی تھی کہ اور اس کے سامنے انہار ہو حضرت عصفیہؓ نے اسی واقعات کی اطلاع پہنچے سے حضرت عائشہؓ کو دی اور یہ بھی کہہ دیا کہ اور کی سے کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلع فرما دیا آپ نے حضرت عصفیہؓ کو بتا دیا کہ تم نے کہاں ہاتھ کی اطلاع نہ کر کر دی جانے کو منع کر دیا تھا وہ عجب نہ کر کہنے لگیں کہ آپ سے کس نے کہا تھا یہ عائشہؓ کی طرف خیال کیا ہوگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لَا تَأْكُلِي الْعَقِيْقَةَ الْكَبِيْرَةَ" یعنی حق تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی کہ میں ہی واقعات کے سلسلہ میں یا ہاتھ نہ لے کر میں نہ کہنا (تفسیر جلی)

سوچ کر فرمایا: ان سے کہہ دیا کہ یہ کہ حضرت عیسیٰؑ کی تاریخ نے فرمایا میں نے ام ابیہا میں حضرت ام سلمہؓ سے اس آیت کے حصول دریافت کیا کہ ام ابیہا میں نے فرمایا میرے پاس ایسی شہ کی ایک تھی جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شہ کو پسند فرماتے تھے اور اس میں سے کچھ فوجی فرمایا کرتے تھے عائشہؓ نے کہا اس شہ کی کھجور تو کھانا کھا جاتی ہیں یہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس شہ کو اپنے لئے ہم قدر دے لیا میں یہ آیت مذکورہ نقل ہوئی۔

کہہ دیا میں نے اس کی تفسیر میں اس آیت کو کھانا کھا لیا ہے۔

حضرت داؤدؑ کا واقعہ:

اکثر مورخین کا خیال ہے کہ آیت مذکورہ کا نزول حضرت داؤدؑ کے سلسلے میں ہوا تھا جس کی تحصیل میں غوی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجین کی بارگاہی باعث دیا کرتے تھے (ایک بار) جب حضرت عصفیہؓ کی بارگاہی تھی تو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دانگے چاہئے اور اپنے والد کو دیکھنے کی اجازت کی درخواست کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی حضرت عصفیہؓ مذکورہ جلی گئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہلی حضرت داؤدؑ کو حضرت عصفیہؓ کے گھر میں ہی طلب فرمایا، داؤدؑ آگئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے قرأت کی، حضرت

سورة التحريم

غواب میں اس کا چھتے والا عبارت کے اور کتاب سے محفوظ ہے گا۔ (ابن جریر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِأَرْبَعَةِ النِّسْبِ

بسم اللہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ تو جہات

ماصل کرنے کیلئے ازواج مطہرات کی کوششیں

سورہ "ازوب" کے آغاز میں گند چکا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا قیام عیادت فرمایا اور ایک آسمان کے قیام ازواج مطہرات کو بھی خیال کیا کہ ہم کہیں آسمان میں اس سلسلہ میں نہ لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کھانا کھانا شروع کیا کہ جس طرح کہ ایک جہت میں ہے "وہی عیسیٰ علیہ السلام" اور جہت کے اب الہاب الہاب میں ہے حال "سوا بکھرا" بکھرا وہاں پر "وہی" نے یہ سوا بکھرا وہاں سے حضرت عیسیٰؑ کی اطلاع، آخر ازواج نے بعد کیا کہ کھانا کھا آپ سے اس چیز کا مطالبہ نہیں کرینگے آپ کے پاس نہیں ہے مگر اس کی ذرا واقعات کی انکسری ہی تھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ازواج سے الگ کرنا چاہا تا کہ آپ آگے لکھ لے جو "ازوب" میں ہے ذیل ہر کس قصہ کا خلاصہ کہہ دیا میں وہاں میں کچھ واقعات اور بھی نقل کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت ہر گز نہ ہوئی اصل یہ ہے کہ ازواج مطہرات کا جو بہت دور تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس نے قدرتی طور پر آپ میں ایک طرح کی شخصیت پیدا کر دی تھی ہر ایک ذہنی کی تمام کوششیں تھیں کہ وہ ان کو زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت کا مرکز بن کر رہیں کی عکاسی وہاں سے صحیح طور پر کیلئے یہ موقع تھی وہ ذرا اور خوش اخلاق کے احسان کا ہرگز تریں موقع ہوتا ہے۔ مگر اس بزرگ موقع پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جیت قدرتی دیکھی ہی مگر حوال جیت ہوئی جس کی توقع یہ ان کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت سے ہو سکتی

حضرت نے فرمایا اس زمانہ میں ہم تکمیل کر رہے تھے کہ مشائخ نے ہم سے ملنے کے لیے اپنے گھروں کی محل بندی کر دی ہے ایک روز انصاروں (دوست) کی ایسی کے علوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) ہوا اور عشاء کے وقت ہمارے پاس لوٹ آواؤں تھے میرا ہوا وہ زور زور سے چیخ ڈال رہا تھا کہ میرے میں گھر کو گرفتار ہار لگا انصاروں نے کہا آج ایک عظیم حادثہ ہوا گیا میں نے کہا کیا ہوا کیا انسان (شاہ شام) آ گیا ہوا اس سے کہی بڑا افسانہ حادثہ ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو بلا کر دے دی میں نے کہا غصہ کا کام نہ مراد ہو گی، میرا تو پہلے ہی خیال تھا کہ مقترب (شاہ) آیا ہوا اس کے بعد میں نے کیڑے سے پہنچے ہوا چا کر لڑکی لڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے گا کی لڑا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بلائے پر غرق ہے بلکہ ہمارے سب سے کنارہ کش ہو گئے اور میں غصہ کے پاس کیا ہوا دوسری جہی میں نے کہا اب کیوں روٹی ہے کیا میں نے جیسے پہلے ہی نہیں ڈرا ہوا تھا کیا تم عورتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عداوت سے دلی ہے لگے نہیں معلوم کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا خاتمہ ہونا ہے جس میں غصہ کے پاس سے گل کر (صبر کے) خیر کے پاس پہنچا اس وقت خیر کے پاس کیا ہو لوگ پہنچے، رات ہے تھے میں بھی ان کے پاس تھوڑی دیر کیلئے بیٹھ گیا لیکن اندرونی فحش ہو گئے تھے وہاں زیادہ دکان دیا دیا بار خانے کی طرف آیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھس گھس رہے تھے میں نے غصہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غم کیلئے اجازت کی درخواست کرو تھا مگر کیا ہوا پھر دیکھ کر غصہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تھی اور جہاد کا ذکر کیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر دیکھیں وہاں آکر پھر صبر کے پاس ان لوگوں کے قریب بیٹھ گیا جہاں موجود تھے لیکن زیادہ دیر نہ لگا تو کیا پھر جا کر کسی مقام سے کہا میرے لئے داخل کی اجازت کا کہ اس نے اندر جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ گا کہ میں آیا ہوں کہہ دو کہ میرا دیکھ آیا ہوں میرا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارے داخل کی اجازت کی درخواست کی تھی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے میں (ناپس) ہو کر (لوٹ) پھر دیکھ لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا پھر صبر کے پاس پہنچے ہوئے تھے لیکن مکہ کی در سے بعد اندرونی احساس کے تلخ کی وجہ سے اظہارِ غم سے جا کر کہ میرے کیلئے اجازت کی درخواست کرو، غم اندر آیا ہوں کہ میں نے بعد لوٹ کر آیا ہوں کہ میں نے تمہارا ذکر کیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے میں نے دیکھ لیکن پہلے پشت پھری تھی کسی کس مقام سے لگے پھر کہ رسول اللہ نے تم کو داخل ہونے کی اجازت دے دی ہے بات سن کر میں اندر چلا گیا میں نے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کی وجہ

سے پہلو پر چٹائی کے کنارے چائے میں ہمارے لیے چائے کا ایک گلاس ہے جس میں دوست گھر کے دیش گھر سے ہوتے ہیں میں نے سلام کیا اور کھڑے کھڑے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو بلا کر دے دی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف نظر اٹھا دیا اور اپنی بیویوں کو بلا کر دے دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک کمرے کیلئے میں نے کھڑے کھڑے عرض کیا اچھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا دار قریش کا تھا پہلے اپنی عورتوں پر غالب تھا لیکن دینے آنے کے بعد ہم نے اپنے لوگ ہائے جن کی عمر میں اس پر غالب ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بات سن کر سکڑا رہے ہیں نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا تھا اور میں نے اس سے کہا کہ اس کے پاس بات پر غصہ رہا تھا جیسے کہ میری بہن کو تھوڑا سا بھگتا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بات سن کر وہ سکڑا رہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے دیکھ کر بیٹھ گیا اور نظر اٹھا کر کمرے کے در کی چوڑوں کو دیکھا، خدا کی قسم میں کچھ چوڑوں کے علاوہ میں نے کوئی چوڑا نہیں دیکھا، خدا کی قسم میں نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کیجئے کہ آپ کی بہن کو لڑا حالہ حاصل ہو جائے وہم دیکھنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا کیا ہے ہوا یہ کہ وہاں کی عداوت نہیں کرتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھینکے ہوئے تھے میری بات سن کر عین جیسے وہاں لڑا، اس وقت کھینکے ہوئے تھے میں نے عرض کیا کہ اس خیال میں ہوں ان لوگوں کو اللہ نے ان کی عداوت (دل بند) چھڑی دینا میں نے دیکھا (آیت میں ان کو کوئی نصیب نہیں ہے میں نے عرض کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا و مغفرت فرمائی اس میں یہی بات تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے الگ ہو کر گوشہ نشین ہو گئے تھے کیوں کہ حضور نے عداوت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا راز کا تھا۔

اللہ نے اپنے رسول پر خطاب کیا تھا اس لیے حضور اپنی بیویوں سے غصہ رہا میں نے عرض کیا کہ میں ایک دن ایک دن کے پاس نہیں جاؤں گا چنانچہ باب انہیں دیکھ کر، لیکن سب سے پہلے خانقاہ کے گھر حریف نے گئے مانگے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قسم کی تھی کہ ایک عید تک آپ عداوت (یعنی کسی بی بی کے) پاس نہ جاتے لیکن ان کے گھر کی آواز انہیں سے جدا کی گئی ہے میں نے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد آیت کچھ بدل ہوئی نہ بدل آیت کے بعد سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لے آئے اور گھٹے کھانا میں دلی، بچہ و ازادہ جاتے آقا خدا را میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم (کے ساتھ بیٹے) کو اٹھایا کیا پھر میری بیویوں کو یہی اٹھایا یا پھر سب نے اس بات کو اٹھایا کیا پھر خانقاہ نے

حضرت نے فرمایا اس زمانہ میں ہم تکمیل کر رہے تھے کہ مشائخ نے ہم سے ملنے کے لیے اپنے گھروں کی محل بندی کر دی ہے ایک روز انصاروں (دوست) کی ایسی کے علوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) ہوا اور عشاء کے وقت ہمارے پاس لوٹ آواؤں تھے میرا ہوا وہ زور زور سے چیخ ڈال رہا تھا کہ میرے میں گھر کو گرفتار ہار لگا انصاروں نے کہا آج ایک عظیم حادثہ ہوا گیا میں نے کہا کیا ہوا کیا انسان (شاہ شام) آ گیا ہوا اس سے کہی بڑا افسانہ حادثہ ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو بلا کر دے دی میں نے کہا غصہ کا کام نہ مراد ہو گی، میرا تو پہلے ہی خیال تھا کہ مقترب (شاہ) آیا ہوا اس کے بعد میں نے کیڑے سے پہنچے ہوا چا کر لڑکی لڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے گا کی لڑا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بلائے پر غرق ہے بلکہ ہمارے سب سے کنارہ کش ہو گئے اور میں غصہ کے پاس کیا ہوا دوسری جہی میں نے کہا اب کیوں روٹی ہے کیا میں نے جیسے پہلے ہی نہیں ڈرا ہوا تھا کیا تم عورتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عداوت سے دلی ہے لگے نہیں معلوم کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا خاتمہ ہونا ہے جس میں غصہ کے پاس سے گل کر (صبر کے) خیر کے پاس پہنچا اس وقت خیر کے پاس کیا ہو لوگ پہنچے، رات ہے تھے میں بھی ان کے پاس تھوڑی دیر کیلئے بیٹھ گیا لیکن اندرونی فحش ہو گئے تھے وہاں زیادہ دکان دیا دیا بار خانے کی طرف آیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھس گھس رہے تھے میں نے غصہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غم کیلئے اجازت کی درخواست کرو تھا مگر کیا ہوا پھر دیکھ کر غصہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تھی اور جہاد کا ذکر کیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر دیکھیں وہاں آکر پھر صبر کے پاس ان لوگوں کے قریب بیٹھ گیا جہاں موجود تھے لیکن زیادہ دیر نہ لگا تو کیا پھر جا کر کسی مقام سے کہا میرے لئے داخل کی اجازت کا کہ اس نے اندر جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ گا کہ میں آیا ہوں کہہ دو کہ میرا دیکھ آیا ہوں میرا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارے داخل کی اجازت کی درخواست کی تھی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے میں (ناپس) ہو کر (لوٹ) پھر دیکھ لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا پھر صبر کے پاس پہنچے ہوئے تھے لیکن مکہ کی در سے بعد اندرونی احساس کے تلخ کی وجہ سے اظہارِ غم سے جا کر کہ میرے کیلئے اجازت کی درخواست کرو، غم اندر آیا ہوں کہ میں نے بعد لوٹ کر آیا ہوں کہ میں نے تمہارا ذکر کیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے میں نے دیکھ لیکن پہلے پشت پھری تھی کسی کس مقام سے لگے پھر کہ رسول اللہ نے تم کو داخل ہونے کی اجازت دے دی ہے بات سن کر میں اندر چلا گیا میں نے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کی وجہ

[illegible]

WCS

جیسا کہ انسان کو یہ خیال ہو سکتا ہے کہ اللہ کا فطرۃ فرشتے ہیں جو اللہ
سلطنت میں رہتے ہیں۔ انہوں کے اندر ہیں۔ غرض میں یہ خدا میں ہیں۔
خدا کے احکامات کے ساتھ ان کا کام بھی کر لیں گے۔ ان کی ضرورت ہے اور
ہیں، مقابلے کے لئے چاہی کہ ان کو اس سے ہمہ ان کا کام کر گزریں گے۔ ہر حال
فطر کے بچے سمجھتے ہیں کہ ان کے پاس اللہ کا کام ہونا ہے تو ان کی مقابلہ
اللہ کے آگے کر لیا کہ عیسیٰ فطرینی ہی فطرۃ، تو تعجب نہ ہو کہ انہیں تم
فرشتوں کے فطر کا لئے رہے ہو یہ زمین بھی تو اللہ کا فطر ہے اگر اس کو ہم
روئے سے دیکھنا رہی اور سب دیکھتے ہیں چلے جاؤ تو کسی فرشتے کے بھی
آنے کی ضرورت نہیں جو زمین پر لڑیں ہی ہوئی ہے اور یہی فرشتے جاتی ہیں جلتے
بھر کے اندر ہی میں رہیں ہو جاتا ہے آدمی، تو تعجب نہ ہو کہ انہیں فطرۃ
تعجب نہ ہو کہ انہیں فطرۃ، کہا آسمان والے سے تم بے پروا ہو گئے اگر زمین کو ہم
روئے سے دیکھنا رہی اور ان کے بھی والے اور جگہ جگہ میں اور ان کے
چاہی اور پتہ نہ ملے کہ ان کا کام فرشتوں کو آئے ہے اگر فطرۃ اور بھی
مگر تو فطرۃ ان کا کیا ہے کہ یہ فطرۃ ہی فطرۃ ہو رہی ہے اور میں کہوں تو زمین
میں ہر کسی کو ہے کہ ایک فطرۃ کو کہہ کر اسے ان میں کس جاتے تو فطرۃ
ہے انسان کی ہر ایک چیز ان کو ان کا کہیں کس جاتے تو فطرۃ ہے انسان کی اور
ایک فطرۃ ہے فطرۃ ان کے فطرۃ ہے اور فطرۃ ان کو کہہ کر فطرۃ کے فطرۃ سے
کو فطرۃ آدمی کے فطرۃ ان کو کہیں گے ان کی فطرۃ فطرۃ ہے آدمی کے
یہ فطرۃ ان کی خاک ہے اور فطرۃ ان کے فطرۃ ہے کہ فطرۃ ہے ان کی
اور ان کی فطرۃ ان کی فطرۃ فطرۃ ہے۔

نہرو کی سرنگی اور اس کا انجام:

نہرو جیسے عظیم بادشاہ کو جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا وہاں انکم سکندرانے
میں ہراس کا سواغ لے لے نہیں آتا تھا تو کچھ تھا کہ شیروپ میں اس کو

[illegible]

— *Staphylococcus aureus*

[illegible]

2000/01/01

فرماتے ہیں کہ کچھ عصب ہے تم جہاں آؤ گے کوئی ٹکڑا نہیں ہوگا

حرف اللہ کی طرح مت کر چکا ایک وقت نے گاہب ساری دنیا آپ کی
تکلیف دہانی کی دادر آگئی اور آپ کے کامل ترین نشان ہونے کو پورا ایک
اعمالی طبقہ کے تسلیم کر گئی۔ پھر خداوند قدس جس کی فضیلت اور زلی کو
ازل کا ازالہ میں اپنے قلم نور سے شروع اللہ کی تخت پر بٹھل کر بکا کسی کی
وقت ہے کہ جنھوں دفتروں کی چیتیاں کس کس کی ایک خوش کو سامنے؟
جواب دیاں دیکھو ہر سہلہ دیکھو جنھوں پا جال ہے۔ (عمر حوالہ)

قلم کی پیدائش

حضرت مولانا محمد علی صاحب کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم نے اور شاندار سب سے اول اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے
فرمایا کہ: قلم نے عرض کیا کیا تمھیں اورشایا خدا کو لکھ۔ چنانچہ قلم نے ہر
درجہ گہری سے گزری اور کدو کی بھی ہونے والی ہے۔ (تفسیر نے اس
حد تک نقل کرنے کے بعد طریق کیا ہے)

حضرت مولانا محمد علی صاحب کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور شاندار ایسا انسان اور زمین کی پیدائش سے بچاں ہزاروں پہلے اللہ نے
حقائق کی تدبیریں (اندازے) لکھ دیے تھے اور اس کا تخت (تخت و
اقتدار) پائی تھا۔ (مسلم)

پلوتی نے کہا (تقدیر میں کھینچا) قلم کا نور تھا جس کا طول آسمان اور
میں کی اور مانی مسافت کے برابر تھا۔

دینا میں علوم کے نقل اور رسالت کا اور یہ قلم ہے اور قلم کے اور یہ علم
معرفت کے خزانے ایک قرن سے دوسرے قرن اور ایک شب سے دوسرے
شب تک منتقل کئے جاتے ہیں۔

یہ بھی ممکن ہے کہ قلم سے تقدیر پائی کا قلم مراد ہو جیسا کہ مولانا محمد علی صاحب
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے اول قلم پیدا
فرمایا اور پھر اس کو فرمایا "کاتب" یعنی لکھنے کا قلم۔ قلم نے کہا کہ میں ہر دور کا
کاتب ہوں۔ جواب ملا کہ لکھ لے ہر درجہ جو خود ہے اور وہی جو حق است تک
ہونے والا ہے۔ (مسلم اور حوالہ)

پہلی کی پیدائش

آن سے مراد وہی پہلی ہے جو ایک عظیم عالم پائی ہے جو ساتوں
زمینوں کو اٹھائے ہوئے ہے۔ ان میں سے پہلی سے مراد ہے کہ سب سے
پہلے خدا تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے فرمایا کہ اس نے کہا کیا تمھیں؟
فرمایا خدا تعالیٰ کہ: میں اس دن سے لکھ رہا ہوں تک جو کہ ہونے والا ہے

سورة القلم

جس کو خواب میں چلے گا اللہ تعالیٰ سے اس کو نصیحت اور اس کا سبائی اور
تقدیر حاصل ہوگی۔ (ابن جریر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُرْآنِ اِنْدِکَ اَم سے جو ۱۰۰ سورہاں لکھتے ہیں وہ ۱۰۰
ن وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ
قلم ہے قلم کی جو جو کچھ لکھتے ہیں
مَا اَنْتَ بِمُعْجِزٍ لِّہَا وَیَعْبُوْنَ
تو نہیں اس کے قلم کے قلم سے ۶۰

مشرکین کی تردید:

مشرکین کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو (ایسا) پادشاہ ہوا کہ جتنے جتنے کوئی
کہتا کہ شہنشاہ کا اثر ہے جو کہ ایک تمام قوم سے ایک ہو کر ایسی باتیں کر
لے لگے ہیں جن کو کوئی نہیں ہو سکتا حق تعالیٰ نے اس خیال یا قلم کی تردید
اور آپ کی اصل فرمائی یعنی میں یہ اللہ تعالیٰ کے ایسے ایسے فضل کا عالم ہوں
ہوں کہ ہر آگے والا مشاہدہ کرنا ہے مثلاً اصل اللہ کی فصاحت اور حکمت اور انانی
کی باتیں جو غالب و صواب کے دل میں اس قدر قوی تاثیر دیتے ہیں کہ جتنے
کیز و خلاف کی باتیں دیکھ کر خدا پائی کی دلیل نہیں دے سکتے بہت
دیا لے ہوئے ہیں اور کتنے عظیم باتیں "مصلحین" کو دے ہیں جن کو اللہ اور
قوم نے دیا ہے کہ اگر پکارا ہے مگر قلم نے جتنی مسلمات کا جو دشمن و ملعون
اور ان میں سے ایک کیا ہے، وہ ایک دلیل شہادت ہے کہ حق اور جانوں اور ان
دیانہ کو لے والوں کے حالات میں کس قدر زمین و آسمان کا اتحاد ہے
آج آپ کو (ایسا) پادشاہ جنھوں کے کھنڈے پادشاہ کا نقل اور دیکھ سکتے ہیں
جس رنگ میں دنیا کے تمام قبائل اللہ اور اللہ اور اللہ متعین کو ہر زمانہ کے
شریروں اور سب عقلموں نے (دیکھا) ہے جن میں طرح طرح کے ان مصلحین
کے اصل کارناموں پر چاروں سوام کی سرحد کی اور ان جنھوں کینے والوں کا نام
دیکھیں پائی چاروں اقرب ہے کہ قلم اور اللہ کے اور یہ ہے قلم ہوتی تحریریں
آپ کے ذکر خیر اور آپ کے بے مثال کارناموں اور علوم و معارف کو پیش
کے لیے دلائل و دیکھ کر آپ کو دیانہ لگائے والوں کا وہ جو ملو سستی سے

ان میں سے کئی لوگ ایسے تھے جن کے دل میں سرگرمیوں کا ہوا تھا اور انہیں اپنے لیے
کچھ اور کچھ کرنا تھا۔ ان کے لیے یہ آیت تھی:

فَتَنَّاكَ يَا مَعْصُومِينَ ﴿۱﴾ إِنَّ الْخُذَّ

ہم تجھ کو آزمائے ہیں اے مَعْصُومِیْنَ! کہ خُذَّ

عَلَى حَرْفِكَ إِنَّ لَنَا صَارِعِينَ ﴿۲﴾

اور ہم تجھ پر اپنے ہاتھ کے چڑھنے کے لیے

وَالظُّفُورُ وَهُمْ يَتَنَاقُضُونَ ﴿۳﴾

اور ان کے پیرے آپس میں لڑتے ہیں۔

أَنْ لَا يَذِلُّ خُلُقُهَا الْيَوْمَ عَلَيْكَ مَسْكِينٌ ﴿۴﴾

کہ اس کے خُلق اس کے لیے آج نہ ہو گریہ کرنے والا۔

وَعُدُّوا عَلَى حَرْدٍ كَالْوَرِيِّينَ ﴿۵﴾

اور تم اپنے اپنے گھر کے مالداروں کی طرح

گنتی کرو۔ یہ آیت ان کے لیے تھی جو اپنے گھر کے مالداروں کی طرح

فَلْيَاكُرُوا حَافَظًا لِّوَالِدَاكَ الْحَيَّاتَيْنِ ﴿۱﴾

پھر تم اپنے والدین کے تحفظ کے لیے

بَلْ تَحْنُ حَزْرًا مُّؤْمِنٌ ﴿۲﴾

بلکہ تم ایک ایمان والہ عورت ہو۔

یہ آیتیں ان کے لیے تھیں جن کے دل میں سرگرمیوں کا ہوا تھا اور انہیں اپنے لیے
کچھ اور کچھ کرنا تھا۔ ان کے لیے یہ آیت تھی:

یہ آیتیں ان کے لیے تھیں جن کے دل میں سرگرمیوں کا ہوا تھا اور انہیں اپنے لیے
کچھ اور کچھ کرنا تھا۔ ان کے لیے یہ آیت تھی:

یہ آیتیں ان کے لیے تھیں جن کے دل میں سرگرمیوں کا ہوا تھا اور انہیں اپنے لیے
کچھ اور کچھ کرنا تھا۔ ان کے لیے یہ آیت تھی:

یہ آیتیں ان کے لیے تھیں جن کے دل میں سرگرمیوں کا ہوا تھا اور انہیں اپنے لیے
کچھ اور کچھ کرنا تھا۔ ان کے لیے یہ آیت تھی:

إِذْ أَقْسَمُوا لَوْ أَنَّكُمْ مُّصِيبُونَ ﴿۱﴾

جب تم نے قسمیں کھائی تھیں کہ اگر تم کو مصیبت

وَلَا يَسْتَشْفُونَ ﴿۲﴾

نہ ہو تو تم دعا مانگنا نہ کرو۔

یہ آیتیں ان کے لیے تھیں جن کے دل میں سرگرمیوں کا ہوا تھا اور انہیں اپنے لیے
کچھ اور کچھ کرنا تھا۔ ان کے لیے یہ آیت تھی:

فَطَانَ عَلَيْهَا طَيْفٌ مِّنْ رَبِّكَ وَهُمْ

اور ان کے لیے ایک طائفہ سے ان کے لیے

كَآبُوتُونَ ﴿۱﴾ وَأَصْبَحَتْ كَالضَّرِيحِ ﴿۲﴾

اور ان کے لیے ایک طائفہ سے ان کے لیے

یہ آیتیں ان کے لیے تھیں جن کے دل میں سرگرمیوں کا ہوا تھا اور انہیں اپنے لیے
کچھ اور کچھ کرنا تھا۔ ان کے لیے یہ آیت تھی:

جو لوگ اس حق پر عمل نہیں کرتے تھے (سورۃ الاحزاب)

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ

اور نہ آپ کو پتا ہے کہ جو آیت جو آیت آئے گی

قیامت کی ہولناکی:

میں کوئی نہ دے سے جو آتی ہی کتنی سی ہے اور اگر کسی دن کے
ذیروز کو یاد ہو جائے کہ غرقِ چاندی طرح ہوا کہ نہیں کہ کتنا ہی گریہ
مٹی لہجہ کے لیے ہوا و فیل و غنم چندا فحاشا کے جان کیے جاتے ہیں اور
انہیں اس قیامت کوئی کانٹن دینے میں اٹھل کی تھیرا اور تمام لوگوں کا
کاہوتہ کچھ ہے۔ گو انہیں چھوڑے "حاشا" کا گناہ نہ دے "حاشا" کے
جان کے لیے تو یہ قیامت ہے۔ (تفسیر جلال)

كُلُّ بَشَرٍ مِّنْهُم وَاعْدَاءُ النَّارِ عَذَابًا

ہر آدمی اور دشمنِ آگ کو عذاب ہے

قومِ جاہلوں کو عذاب کا انکار:

یعنی قوم "معدوۃ" "معدوۃ" نے اس آیت کی گواہی کو بھلا کر تھا جو ہم زمین
آسمان چاروں سواریاں ہمارے انہوں کو کھٹ کر رکھ دے گی۔ اور حق سے
خبر نہ لیں کہ جو دین کا گناہ ہے ہر آدمی کو عذاب کا عذاب ہے۔ (تفسیر جلال)

فَالْحَاقَّةُ مِّنْهُم وَاعْدَاءُ النَّارِ عَذَابًا

سورہ مدثر سے عذاب کے لیے ہر آدمی کو عذاب ہے

قومِ مشرکوں کی ہلاکت:

یعنی حق پر ایمان ہے۔ ہر ایک ایمان پر حق آواز کے ساتھ آیا
سب دہا کر دے گا۔ (تفسیر جلال)

حق پر ایمان ہوا کہ قوم کی ہلاکت کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ
السلام کو مامور فرمایا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے انکا مامی کی دعوت دی۔
لوگوں نے انکار کر دیا اور فراموش کی کہ انہوں نے انکا مامی مامور فرمایا تھا
مگر یہ چنانچہ سے یاد کر اگر ایمان نہ آتا تو وہ ایمان لے آتے تھے۔ حضرت
صالح علیہ السلام نے دعا کی، آپ کی دعا سے ایک بڑی قدر آواز کی جس کی
چاندنی کا شعاع ایک سو اسی تھوڑے عرصے میں پورے عالم کی۔ مگر یہ چنانچہ سے
آدھ ہوئی اور آواز کی ایک چاندنی جو اس کی طرح تھا۔ لیکن لوگوں نے تب
نہی آپ کی نعت کا حق نہیں کیا اور کہنے لگے یہ جادو ہے اللہ نے اس کو
کون کے لیے خواب دیا اس خط میں پائی کہ تمام لوگوں کو پانی پانی
پانی پانی اور ایک مردان کے لیے چھوڑ دینی تھی۔ گناہ کی بھی یہی صورت

تھی، اگر ایک جماعت نے اللہ تعالیٰ کے حق کرنے پر اتفاق کر لیا اور سب سے
بڑے بڑے میں خدا کی طرف سے آواز کی۔ سب نے اپنی اپنی کاپی
اور اللہ تعالیٰ سے سرکاری کرنے میں خود سے یاد کیے اور حضرت صالح
کے لیے گناہ کیا ہے تو جس خواب کی قوم کو دیکھی دیا ہے اس کو لے آ۔
حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ میں روزِ عذاب اپنے گناہوں میں حشر
آؤں گا، پہلے روزِ عذاب سے میرے روزِ عذاب میں سب سے بڑے روزِ عذاب اور
میرے روزِ عذاب سے بڑے روزِ عذاب کو تم خواب آئے گا ایک ٹکڑے
ان کا لہجہ گناہ کیا اور لوگوں میں دین پر چنگ رہ گئے یہاں معلوم ہوا کہ
وہاں ہی رہتی ہی تھی۔ (تفسیر جلال)

وَالْحَاقَّةُ مِّنْهُم وَاعْدَاءُ النَّارِ عَذَابًا

سورہ مدثر سے عذاب کے لیے ہر آدمی کو عذاب ہے

قومِ جاہلوں کی ہلاکت:

یعنی قوم "معدوۃ" "معدوۃ" نے اس آیت کی گواہی کو بھلا کر تھا جو ہم زمین
آسمان چاروں سواریاں ہمارے انہوں کو کھٹ کر رکھ دے گی۔ اور حق سے
خبر نہ لیں کہ جو دین کا گناہ ہے ہر آدمی کو عذاب کا عذاب ہے۔ (تفسیر جلال)

سَعَىٰ كَلْبٍ مِّنْ لَّيْلِ لَّيْلِ وَتَنَبَّأَ

سورہ مدثر سے عذاب کے لیے ہر آدمی کو عذاب ہے

إِنَّا كُنْزُ حُسْنٍ وَتَنَبَّأَ الْقَوْمُ فِيهَا

سورہ مدثر سے عذاب کے لیے ہر آدمی کو عذاب ہے

صَرَخُوا كَأَنَّهُمْ أَجْمَعُونَ خَلَّيَا

سورہ مدثر سے عذاب کے لیے ہر آدمی کو عذاب ہے

لِيَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أَذُنٌ وَابِيَّةٌ

یہاں جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، وہ ہے کہ اس کی آواز سن کر:

طوفان میں فروغ کو پہچان لیا گیا:

یعنی فروغ کے زمانہ میں جب اپنی کامیابی اور توفیق پر اسباب تم
اتفاق میں سے کوئی بھی نہ بنے گا خواہ وہ اپنی قدرت، حکمت اور الوہم و
امین تھا کہ سب ممکنوں کو فروغ کر کے فروغ کو مستحق اس کے سچائیوں کے بنا
لایا ہوا ایسے عظیم امتیاز عطا دیں جس ایک کشتی کے سامنے، بے نیکی کے توفیق
ہو سکتی تھی لیکن ہم نے اپنی قدرت و حکمت کا کرشمہ کرنا تو ایک دینی اور تک
اس واقعہ پر بھی دیکھا کہ وہ لوگوں کو اپنی عقلیات پرستی کی رکھتے اور ٹھکانے رکھتے
ہو گئی تھیں لیکن اس کا نام پر ایک زمانہ میں چاہیں ہوئے اور انھیں کہ
جس طرح دنیا کا بیگانہ اور گمراہی میں گمراہیوں کو ان فریبوں سے
ٹھکانے رکھا ہوتا ہے یہی حال قیامت کے ہوا کہ "عاقبت میں ہوگا آگے ہی
کی طرف کو ہم منتقل کرتے ہیں۔" (تفسیر جلی)

حضرت ابن عربی رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: ہر آل و عیال میں نہیں عقل ترین وہ عقلی ہے جو زیادہ دیر گئے
اور زیادہ طویل کا تفسیر جلی)

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ

پھر جب پھونکا جائے گا سو ہی ایک بار پھونکا

وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً

اور اُٹھائی جائے گی اور پہاڑ اور کھوکھڑے ایک بار

وَاحِدَةً فَيُومِضُ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ

ایک بار پھر اُن دن میں جو چاہے وہ جو چاہے وہی

پہاڑوں اور زمین:

یعنی صور پھونکے کے ساتھ زمین اور پہاڑ پھونکے اور پہاڑوں کے ساتھ
کوت پہنچ کر ایک دم چورہ کر دیا جائیگا جس میں ہی ہشت کے قیامت کے
ہو جائے گا۔ (تفسیر جلی)

آغا قیامت:

یعنی صراط کرنے کے بعد زمین و آسمان کا ہے کہ جتنا ہے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آثار و کردار و مقام کے ساتھ کہ اس کا قیامت کا
دن دنیا کا دن ہوگا یا اس کا ٹھکانہ آخرت میں ہوگا کہ اس کے ساتھ ہے نماز و کس

طاقت کا گھمنہ خاک ہو گیا:

یعنی ہر طاقت کو اس کے کمر کا کھانہ میں یہ کچن ہوئی تھی مگر غلط بنا
ٹوٹا "انہم سے نہ روٹ تو کہیں ہے کہ وہی جہان کا شہر بن کر رہی ہے، اپنے
کرشمہ پھیلانے کے لیے ان سے اس طرح پھاڑا کر کرے گا یا کچر
کے کچر پھیلانے میں ہی کچن کا سراپہ سے کٹ گیا ہو۔ (تفسیر جلی)

قوم ہادی ایک اور کئی صفت طوفان سے بچنے کے لئے ایک تھکانے میں
تھکن کی تھی لیکن ہوائے اس کو ہادی بھی چاہیہا خطب کے اٹھوینوں کا
انہم قسار کے بعد خطب قائم ہو گیا۔ (تفسیر جلی)

عقل و ادبیت میں ہے کہ وہی کی کچر ہے کہ وہی کا خطب شروع ہو کر
دوسرے بعد شام کے بعد طوفان قیامت ہو گئے گا۔ (تفسیر جلی)

خوشنماہم کی فتح ہے۔ جس کے معنی قلعہ کرنے اور امتیاز کرنے
یعنی نکل کر دینے والے کے ہیں۔ (تفسیر جلی)

فَهَلْ تَرَى لَهُ مِنْ لَاقِيَةٍ

پھر تو دیکھتے ہو تو اس میں سے کچر

یعنی ان قوموں کا کیا بھی رہی رہا اس طرح عقلی سے نسبت دیکھو
کر لیں گے۔ (تفسیر جلی)

وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ

اور آئے فرعون اور اس سے پہلے تھے اور نکلتی جاہلیہ

يَخَاطَبُهُنَّ فَعَصَا رَسُولُ

تو ان سے کہتا ہے کہ تم کو اپنے آپ کے رسول کا

رَبِّيهُمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَابِيَةً

پھر پکارتی کہ پکارتی تھی

دیکر حکیم قوموں کی جاہ:

یعنی "نار" و "فرعون" کے بعد فرعون بہت باوجود کہ انہی کا ہوا تھا
اور اس سے پہلے اور کئی قومیں تھیں جنہی ہوتی تھیں (مثلاً قوم نوح) قوم
غیب اور قوم نوح جنہی انہیں ملت دئی تھی جس میں انہوں نے اپنے
اپنے حکیم کی بات مانی کی اور اسی سے ملنے کے بارے میں غیب کو کھانے دئی
تھیں کہ اس کے آگے کی کچر تھی نہ پہلی۔ (تفسیر جلی)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فِي الْجَمْعِ

اے مومن! جمع ہونے والے وقت کو بڑی احتیاط سے

مومن کی یہ روپوشی:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث جو پہلے بیان ہو چکی ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندے کو پتھر میں سے بنے گا اور اس سے اس کے کانوں کی بات پہنچا کر حق کو مانا دیا؟ ظالم کو مانا دیا؟ اور حق کو مانے گا یہی تک کہ اللہ کے کتاب میں پاک ہو جائیں وقت جب بائیں ملازم ٹرانے کا منہ ہرے بندے اور ان میں سے جوئی ان زبانوں پر وہ مال کا تعاقب آئے تھے کہ اس کا کھانے پر مشغول رہا، پھر اس کا مال اس کے کان میں داخل ہوا اور وہ جاتا ہے جس میں صرف کیلیاں ہی کیلیاں ہوتی ہیں جن کا فرائض اور معاملات کے بارے میں حق کو مانا دیا جیسے جس کے وہ لوگ وہی کہ جسوں نے ایمان بھروسہ کیا، تو ان مسلمانوں کو اس کی پھانسی (خیر علیہ)۔

اسی وجہ سے یہ حدیث جو صحیح تھی، بیان کیا کہ مومن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوسروں سے پہچان کر ان کو مانا دیا جائے گا، ان کی زبانوں کو نہ کہ اس کا لنگہ بال ہونے کا پھر کیوں کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کی طرف سے جنت کی دیکھا کہ اس کی زبانوں کو کیلیوں سے بدل دیا گیا ہے، زبانوں کی جگہ کیلیاں لگائی گئیں، اس حدیث سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

فَتَوَفَّىٰ عِشْرَةَ رَاضِيَةً ۖ فِي جَنَّةٍ

۱۰۰۰ جی میں دینے کو، جس میں اس کے ادا

عَلَيْهَا ۖ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ

میں جس کے پاس تھے چنے جی ۱۰۰

ہرگز نہ پہنچے، یعنی ہر حالت میں نہایت سعادت سے چنے جاتے ہیں۔

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا وَبِمَا

کھا اور پیو، یہ کہ جہاں اس کا

اسْتَفْتَحْتُمْ فِي الْآيَاتِ وَالْعَالِيَةِ

جو آگے بھیجے چھوٹی پہلے دین میں ۱۰

تین دین میں تم نے اللہ کے واسطے جس کی خواہشیں کو مانا تھا اور

پھر ان کی تلقین ادا کی تھی، آج کوئی دیکھ کہ جسے خوب دین

جائے گا، دین، وہ عاقبت منتظر ہو کہ نہ تیار دینا خدا مال کا کھلا۔

وَأَعَانُ لَوْ فِي كَيْفٍ يَأْتِيهِمْ ۖ فَيَقُولُ يٰلَيْتَنِي

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

لَوْ لَوْتُ كَيْفِيَّةً ۖ وَلَوْ لَوْتُ مَا جَاسِيَةً

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

يَلَيْتَنِي أَكَانَ الْفَاضِيَّةً ۖ مَا أَغْنَىٰ

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

عَنِّي مَا لِي فَهُوَ هَذِهِ عَنِّي سُلْطَانِيَّةً ۖ

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰ جی میں کہ کھانے دین میں ۱۰۰۰

فَإِنَّ لَكَ الْيَوْمَ هُنَا حَبِيرٌ ۝

ہر کوئی بھی آج اس کا یہاں دوست اور

کوئی دوست ہوگا:

میں نے اب اس کو دوست نہ پایا تو آج اس کا دوست کوئی بھی نہ رہے جو
عادت کر کے ظاہر سے چلائے یا نصیحت کے وقت بکھڑکی کی بات
کرے۔ (تحریر جنی)

وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غَنِينٍ ۝

اور نہ کچھ کھانے مگر غنیوں کا ہونے

لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ۝

کوئی نہ کھائے اس کو مگر گنہگار

دو چیزوں کا کھانا:

کھانے سے بھی انسان کا وقت بچتا ہے مگر وہ دونوں کو کوئی ایسے
مرد خوب کھانا نہ لے گا جو امت و ملت کا سب سے اچھا اور بڑا انسان کے دلوں
کی چھ دی جانے کی شے اس گنہگاروں کے سوا کوئی نہیں کھا سکتا اور وہ بھی
بھوک پیاس کی شدت میں غلطی سے یہ کچھ کھا بیٹھے کسی سے کہہ گا کہ چلے
گا بعد کا خبر ہوگا کہ اس کا کھانا بھوک کے ظاہر سے یا عذاب سے یا اعزاز
اللہ مآثر اس عذاب کی اور دنیاوی فخر (تحریر جنی)

ان اہل حاتم نے بطریق فکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا
ہے کہ مسکین روز نہیں کائی لیو ہو گا خود اور بیخ کوئی ہے کہ مسکین
ایک دست ہوگا جس کو روز کی کھانے کے اہل انی حاتم بطریق خوب جان کی
کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جسے میں مسکین کی چیز ہوگی
مگر یہ اہل انی ہے کہ مسکین ہی تو ہم (تحریر جنی) (تحریر جنی)

فَلَا أَقْسَمُ بِمَا تُبْسِرُونَ ۝ وَمَا

ہر قسم کھانے میں ان چیزوں کی جو دیکھتے ہو

لَا تُبْسِرُونَ ۝ لَوْلَا أَقُولَ رَسُولٌ كَذِبٌ ۝

اور جو چیزیں تم نہیں دیکھتے کہ یہ کچھ بچم۔ یہاں سے یہاں تک

قرآن کی چوٹی:

میں نے جو کچھ جنت اور دوزخ اور جہان ہوا کی شہری میں دکھا جس
کی اصل کچھ یا نہیں بلکہ یہ قرآن ہے اہل کلام جس کو آسمان سے ایک
بزرگ فرشتہ نیک ایک بزرگ ترین پیغمبر یا انجیل آسمان سے آیا وہ اور جس

تو نے ٹھیک میں کیا کرتا ہے (سبح) اگر سے وہاں کا کو مراد ہے جس کی
ظہور حق ہونے۔ (تحریر جنی)
دور کی دلچسپی:

ان اہل حاتم اور حاتم نے مونی کے عہد سے حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ نبی کریم کے عہد سے اہل کر کے ان کے انھوں
سے نکال لی جاتے گی (اس طرح اس کو دلچسپی یہ وہاں پانچا گیا تاکہ وہ
یہاں پر کھانا نہ کھائے۔ ان اہل حاتم نے انھیں جو چیزیں کے طریق سے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول بیان کیا ہے کہ دلچسپی سے اہل انی جانے
کی اور نہ سے نکال دے گی اور جس طرح حاتم کی نوکری میں پڑتے ہیں ان
طریق دلچسپی کا کر کے وہاں پانچا گیا کہ اس کے بعد اس کو کھانا نہ کھائے گا۔

نوف پکال شامی کا قول ہے کہ دلچسپی حرام کی ہو گی اور ہر
دارم حرام کھانا اور ہر اہل انی کسی چھٹی یہاں سے تک سہاقت چھٹاں
بات کے وقت پکال کو نہ کھانے میں ہے۔

بنا اور انی مہارک کا بیان ہے کہ طریق لے لڑایا کہ ہر دارم
حرام کھانا کھانے میں ہے لے لڑایا نہ سے کوئی سا دارم ہوگا۔

إِنِّي كَأَن لِّيَ الْيَوْمَ مِنْ يَأْتِي الْعَذِيبُ ۝

اور کہ کہ بچتی نہ تو ہی طوفان سے جو سب سے جا

وَلَا يَحْطُرُّ عَلَى طَعَامِ الْيَتَامَى ۝

اور تاکہ نہ کرنا نہ کھانے کے کھانے کے

ایمان نہ لانا اور مسکین کو نہ کھانا:

میں اس نے دیکھا کہ وہ کہہ گا کہ جان و خدا کے حقوق پہنچانے فقیر
تو ہی کی خود کی خدمت کرتا اور اس کو بھی اور زبیر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
پس طرح چاہے ایمان نہ لانا اور نجات کہاں اور جب کوئی بھلائی کا چھوٹا
نہا کہ میں نہ چاہا عذاب میں ٹھیک کی بھی کوئی صورت نہیں۔ (تحریر جنی)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میری چادر چھوٹے حضرت میری ازار شکنی
میں نہ لگی اور پانی کے برہوں میں چھوڑ دیں (اب جو شخص میرا کوئی
لہاں لگے سے پہنچے گا میں اس کا کما کما سے مال کر دوں گا۔ (مسلم)

بدترین عقیدہ اور بدترین عمل:

آپ سے بہت سے کہہ کر اور اعمال یہ بھی کا فرین کا مواضع ہوگا۔ ہم
ایہاں سے ہم زبیر کا نصیحت کے ساتھ اس کچھ کہنا یہاں سے کیا کیا
کہ بدترین (عقیدہ) کفر ہے بدترین (عمل) نقل۔ (تحریر جنی)

تھکت ہوگا۔ سچا بھلا ہے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مرتبہ یہ تو انہما کے عداوت کی نہیں پہچانے گا۔ فرمایا کہ میں پہنچتا ہوں کہ تم یہ اس امرت کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ لوگ اللہ یا ایمان اسے نہ دیکھوں گی انہوں نے تصدیق کی وہاں مراتب پہنچے تو انہوں نے کہ۔ (مسلم، جلد ۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے معاویہ کی تعمیر السلطنت کی ہے آہوں وہ اللہ کو کفر فرماتے آہوں یہ جتنے ہیں اس لیے جو آہیں خاک کے جتنے کا زبد ہو گیا۔ اللہ نے انہما کے عداوت ترک کیا ہے۔ (غفران) بلا خدا! تعمیر طبری (ابن معاویہ) اس جتنے سے ہے کہ حد فانی در چاہے غالب رہا ہے۔ (کذا قال صحیح ابن حجر) یہ در چاہے وہ لایہ کے لیے سمات آہوں ہیں حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ زانی الطاریح کے جتنے ہیں انہی سلطنت جتنی مالک سلطنت (ابن مسعود)

تَعْرِبُ الْمَيْكَةِ وَالزُّوْءُ

چشمیں کے اس کی طرف لڑھکتے اور دماغ

میں فرماتے اور وہوں کی دماغ میں فانی کے لیے حاضر ہوگی۔ (غفران) دماغ سے عداوت حضرت جبرائیل علیہ السلام میں عداوت کی بارگی باقام خاکستہ در عداوت جسمانی، جسمانی کی وجہ سے خاکستہ ایک طرف کو لا کر کیا گیا ہے۔ میں کہہ ہوں کہ یہ بھی احتمال ہے کہ المروج سے عداوت دماغ انسانی جو جس کا حلق عالم سر سے ہے اس حالت مروج دماغ کے یہ بھی ہوں گے کہ وہی اور فطرت کی بجائی سے کل کر قرب و حضور کے مراتب کی طرف انہما مارا دیا کی دماغیں چسپاں ہیں۔ (غفران)

تَعْرِبُ الْمَيْكَةِ وَالزُّوْءُ یعنی وہاں عداوت نہ ہو، یہ ہے جس میں عداوت کے اندر جتنے ہیں فرماتے ہو، دماغ انہی جبرائیل علیہ السلام جو کل علیہ السلام کی اگر چہ فرشتوں کے مروج میں شامل ہیں لیکن ان مخصوص افراد کے لیے ان کا کام پاک و کر فرمایا گیا ہے۔ (ابن مسعود)

لَيَعْرِفَنَّ يَوْمَ كَانَ مَقْدَرُهُ

اس دن میں اس کا قدر

خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ

چالیس ہزار سال تک ہے

قیامت کا دن:

یہاں ہزار سال کا دن قیامت کا ہے یعنی ایک مرتبہ صبر ہو جائے کہ وقت

قَبْرِ النَّوْذِيِّ الْمَعَارِجِ

اسے اللہ کی طرف آجائے وہوں کا ہے

فرشتوں اور جس بدول کا مروج:

یعنی فرشتے اور مومنین کی دماغ تمام آہوں کو وہاں دیکھ کر کے اس کی ہانگہ اقرب تک چڑھتی ہیں اس کے بعد اس کے کھنوں کی چاندنی میں چاندنی سے کوشش کر کے اور انہی مصلحتوں سے آواز ہو کر قرب و اصول کے درجائی مروجوں اور وہوں سے ترقی کر کے اس کی حضور کی شرف ہوتے ہیں اور وہاں سے مسافت کی دوری اور نزدیکی میں غلبہ اور شکست ہیں اصل ایسے ہیں کہ ایک ایک دماغ میں ان کے سب سے ترقی ہو سکتی ہے جیسے اسام کا کل زبان سے کہہ اور بعض ایسے ہیں کہ ایک ساعت میں ان سے ترقی حاصل ہوتی ہے جیسے لکڑا اور کرنا اور بعض سے پہلے ایک دن میں آج سے روزانہ ایک مہینہ میں جیسے آج اور کرنا وہی وہاں انہی مروجوں اور وہوں کا مروج جو کسی کام پر مقرر ہیں اس کام سے لافقت ہانے کے بعد غلبہ و شکست ہے اور اس خداوندہ فانی کی توجہ و انعام کا اگر چہ حوالہ دیا ہے کہ مکتوب ہے۔ (غفران)

ذی المَعَارِجِ اللہ کی مصلحت ہے یعنی ترقی یافتہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غفران میں فرمودہ چاند و اللہ۔ میں کہتا ہوں کہ چاند سے مراد ہیں ہے ایک قرب الہی کہ وہ مراتب میں پہنچا علیہ السلام وہاں لایہ کر سوتے ہیں اور ان کے وہ درجہ چالیس ہزار گزات اور ایک احتمال کو چاندی ٹھیک ہوتی ہے۔ یا عداوت ہیں درجہ اول میں ترقی ہو، جنت میں مراتب حضرت ام دین مساحت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے اندر ۷۰ درجہ چاند ہیں ہر درجہ کے اندر ۷۰ درجہ سے اضافہ ہے (یعنی چاندی) کا ہے جنت آسمان درجہ کے درمیان فردوں کا وہ سب سے پہلے ہے جس سے جنت کے چاندی وہاں پہنچتے ہیں۔ اس سے پہلے عرش ہے جب قیامت سے سوال کرے فردوں کا سوال کیا کہ وہاں (زندگی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں ہی روایت آئی ہے اس روایت میں ہے کہ وہاں چاند کے درمیان سو سال کی راہ کے بعد حاصل ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت والے باہم راہ خانوں ہوں کہ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم مشرقی یا مغربی آتی یہ چھارہ حجازوں کو دیکھتے ہو۔ کیونکہ ان کے آہوں میں وہ چاند کا

يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْهَيْلِ

اس دن جو گاڑیوں جیسے ہوا جھلکا ہو گی
ہم نے اسے پہلے سے خبر دی تھی کہ آسمان کی گھٹ پھٹ سے کیا ہے۔ (عمر طری)

آسمان پھل جائے گا۔

المعلوٰ جھلکا ہوا آسمان کوئی اور صحت یا عمل کی گھٹ پھٹ سے
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ آسمان کے رنگ مختلف ہوں
گے۔ (بکری) ہمیں کی طرح بھی سرخ لکڑی کی گھٹ کی طرح اور کھردر ہو کر
پھٹ جائے گا۔ (عمر طری)

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعُفُوفِ

وہ ہلکے پہاڑ جیسے اُتار لگی ہوں گی

پہاڑ اُتار بن جائیں گے:

ابن عقبہ لکھتی ہے ہر پہاڑوں کی جھنجھکی مختلف ہیں ان کا حال
خالدی "وَالْجِبَالُ كَالْعُفُوفِ" وَالْعُفُوفُ كَالْعُفُوفِ وَالْعُفُوفُ كَالْعُفُوفِ
"الافطرح" (کرم) اور دوسری جگہ فرمایا "وَالْجِبَالُ كَالْعُفُوفِ" (الافطرح) (نیل
پہاڑ لگی ہوں گی ان کی طرح اُتار لگیں گے۔ (عمر طری)

وَلَا يَسْأَلُ حَبِيبٌ حَبِيبًا وَلَا يَسْأَلُ وَتَكُونُ

اور نہ ایک دوست دوسرے کو اس کے لئے پوچھے گا نہ کہ

نفسا نفسی ہوگی:

حضرت امیر صاحب لکھتے ہیں "سب پھر آجائیں گے۔ لیکن وہی نہیں کی گئی
حق" ایک دوسرے کا حال دیکھنے کا کھنگھنگہ نہ ہوگا نہ کہ تنگہ۔ ہر ایک
کا اپنی ہی ہوگی۔ (عمر طری)

ہر شخص کا اپنی ہی ہوگی اور مطالعہ حال کی جست و خیز نہ ہو جائے گا
پھر کا آثار پر حذر نہ رہا دیا ہوا سال کرنے ہی نہ ہوگا۔ غرض یہ کہ گھر سے
دوست غریبوں کے سامنے ہوں گے تمہارے کے حال کی پرستش کوئی نہ کرے گا
اپنی نے کھانے پر کی جست کے ان تمام میں ہمیں غریبوں کے سامنے ہوں گے
اپنے ہمیں غریب دوست سب کا وہی آئیں گے سامنے کیجیگا تمہاری صحبت
میں اس مشغول ہوگا کہ دوسرے کی ہر شے کی (عمر طری)

يَوْمَ الْمَجْرُمِ لَا يَفْتَدِي مِنْ

وہ جس کا گناہ کسی طرح بخیر نہ ہو

عَذَابِ يَوْمِئِذٍ

اس دن کے عذاب سے اپنے بچے کو

وَصَاحِبِهِ وَأَخِيهِ

اور اپنی ماہرہ ہونے کو اور اپنے بھائی کو

وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ

اور اپنے گھرانے کو جس میں رہتا تھا

وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

اور جو زمین پر ہیں سب کو

لَعَنَ يُعَذِّبُهُ

پھر اپنے آپ کو پھلے بڑ کر کہیں

یعنی اپنے گناہ کو جس سے تو مارے کہم بلکہ ماری یا کوئلہ پر جس کو مارا
جائے جائے کہ چھین کر چھین کر ہوگا۔ (عمر طری)

مشترک کی آرزو: ہم میں مشترک چیزیں کرے گا۔ کہ اپنی ماہرہ پر ہی ہوگی
اور غائبانہ جس میں ہوگا وہی تمام میں ہوں گا۔ ہر شخص پر آواز ہوگی سب کو
عذاب قیامت کے عذاب سے کہہ رہی ہوگی۔

یہ وہی آواز کہہ رہی ہوگا۔ ہم میں مشترک۔ مطلب یہ ہے کہ مشترک اپنی
صحبت میں ایسا کرنا کہہ رہی ہوگا کہ عذاب سے بچنے کے لیے اپنے قریب
تریں افراد اور محبوب ترین افراد کو اپنے قریب رکھنے سے بھی بچنے
نہیں کرے گا۔ مزاج اور دوستوں کی خبر گیری اور گناہ حال کا قیام نہ کرنا
اس مطلب کی بناء پر آیت کی تفسیر میں یہی ہے کہ ان کے ساتھ
خصوصی ہوگی۔ دوسرے کو تو دے دے دوستوں کی خبر گیری کریں گے اور ان
کے لیے شفاعت بھی کریں گے۔ بگڑا ہوا یہاں پر قیام نہ کرنا
علیہم کہنا یہ کہ ان کی دوسری اذیت علیہ السلام نے اور خدا کا قسم ہے اس
کی جس کے ہاتھ میں ہماری جان ہے۔ تم میں سے کوئی بھی اپنے دامخدا حق
کے لیے اپنا نہیں بچتا تھا قیامت کے دن ہوس میں اپنے دوستوں کی
دہائی کے لیے ہوش سے بھڑکیں گے اور عرض کریں گے کہ یہ ہمارا یہ تو
ہمارے ساتھ رہا نہ دے کچھ لے۔ (عمر طری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس میں ایک طرف ایک طرف مروی
ہے۔ (عمر طری)

نماز میں اور اوراد پکڑنا جی ہے۔

فائدہ: حضورِ قلب حاصل کرنے کے اور دوسرے امور کو نہ کرنے میں بھروسہ نہ کرنا۔
یہ کلام، کلمہ کا دوا قرآنی میں ہے۔ (خیر طبری)

وَالَّذِينَ فِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ

اور جن کے مال میں حصہ ضرور ہے

لِلْاَسْفَلِ وَالْمَحْرُوْرَةِ

ان کے دالے اور دالے کے لئے

سورۃ المؤمنین میں اس کی تفسیر گزرتیگی۔

وَالَّذِينَ يُصَدِّقُوْنَ بِمَوْعِدِ الَّذِيْنَ

اور جو یقین کرتے ہیں اہلِ عہد کے دالے

یعنی اس یقین کی بنا پر اہلِ عہد کام کرتے ہیں جو اس دن کام نہیں گے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ عَذَابٍ رَّجِيْهِمْ فُتِّقُوْنَ

اور جو لوگ کہ اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں

یعنی اس سے ڈر کر ایمان کو بھڑاتے ہیں۔

لِيَنْعَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ فَيَرْحَمَهُمُ رَّحْمَةً

جس طرح اس کے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں

یعنی خدا کا عذاب دیکھ کر یقین کر لیں کہ خدا اس کی طرف سے دامن اور ہے
قرآن کریم میں ہے۔ (خیر طبری)

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاِقْرٰبِهِمْ حٰفِظُوْنَ

اور جو اپنی قوم کی نگہ رکنہ کرتے ہیں

اِلَّا عَلَىٰ اَرْوَاحِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

نہ اپنی ہی قوم سے یا اپنے دھم کے دال سے

فَاِنَّكُمْ تَعْمَلُوْنَ مِثْقَالَ نَسْفَةٍ

اور تم سب ہی جیسے کہ تم سب ہی جیسے کہ تم سب ہی

وَاِنَّ ذٰلِكَ لَآوْلٰئِكَ هُمُ الْعَدُوْنَ

اس کے دالے جو وہی ہیں جو سے جتنے دالے

قول طبر: جب دیکھو کہ اپنی پشت میں جسے اس وقت ان کو دنا کے دال کا
دوقہ (اسلم اس بحث کی بہت سے دوا پڑھائی ہیں) (خیر طبری)

حضرت علامہ فرماتے ہیں کہ یہ سزا کرنا کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
اسے تو اصل اٹھایا کہ قریب کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اس کو نماز پڑھے
کی کہ اگر نماز پڑھے اس کی نماز چھوڑ دیتی ہے اور وہ نماز کی کہ اس کو نماز پڑھتی تو
ان پر ہے کہ وہ اس کی نگاہ کرتے ہیں۔ اور اگر وہ نماز کی کہ اس کو نماز پڑھتی تو انہیں
پچھلے سے پاک کر دیا جاتا۔ انہیں سے کہہ دیا کہ اس کو نماز پڑھتی ہے چاہے
کہ وہ نماز پڑھے یا نہ پڑھے۔ (خیر طبری)

اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ

نہ نماز پڑھنے والے

عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ

نہ نماز پڑھنے والے

امت محمدیہ کی نماز:

یعنی کہ انہیں جگہ وسعت و احترام سے نماز پڑھنے میں وہ دلائی
حالت میں نماز سکھانے کے ساتھ برابری نماز کی طرف توجہ دیتے
ہیں۔ (خیر طبری)

آیت میں نماز سے مراد ہے تمام حضور پر نماز کے آداب اور
شرائع کی نگہداشت سے حاصل نماز کی طرف سے جان کیا ہے
کہ یہ اکثر نے حضرت عبداللہ عاصم سے دریافت کیا کہ آیت
لَّذِيْنَ هُمْ عَنْ عَذَابٍ رَّجِيْهِمْ فُتِّقُوْنَ کا مطلب ہے کہ وہ نماز پڑھتے
ہیں حضرت عبداللہ فرمایا کہ اس کا مطلب نہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ وہ نماز میں
دائمی اور پختہ رہتے ہیں۔ (سورۃ المؤمنین)

نہ نماز پڑھنے والے حضرت علامہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے بعد جو عبادت اور اعمال کرتے
ہیں انہیں نماز پڑھنے کی طرف توجہ دیتے ہیں جب بعد اور اور انہیں
ہے تو انہیں (اس کی طرف) سے پڑھا ہے۔ یعنی نے سن کبیر میں
حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

میں جبر کرنا چاہتے ہیں۔ (تحریر مولانا)

قَدْ رَهْمَ يَخَوْضُوا وَيَلْعَبُوا

۳۔ مجازاً یہ کہ ان کو کہہ رہے ہیں کہ تم بچے کی طرح کھیل کر رہو

حَتَّى يُلْقُوا إِلَيْكُمُ الَّذِي يُوْعَدُونَ

۴۔ یہاں تک کہ ان کو یہ کہہ دیں کہ ان کے لئے جس کا وعدہ ہے وہ

یعنی قرآن میں کی دلیل ہے اور جبر ہو رہی تھی ہے۔ (تحریر مولانا)

يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْجَذَابِ

۵۔ اس دن اُن کو جہنم کے قیور سے

يُسْرًا أَمْ كَانَهُمْ لِي تَنْصِبُ يَوْفُؤُونَ

۶۔ ہوائے ہوس سے کہ ان کو نکال دے گا تو ان کے لئے یہ

قیوروں سے نکلنا ہو گا

یعنی کسی خاص مقام اور حالت کی طرف جیسے تجویز سے نکلے ہیں

اور ایک دوسرے سے پہلے پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں "نصب" سے بہت مراد

ہیں جو نصب کے گناہ کو کہتے ہیں کہ ان کی طرف بھی بہت نصیب تھا

اور مشق کے ساتھ پہنچتے ہوئے ہوتے تھے۔ (تحریر مولانا)

یعنی جس طرح یہ جہنم کی طرف تجویز سے پہنچتے ہیں کہ ان کو سورج کی

پہلے چم لے اسی طرح قیامت کے دن قیوروں سے نکل کر یہاں مشرق کی

طرف یہ تجویز سے نہیں گئے گا کہ اپنے اولیٰ کے ہول کو دیکھ لیں۔ یہاں سے

نصب کا ترجمہ کیا ہے یعنی جس طرح غصہ اپنے جہنم کی طرف پہنچتے

ہیں اسی طرح یہ مشرق کے دن مشرق کی طرف لگیں گے۔ (تحریر مولانا)

خَاصَّةً أَيْضًا رَهْمَ تَرْهَقُهُ ذَلَّةٌ

۷۔ اُن کو جہنم کی آگ میں چھپی آگ کی

ذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي كَانُوا فِيهِ عَدُوْنَ

۸۔ اس دن یہ وہ دن ہیں کہ ان کو اس سے وعدہ تھا

یعنی قیامت کا دن تم سب کو اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا۔ (تحریر مولانا)

آپ کو یہ روز ایک کے لشکر سے شروع ہوتا ہے اور اسے قتل کی غروب

ہوتی ہے ان کا مطلب "اَلْغَرَاب" کہو۔ (تحریر مولانا)

إِنَّا لَنَقِیْ رُؤُوفًا عَلٰی اَنْ تُبَدِّلَ خَیْرًا

۹۔ ہم تو اُن کو بدلنے کی وجہ سے اُن کی جگہ سے نکل کر

وَقَدْ نَهَرْنَا وَمَا نَحْنُ بِمُسْبِقِیْنَ

۱۰۔ اور جسے قتل سے نکل نہ سکیں گے

اللہ ہر چیز پر قادر ہے

یعنی جب ان کی جگہ سے نکل کر ان کے جہنم کو دیکھ لیں

یہاں سے نکل کر ان کو دیکھ لیں کہ ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے

نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے

نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے

نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے

نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے

نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے

نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے

نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے

نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے

نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے

نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے

نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے

نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے

نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے

نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے

نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے

نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے

نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے

نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے نکل کر ان کے جہنم سے

الحمد للہ سورۃ العنکبوت

ہے مگر حفاظت کا حق کہ نہیں ہے بلکہ یہ اتفاق ہے کہ مجھے سہاری تقویٰ کے لیے حکم کیا ہے اور نبوت کو مجھ پر ختم کر دیا گیا ہے۔ (اسم کا غیر مطبی)

قَالَ يَقُولُونَ لَكَ مِيرَاثٌ مِنَ الْمَرْثَةِ

1. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 278: 1039-1044.

كُنْ عَبْدًا لِلَّهِ وَالْقَوَّةَ وَاطِيعُونَ

کے لیے کہ ان کے پاس کوئی اور ذریعہ نہیں ہے۔

دکتران

یعنی اللہ سے دارِ کفر کی مصیبت چھوڑ دینا اور طاعت و عبادت کا راستہ
مستقیم کر دینا (تفسیر ص ۱۱)

یہ سب کچھ دیکھ کر وہ کہنے لگا کہ اس سے تھوڑی دیکھو کسی چیز کو
(اگرچہ یہ سب کچھ دیکھ کر اس کا شریک نہ ہو)

والتجربة لا توفى الا بالعلم التي كانت جودكم في العلم و
التي كانت جودكم في العلم

يَعْلَمُ لَكُمْ فَمِنْ أَمْوَالِكُمْ أَلَا يَحِصِيهَا

12-11-2012 12:18:17

لا اكل مني

السلامة

مقامی ایمان لے آئے تھے اس سے پہلے ان کے جو حوالے تھے کیے ہیں وہ صحاح کبرا کا ہر کفر و شرارت پر جو خطاب آتا حضور ہے ان ایمان کی صورت میں وہ ناپاک، کلمہ نکل دی جانے کی کفر محض تک زور دیتی تھی کہ چاہا اس کی صورت وہ جنت کے حاکم کو ان کے حوالے اپنے مقصد وقت پر سوت آئے تو کہ اس سے بڑھ کر کسی کی جگہ اچھا کیا ہوگی۔ (عمر حلی)

فیض الکبریٰ: ایمان و اطاعت حضرت کا سبب ہے۔ یعنی اگر تم اطاعت کرو گے تو اسی طرح اس کی عظمت کرو گے۔

اسلام و ہدایت اور حق کا شکر گزار ہوتے ہیں:

عقربت عمرو بن لادن کا قول ہے میں نے رسول اللہ

اسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مبارک کھانا ہے جسے کھا جاتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا اٹھ لیا، دیا، کھینچنے لگا، اپنا آٹھ سینے پر لے لیا، فرما دیا کہ میں نے عرض کیا کہ تم شراب کھنچ کر پیا کرو، فرما دیا کہ میں نے عرض کیا

سورة الف

اس کو خواب میں چاہئے کہ اس عمر بالمعروف اور بھی عن المکر کر لے اس میں سے اس کا اور اچھاویں عقلمند تصور ہے کہ (عبدالرحمن بن)

Journal of Management Inquiry 20(4)

مجلس الشورى في ١٢ من الشهر المذكور

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَسْبٍ

1. *Phylogenetic relationships*

تأليف

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100	101	102	103	104	105	106	107	108	109	110	111	112	113	114	115	116	117	118	119	120	121	122	123	124	125	126	127	128	129	130	131	132	133	134	135	136	137	138	139	140	141	142	143	144	145	146	147	148	149	150	151	152	153	154	155	156	157	158	159	160	161	162	163	164	165	166	167	168	169	170	171	172	173	174	175	176	177	178	179	180	181	182	183	184	185	186	187	188	189	190	191	192	193	194	195	196	197	198	199	200	201	202	203	204	205	206	207	208	209	210	211	212	213	214	215	216	217	218	219	220	221	222	223	224	225	226	227	228	229	230	231	232	233	234	235	236	237	238	239	240	241	242	243	244	245	246	247	248	249	250	251	252	253	254	255	256	257	258	259	260	261	262	263	264	265	266	267	268	269	270	271	272	273	274	275	276	277	278	279	280	281	282	283	284	285	286	287	288	289	290	291	292	293	294	295	296	297	298	299	300	301	302	303	304	305	306	307	308	309	310	311	312	313	314	315	316	317	318	319	320	321	322	323	324	325	326	327	328	329	330	331	332	333	334	335	336	337	338	339	340	341	342	343	344	345	346	347	348	349	350	351	352	353	354	355	356	357	358	359	360	361	362	363	364	365	366	367	368	369	370	371	372	373	374	375	376	377	378	379	380	381	382	383	384	385	386	387	388	389	390	391	392	393	394	395	396	397	398	399	400	401	402	403	404	405	406	407	408	409	410	411	412	413	414	415	416	417	418	419	420	421	422	423	424	425	426	427	428	429	430	431	432	433	434	435	436	437	438	439	440	441	442	443	444	445	446	447	448	449	450	451	452	453	454	455	456	457	458	459	460	461	462	463	464	465	466
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----

1997

پروپوزیشن ۱۱

$\frac{1}{\sqrt{2}} \begin{pmatrix} 1 & i \\ 0 & 1 \end{pmatrix}$

الْحَمْدُ لِلَّهِ

یعنی اس سے پہلے کہ کفر و شرارت کی ہوا نہ اچاٹیں طوفان کے ہر
 اثر سے ہم کو ذرا کے خواب کا سامنا ہو۔ (عقبرہ خان)

[illegible]

حضرت ابو جریحؓ کی مدینہ آمد کے بعد آپؐ نے ان کی خصوصیات کا ذکر

اس وقت کے حالات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کی تعلیم کی بنیاد پر ہے۔

إِنْ أَجَلَ الشَّرِيفُ إِذَا جَاءَهُ مُتَرَقِّبٌ

۱۱۔ اے اللہ! میرے لئے دعا فرما کہ میں اپنے آپ کو اعلیٰ اور نیک بن سکوں۔ آمین

سوت اور خطاب کی شکل کے۔

یعنی یہ کہانہ اس کے لیے صورت میں مطلب کا مجموعہ ہے کہ دوسرے ہر شخص کو تو کسی کے لیے نہیں ہے گا نہ ایک صفت کی اپنی اپنی جگہ کی اپنی مطلب کو کہ صفت کا وقت نہیں ہے یا ضرور ہے اس میں تاخیر نہیں ہو سکتی۔ مطلب ہر وہ اصل مطلب صفت صاحبان آیات کی نظر پر ایک اور طرح کرتے ہیں۔ "یعنی ہر ایک کو کہہ کر اس انسان کو جس میں صفت لکھ ہے اور قیامت کو نہ ہونے لگے اور جو اس کی زندگی کا مجموعہ اس کے لیے ایک جگہ ہو چکا۔" مولا علیؑ کا یہاں بھی حق کا ایک آئی ہو چکا۔ حضرت علیؑ کی زندگی میں اس کا یہاں ہو گیا۔ (ص ۱۷۱) اہل سنت جو کہتے ہیں کہ اصل ایک ہے، یہ تحقیق ہے کہ وہ واقعی ہے۔ اس سے مراد وہ صبر میں جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ایک صفت جس آگے نہیں چلے ہو۔ علیؑ قبول اس تضاد صبر سے مراد ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اس شخص میں قبول کی صفت محض ہو کہ اس کا اس شخص کی زندگی کا مجموعہ ہو چکا اور وہ جس سے کہ۔ لیکن اس شخص میں تضاد صبر سے مراد ہے کہ جس میں وہ ایک صفت لکھا ہے اس شخص میں تضاد صبر سے مراد ہے کہ اس کی زندگی کی کوئی شراہب اور یہ شخص اس شخص کو ضرور بار ایک۔ اور اس کی زندگی کی کوئی شراہب اور یہ جو ضروری بات نہیں ہے کہ۔ اس صفت کی نظر پر اس صفت کی کوئی تبدیلی کی ضرورت ہوتی نہیں رہتی۔ جو اس کے اپنے آپ کی وسعت سے جان کی ہے اور اس کے لیے جس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو شخص تم کے لیے ضرور دعا کی کرتے ہیں۔ اور دوسرے چھوٹے بھی اپنے لیے کرتے ہیں مگر اپنے کیا یہ اصل صفت کی نظر پر کہ وہ ایک جگہ ہے۔ فرمایا کہ یہ بھی تو ان کی نظر میں ہے۔ (ص ۱۷۱) (ص ۱۷۱)

یعنی اللہ نے عقیدہ نہ دیا ہے۔ کہ لڑائی فتنے طاعن کرے گا تو اس کو شکستہ حاصل ہوگی۔ (عقیدہ طبری)

تقدیر مطلق کا بیان ہے جس کا اطلاق اللہ نے حضرت نوح علیہ السلام کو مطلق فرمایا تھا کہ اس کے سبب سے انھوں نے اپنی قوم کو گمراہی کے شعلہ آگ میں اتار دیا جو اصلی قوم خدا سے الگ ہونے کے لئے اپنے مقررہ راستے سے الگ ہو گئیں۔ مہلت ملنے کے باوجود کسی خطاب خداوندی کے بارے میں شک ہے کہ چاہے وہ کسے اور کسے اور کسے کے لئے تو اصلی امر ہے پہلے ہی اطلاق اللہ کا خطاب تمہیں ہدایت کر دے گا۔ آگ لگنے کے بعد اس صورت میں اس کے علاوہ اور کچھ نہ ملے گا۔ (مباحث مطلقہ علم)

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ مَا بَيْنَ أَيْمَانِهِ هَذِهِ وَأَيْمَانِ ذُو الْأُنْثَىٰ هَذِهِ ۚ

کہ قرآن و حدیث ہے کہ میرے گناہ بخش دیے جائیں۔ فرمایا کہ تم لوگ انہیں
مطمئن نہیں۔ کہ اسلام کو قبول کرو گناہ دُعا دیتا ہے۔ اور جنت بھی پہلے گناہ کو
دیتا ہے۔ اور بھی ساری کتب کے ساتھ ساتھ کرتا ہے۔ (مسلم)

الطريق إلى الله تعالى

حضرت مولانا چغتائی نے جان کیا کہ میں (ایک سفر میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپے راستے پر روانہ ہو، میرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف ایک کڑا کا پھنسا ہوا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مولانا کیا تجھے معلوم ہے کہ راستہ خداوندی کا کیا حق ہے اور خدا کا لہجہ کیا حق ہے۔ میں نے کہا کہ اتنا اس کے رسول کی راہ میں ہے۔ فرمایا کہ راستہ خداوندی یہ حق ہے کہ نہ اس کی عبادت کریں۔ نہ کسی چیز کو اس کا شریک نہ قرار دیں اور خدا کا حق لہجہ یہ ہے کہ نہ کوئی شریک کو خداوند سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا لوگوں کو میں پر غلامی تہ خداوندی نہ فرمایا کہ لوگوں کو یہ عبادت نہ کرو۔ خداوندی یہ امر ہے کہ تمہیں کسی نہ (تعالیٰ علیہ السلام) حضرت اُس نے چغتائی سے بھی اسی قسم کا واقعہ حصول ہے۔ حضرت مولانا چغتائی نے اتفاقاً حق کے گواہ سے پہلے کے لیے مرنے کا وقت یہ حدیث پڑھ کر ان کی قیامت پر مسلمانوں کو دعا دی

[illegible]

فداء معلیٰ کی تہیہ ہوتی ہے جب شرط مقننہ (۷) علم قضاء ملے

کا یہی مطلب ہے حضرت سلمان فارسیؓ کی روایت میں ہے کہ رسول
روزِ صلواتِ علیہ صبح نے ارشاد فرمایا: ہمارے صلوات و تحننا کا کوئی جز نہیں اونٹانی اور

مرعی دیوانہ لگی ہے۔ (۱۲۷)

تھانہ میں داخلہ ہوئی ہے۔ آیت (تھانہ میں داخلہ ہوئی ہے۔ آیت)

حدیث میں جو یہ آئے کہ ایمان لانے سے پہلے تمام گناہ مباح ہو جاتے ہیں۔ اس میں بھی حقوقِ اہلِ ہا کی ادا نیکی پر مبنی شرط ہے۔ اور بعض مفسرین نے لڑائی کے صرف بین اس جگہ تک ہے اور مزید یہ ہے کہ ایمان لانے سے قبل سب گناہ مباح ہو جاتے ہیں۔ مگر دوسری خصوصیت کی بناء پر شرط کا ذکر جو حالِ ضرورت ہے۔

اسی طرح بعضی اہل عقل و تدبیر کی اطاعت و محبت سے غرض کی

یعنی اگر تم کو کھتہ ہے تو یہ جانتے ہو کہ اس کی کسے کی چیز۔ (عمر بنی)
حضرت فوج کی عمر:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضرت فوج علیہ السلام چالیس سال کے عمر میں ظہور ہوئے۔ یہ عمر ان کے بعد نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دلت ہشت سو سال کی عمر تھی ہے۔ بعض نے کہا اس کی عمر پچاس سال سے دوسری بھی کہ ہے حضرت نور علیہ السلام کی عمر ایک ہزار چار سو پچاس سال کی تھی تو یہ بات قاطعاً غلط ہے کہ نہ اسے رسول تک پہنچنے کی عمر تھی نہ پچھتے کرتے تھے۔

آپ کی تکالیف:

خدا کے لئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ قوم اسے حضرت فوج علیہ السلام کو انکار کرتے تھے کہ ابلی اسے نہیں دیکھ کر اندر میں اپنی بات کر گھر میں ڈال آتے تھے لیکن آپ صبر سے روز پھر اور ظریف اور توکل کو کھانے کی طرف آنے کی دعوت دیتے تھے۔ گھر میں اس حال سے میری عمر پچاس کا قول نقل کیا ہے کہ لوگ حضرت فوج علیہ السلام کو چکا کرنا کا گناہ کرتے تھے کہ آپ صبر ہول ہو جاتے لیکن وہ آپ کو ہول آتا تو دعا کرتے کہ اے میری قوم! اس شخص سے یہ بات کہ ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ روزگار میں ملے، اسے وہ فوج کی طرف سے حضرت فوج علیہ السلام پر انگلیں شروع فرمیں ہوتے تھیں تو آپ ان کو کھیل کے انکار میں رہے۔ کڑا شہان کی نسل چاہتے تھے وہ اپنے انکار جو نسل آتی تھی وہ انھوں سے زیادہ عیش ہوتی تھی۔ سلفی تھے کہ حضرت علیؑ کے لئے کھجور دیا ہے اور اسے باپ دارا کے ساتھ بھی دیا ہے اس طرح کوئی آپ کی بات نہ مانا تھا۔ پھر حضرت فوج علیہ السلام نے اس سے انکار کیا۔ (عمر بنی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعلق ہے کہ حضرت فوج علیہ السلام کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا ہوئی اور قرآنی تصریح کے مطابق ان کی عمر پچاس تک ایک ہزار سال ہوئی۔ اس پہلی حدت نہ دینی نہ بھی ان کی کائنات کی پھر ان کی عمر ہوئے۔ قوم کی طرف سے طرح طرح کی ایذا بھی دی گئی صبر سے بھر کر کرتے رہے۔

روایت خدا کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعلق ہے کہ ان کی قوم ان کو انکار کرتی کہ وہ نہ تھے تو ان کو ایک کھل میں لپیٹ کر مکان میں داخل دیتے اور یہ لپیٹے تھے کہ مرے گھر میں آگے وہاں کو ان کی آواز نہ آئے تو ان کو کھل کی طرف جاتے اور تھوٹے کھل میں لگ جاتے۔ گھر میں اس حال سے میری عمر پچاس سے روایت کیا ہے کہ ان کو چوبیس لپٹی ہے کہ ان علیہ السلام کی قوم میں ان کو کھنکھاتی تھی جس سے وہ بے ہوش ہو جاتے۔ اور جب ان کی آواز نہ آتا کرتے وہ انھوں نے انھیں لا بطعون۔ اسے میرے پیرا کر

میری قوم کو صاف فرما دے۔ کہ ایک شخص جانتے ان کی نسل کے ایمان اسے سے چاہی ہوئی تو یہ امید رکھتے تھے کہ ان کی دعا میں سے کوئی ایمان اسے آئے گا۔ اور نسل بھی گزر جاتی تو تیسری نسل سے بھی یہ توقع تھا کہ اسے انھیں صحت میں مطلوب ہے۔ لیکن ان کی نسلوں کی عمریں ان کی طرف سے نہیں چلی حضرت فوج علیہ السلام کو انھوں نے دعا دی تھی۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

وَلِلَّهِ رُفْعُ الدَّرَجَاتِ ذَاتِ الْأَعْلَىٰ
اور اسے وہاں میں جاتا رہا اپنی قوم کو جلتا ہو رہا
فَلَمَّا يَرَوْهَا كُتِبَ عَلَيْهَا الظُّلُمَاتُ
پھر میرے لئے اسے اور وہاں لکھے گئے تھے

قوم کی ہے پر وہاں کی دعاؤں:

مکان فوج علیہ السلام ساڑھے سو سو برس تک ان کو جلتا رہے جب وہ میری کی کوئی شکایت اپنی قدرتی قوت میں اور اعلیٰ ہو کر پانچواں بھی عرض کیا کہ بار خدا یا میں نے اپنی طرف سے دعوت و تبلیغ میں کوئی ذلت اٹھائی نہ کیا۔ رات کی جاگ میں سو سو برس کے لئے میں وہاں کو تیری طرف بار بار۔ مگر تیرے ہاں کو میں تیری طرف سے کہہ گیا یہ نہایت روزگار اور تیرے پیرا کر کہا کہ اور جس قدر میری طرف سے شفقت و مہربانی کا اظہار وہاں کی جانب سے لکھا اور جو لکھی تھی۔ (عمر بنی)

وَلِلَّهِ رُفْعُ الدَّرَجَاتِ ذَاتِ الْأَعْلَىٰ
اور اسے وہاں میں جاتا رہا اپنی قوم کو جلتا ہو رہا
فَلَمَّا يَرَوْهَا كُتِبَ عَلَيْهَا الظُّلُمَاتُ
پھر میرے لئے اسے اور وہاں لکھے گئے تھے

تاکہ میری بات خدا کو گوارا نہیں۔ چاہے میں کہ یہ آواز نہ سنیں۔ (عمر بنی)

وَاللَّهُ يَرْفَعُ الدَّرَجَاتِ ذَاتِ الْأَعْلَىٰ
اور اسے وہاں میں جاتا رہا اپنی قوم کو جلتا ہو رہا

خداوند میری عمر میں ان کی دعوت نہ لکھوں۔ لا انھیں ان کی حالت کا اس میں اضافی نہ چاہیے کہ یہ کہ ان کی بات کہ وہ عرض کوئی بات کہ انھوں سے بدل میں نہ لے لے۔ (عمر بنی)

وَاللَّهُ يَرْفَعُ الدَّرَجَاتِ ذَاتِ الْأَعْلَىٰ
اور اسے وہاں میں جاتا رہا اپنی قوم کو جلتا ہو رہا

سورة الجن

اس کو خوب میں جانتے ہیں۔ جنت سے نکلنے والے۔ (اسی طرح)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
سورة الجن کے نام سے شروع ہوا ہے اس کی اصل بھی قرآن مجید میں ہے۔
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
شروع اللہ کے نام سے ہو گا اور اس کی ہدایت ہم کو ہے
قُلْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَا سَمِعْتُهُ نَفَرَ مِنْ حِينَ الْجَنِّ
اے کہ تم لوگو! کہ میں نے سنا ہے کہ وہ لوگ جہنم کے

جنوں کا دیوانہ

جنوں کے دیوانہ اور حقیقت پر حضرت شامیہ صابر نے سورہ کی تفسیر میں نہایت مفصل بحث کی ہے اور عربی میں ”اکلام الربانی فی احکام الجن“ اس مسطورہ کی ہدایت سے جانتا کتاب ہے جس کو خوش موطنہ کرے یہاں کائنات میں کس قسم کے مباحثات سے کیے جائیں گے۔ (عبدالرحمن) ہدایت میں آج کے سمجھنے کے ذریعے تھے ایسا تھے جن کے سرے میں انسانی طریقہ نہیں سمجھ سکتے ہیں اور جن میں انسانی کائناتوں کی طرح اس میں حاصل ہے مگر انسانوں کی فکر سے پیچھے ہوتے ہیں۔ اسی لئے ان کو نہیں جانا ہے۔ انہیں چھپا جاتی ہے (شعبہ) ان کا کہ ہے جانا کیا ہے۔ جیسے آج کل سے۔ آج کل میں آیا ہے۔ ”وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ“ جن میں ہمارے کھانے کی چیزیں ہوتی ہیں اور وہ بھی۔ ظاہر ہے کہ ان میں جنت ہی کی ایک قسم ہے۔ یہاں کہہ دیا کہ وہ انسانوں سے جنت میں جن جن چیزوں سے محروم ہے۔ عقلی کسی کے لئے جو کچھ نہیں کرتے۔ (یعنی ان انسانوں میں عقل کے کمال ہیں اور انسانی فکر نہیں کیونکہ انسانی فکر میں عقل مثلاً پیر مسمانی ہے اور انسان میں ان کا کمال ہے ان کے جسم کی جن اہم چیزیں ہیں۔

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں کو دیکھا تھا:

آج کل کے دور سے پتہ چلتا ہے۔ جنت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کو کبھی دیکھا تھا جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرأت قرآن کر رہے تھے۔ ادا تھا جنت میں آگے اور انہوں نے قرأت میں دیا اور انہیں اطلاع دی کہ وہ اپنے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کو سدا کی اور قصہ بیان کر دیا۔ بخاری و مسلم و ترمذی و دیگر نے حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے سامنے دروازے پر حادان کو دیکھا (بلکہ وہ تھے) جو کہ (بازار کا دکان کو جانے کے ارادہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (گئے) چلے گئے اس وقت شیطانوں سے آسمان کی خبریں روک دی گئیں تھیں اور (خبر چلنے کے لئے آسمان کی طرف چڑھنے والے) شیطانوں کو انگڑوں سے دبا دیا تھا۔ جنت نے (آج میں) کیا اس کی کوئی خاص وجہ ضرور ہے (خبر کوئی کی بات ضرور ہے) اس کی ہے؟ شرعی و طریقی میں ہاں کی گنجائی است کہ یہاں اس کی ہے۔ پتہ کر کے جنت تلاش کے لئے چلے آئے اور ایک گروہ خاص کی طرف آگیا جس کی گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھی حاکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کلمہ میں تھیں کہ ان کی نماز پڑھ رہے تھے۔ جنت سے قرآن کا ترجمہ ہو کر سننے کے لئے گھر لے گئے ایک تہذیب سے اور آسمانی خبریں کے اور یہاں نکالت پیدا ہوئی ہے چنانچہ وہاں چاکر اپنی قوم سے انہوں نے کہا اے قوم جاؤ ہم نے جنت قرآن سنا ہے

جنت کو پا کا قاعدہ و دعوت:

ایک گروہ (طیارہ) کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ و انبیاء کو آپ جنت کا اسلام کی دعوت میں اور اللہ کے خطاب سے آگے اور ان کو قرآن سنا میں چنانچہ جنت سے جنت کی ایک دعوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی گئی جب وہ حج اور حج کے دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھیوں سے لہرا کر گئے صحابہ کے ساتھ کہ جنت کو آج جنت کو آج جنت میں سے کن میرے ساتھ چلے گا تب نے سن کر سر ہٹا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ساتھ چلنے کی خواہش کی تو میرا ہی حضور ساتھ ہو لے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان:

حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ میرے سامنے ایک ساتھ میں کیا ہم چلے آئے کہ میں بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کمال میں داخل ہو گئے جس کا نام شعبہ ان کی قیادہ میرے گرا کر ایک کثیر (حصار) کھلی کر غم وہ کہ اس کے اندر چلے جانا تب تک میں نے جانا اور پھر لکھا ہے کہ میرے کہ میں دے اور کھڑے ہو کر قرآن پڑھنا شروع کر دیا میں نے دیکھا کہ جنوں کی طرح (یہ) چلا کر انہیں کے ساتھ آ رہے ہیں اسی کے ساتھ مجھے خدمت خود بھی جاتی تھی اور مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فکر یہی کہ نکلتے ہیں چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آس پاس میں گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میری آواز ہوئی آپ کی آواز میں مجھے جاتی نہ تھی کہ وہ یہاں کے نکلیں اس طرح نکلیں جا کر جہنم سے آگے اور پھر

جنوں کا ایمان لا تا:

سورۃ انفال ”میں گواہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں قرآن چھوڑے تھے کہ انکی عمر کو گزرتے ہوئے قرآن کی یاد میں نظر پڑتا ہو کر سچے دل سے ایمان لے آئے۔ بھاری قوم سے جا کر سب حاضر ایمان کیا کہ ہم نے ایک کام پایا ہے جو (اولیٰ امامت و جنت میں) مسیحی طلبہ فوت تا غیر میں حاصل نظر ہو سکتا اور عظیم مضامین کے اعتبار سے واجب و غریب سے معرقت دہانی اور رشو دلائل کی طرف دہری کرتا ہے اور غالب شرک کا تھوکر کنگی اور توحید کی حوالہ پہنچا دیتا ہے اس سے ہم مشتے ہی بنا توقت اس پر یقین لائے ہو ہم کو کو تکلف و شبہ ہلکی نہیں، یا قرآن کا اس کے سامنے کسی چیز کو اضافہ کرنا جس کا تقسیم و جانت کے معانی محدود کرتے ہیں کہ اس کو کسی چیز کو اضافہ کرنا جس کا تقسیم و جانت کے معانی محدود کرتے ہیں آفریقہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر بھی فرمائی اس کے بعد بہت سبب جن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اپنے ایمان لائے ہوئے قرآن میں کیا (عمر جانی) لفظوں میں جانت کی جماعت جب لوگ کہ اپنی قوم کے پاس کی تو اس نے کہا (اے مسیحی) اے نبی! کہ تم نے زور قرآن چھوڑ کر کام سے باہر اٹھ گئے جب محمد ہے کہ قرآن کی جانب ہے جب نہیں اس کو جب کہنے سے پورا ہے کہ قرآن دیکھ کر آئے۔

جنوں والی راست:

مسیح نے علیٰ نبی کریم، خدا تعالیٰ میں ابراہیم علیہ السلام اور عیسا علیہ السلام کی بات کیا ہے عاقل کے کہا کہ میں نے اپنے سے بدانت کیا کہ ایسا نہیں میں کیا معرقت انی مسیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو جو تھے عقیدے کہ میں نے حضرت انی مسیح علیہ السلام سے سمجھا تو کہ کیا آپ معرقت میں سے کوئی ایسا دلائل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ہی مسیح نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم کتاب تھے ایک راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانب ہو گئے کہ ہم نے داریں کے ساتھ گناہوں میں مبتلا کی گئیں نہیں نے ہم سے کہا کہ کوئی انکار کرے گی کہ میں نے انکے شیعہ کو باروں اور راست سب کے لیے وہ توحید، امت گردی (۶) غرض جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بخیر طلب لائے) تو فرمایا جانت کی طرف سے ہونے والا آقا میں اس کے ساتھ کیا تھا وہ جا کر ان کو قرآن جاری کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہاتھ لگے جو جانت کے شیعہ ہونے سے انکار کرتے تھے کہ انکے ساتھ راست دیکھا گیا۔

جنوں کی خوراک:

عقل کا قول ہے کہ وہ جانت کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کھانے کی چیز کے حلق سوال کیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

سے فرمایا جس کوئی یہ مسافر چاہے ان کی جگہ اور تھوڑے ہاتھ چاہے اس کو کھانا گوشت کھا کر پانی پائیں گے پھر کھانے کے بعد ان کی پچھتائی ہوں یا پچھتائی نہ ہو اور تھوڑے سے لیے ہو کہ ہے ہی لیے ہو۔ نہ تو شکر پڑا تھا کہ ان دلوں میں وہ سے کھانا کیا کر دینا تھا وہی جنت کی خوراک ہے۔

سرخ جنوں کی جماعت:

دعوتِ مسیحی کے کہ حضرت انی مسیح علیہ السلام نے جانت قوم کے گناہوں کو کچ کر فرمایا کہ جو ایسا دلائل جانت سے بہت زیادہ مطالب ہیں میں کتا ہوں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زور عطا کے بارے سے ہمارے تھے اور عطا کے بارے میں اسے اپنی جنت کیلئے جانت سے قرآن نہ تھا اور آیت ”قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ“ میں اللہ دھوکا دینا فرمایا ہے۔

ایسا دلائل کا تھوڑا حضرت مسیح نے جان کیا ہے اس کے بعد کہ۔

ایسا نے سورۃ انفال کی تعبیر میں حضرت انی عباس کی طرف منسوب کیے جان کیا کہ ”فَاَتَّبَعْتُمُ الْكُفْرَ“ سے مراد ہے کہ لوگ میں اب جانت قرآن میں کہ اپنی قوم کے پاس گئے اور ان کو تکلف کی تو جانت کی ایک جماعت تشکیل دیت ہے ایک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سلام دیا اس کے حضور سے علی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قرآن چھ کر عطا فرما دیا۔

چھ بار جنوں کا آقا: انسانی نے دیکھا کہ جانت کی آمد چھ بار ہوئی تھی اس سے عبت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت میں اس سب کے لیے جس حال کا قول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت میں ان (انسانوں کے لیے) نہیں ہوئی (انتقام)۔ (تعبیر غلطی)

وَأَن تَعْلَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا
ہو کہ کہ انکی سے تھوڑے بارے میں کہ
أَتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا
میں دیکھ نہیں لے لی لی ہ چاہتا

عقیدہ عقیدت کی ترویج:

میں جو چاہتا کہ اس کی عقیدت میں اس کے عقل ہے۔ معرقت شاد صاحبہ لیجے ہیں کہ جو گناہوں اور میں پچھتائی ہوئی ہیں وہ میں بھی نہیں (جو میں اس کی طرح) کہ وہ جانت جانتے تھے (تعبیر غلطی)

وَأَنكَ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا
ہو کہ کہ ہم میں کا بھلا

مالک ہیں اور فرکانہ چاہتے ہیں تخلیق انعام اور پیام رسالتی کا فرض ملنا کی طرف سے بھی ہے لیکن اگر میں اللہ کا حکم اور پیام نہ پہنچاؤں تو اس کے عذاب سے بچنے کی کئی چالیں لے گا۔ (تفسیر طبری)

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ

مرد کوئی حکم کرے اللہ اور اس کے رسول کا حکم اس کے لئے

كَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ شَيْءٍ أَهْلًا

آگ سے ہر شے کی بہا کریں اس میں جہاد ہے

تأمران کی سربراہ

یعنی تمہارے تابع و عاصی تمہارا مالک میں نہیں۔ لیکن اللہ کی ہر چیز کی تاہم اس کے لئے نقصان پہنچاؤ ضروری ہے۔ (تفسیر حلی)

پھر اللہ اس طرح تھا کہ میرے اختیار میں صرف تخلیق انعام ہے، میں حکم پہنچاؤں یا نہیں، جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا وہ بہا ہے۔ یہاں تک کہ جو نہ مانے گا تو اس کے لئے وہاں جہاد ہے۔

اصل حکم میں ہے کہ ہر لوگ ہر اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تاہم اس کے لئے جہاد ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف سمجھتے رہیں گے جیسے تک کہ عذاب کو نہ سمجھیں گے۔ (تفسیر طبری)

حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَيَسْتَعْجِلُونَ

یہاں تک کہ جب دیکھیں گے کہ ان سے وعدہ کیا گیا ہے وہ اس کے لئے

مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا

کس کے مددگار کم ہیں اور کتنی ہی تعداد ہے

کثرت پر شائبہ اور

یعنی تم جو پہلے ہندو کہہ رہے تھے کہ تم کرتے ہو وہ جیسے ہرگز نہ ملے اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے مخلوق سے اتنی ہیں وہی کروڑوں تو بہت وعدہ کا وقت آگے اس وقت چلے گا کہ اس کے سامنے کروڑوں کی جتنی مخلوق ہے۔ (تفسیر حلی)

قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقْرَبُ مَا تُوعَدُونَ

تو کہ میں نہیں جانتا کہ قریب ہے جس چیز کا تم سے وعدہ

أَمْ يَجْعَلُ لَكَ رَبِّي أَمَدًا

ہو گا تو کہ وہاں کسی کو میرا ایک وعدہ ہے کہ

قیامت کا وقت

یعنی اس کا حکم مجھے نہیں دیا گیا کہ وعدہ جلد آئے گا ہے یا ایک مدت

یعنی تم کو کچھ وعدہ پہنچاؤ گا کیا پہنچاؤ دھن میں میرے وعدہ میں نہیں۔ اگر فرض میں ہے تو شخص میں سمجھیں کہ یہ کوئی شخص نہیں ہے جو اللہ کے ہاتھ سے چاہے اور کوئی شخص نہیں جانتا ہر گز کہ وعدہ حاصل کر سکیں۔ (تفسیر حلی)

سبب نزول: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چاہا تو ہرگز میرے کا ہاتھ کس کے لئے کچھ ہے جس میں وہ اللہ سے کہتے ہیں کہ اگر وہ ظہیر ہے تو ہم یہ عذاب لے آئے۔ یا اللہ کہتے ہیں اب اس کام سے باز آ جاؤ ہم تجھے اپنی بات میں پہنچتے ہیں تو میں اس کے عذاب میں کیا نہیں (اس عذاب کو تو نے لے لیا ہے اللہ نے ہر دھن میں نازل کر لیا ہے۔ یہی ممکن ہے کہ یہاں ہر اور رسول عذاب کا جواب دے گا کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دین اور عبادت کا وعدہ کی طرف سے امتحان کیا تھا تو رسول کیا کر سکتے ہیں یہ کیا نہیں ہو چکی کہ سب کا انتہائی شوق کے ذریعہ انعام کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچاؤ گا مالک فرما کر کہتے تھے۔ یہی ہو سکتا ہے کہ یہاں ہر اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مادیاتی کو تاہم کرنے کے لئے اور ہر اور اس کے صفوں کی تاہم کرنے کے لئے یا کیا ہو۔ اس میں میرے معجزاتی کی روایت ہے جو ان کا ہے کہ وعدہ کے کئی سرور لے لیا ہے کہ وہ اسے کہہ گا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ چاہتے ہیں کہ میں ان کو ہاتھ دے کر اس میں لے لیا ہے ان کو اپنی بات میں لے لیا ہے ان پر آیت لکھ لیا ہے کہ یہی ہے میرا نازل ہونے والا تفسیر طبری)

إِلَّا بَعَاثَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

کہ کچھ نہ ہو کسی ملک سے اور اس کے بعد آئے گا

تفسیر کی امداد داری

یعنی اللہ کی طرف سے پیام آتا ہے اور اس کے بعد ان کو پہنچاؤ گیا ہے کہ یہ ہاں سے میرے اختیار میں ہے اور یہی فرض ہے جس کے ادا کرنے سے میں اس کی سربراہ ہوں ہندو کہہ سکتے ہیں۔ (تفسیر حلی)

حقیقت میں تخلیق حکم میں ہی ہدایت اور توفیق رسالتی ہے (اور تخلیق ہی کا فرض ہے اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کرنا اور تخلیق پہنچانا ہی کے بعد میں ہے اس لئے تخلیق حکم کو لامصلک کی ممانعت لگی ہے سنگینی کر لیا، مطلب یہ کہ ہم میں نقصان کو دور کرنے اور لانا پہنچانے کی اور یہ حالت نہیں صرف تخلیق انعام اور پیام رسالتی ہماری طاقت میں ہے یا دستار کا تعلق ہاتھ یا دستار سے ہے لیکن اللہ کے عذاب سے بچنے کی کئی چالیں چاہ سکتا ہے تو اس کے سامنے لے کر لیا ہوا ہے ہاں وہ تخلیق اور پیام رسالتی ہر فرض ہے وہی مجھے اللہ کے عذاب سے بچنے لگا ہوا کہ میں اسے اس فرض کی بات میں کیا تو اللہ مجھے عذاب دے گا، جس میں وہ اس حال میں لے اس طرح مطلب جان کیا ہے کہ میں نہ فرما

پہلی مستحب ہے ہم نے سورۃ فتح کی تفسیر میں ادا کی کے ساتھ ہی کر دیا ہے ہم اپنے سورۃ فتح کا ذکر دے دیں کہ سورۃ کا اور سورۃ میں ہر کے ساتھ ان کو یہ علاقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محفل ہے وقلہ ما دہر ہے۔
رہا نہایت مشہور ہے:

محفل سے مراد یہ نہیں ہے کہ لوگوں سے مٹا چھوڑ دو اور حقوق مبادی ادا کی میں کوتاہی کر دو۔ جس شخص اور شہر میں کو جو نے کائنات سے محفل ہے اس کا کائنات در اسلام میں سامعین کو فضا میں ہے ہم اپنے میں کا بھی حق ہے اور جی نہیں کا بھی حق ہے اور یہاں کا بھی حق ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ کسی اور محفل فضا سے الگ کی اور محفل نہ ہو۔

وصول حق کی دو مشعلیں:

وصول کا قول ہے کہ ہم جس راستے کا قطع کرنے کے لئے ہیں اس کی مشعلیں ہیں۔ پہلی مشعل ہے محفل سے کٹ جانے کی اور دوسری مشعل ہے حق سے جو جانے کی۔ ایک دوسرے کے لئے لازم ہے اس لئے اللہ نے انہوں کے درمیان اور حد و ضابطہ پر دست کرتا ہے ذکر کیا ہے ہر پہلے وصول حق کو وفاقاً لیسور یکن، فرما کر ذکر کیا پھر فضا (الخلق) سے انقطاع کا یہاں کیا تیسرے محفل سے کٹ جانے کی اصل فرض ہی حق سے جو ہر اپنے مقصد، اصل و پہلے کر کے)

ہم نے درایت کی تیس وصول حق کی اس سے کہ کسی کو اس حق کا نور اور نور نصیب دے کر دے اور ضروری ہوگا۔ ہم وصول کی تصور دے دیتے ہیں کہ جو علم ضروری اس کی کہتے ہیں کہ جس میں عالم کے سامنے نور و علم حاضر ہو (اس کی صورت دو) ایک معلوم و حق و نور ہے حق ہی اور علم حضور ہے یہی وصول اتصال ہے اس کو احمد اور جاد کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہیں مطلب سب کا ایک ہے حق میں ہی اس کو اتصال کہتے ہیں حضرت ان مہمان نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا اللہ کے لئے کامل خاص اعتبار کرے۔

ذکر و تفسیر کی صورت میں وفاقاً لیسور یکن، ہم ذات کی تھماری طرف متوجہ ہو گا اور ذوق التقلیدی و التقلید میں (تشریف کے ہر کے ساتھ دیکھ کی مفت قرار دیا جائے) تمام مشکلات کا لطف کا مہیا ہونا اور لاف لاف ہو میں لگی انجائت کا بیان ہو گا۔ یہاں ہی نہ گمراہی نہ حاصل کر لے ہوں کے طرف کی دنیا میں اس وقت ہم دلیل اور دلیل القوان اور وفاقاً لیسور یکن میں انکے ایک نظام کے اس تقریر سے خاص ہوتا ہے کہ یہ چاروں امور میں فرقہ فضا سے قرآن اور ذکر تمام ذات اور ذکر کی انجائت آریہ کے ہر ہر اور صاحب حاصل ہونے کی راہ ہیں۔

نہیں مال ذکر ہواں جی نہ غریہ پر چاہتے ہیں اس کے لئے ہیں اور

چاہی رہائی ہے وہ ذکر اللہ اور اللہ ذکر اللہ کے علم سے اس پر دست ہے کہ تیسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تو ضروری نہیں ہو سکتا کہ آپ باہل ذکر کرتے ہیں اس لئے اس علم کا شفا و دہم ذکر ہی ہو سکتا ہے۔

(مطربی اور اسقلم)

وَأَذِّنْ لِلشُّرَکَیْنِ وَبِئْسَ الْوَسِيلَۃُ

اور آواز دے دو کہ اللہ کے دو شریکوں کے واسطے سے کتنا برا واسطہ

ذکر اللہ:

یعنی مادہ قائم بل کے دین میں بھی (کو چار محفل سے معاملات ادا کی رکھنے دیتے ہیں لیکن اصل سے اس پر اور ان کا کا طریقہ صبر غالب رکھے اور چنے بھرے اپنے چنے اس کی واری مشعل سے لے کر اللہ کا حق حصول ایک اس کے لئے اور سے توجہ کر چلے نہ دے بلکہ سب مشکلات کٹ کر باطن میں اس کی ایک باطن دانی رہا ہے اس کی کو کہ سب مشکلات اس ایک مشعل میں دم نہ جائیں جسے صوفیہ کے ہاں "بے ہوا ہوا" یا "طہرت اور اجہنم" سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور ہر حال)

وَأَذِّنْ لِلشُّرَکَیْنِ، ہم پہلی طرف ہے ذکر اللہ سے مراد ہے ثبات رہاں، یہ ذکر میں مشعل رہاں کہ نہ کی حالت میں یہ اور نہ نصیب لیکن یہاں ذکر اللہ سے تو کوئی ممکن رہاں اور دوسرے حصہ سے قطع ہو لیا اور قرأت و تفسیر و دیگر کو ایک جا دے کہ جس میں تبت کی کسٹی آئی جالی ہے احوال قلمی ذکر مراد ہے حقیقت میں قلمی ذکر ہی ذکر ہے بلکہ وادیم سے غفلت کو اور کر دیتے ہیں کہ حدیث ذکر اللہ علی العالمین و منزلہ العباد علی العالمین۔ میں ذکر غفلت سے توجہ کرنا تا رہا ہے غفلت کے مقابل ذکر کو اسے کا اعتقاد ہی یہ ہے کہ ذکر غفلت کو اور کر لے کا نام ہے ال کی غفلت کی حالت میں مذکور لفظ قابل اعتبار ہے نتیجہ ذرا دے جو لازمی لازمی طرف سے غافل جیہاں گئے ہے جی ہے۔

بعض لوگوں کے نزدیک ذکر سب سے مراد یہ کہ تلاوت قرآن ہم اپنے ان میں از ہم سے شروع کرے۔

مشکل نماز سے اور اگر سورۃ فاتحہ پڑھی جائے یا کوئی دوسری سورۃ بعد از شروع کی جائے یا ساری سورۃ سے ذکر نہ پڑھی جائے بلکہ تلاوت کا آغاز ہی کی صورت سے کہ جانے تو اولوں سورۃ میں شروع میں ہم لفظ چھٹی یا دہم مادہ مستعمل ہے یا اول اور دہم نہ پڑھی ہو یا دہم یا نہ پڑھی ہو۔

ہم چھٹی یا دہم مادہ مستعمل کے ذکر کی صرف سورۃ فاتحہ کا ساتھ ہم لفظ چھٹے چھٹے چھٹی مستعمل ہے دوسری صورت کے ساتھ باطن نہ پڑھی جائے ایک روایت میں اور ہوا کا قول آیا ہے کہ ہر سورۃ کے سورۃ ہم لفظ چھٹے چھٹے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز کی حالت میں نہیں پڑھتا ہے وہ اس کی ہر ساری حالت میں پڑھتا ہے۔ (ابن ماجہ)

امام کے پیچھے قرائت نہ کرنا:

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے قراءت خلف الامام کا ذکر منقول ہے۔ امام نے انہیں طاعی و راجعہ مانگے تو ان کی وجہ سے حضرت ابن عمرؓ کے پیچھے قرائت نہ تھیں کرتے تھے۔

لہذا ان کے حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت جابرؓ کا قول نقل کیا ہے کہ امام کے پیچھے نماز کے کسی حصہ میں قرائت نہ کرنا جائز نہ ہے۔

امام کو نہ مانع تھا کہ حضرت ابن مسعودؓ سے امام کے پیچھے قرائت کا مسئلہ پر چلایا فرمایا کہ خاموشی کے ساتھ سجدہ کیونکر نماز میں (قراءت سے) اور نہ وہی حج سجدہ اور نہ سجدہ سے امام کے لئے کافی ہے۔ نہ ہی حدیث کہ جو لوگوں کے پیچھے قرائت کرتے۔ میں پڑھتا ہوں کہ اس کے ساتھ انکار سے کہتے ہوں۔ جو اس زمانے سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے کہ اس میں انکار کی جگہ جہر کا تھا ہے۔ لہذا یہ روایت اور ان روایتیں از مسند بنی ہاشم کے حضرت عمرؓ سے منقول ہے۔ چنانچہ امام نے ان کے پیچھے پڑھنے سے انکار کیا۔

ابن ابی شیبہؒ نے حضرت ابن عمرؓ سے قراءت کا قول نقل کیا ہے کہ امام حج کے ساتھ پڑھے یا نہ پڑھے اس کے پیچھے قرائت نہ کرنے سے ان کوئی سے عقل پر آیت کی کرامت امام کے پیچھے قرائت ہوتی ہے لہذا ہم نے ہر سجدہ جہر کی نماز میں ترک قراءت اس آیت کا بھی اختلاف ہے لہذا قول نے فرمایا کہ ظنی و ظنی و لا یستحبون ان یخوضوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا تھا ظنہ لہذا خصوصاً قراءت کی جائے تو نہ منافی کے ساتھ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابو ہریرہؓ کا اختلاف کی روایت سے جو راوی نہایت اہل ایمان و عابدین کی ہے۔

مسئلہ امام حنفیہ و زہریؒ کی روایت میں وجوب قراءت کے خلاف ہیں مگر اس میں حدیثیں ہیں کہ اگر قراءت سے بعد مسجد واجب ہو جائے تو امام حج حنفیہؒ ان میں جو رکعت کے بعد وجوب قراءت سے قائل ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے اندر یہ وہ گناہ متعلق نماز ہے۔ پس فرض کے بعد صرف وہ رکعتوں میں قراءت واجب ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کا اختلاف کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر اور صریح حال اور رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں (صرف) سورۃ فاتحہ اور ہر رکعت کی پہلی رکعت (دوسری رکعت سے) نہیں پڑھتے تھے۔ (ابن ماجہ)

کے ساتھ قراءت کرتے تھے اور گھر پر بہت جہادیم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قراءت میں ہی تھے کہ اگر کرب تھے، اللہ نے فرمایا ہے۔

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي إِذْ يَسْتَعْجِلُ الْوَيْلَ مِنَ الْوَيْلِ إِذْ يَسْتَعْجِلُ الْوَيْلَ مِنَ الْوَيْلِ إِذْ يَسْتَعْجِلُ الْوَيْلَ مِنَ الْوَيْلِ

کرتے اسے اس میں ہے کہ سب کے لئے علوہ و برآء میں چاہیے۔

وَاللَّهُ يُقَدِّرُ الْيَلَّ وَالنَّهَارَ
اور اللہ تعالیٰ ہے رات کو اور دن کو
عَلَيْهِمْ أَنْ يَنْصَبُوا فِتْنَةً عَلَيْهِمْ
میں نے جو کہ تم میں کہ یہاں کہ تم کے ساتھ جو حق سچائی
فِي أَلْفِ لَيْلَةٍ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنَ الْقُرْآنِ
پڑھنا تم کو آئیں ہر آیت سے

فریخت تہجد کی منقوشی:

یعنی رات اور دن کی پہلی پڑائش تو اللہ کو معلوم ہے وہی ایک خاص انداز سے کی۔ یہ کہان سے مناسبت ہے کہ یہاں اور کی دوسری اور کر رہا ہے۔ یہاں کو اس لئے ہر غفلت کے وقت روزانہ آدھی گھنٹہ اور وہ تہجد کی رات کی پہلی طرح کا حال ہے کہ خصوصاً ایک گزنی گھنٹوں کا زمانہ نہ ہو اس کی کہیں قراءت میں ہے جس کا نہایت مزہ ہے کہ کہیں یہ نہیں ایک تہجد کی رات میں کہ گناہیب نہ ہو اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے حق سچائی اور ہر گز کہ اس کو یہ نہیں پڑی غرت ہو نہ کہ اس کے لیے اب جس کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی نماز اس میں جہاں قرائت چاہے چاہے اسے سب امت کے حق میں تلاوت تہجد فرض ہے نہ وقت کی حاضرت و غاوت کی کوئی قید ہے۔ (مجموعہ)

حضرت علیہ السلام نے رات کو پڑھنے میں بتا دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تہجد کی تلاوت سب سے اہم تھی جو حضرت صفیہؓ کا اختلاف کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر قیام شب کیا کہ وہاں بظاہر امام آگیا عرض کیا کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں کیوں کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انہی پہلی غنیمتیں اللہ صاف کر دیا ہے فرمایا کہ میں شکر گزار ہوں نہ خواب۔ چنانچہ فرمایا کہ یہ بھی پڑھیں۔ سفر میں نفل۔

حضرت ابن عمرؓ کا اختلاف حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریک حالت میں توفیق پر ساری قیام شب پڑھتے تھے آخری کراہ پر بھی نماز (اسی سبب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے) سورۃ بقرہ میں (کے)

حضرت ابی بن کعب کا بھی بھی قرآن سے شواہد کے کہا کہ اپنے اہل
گھر کو۔ سہی لے کہا کہ ایک اعمال آدمی کو پاک کیزوں کا ہونا اور بد کردار
آدمی کو پاک کیزوں کا ہونا یا تا ہے۔ سید بن جبر نے کہا کہ اپنے دل اور گھر
کو پاک کرو۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اپنے اخلاق کو صفیہ بنادو۔
ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ آیت میں کیزوں کو پاک کھینچے گئے ہیں۔ پاک
ہے۔ کیونکہ مشرک اپنے کیزوں کو پاک نہیں دیکھتے تھے۔ حادس نے کہا کہ
کیزوں کا طویل ذکر ہے۔ کیزوں کا لہذا ہونا ان کی (تخلیج کا سبب) ہے۔

میر نے ایک حکم جاری ہے کہ کیزوں کو پاک دیکھنے کا حکم قرآن مجید میں
اور احادیث میں ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ پاک کرنے کا حکم ولادت میں
ہے۔ بدوہل کی معلوم اور ہے۔ بہت کیزوں کے گے دن کا مرنے والا ہے۔
اور دن کو کھاتا ہے زیادہ قرب ہے تو رب اللہ تعالیٰ کیزوں کی ناپاکی کو پسند
نہیں کرتا تو دن کی ناپاکی کو پسند فرمادیتا ہے۔ اور اس سے بھی اہم غرض
اور قلب کی طہارت ہے۔ جب کہ دن سے بھی زیادہ اللہ کا قرب حاصل
ہے۔ بے شک اللہ تو شعا اور پاکیزہ لوگوں کو پسند فرماتا ہے۔

مسئلہ: اختیار نے اس آیت سے کیا کر لیا اور جس کی اور جس کی اور
دن کی کھانا کھانے سے ضروری قرآن میں ہے میر نے ذکر کیا ہے کہ
اس آیت سے صرف نماز کے لیے طہارت کے شرط کا اور نہ اس میں کھانا کھانے
قسم کی کوئی طہارت کے واجب ہونے پر حرجال میں آیت اللہ کرمی
ہے۔ اس فتوہ کے لیے عین التمام کی طہارت کے واجب یا حرام ہے
ادھار کی طرح ہے کہ جب جسمانی ناپاکیوں سے پاک دیکھنا حکم کا قافل
نہ آیت سے ثابت ہے۔ تو اخلاق اور فحری کھانوں سے پاک رہنے کا
واجب طریقہ اپنی ذات ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آیت و موشی فرمائی ہے
فَاَتَمِرْ بِذَلِكَ لَعَلَّكَ تَتَّقُونَ تَتَّقُونَ لَعَلَّكَ تَتَّقُونَ تَتَّقُونَ لَعَلَّكَ تَتَّقُونَ ۔

بقول ابوہریرہؓ اس سے پاک رہو:

ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جو
سے میرا میں بہت سچا تھا کہ چھوڑ دو۔ ان کے قریب بھی نہ جانا حضرت امین
میں سے چھوٹنے لے لیا گیا کہ چھوڑ دو۔ اس کا جواب اس نے کہا کہ لا کا قافیہ بہت
اور جو لا قافیہ ہے ہے کھانا کھانا کہ لے کہا کہ شرک مراد ہے۔

طہارت شدہ کھانے کا خطاب:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قرآن کی طرف سے گئے اور فرمایا ان دونوں کو خطاب دیا کہ یا ایہذا
کسی ناپاکی کی وجہ سے خراب کھانا دیا جا رہا ہے تو یہ جواب دے دو انہیں
کہ تاتھا۔ اور مسلم کہ روایت میں ہے ایک خطاب سے پاک نہیں ہو کر

سے زیادہ اہم ہے۔ اس کی خلاف ورزی قابل معافی ہے۔ نہ کسی سے
واجب ساتھ ہونا ہے ہم شرعی سے پہلے عقل میں کی فکر میں بھی یہ عقیدہ
واجب تھا۔ اور یہ عقل بطور غواص کی تھیں کہ ہاتھ سے ہمارے اس
لے چاہتے شرعی کی ضرورت ہوئی۔ یعنی یہ بھی عقیدہ خلاف عقل نہیں کہ
شریعت کے خلاف کے امور اس کی عقل کی حدود میں عقل کی مراد میں نہیں۔

مسئلہ: منتخب نے اسی آیت کی وجہ سے نماز میں گھر گھر کی کراہی کہا ہے
اور ثبوت میں اسی آیت کو پیش کیا ہے اس کا حقیقہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ
ہیں کہ جیسے لفظ کھانے کے جو کھانا بھی مفید و تقسیم ہو اس سے نماز کا اعتقاد ہو
ہے گا۔ جیسے لفظ اجل ۔ لفظ اعظم ۔ لا الہ الا اللہ الرحمن الرحیم ۔
اور نماز نہ ضرورت کی صحت صرف لفظ اکبر کہنے پر ہی متوقف نہیں ہے۔ نہ کہ ہم
بے اندکی یا بدلی ممکن عقل کو ظاہر کرنے کا اور اس کا اقتدار کرنے کا کام
چند دفعہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر لفظ کھانا بھی طرح کے کھانا ہو۔ مثلاً وہ
تو کھانا کھانے کے سوا کوئی دوسرا لفظ بھی نہیں لفظ اکبر اور اللہ اکبر
کہنا عین ایمان کے نزدیک درست ہے۔ (عبدالغنی)

وَكَيْلًا كَفُتْهُرًا وَ الْزَجْرُ قَاطِعٌ

اور اپنے کیزوں سے پاک رکھو اور کھانے سے لہو نہ

طہارت اس صورت کے ذیل ہونے پر حکم ہوا کہ عقلی کھانا کی طرف
بد نہیں بلکہ رازہ و لہو کا حکم ہونا کہ لے شرط ہے کہ کیزوں سے پاک ہوں
اور گھر کی سے احتراز کیا جائے۔ ان چیزوں کو یہاں بیان کر دیا۔ یہ کھانا ہر
کہ کیزوں کا کسی معنوی کھانا جس سے پاک دیکھنا ضروری ہے تو دن
کی ناپاکی طریقہ اپنی ذات ضروری ہوگی۔ اس لیے اس کے دن کی ضرورت نہیں
گئی۔ عقلی کھانے کیزوں کو پاک دیکھنے سے ضرور کہہ دے اخلاق سے
پاک دیکھنا مراد لیا ہے۔ اور کھانے سے دور رہنے کے معنی یہ ہے کہ جس
کی کھانے سے دور رہے۔ جیسے ایک جب دور ہیں۔ جو حال آیت خدائیں
طہارت ظاہری و باطنی کی تاکید ضرور ہے۔ کیونکہ بدن اس کے رب کی
ذاتی کھانا نہیں نہیں ہو سکتی۔ (عبدالغنی)

اپنے کیزوں کو پاک کر دو۔ یعنی اپنے جسم کو پاک کر دو۔ کھانا
۔ اور اہم۔ شواہد عقلی طریقہ کرم نے کہا حضرت ابن عباسؓ سے اس
آیت کا معنی یہ چھوٹا تو فرمایا کہ کھانا اور کھانے کی حالت میں پاس نہ چھو۔
بھرا۔ یہ کیا تو نے لیجئے ابن عباسؓ کا شعر ہے

واللہ یحسد لہ الخوب فاحذر لیست ولا من علفہ فلفح
لذا کہ شکر ہے کہ میں نے فحی پاس نہیں چھو رہا نہ کھانے کی حالت میں
چوراہہ لگی۔

مختلوف اور مختلف قروں کی مثال:

”آپ کی زندگی کی زندگی“ سے متعلق افسانہ (ایک ناول) میں
 ”آپ کی زندگی“ سے متعلق ناول (ایک ناول) میں

مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا امْتِحَانًا

یعنی انھیں کے بارے سے یہ غلط فہمی۔ ابھی اسی پہنچتی ہے فیروزہ کو۔
 بہت آگاہی میں کہتا ہے۔ (ابھی ابھی)۔ (خیر ہو)

كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ

وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

☆ 2017/12/22

تو ایک عجیب سے جادو کا اثر ہو گیا اور وہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا کہ

وَيَا عَالَمِينَ خُذُوا زِينَتَكُمْ

Te a t t e s t e d u n d e r s t a n d i n g o f t h e



یعنی اس کے بے شمار لشکروں کی تعداد اسی کو معلوم ہے انہیں تو صرف

علاء دین نے کہا کہ میں افسوس کو اٹھانے والوں میں سے ہوں۔ یہ کہہ کر وہ افسوس
شمار کیا ہے؟ یہ تو خدا سے دعا ہے کہ ان افسوس میں مراد یہ کہ میں افسوس
میں نہ رہا کروں۔ میں سوچوں کہ یہ کیا تو خدا کی رحمت ہے۔ یہ کہہ کر وہ افسوس
کا افسوس کیا ہے کہ میں افسوس کو اٹھانے میں ہوں کہ اسے افسوس میں سے کہہ کر ایک
کافر بننے کا راستہ ہے۔ یہ کہہ کر افسوس میں سے کہہ کر کہ افسوس میں سے کہہ کر
میں سوچوں کہ یہ کیا تو خدا سے دعا ہے کہ ان افسوس میں مراد یہ کہ میں افسوس

[illegible]

وَمَا جَعَلْنَا بَدَنَكُمْ إِلَّا اقْتَاتًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا

$\pi \in \mathcal{L}(\mathcal{H})$ is called a *projection* if $\pi^2 = \pi$.

۱۰۰۰

میں کاروں کو عذاب دینے کے لیے انہیں کی سختی خاص عسرت سے دیکھی ہے جس کی طرف ”تہذیبہ پستہ کا خلافت“ کے ناموں میں اشارہ کیا جا چکا ہے اور اس سختی کے چاروں گوشوں عسرتوں کی جانچی سے دیکھتے ہیں کہ کون اس کوں کہ ۷۰ سے ۸۰ کوں کیسے تھی ۱۹۷۱ء سے ۷۰ء تک (۱)

يَسْتَقْبِلُ الرِّبِّيُّ أَتْمُوا الْكِتَابَ وَيُرَادُّ

$$25 \text{ m}^2 \text{ m}^{-2} \text{ s}^{-1} = 25 \text{ m}^2 \text{ m}^{-2} \text{ s}^{-1} \times \frac{1 \text{ h}}{3600 \text{ s}} = 0.0069 \text{ m}^2 \text{ m}^{-2} \text{ h}^{-1}$$

الَّذِينَ اسْتَوَىٰ اِلَٰهًا وَّكَانَ لَهُ الْكِتَابُ

1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31 32 33 34 35 36 37 38 39 40 41 42 43 44 45 46 47 48 49 50 51 52 53 54 55 56 57 58 59 60 61 62 63 64 65 66 67 68 69 70 71 72 73 74 75 76 77 78 79 80 81 82 83 84 85 86 87 88 89 90 91 92 93 94 95 96 97 98 99 100 101 102 103 104 105 106 107 108 109 110 111 112 113 114 115 116 117 118 119 120 121 122 123 124 125 126 127 128 129 130 131 132 133 134 135 136 137 138 139 140 141 142 143 144 145 146 147 148 149 150 151 152 153 154 155 156 157 158 159 160 161 162 163 164 165 166 167 168 169 170 171 172 173 174 175 176 177 178 179 180 181 182 183 184 185 186 187 188 189 190 191 192 193 194 195 196 197 198 199 200 201 202 203 204 205 206 207 208 209 210 211 212 213 214 215 216 217 218 219 220 221 222 223 224 225 226 227 228 229 230 231 232 233 234 235 236 237 238 239 240 241 242 243 244 245 246 247 248 249 250 251 252 253 254 255 256 257 258 259 260 261 262 263 264 265 266 267 268 269 270 271 272 273 274 275 276 277 278 279 280 281 282 283 284 285 286 287 288 289 290 291 292 293 294 295 296 297 298 299 300 301 302 303 304 305 306 307 308 309 310 311 312 313 314 315 316 317 318 319 320 321 322 323 324 325 326 327 328 329 330 331 332 333 334 335 336 337 338 339 340 341 342 343 344 345 346 347 348 349 350 351 352 353 354 355 356 357 358 359 360 361 362 363 364 365 366 367 368 369 370 371 372 373 374 375 376 377 378 379 380 381 382 383 384 385 386 387 388 389 390 391 392 393 394 395 396 397 398 399 400 401 402 403 404 405 406 407 408 409 410 411 412 413 414 415 416 417 418 419 420 421 422 423 424 425 426 427 428 429 430 431 432 433 434 435 436 437 438 439 440 441 442 443 444 445 446 447 448 449 450 451 452 453 454 455 456 457 458 459 460 461 462 463 464 465 466 467 468 469 470 471 472 473 474 475 476 477 478 479 480 481 482 483 484 485 486 487 488 489 490 491 492 493 494 495 496 497 498 499 500 501 502 503 504 505 506 507 508 509 510 511 512 513 514 515 516 517 518 519 520 521 522 523 524 525 526 527 528 529 530 531 532 533 534 535 536 537 538 539 540 541 542 543 544 545 546 547 548 549 550 551 552 553 554 555 556 557 558 559 560 561 562 563 564 565 566 567 568 569 570 571 572 573 574 575 576 577 578 579 580 581 582 583 584 585 586 587 588 589 590 591 592 593 594 595 596 597 598 599 600 601 602 603 604 605 606 607 608 609 610 611 612 613 614 615 616 617 618 619 620 621 622 623 624 625 626 627 628 629 630 631 632 633 634 635 636 637 638 639 640 641 642 643 644 645 646 647 648 649 650 651 652 653 654 655 656 657 658 659 660 661 662 663 664 665 666 667 668 669 670 671 672 673 674 675 676 677 678 679 680 681 682 683 684 685 686 687 688 689 690 691 692 693 694 695 696 697 698 699 700 701 702 703 704 705 706 707 708 709 710 711 712 713 714 715 716 717 718 719 720 721 722 723 724 725 726 727 728 729 730 731 732 733 734 735 736 737 738 739 740 741 742 743 744 745 746 747 748 749 750 751 752 753 754 755 756 757 758 759 760 761 762 763 764 765 766 767 768 769 770 771 772 773 774 775 776 777 778 779 780 781 782 783 784 785 786 787 788 789 790 791 792 793 794 795 796 797 798 799 800 801 802 803 804 805 806 807 808 809 810 811 812 813 814 815 816 817 818 819 820 821 822 823 824 825 826 827 828 829 830 831 832 833 834 835 836 837 838 839 840 841 842 843 844 845 846 847 848 849 850 851 852 853 854 855 856 857 858 859 860 861 862 863 864 865 866 867 868 869 870 871 872 873 874 875 876 877 878 879 880 881 882 883 884 885 886 887 888 889 890 891 892 893 894 895 896 897 898 899 900 901 902 903 904 905 906 907 908 909 910 911 912 913 914 915 916 917 918 919 920 921 922 923 924 925 926 927 928 929 930 931 932 933 934 935 936 937 938 939 940 941 942 943 944 945 946 947 948 949 950 951 952 953 954 955 956 957 958 959 960 961 962 963 964 965 966 967 968 969 970 971 972 973 974 975 976 977 978 979 980 981 982 983 984 985 986 987 988 989 990 991 992 993 994 995 996 997 998 999 1000 1001 1002 1003 1004 1005 1006 1007 1008 1009 1010 1011 1012 1013 1014 1015 1016 1017 1018 1019 1020 1021 1022 1023 1024 1025 1026 1027 1028 1029 1030 1031 1032 1033 1034 1035 1036 1037 1038 1039 1040 1

أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْيَمِينِ

10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100
----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

2104

اصل کتاب کا پچیسے سے بڑا مضمون ہوا کہ جیسے کہ ترقی کی ایک علامت تھی۔
یہ ہم کو مل کر کتاب کا یہ سارا جو اضافہ ہوتا ہے کہ اس وقت میں کسی قدر
علاقہ سے ملنے لگی تھی۔ لیکن اس پر کہ اس میں خود کتاب کے اہلکاروں سے طلب
فرماتے اور اس میں اس کے ساتھ ساتھ ایک خاص جہت میں اس میں اس کے
دل کتاب کے اہلکاروں کی تھی کہ اس میں اس کے ساتھ ساتھ ایک خاص جہت میں
اس میں اس کے ساتھ ساتھ ایک خاص جہت میں اس کے ساتھ ساتھ ایک خاص جہت میں
اس میں اس کے ساتھ ساتھ ایک خاص جہت میں اس کے ساتھ ساتھ ایک خاص جہت میں

[illegible]

وَالْمَلَأَ الْبُحْرَيْنِ

1. 1.000

09/26/20

[illegible]

ان شخصیت کو دیکھیں (اکیس ایک صفحہ) ان صفحہ سے (۱۱) ہیں۔
مؤمنین کے لئے شفاعت:

برسوں کے لئے شفاعت کے بارے میں اس بارے میں عرض فرمایا کہ
کے قابل اصل میں شفاعت کی وجہ سے عرض فرمایا کہ اصل میں نہیں ہو گئے۔
اصل میں چھوٹے تھے، ان کے لئے چاہئے۔ معقول طور پر یہ نہیں ہے۔
سے بہت شفاعت کے طریقوں میں ان کا شمار ہے۔ شفاعت خواہر معطل ہیں تمام
ہوئے کہ ان کو جو سوچ ہو اس سے ہم بعض امور میں مدد کر سکتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت:

حضرت علی کریم اللہ جبکہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا کہ اگر میرا آپ نہ رہے گا
صلی اللہ علیہ وسلم کیا تو آپ خوش ہو گیا۔ میں عرض کروں گا کہ ہاں میرے
رہ گیا ہوں۔ (دراصل یہ جہم)

حضرت عقیقہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما
یا کہ یہ وہ گناہوں والے تھے کہ میری شفاعت سے۔

(فقہ حنفی میں یہ نہیں ہے۔)
انہی ہی روایت حضرت چار کی بھی تھی، ان میں جہنم، جہنم، اور ان
بہت سے ہیں کہ ہے۔

ان قسم کی روایت حضرت ابن عباس کی بھی فرمائی ہے کہ
خلیب نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ میں نے ان کو دیکھا کہ ان کی اس طرح
کی روایت کی ہے۔

عالم کی شفاعت:

حضرت جعفر بن محمد نے فرمایا کہ یہ ہے کہ (تو مت کہہ) کہ
لہذا وہ لوگ وہاں گئے کہ وہاں سے کہہ جائے گا تو جنت میں چلا جائے گا کہ
جائے گا تو شفاعت کے لئے ضرور۔ (صحیح)

یہ بھی حضرت جعفر بن محمد کی روایت ہے کہ میری امت کے چار
دارا ہیں کہ ان کو بھی عرض کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میری امت کے چار دارا لوگوں کو میری شفاعت سے جنت میں داخل
کرے گا وہ لوگوں کو ان کے اعمال کی وجہ سے اللہ کی طرف سے جنت میں
داخل ہو جائے۔ (طبرانی، معجم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عالم سے کہا جا
ئے گا کہ اپنے شاگردوں کی شفاعت کرو تو ان کی تعداد آٹھ سو کے حدود
کے بارہ ہو جائے۔ (ابن)

حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ فرمایا ہے کہ جو لوگوں کی شفاعت

ہو اور ان کے ساتھ ہو جائے ہیں۔ حالت کفر میں کا طرح اللہ کی حق
خلیفہ کرتا ہے مسلمان ہونے کے بعد ان کا ساتھ نہ ہو اور ان کے اصل خطبہ
پہلے لایا کہ ہم پہلے کے لوگوں کو ان کا ساتھ نہ چلائے۔ (میرزا غلامی)
فادری اعظم کا اہم خوش کا بچھاؤ:

حضرت فادری اعظم نے لڑا لڑائی ہوئی تھی۔ ان میں انھیں چھوٹے
نے تھے جن میں ایک کا نام جو پیش کش تھا آپ نے فرمایا حضور کے ساتھ
نہیں کھڑے ہوئے تو انھیں کھڑے ہو گئے۔ ان میں ایک نے کہا کہ اگر
کوئی ایسا شخص ہے کہ جو جنت میں اس سے پہلے نہ ہو تو اس سے پہلے
اس سے پہلے کہ اس سے پہلے اس میں اس سے پہلے اس میں اس سے پہلے
حضرت فادری نے فرمایا کہ ان کے گناہوں سے بچاؤ۔ چنانچہ کئی گنا
نہیں گئے اسے بچھاؤ اور ان کے ساتھ کئی شیعہ رہا۔ (میرزا غلامی)

فِي شَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ

پھر کام نہ آئے گی ان کے ساتھ رسول کریموں کی

کا فروں کیلئے کوئی سزا دینا ہوگی:

کا کہ ان کی شہادت نہ ہو کر کہ تو ان کی شہادت نہ ہوگی۔ (میرزا غلامی)
اسی میں وہ اپنے الی میں اس میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حضرت
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا قول نقل کیا ہے کہ ہم حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے گھر
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مسلمان کے گھر میں
میں سے جاتی کہ کچھ سے پہلے میرا نہیں ہے کہ شفاعت کے لئے ان کے جنت کے
دور، ان کو کھڑے کر دیا جائے گا۔ جنت کے اندر اس لئے کہ ان کو دیا جائے گا
کس کے کہ ان کو دیا جائے ان آپ داخل ہوں گے تو ہم بھی داخل ہوں گے
انہیں کے ہم اندر اس میں ان کے آؤں اور میری بھینس دیا جائے گا
کہ ان کے کہ جنت میں ہم بھی آؤں اور تمہارے ان آپ بھی آؤں
فِي شَفَاعَةِ شَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ سے یہی مراد ہے کہ ان میں سے
انہوں میں ان کی شفاعت سے انہوں کی شفاعت ہے کہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر خداوند فرمادے اور ایک نہ
سے تمام اہل ایمان شفاعت کریں گے پھر وہ ان کے اندر صرف چار قسم
کے (دوسروں کے) ساتھ ان کو بھی دے گا کہ ان کے بعد آپ نے آیت
فَالَّذِينَ كَانُوا يُشْفَعُونَ بِرَبِّهِمْ فَذَلِكُمْ الْغَنِيُّ وَالَّذِينَ كَانُوا يُشْفَعُونَ
میں بھی چار قسم کا ہیں ہے وہی دوسرا نہیں ہیں گے کہ

کی ہے کہ ہم ان کی شفاعت کا ترہب و صاف اور ان کے بعد ہے
ان میں ایک نصف ترہب فی امت میں ہے تو ان شفاعت سے مانع یہ

4/15/2014 2:30

بن آدم تعالى خلق آدم وجعل فيه نفساً وروحاً فمن الروح
عقله وفهمه وحسنة وجمدة وسخابة وقالة ومن النفس شهوة
فجسة وسليخة وحليمة.

قریباً ایک لاکھ دس سو تیس ہزار آدم کو بچا کیا اور اس میں عیسائی بھی تھے۔
 اور یہ بھی قریباً پانچ سو تیس ہزار آدم کی حالت تھی کہ ان کا علم و علم و اس کا
 فائدہ و کرم اور دوا و عہد ہے اور عیسائی سے اس کی شہادت اس کا غضب اور
 (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (

اِجْبِبْ الْاِنْسَانَ اَنْ يَجْعَلَ عِظَامَهُ

[illegible]

تاریخ

تجربہ کیا ہے کہ جو بچے کھانا کھا کر ہوا میں اڑنے کے لیے تیار ہو جائیں گے؟
کے اوقات میں چاہئے۔ یہاں اب کسی طرح کی کٹنگز کے بجائے جیو ٹیکسٹائل؟

(پروفیسر نے جواب دیا)

عربی کے لیے بیسک انگریزی الفاظ

[illegible]

بات پر ہوئی کہ وہی نے خدمت گاہی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ صلی
 علیہ وسلم مجھے بتاؤ کہ صلیب کی تاریخ کب ہوئی؟ اس کے سوال کیا ہو گئے؟ حضور صلی
 علیہ وسلم نے ان کو التماس کی کہ کیا بتائی کہ کہنے لگا کہ میں تو صلیب کو، کچھ
 ہی احوال اب تک جانتا ہوں، بات کی تفصیل تو نہیں کر سکتا کہ اس کا زمانہ نہیں سمجھا جا سکتا، کچھ
 یا چند بتاؤں گا، مگر واضح کرنا کہ اس پر بحث نہ کرنا، ہوئی۔ (تقریر طویل)

بَلَىٰ قَدْ دُرِيسُنَّ عَلَىٰ أَن تُكَلِّمُوا بِهِ بُطْرًا

ہم نے اس کی طرف اشارہ کیا کہ یہ ایک نیا دور ہے

100

مکملیہ میں قادیان کی ایک پوری مٹی درست کر کے چھوڑ دی اور پھر مٹی کی چھٹیوں کو
ایسا ایسے لے کر کہ ہر طرف جان چھو اور ہر جگہ بننے کی چھٹیوں کے
طرف سے نکلتی ہے۔ چھٹیوں کے ساتھ ساتھ ایسے مٹی کے پورے ہیں کہ مٹی
پھر اس وقت تک اس سے مراد تمام جان ہوتا ہے جو مٹی کے پورے میں نکلتی ہو
مٹی کے ہر حصہ کی ہر جگہ سے نکلتی ہو۔

توکل علیک

☆ 例題 1

خالد بن الوليد

[illegible]

نبی قرآن کو جلدی جلدی یاد کر لینے کے لیے تجلیل دینی سے پہلے قرآن پڑھا کر دینا چاہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاتا تھا کہ نازل شدہ آیت کو کون کون صحیحہ سن رہا ہے اس لیے (وہاں نازل نہیں ہوتا بلکہ انہیں یاد کرنا پڑتا تھا۔) (میں نے)

[illegible]

کے وقت میں ہی (ایلیزابیث اور لوئس کو بیٹے بیٹیکے حرکت دیتے تھے اور پھر صلہ مختصر صلہ اعلیٰ علیہ السلام پر خستہ گزرتا تھا جس کے آثار نمایاں ہوتے تھے اس پر حضرت نے موعودہ علیہ السلام آیت نازل فرمائی۔ (صحیحین)

حضورِ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی آیت متعلقہ نہیں ہے۔
میں کہتا ہوں کہ بعض آیاتِ شکر ہیں (واجب المراءا) لیکن آیتِ مذکورہ کی
روایت میں کسی آیت کا دواول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے متعلقہ حضورِ اموی
طرح آپ کو نہ پہنچا سکتے تھے، نہ حکام سے سوا کوئی اور آیت صحیحہ یا
میں یہ وہہ کیا گیا ہے۔ انکی بھی حفاظت لازم آئے گی آیت
شاید خطِ پندہ لایزنی کی تحریر میں ہمارے قلم کار کیجے ہیں۔

[illegible][illegible]

كلايلى تىخون ۱۹۸۱.

$$x = 2 \times 10^2 \text{ m/s}$$

وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ

[Home](#)
[About Us](#)
[Contact Us](#)
[Privacy Policy](#)
[Terms of Service](#)

المجلس الأعلى

یعنی تہا را حق امت و غیرہ سے انکار کرنا ہرگز کسی دلیل صحیح پہنچی نہیں ہے۔
میں انہماک اس کا سبب ہے ہونا چاہتا تھا اور جلد سے اعلیٰ جزی ہے (۱۰) کہ

100

معاذ اللہ! میں اس نے کتاب اثر میں اس شواہد کا قوی نقل کیا ہے کہ اس جنت کے پاس سے کئی لہجیاں ہو گئی ہیں جنہوں کے درمیان سے جنت کا پانی بہاں ہوا ہے۔ یہاں ہاں کے پانی کے گیارہ لہجے ہیں۔ (مختصر طبری)

يُؤْتُونَ يَالْتَدِي

یہاں کرتے ہیں صحت کو

نیکیوں کے اوصاف:

یعنی جو صحت پائی ہو اسے یہاں کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب خواہی لازم کی ہوئی چیز کو یا کہ لنگے کو اللہ کی لازم کی ہوئی باتوں کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ (مختصر طبری)

گویا یہ جواب ہے ایک فرضی سوال کا کہ اگر ایک شواہد کیوں سے گواہی ادا کرے کیا اوصاف ہیں اس صحت میں یہاں کی تعریف ہو چکی کہ وہ فرضی حاکم کرتے ہیں اللہ سے ڈرتے ہیں مومنات سے پرہیز رکھتے ہیں بخلاف یہ دم کرتے ہیں اور مرضی کوئی کی طلب میں غلطی کے ساتھ لڑکیاں کرتے ہیں یہاں کے اوصاف ہیں اور یہ سچ اس وقت حاصل ہوتا ہے جب کسی کا ذکر کیا جائے اور یہی نصیحتیں ہر دو لڑکیاں ہیں۔ یہاں قرب تو ان کے اوصاف ان سے ملے ہوئے ہیں۔

صحت پورا کرتا:

ذکر کا لغوی معنی ہے غیر واجب چیز کو اپنے اور واجب کر لینا۔ (مکمل کاوہ جب غیر واجب (مستحب) اس کو اپنے اور واجب کرتے ہیں اس کا ذکر کرتے ہیں کہ ان کا ذکر ان کا ذکر اور دوسرے دوسرے کے لئے فرض واجب کو تو یہ بدلتی ہے کہ اس سے ہی میں شواہد کے لئے کہیں مطلب ہے کہ ان سے آیت کی تشریح میں کیا تھا کہ اللہ کے لئے ہر شخص ان پر مقرر کرانے ہیں لہذا ذکر اور حج عروہ لیرہاں کو یاد کرتے ہیں۔

وجوب کا بیان:

جب ذکر کا معنی ہے غیر واجب کو اپنے اور واجب کر لینا تو اس کے باوجود ہوتا ہے کہ ذکر کے اعتبار سے لے کر ذکر میں ضروری ہیں (۱) میں چیز کی غار پائی جائے وہ طاعت ہو (مستحب نہ ہو) اور اگر طاعت نہ ہو تو اس کا معنی نہ ہو کہ اس کو واجب بنا جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے نہ وہ دینی ہو تو ہے جو خاص مرضی ہوئی کی طلب کے لئے ہو یہ حد حضرت آدم اللہ نے حضرت معاذ اللہ ہی عروہ ہی خاص مرضی اللہ نہیں کی وہاں سے جان کی ہے (۲) پہلے سے اللہ کی طرف سے واجب کر دیا تو وہ لازم اور حقیقہ کے نزدیک اور مرضی ہو گئی ہیں۔

مِنْ جِهَاتٍ مُّخْتَلِفَةٍ عَيْنُ الشَّرِبِ جَاءَ عِبَادُ اللَّهِ

پانی سے کھانا ایک جہت سے جس سے پینے میں بدلے اللہ کے

مؤمنوں کا انعام:

یعنی جو قرب نہیں کے جس میں تمنا اس کا نور ہوا چاہیے۔ یہ کافور دیا جائے گا جنت کا ایک خاص پتھر ہے جو خاص طور پر اللہ کے قرب مخصوص بندوں کو ملے گا شاید اس کو خطا اور غصہ اور مفرط اور سفید رنگ ہونے کی وجہ سے کافور کہتے ہوں گے۔ (مختصر طبری)

عروہ سے مراد ہیں وہ اصل ایمان جو اپنے ایمان میں ہے ہیں اور اپنے رب کے فرمان پر روا ہیں، برصود ہے جو کا معنی ہے اچھا شکہ اور غیر۔ جامعیت، اچائی اور پختائی میں برصود، (کامیابی) یہ تمام اوصاف مومنوں کے ہیں۔ میں کھانی جو پانی نے صحاح میں کیا کھانی شربت (پانی اور عروہ) سے ملے ہوئے پانی کو کہا جاتا ہے اور شربت کے معنی پانی کو بھی کھانی کہتے ہیں۔ دلوں میں اس کا استعمال سے مٹھائی چائی گئی کہا جاتا ہے اور شربت کا معنی شربت کا نصفہ بھی کہا جاتا ہے جس سے پانی یا شربت میں شربت سے مراد اس کے پانی کو پانی یا شربت یا کافور کہتے ہیں۔

کافور میں ہے "کافور" پینے کا رتھ ہر ایک اس میں پینے کی چیز موجود ہو پینے کی چیز کوئی ہو کوئی کھانی نہیں کہ شرب کی زندگی دہرہ کی نہ پانی کی شادی آیت میں عروہ سے مراد میں اللہ سے ہے یعنی عروہ کو پینے کی چیز کہ پینے کے لئے جسے شربت، شہد، پانی کو بھی ہو۔

مختصر ذکر اللہ سے کہ اہل جنت کے لئے کافور (شربت میں) عطا ہوا جائے گا اور ملک کی سرکائی جانے کی عمر سے لے کر کافور میں اس کی خوشبو کافور میں ہو گئی تھی لے کر ایک جہت کا نام کافور ہے۔

پھر آیت و عروہ میں شہد آئی ہے شہد ایک جہت کا نام ہے۔

پھر کافور سے مراد ہے شہد کا ذکر کافور سے ہوا اور پانی۔ (مختصر طبری)

لِيُشْرَبُوا بِمِنْهَآ

پینے میں اس کی پانی

یعنی جو پشیمان بندوں کے اعتبار میں ہو گا ہر شخص کی ہر ایک طرف اس کی بات پینے کے لئے جسے پینے میں اس کا اصل بنی صفتوں کو نہ صرف اس خطے علم کے اعتبار میں ہو گا جس سب سے ہر شخص کے کھانا جس کی پانی پانی کی چاہیے اللہ کے لئے کہ اس کی نصیحتیں ہوں پانی ہیں۔ (مختصر طبری)

یعنی اللہ کے ہر جہت کے ادا ہے کافور اپنے کھانا میں ہیں پانی کے آسانی کے ساتھ اس جہت کی شادی کیا کر لے گا کیا کر لے گا۔

(۱) کہ وہ اپنے قصور و جرموں کے لیے عبادتِ غیر متصورہ کیجئے، حضور و صلوات
جسمِ مصلوٰۃ کی ذرا بھی بخشش (۲) اس قسم کا کوئی اور مردود و سبطلی طرف
سے مودود و سبطلی نہیں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی
روایت کردہ ہے قرآن میں نے اللہ کی اطاعت کی سنت مانی اس کا اطاعت
کرتی چاہیے اور جس نے اللہ کی نافرمانی کی ذرا مانی اس کو باطل مانی نہ کرتی
چاہیے (۳) (۱)

مسئلہ: اگر کسی نے ذرا عبادتِ غیر مذکورہ (غیر ضروری) شرطوں
کیا تو مشرک ہو گا تو ذرا کا پایہ واجب ہو جائیگا اور شرطیں ضروری یا نہیں گی
(اگر کسی شخص واجب نہ ہو گی) جیسے کسی نے ذرا مانی کر کسی خاص جگہ نماز
پڑھوں گا اور وہیں گناہوں گا۔

اس صورت میں ادا کے صوبہ و صوبہ واجب ہو گی اور ہر حال میں یہ ذرا
پوری ہو جائے گی اس پر اعتبار ہے۔

نہیں امام ہی جو سنت اور امام شافعی وغیرہ کے نزدیک اگر مسجد حرام میں
نماز پڑھنے کی ذرا مانی ہو گی دوسری مسجد میں پڑھنے سے بڑھ کر پوری ہو گی
اور اگر مسجد اقصیٰ (بیعت المقدس) یا مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز پڑھنے
کی ذرا مانی تو مسجد حرام میں پڑھنے سے بڑھ کر پوری ہو جائیگی فرض کی غلطی سے
مادی مسجد میں نماز پڑھنے سے اس نماز کی ذرا پوری نہ ہو گی جو زیادہ غلطی سے
مادی مسجد میں نماز کی ہو۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہر مسجد میں ہر جگہ نماز پڑھنے سے بڑھ کر پوری ہو
جائیگی۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے ایک شخص سے عرض کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے مسجد اقصیٰ کی طرف سے صلی اللہ علیہ وسلم
کو حج تکلیف نماز کے ساتھ تو میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جگہ اس شخص نے دوسری یا تیسری بار
ہی کر لی تھی کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امام جعفر رضی اللہ عنہ
تم کا قصور ہے جو کہ اس کو یہاں سے مبرا ہیں۔ (۲) (۱)

اسی حدیث کی بناء پر امام صاحب نے شرط مکان کی کھڑا کر دی ہے۔

فقہ کا کہہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا میری اس مسجد میں نماز عبادہ مسجد حرام کے دوسری
مکہ میں پڑھنا نماز ادا ہے اور پڑھنا بڑھ کر ہے۔ (۱) (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اے میری امت! اگر تم نے نماز ادا کر لی تھی تو نہ ملے گی مسجد میں جس نماز کا وہ
جائز مسجد میں پڑھنا سولہاں کا مسجد اقصیٰ میں پڑھنا تین کا مسجد میری مسجد
میں پڑھنا سولہاں کا مسجد حرام میں پڑھنا ایک کا نماز ادا ہے۔ (۱) (۲)

(یہ تفصیلی روایات اکثر علماء کے لیے ہیں قرآن کا یہ علم نہیں ہے

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا عبادہ فرض کے (یعنی دوسری نماز) آدمی کے لیے اسے مکہ
میں میری مسجد میں پڑھنے سے بڑھ کر ہے۔ (۱) (۲)

عبادہ عبادت کے دوسری شرائط کے انوار ہوتے ہیں حضرت ابی بن مرثیہ
رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کرتی ہے کہ میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کی اطاعت کی سنت مانی اس کا اطاعت
کرتی چاہیے اور جس نے اللہ کی نافرمانی کی ذرا مانی اس کو باطل مانی نہ کرتی
چاہیے (۱) (۲)

امام کا کہنے سے اس حدیث کا مفہوم مندرجہ ذیل آتا ہے اس روایت میں ہے اس
کو علم کہ عبادت خداوندی کو پورا کرے اور عبادتِ مسجد میں اس کا کیا کرے۔

مسئلہ: اگر واجب ذرا ادا نہ کر سکے تو عبادتِ مسجد میں اس کا کیا کرے
کہ خود اس میں غلطی ہو جائیگی جیسے نماز کے رکوعوں نماز صوم کے رکوعوں
صوم اور شیخ فہمی (ابوحنیفہ) ہر صوم نہ کر سکے تو اس کی مسجد میں گناہ کا کیا کرے
یا اگر کسی نے بیوہ کی عبادت مانی ہو کر کسی حدیث کی حدیث سے مراد ہو گیا تو
بہرہ کے ذریعہ اس کو ایک یا دو رکعت قرآن پڑھ کر پوری کرے چاہیے مسجد روایت سے
امام ابوحنیفہ بھی یہی مسئلہ ثابت ہے۔

اصل روایت میں امام صاحب کا قول یا تھا کہ بیوہ کی ذرا مانی کے لیے
بیوہ کا عبادتِ مسجد میں اس کے لیے اس کو سزا دے جائے تو قرآنی روایت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا
کہ ایک بڑا حادہ آدمی اپنے دو اداؤں کے بعد میان دونوں کے سہارے سے جا
رہا ہے جو دو ایسا تھا کہ اس کے عبادت میں اس کے عبادہ کے لیے ذرا مانی ہے
اللہ کو اس کا عبادت دینے کی کوئی ضرورت نہیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس کے سوا کوئی چاہنے کا حکم دیا (محققین)۔

ہم (امام کی طرف سے) کہتے ہیں کہ حضرت عبد بن عمر رضی اللہ عنہ کی
روایت کا وہاں سے یہ حدیث کے ساتھ نقل کیا ہے کہ میری امت میں سے کبھی
جاوہر جانے کی سنت مانی تھی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سزا
دینے اور اس کے قرآن کرے کا حکم دیا۔

مہارذاتی کے سبب سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ
جس نے مسجد کو بیوہ جانے کی سنت مانی ہو اس کو بیوہ چاہنا چاہیے اگر کبھی
جائے تو سزا دے جائے اور عبادت کی قرآنی دے حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہ حضرت
ابی جابر رضی اللہ عنہ میں مہرئی کے لیے اس کے لیے ہی قول منقول ہیں۔

100

[illegible]

میں کہہ ہوں کہ یہ اصطلاح کی مراد صبح سے چاند کی تحقیر کا نہیں ہے۔ صبح کا نور و طیف ہوتا ہے جس میں سورج، چاند، ستارے، کہکشاں اور زمین تحقیر ہی تصور ہے کہ اس طرح صبح کی روشنی گنجلتی ہوئی ہے متعلقہ نہیں ہوتی اس طرح چاند کی روشنی رواں رہتی ہوگی متعلقہ نہیں ہوگی۔ (غیر ملوث)

جنت کا لباس:

مثنیٰ یہ ایک حدیث درود الہی کے علم کے لباس جنتیں رکھیں گے۔ (بخاری)
حضرت ابو نعیم ایزی روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنتیوں کے کپڑوں کے حلقوں میں کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟

حضرت ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟

وَحَلُوا أَكْوَادَ مِنْ فَضْوَةٍ

اور ان کو پہنائے جو تھکن چاندی کے تھ

فرمان: اس سورت میں جو تھکن چاندی کے تھکن اور زور و جبر کا ذکر آیا ہے۔ (بخاری)
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟

ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟

کارہیہ کہہ کر لباس پہن کر جنت میں جانا ہے۔ (بخاری)
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟

وَسَقْنُهُمْ بِمُحَمَّدٍ شَرَابًا طَهُورًا

اور پائے ان کو ایک شرب ہو پاک و طہور

شراب طہور:

یعنی سب شربوں کے بعد شراب طہور ایک جام محبوب حقیقی کی حوال سے ملے گا جس میں نہ نجاست اور نہ کدورت نہ سرکاری نہ بد بوائی کے پچے نہ تلپاک اور پچے صاف ہو گئے۔ پینے کے بعد بدن سے پچے نکلے گا جس کی خوشبو ملک کی طرح پھیلے گی۔ (بخاری)
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟

ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟
ابو نعیم نے فرمایا کہ جنت میں ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ جنتیوں کے کپڑے کیسے ہوں گے؟

[illegible][illegible]

یا غصہ، غیظ اور مراد ہیں جن کو کلمہ حق کی جاہلیت، دہشت اور استحکام سے بچانے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ فدا صفت شخص، انبیاء کے استقبال، سامع اور مستجاب صفت، جس میں جلدی کی الفاظ صفت اور جاہلیت کو بچانے کی الفاظ صفت اور جن کو اصل سے جدا کی الفاظ صفت اور انہی کی یاد سے کلمہ حق میں غصہ اور غیظ سے جدا کر دینا۔ (تفسیر طبری)

غذاؤکم

The Journal of Law, Economics, & Organization, V16 N1

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے تھے: ”اگر (حق سے) انکار میں کام
آتا ہے، حضور ہے کہ اس کے اوقات نہ گزریں، ہم کو گریز نہ چلی اور اللہ کی قسمت میں
ہیں یہاں سے کہ اور نہ اس کا چھان لیا جائے۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں
کہ قادیانیوں کی ہر بات کا رد و انکار یہ مشکل ہے، خدا کرے کہ اس سے
ہو جائے، لیکن ان کی ہر بات کے بھتہ میں انھیں کے لیے خدا اور توحید کو کہیں
نہیں کام کو حق کو حق کے علم کے بموجب کہ وہ ان کام میں کے علم سے
ذکر کیا۔ اور یہ کام ہی انھیں، اللہ، اور دیگر یہ عقیدے اور وہ ان عقیدے کو
دانتے اور خوف دانتے کے لیے ہے اور اس صورت میں دانتے عقیدے کو
تکڑیوں اور گریز کی طرف توجہ۔ اس لیے یہ بات کہ انھیں کی کہہ انکار
ہو جائے ان دانتے دانتے اور شیخ احمدی دانتے دانتے کی یہ بات کہ انھیں شیخ کی کہہ
وقت ضرورت نہ آجائے جب کہ اس کی کوئی حرکت نہ آجائے کہ اس کے پاس خدا سے
نے انھیں کو کہہ کہ اس سے دانتے گریز نہ آجائے۔ (دیکھ جلی)

نے فرمایا کہ جس طرح تم جس سے شرعے مخلوق ہے وہی تہجد ہے تو سے
مخلوق ہے تو کہہ دو کہ وہ مخلوق ہے تو سے

تکلیف

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی والدہ صاحبہ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہاد مغرب میں اسی سرزمینِ اقدس پر گرتے ہوئے دیکھا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا اس حدیث کو پڑھتے ہی کہ ہم افضل دین اور دنیا کے تمام لوگوں سے ہیں آج تو تم نے یہ دیا یا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اس حدیث کو سرب کی تو میں نے جانتے ہوئے اُڑی مرقع چاہا۔ (مسند احمد و صحیح ابی یوسف)

وَالشُّرَبُ مُكْرِهُونَ فَالْفَرْقُ كَرُّنَا

ہر کھیتے انسان کی حق کر اور چڑنے دلوں کی جان کر



میں نے اس کی قسم بخدا دے لی کہ اگر وہ میرا ہاتھ کاٹ کر دے گا تو میں اس کا سر کاٹ کر اس کے پاس لے جاؤں گا۔

عالمی

	1997	2001	2004	2008	2012
1997	100	100	100	100	100
2001	100	100	100	100	100
2004	100	100	100	100	100
2008	100	100	100	100	100
2012	100	100	100	100	100

حضرت شہداء اربعہ کرام اللہ علیہم السلام نے "فہم فی الجہنم" سے بھی
 لیا تھا۔ مراد یہ ہے کہ وہی کلمہ ان لوگوں کے کانوں تک پہنچا بھی رہا
 ہے، چاہے اسے ان "الغیرت" یا "الغیرت" نے "الغیرت"
 "الغیرت" سے "الغیرت" لیا ہو۔ ان کا قصہ وہی ہے کہ وہ ان کو
 پہنچا کر ان کو ان کے کانوں تک پہنچا کر ان کو ان کے کانوں تک
 پہنچا کر ان کو ان کے کانوں تک پہنچا کر ان کو ان کے کانوں تک
 پہنچا کر ان کو ان کے کانوں تک پہنچا کر ان کو ان کے کانوں تک
 پہنچا کر ان کو ان کے کانوں تک پہنچا کر ان کو ان کے کانوں تک

اور ان کے اظہار کے لئے یہ الفاظ تھے: "میرا یہ ہے جو میں نے تم سے کہا تھا۔"

ایک مہینے کی مدت

الغرض یہ کہ وہ اپنے تمام عقائد و نظریات کے لیے اس شخص پر ایمان لائے اور اس کے لیے وہ اپنے تمام عقائد و نظریات کو چھوڑ دیا۔

اَلْحٰمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي

ظہورِ حق سے کفر سے کفر اور کفر سے کفر ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الزواجر والذوات

$$\frac{d}{dt} \left(\frac{1}{2} m v^2 + \frac{1}{2} I \omega^2 \right) = \tau \cdot \omega$$


مختی نے سہ ہزار روپے چاہے، آٹھ سو روپے دیے اور پچھلے صوبے کے
میں درجیوں اور خورد کے سے ٹکرائے گئے۔ (غیر ملکی)

وَأَذِ الْبَحَالَ لُفَّتْ

© 2000 Blackwell Science Ltd

تاریخ: ۱۴۰۲/۰۵/۰۵

مكة المكرمة

1. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 277: 103-107.

الطريق

ہاں! کے بچے ان مفر کے حقائق اپنی اپنی اعموں کے ساتھ ب
اصرت کی سب سے بڑی لڑائی میں حاضر ہوں۔ (تحفہ جلی)

انجلی وٹھیروں کو اپنی اپنی مشن پر فہمات و چہ اور کیا ہونے کے لیے
خاکبر کے چہ نے کیا اور قیروں سے باہر لایا جانے کا (تخیر مشور)

اولیٰ چکر سب متاد سے بے غور ہو جائیں گے جس کی یہ صورت بھی ہو
 مکتی ہے کہ یہ سب بظاہر لگائی ہو جائیں۔ باچہ کو جو دوسری نگرانی کا غور
 سے ہوا ہے۔ اس طرح چکر کی ایک نئی ہیئت ابھی میں مرقع ہو

جانے گی۔ دوسرا حال یہ جان کیا کہ آسمان چٹ جانے لگا۔ تیسرا یہ کہ بہت دیر لگے گا ان کی طرح تھکے پھر رہے۔

انجام دہاں مل کے لیے عیسائی اور مسلمانوں کے درمیان کی گئی تھی کہ اس میں جالی اہل
 مسلمانوں کے ساتھ میں شہادت کے لیے حاضر ہوں۔ وہاں عیسائیوں کو گولیوں کے
 باروں کی حاضری کا وقت آ گیا۔ اسی لیے خاص طور پر مذکورہ میں اس کا تحریر
 انجام دہاں اسلام کے حق کرنے کے ساتھ کی گیا ہے۔ آگے قیامت کے دن
 کے عقیم اور پاک ہونے کا بیان ہے کہ وہ اپنے جیٹے کا دل ہے جس میں گنہگار
 اور پاک کے لیے چسپی کے ساتھ گنہگار (دوسروں میں سے)

لَا يَكُونُ أُمَّتًا يَوْمَ الْقِيَامِ

Handwritten signature

پس پہلے کہیں کا نظام ہے:

یعنی چاہتے ہیں کہ میں ان کے لیے اللہ کا ہے، میں ان کے لیے جس دن کے لیے جس میں وہ بات کا اگلے آخری اور وہ ایک فیصلہ ہو گا، وہ اللہ چاہتے ہیں کہ میں ان کے ساتھ ہوں، جی کہ فیصلہ کر دے، میں اس کی حکمت کو سمجھتی نہیں ہوں کہ یہ کیا کام ہے۔ (خیر چنی)

وما أدرككم مما يوم الفصل

01234567891011121314151617181920212223242526272829303132333435363738394041424344454647484950515253545556575859606162636465666768697071727374757677787980818283848586878889909192939495969798991001011021031041051061071081091101111121131141151161171181191201211221231241251261271281291301311321331341351361371381391401411421431441451461471481491501511521531541551561571581591601611621631641651661671681691701711721731741751761771781791801811821831841851861871881891901911921931941951961971981992002012022032042052062072082092102112122132142152162172182192202212222232242252262272282292302312322332342352362372382392402412422432442452462472482492502512522532542552562572582592602612622632642652662672682692702712722732742752762772782792802812822832842852862872882892902912922932942952962972982993003013023033043053063073083093103113123133143153163173183193203213223233243253263273283293303313323333343353363373383393403413423433443453463473483493503513523533543553563573583593603613623633643653663673683693703713723733743753763773783793803813823833843853863873883893903913923933943953963973983994004014024034044054064074084094104114124134144154164174184194204214224234244254264274284294304314324334344354364374384394404414424434444454464474484494504514524534544554564574584594604614624634644654664674684694704714724734744754764774784794804814824834844854864874884894904914924934944954964974984995005015025035045055065075085095105115125135145155165175185195205215225235245255265275285295305315325335345355365375385395405415425435445455465475485495505515525535545555565575585595605615625635645655665675685695705715725735745755765775785795805815825835845855865875885895905915925935945955965975985996006016026036046056066076086096106116126136146156166176186196206216226236246256266276286296306316326336346356366376386396406416426436446456466476486496506516526536546556566576586596606616626636646656666676686696706716726736746756766776786796806816826836846856866876886896906916926936946956966976986997007017027037047057067077087097107117127137147157167177187197207217227237247257267277287297307317327337347357367377387397407417427437447457467477487497507517527537547557567577587597607617627637647657667677687697707717727737747757767777787797807817827837847857867877887897907917927937947957967977987998008018028038048058068078088098108118128138148158168178188198208218228238248258268278288298308318328338348358368378388398408418428438448458468478488498508518528538548558568578588598608618628638648658668678688698708718728738748758768778788798808818828838848858868878888898908918928938948958968978988999009019029039049059069079089099109119129139149159169179189199209219229239249259269279289299309319329339349359369379389399409419429439449459469479489499509519529539549559569579589599609619629639649659669679689699709719729739749759769779789799809819829839849859869879889899909919929939949959969979989991000100110021003100410051006100710081009101010111012101310141015101610171018101910201021102210231024102510261027102810291030103110321033103410351036103710381039104010411042104310441045104610471048104910501051105210531054105510561057105810591060106110621063106410651066106710681069107010711072107310741075107610771078107910801081108210831084108510861087108810891090109110921093109410951096109710981099110011011102110311041105110611071108110911101111111211131114111511161117111811191120112111221123112411251126112711281129113011311132113311341135113611371138113911401141114211431144114511461147114811491150115111521153115411551156115711581159116011611162116311641165116611671168116911701171117211731174117511761177117811791180118111821183118411851186118711881189119011911192119311941195119611971198119912001201120212031204120512061207120812091210121112121213121412151216121712181219122012211222122312241225122612271228122912301231123212331234123512361237123812391240124112421243124412451246124712481249125012511252125312541255125612571258125912601261126212631264126512661267126812691270127112721273127412751276127712781279128012811282128312841285128612871288128912901291129212931294129512961297129812991300

وَيُنَادِ بِأَعْيُنِنَا ۖ سَبِّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَرَّمْ لِلَّهِ الْكِبَرُ ۚ إِنَّهُ يَوْمِذِي الْمُنَادِ ۖ

$$= \int_{\mathbb{R}^d} \mathbb{E}[\mathcal{L}_t(\mathbf{z})] d\mathbf{z}$$

گنتی بکھڑے ہوتے ہیں۔ افسوس کہ ان کا چاہنے سے کسی بچہ کو کھانسنے والوں کو اس روز خاصہ پہلی اور صحت کا سر مل جائے۔ کیونکہ جس بچہ کی انکس امیہ مٹی جیسا ہوا وہ ایک ایسی جگہ کے صحت میں آئے ہیں جہاں کہ وہ ہوش میں ہو رہے ہوں۔ اس لیے اس صحت سے دلچسپی لیں۔ (دستبردار)

فضلِ قُربِ علما، قُربِ کے لیے ہے۔ قُربِ اے قُربِ خالقِ حق کی
 عظمت کو ظاہر کرنے کے لیے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خالقِ حق، عظیم الشان
 ہے۔ تم لوگوں کی حقیقت معلوم نہیں اس کی عقل کوئی، تم نہ دیکھو۔

وہابی اہل حق میں سے کسی ایک سے مل کر یہ ثابت کرنا چاہئے کہ

حضرت امام علیہ السلام نے خود ہی بیختم کی ایک دوسری جگہ فراموشی کے اندر چھپا لیا۔

زمین کا فرش:

جس پر سکون حاصل کیا ہے آرام کرتے ہو کر رکھیں دے لے ہیں۔

وَالْجِبَالِ أَوْتًا دَائِمًا

اور پہاڑوں کو بچھیں

پہاڑ: جس کی چوٹی میں ٹٹا کا سہ سے وہ پڑا رہی جگہ سے کبھی ٹٹنی۔ اپنے
 ہی اہل بیت میں زمین جو کھیتی اور لڑائی میں کھلے لے پہاڑ ہیں اگر کسی کے
 اضطراب اور کھنگنی کو دور کیا گیا وہ زمین کو ایک طرح کا سکون پہاڑوں سے
 حاصل ہوا۔ (تفسیر جلالی)

وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا

ہم کہہ کر ہم نے جوڑے بنائے

نر و مادہ کے جوڑے:

یعنی مرد و عورت کو سکون و راحت کے لیے عورت کو اس کا جڑا بنا دیا۔

”وَلَقَدْ جَاءَنَا ذِكْرُنَا مِنْ رَبِّكَ لَكَلَّا تَكُونُوا مِنَ الْخَالِفِينَ“ کہہ کر۔ (نہجۃ
 بازار) سے ہر طرح کی طرح کی اقل اور اکثر اور غیر اہل۔

وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا

اور بنائے تم کو نیند کو آرام کرنے کے لیے

نیند تھکاوت کا علاج:

یعنی دن بھر کی اور صبح سے تھک کر چب آؤی نیند کر لیتا ہے تو سب
 تھک اور سکون اور آرام جاتا ہے گویا نیند تمام سکون اور راحت کا ہے آگے
 نیند کی وجہ سے راحت کا کار کرتے ہیں۔ (تفسیر جلالی)

نیند بہت بڑی نعمت ہے:

یہاں حق تعالیٰ نے انسان کو جوڑے بنائے جوڑے کا کار کر لے اس
 کی راحت کے سب سامان میں سے خاص طور پر نیند کا کار کر لیا ہے اور
 کچھ تو چاہیے ایسی چیزیں ہیں نعمت ہے کہ انسان کی ساری اساتذہ کا یہی
 ہے اور اس نعمت کو حق تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لیے ہی خاص طور پر بنایا ہے کہ سارا
 فریب و عالم، چل و پڑ، ہڈیاں اور ہڈوں سب کو یہ راحت کیسا ایک وقت عطا
 ہوتی ہے، بلکہ نائے حالات کا تجزیہ کر کے یہ نعمت کو ان نعمتوں میں سے
 نہیں حاصل ہوتی ہے وہ ان نعمتوں کو اور دنیا کے ہر نعمت کو نہیں ملتی ہوتی ان
 کے پاس راحت کے سامان و راحت کے سامان، وہ ہر نعمت کی کے حصول
 کی جگہ نرم گوشت و ہڈی سب کو بہت ہے جو فریب کو بہت سے ملنے ہیں مگر

نیند کی نعمت ان نعمتوں میں سے ایک ہے، ان نعمتوں کی رضا کے ساتھ ان نعمتوں
 کی ایک نعمت ہے جو ان نعمتوں کی طرف سے ملتی ہے۔ (تفسیر جلالی)

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا

اور بنائے رات کو لباس

رات کا لباس: جیسے آدمی کو اور ہر گھر کے دن کو چھپاتا ہے اس طرح
 رات کی تاریکی مخلوق کی پردہ داری کرتی ہے اور جو کام چھپانے کے لیے
 ہیں ان کو رات کے اندر چھپانے کیساتھ ہیں اور جس طرح ہر گھر کو
 کو اور ہر گھر کی ضرورتوں سے زیادہ ہوتی ہے کہ نہ کہ ہر گھر کو رات کی تاریکی
 عطا کر دیتا ہے۔ (تفسیر جلالی)

وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا

اور بنائے دن کو کام کرنے کے لیے

کام کچھ کرنے کے لیے دن:

یعنی عموماً کاروبار اور کئی کے حصے دن میں کیے جاتے ہیں جن کا
 مقصد یہی ہے کہ اپنی اور اپنے مال و جان کی حفاظت کی طرف سے دن کو سکون و
 آرام حاصل ہو۔ اس کے ساتھ دن کی وجہ سے آسمانوں اور زمین کا ذکر
 فرماتے ہیں۔ (یوں کہ کون کون کے مل کر آسمان کا کام ہے۔ (تفسیر جلالی)

حضرت امام غزالی نے فرمایا کہ رات سکون کا وقت بن جاتی ہے اور ہر
 لحاظ سے سکون کو ہم نے دن میں ہمارے اور ہر گھر کے لیے عطا کیا ہے۔ تاکہ ہم
 کام و دن اس میں کر سکیں۔ چنانچہ یہ بار، تھکات، لیکن دین کر سکیں اور اپنی
 روزانہ زندگی حاصل کر سکیں۔ اور ہم نے یہاں نہیں بنایا ہے کہ زمین ہلائی
 وہاں ہم نے تمہارے لیے راحت عطا کی ہے۔ اور جو بے چارے ہیں وہ نہیں
 جانتے اور روز و رات کے لیے دن و رات کو کون میں ہر دن کی طرف سے چھپتے
 ہوئے ہمارے ساتھ ہے۔ یہاں ہم نے چھپتے ہوئے دن و رات کو کون میں ہر دن کی طرف سے چھپتے
 واکم ہیں۔ ہر کار کو کام کے سورج کو چھپتا چھپتا چھپتا چھپتا چھپتا چھپتا چھپتا چھپتا
 رہتا ہے۔ (تفسیر جلالی)

وَبَيْنَا أَفْئِدَتُكُمْ سُبُعًا شِدَادًا

اور بنائے ہم نے تم کے لیے سات چھپتی ضرورتوں

سات آسمان:

یعنی سات آسمان بہت مضبوط بنائے۔ جن میں آج تک اس قدر نعمت
 گزرے کہ یہ ہر گھر کو اپنی ضرورتیں ہیں۔

خَالِشَةُ

جس کی بیوی

تعمیر اور پریشانی:

یعنی خرابی اور تعمیرات سے متعلق دھڑکنے والے اور لذت و راحت کے بارے میں محسوس ہونے والی ہوگی۔ (تعمیراتی)

يَقُولُونَ اِنَّا الْبَرُّ وَوَدُنَّ فِي

کہہ دیتے ہیں کہ ہم بھلائی کے آئے

التَّافِرَةِ اَعَزَّاكَ تَعَاظُمًا

ہاں کیا سب ہم پر بھیجیں تو

تَغِيْرَةً كَاَلَا تِلْكَ اِذَا كُوْرَةُ خَالِشَةُ

تعمیراتی سے ۲ یا ۱۲ سے ملے گا

آخرت کے بارہ میں کافروں کی رائے:

یعنی "قرآن مجید میں بھی لکھا کہ ہم اگلے دنوں زندگی کی طرف جا رہے ہیں۔ ہم تو بھی سمجھتے کہ کوئی دنوں میں دوبارہ جان چ جائیگی ایسا ہونا یہ صورت ہمارے لیے بنے ہوئے اور خدا کی ہوگی۔ لیکن ہم نے اس زندگی کے لیے کوئی سامان نہیں کیا" یہ شخصے کہتے تھے۔ یعنی مسلمان جاری نبوت لایا گئے ہیں حالانکہ وہاں مرنے کے بعد سرے سے دوبارہ زندگی ہی نہیں انحصار اور دوبارہ کا کیا ذکر؟ (تعمیراتی)

سائنسی حقیقتات نے اس کا خاتمہ کر دیا:

اس سائنسی دور میں اگر خدا میں مختصر شدہ اجلائی دنیا کی باتیں تو یہ بات ہمارے ہر دست انسان تسلیم کرنے سے کیوں تہہ کرتا ہے کہ ہر دنیا کا عالم اہل قدرت کا ہے نہ الہی اور ہم انسان کے پرانہ اندازہ اپنی کہ مٹی اور پانی میں تبدیل شدہ گوشت و پوست کا بھی بنا کر کے دوبارہ جوت کر دے گا۔

عالم جسمانی کی حقیقت اور اس کی موت و حیات:

حضور مولا نامہ کا یہ قول بھی جتنا طبع "تعمیراتی" پر تیس عالم جسمانی کی حقیقت اور اس کی حیات و موت پر ایک تفصیلی بحث کے درمیان آتے ہیں کہ "ہم جسمانی بھی انسان کی طرح مختلف اجزاء سے مرکب ہے اور اس طرح انسان کی حیات و زندگی اس پر قائم کرتی ہے کہ یہ اس کی حیات مستعد محسوس ہے اور پھر دوبارہ اس کے بعد موت ہے اس طرح اس عالم

پر بھی ایک وقت موت کا آنے والا ہے اور جسے انسان پر مختلف دستگردے ہیں طواریت و قیاس اور جی ہر طرح موت اس طرح عالم کے لیے بھی طواریت و قیاس اور اس کا زمانہ ہے اس کے بعد اس کو کائنات پر اپنی قیاس موت کے وقت ہے اس وقت کہ وہ عالم کا کل راجع ہوگا اور اس کی حیات ختم ہو جائے گی آسمان و زمین چٹ جائیں گے اور عالم ہو جائے گا۔"

آسمان اس عالم کا سر ہے اور آگ جود ہے اور ہوا ہیٹ ہے اور زمین اس کے پاؤں ہیں اور پانی بحرال ہاتھ کے ہے اور عرش بحر مریخ آگ کے ہیں اور پھر بحرال ہواؤں کے اور اشیا بحرال ہوا اور زمین کے ہیں۔

قرآن مجید کا الہی جسم پر موت کا طواریت ہونا تھا مقدمہ ہے۔ اس طرح حق تعالیٰ نے نظام کائنات میں بھی یہ مقدمہ فرما دیا ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ یہ تمام عالم دنیا بھی انسانی جسم کی طرح اس وقت آگاہ و تمام اور پانی میں ڈھلے ہوئے رمال دنوں کا رات اقتدار کرے گا۔ اور اس رمال علی السلام کا حج صورت عالم ہوا کے اس طرحی و درجہ اور کچھ ضروری کو تمام پر کم کر دے گا۔

عالم برائی کے فرماؤں میں ہے کہ ان کے ساتھ ضرورتی کا کلام علی ہذا محسوس نہیں ہی وہ ان محسوس کے قریب نظر نہیں آتے ان کو یہ خیال نہ ہے کہ وہی بنائے ہیں قدم عالم کمال میں کے قسطے ہیں ضرورتی کے ساتھ علی محسوس ہو گیا۔

بہر صورت مراد سے زندہ ہوں گے۔

طواریت و جود علی ہذا ضرورتی کے مسئلہ پر بحث کے دوران کوہر بعد وقت سے نقل کرتے ہیں۔ جو لوگ مستعد میں خلق ہو جائیں۔ وہاں کے گوشت و پوست مستعد کی گھسیاں کوہر کیے اور ان دنوں کے سہاگنی چیز ہوتی رہے مگر ان دنوں کو مستعد کی جو محسوس مائل پر اہل دین۔ اور مگر کوہر ملک چلی رہی۔ یہاں تک کہ پسند ہو جائیں اور اس جگہ پر انوں کا گذر ہو وہاں کو کھائیں اور پختی کریں۔ مگر کوہر کے بعد کوئی تعلق اس جگہ کا ظہر سے ان جگہوں کو کھانا کھانا کھانے کے لیے جالے گا کہ کیا کچھ کرنا کھانا جاتے اور اس کا کھانا ہمیں اذکار اور دور کے سینوں کو لے کر جائے گی جس کا قصہ ہوتے ہی سب مردے مٹی کی بنیاد کی ماکھاس طرح منتشر ہو جائے اور وہاں ہے کھانا کھانے ہوں گے وہاں میں اور قبروں میں ہوں مردوں کے ساتھ میں کوئی فرق نہ ہوگا جس کے بعد ان وقت تک بھی تک گھبراہٹ میں ہیں۔

ایک آدمی کی رائے کا زندہ ہونا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک ایسے شخص نے جس نے کوئی طرح کا کام نہیں کیا تھا۔ اپنے گھر میں کو ہر روایت یہ کہا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ایسے شخص نے کہا اس نے

اسی جبر میں حضرت علیؓ کو مائل ہو گیا۔ جس سے مردی ہے کہ جب زمین کا لطف تواری نے پیدا کیا تو وہ کہہ چکے تھے اور کہنے لگی تھی کہ تو آدم کو زمین کی عورت کو پیدا کرتے ہو تو وہی گندگی جو ہمارا لیس کے اور ہماری جگہ پر جبری ہو فرما لیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں کو گندگی کو کھرا دیا ہے۔ جس سے یہاں قائم ہو کر ہے۔ اور جس سے تہناری کھانوں سے اور مکمل ہیں زمین کا یہ لڑکوں کے لئے سکون حاصل کرنا اہل اسی ہی تو چھوٹے لڑکوں کو انا کرتے ہیں اس کا شکر کرتے رہتا ہے۔ مگر یہاں یہ لڑکے ہیں۔ (تفسیر ابن)

مَتَّكَا كَلَمَ وَلَا تَكَا مَكَمَ

کام چاہئے کہ تہا سے نہ کہیں چوں کہ

یہ سب تمہارے لئے ہے شکر ادا کرو:

جیسا کہ اللہ نام سے پڑھا اور تمہارا ہے چوں کہ کام کیسے چاہیں تمام اشیاء کا پیدا کرنا تمہاری خاصیت والی اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ چاہے اس میں قسم جتنی کا شکر ادا کرتے ہو۔ اور کچھ کہ جس کا در حقیق اور قسم بہ حق ہے ایسے زبردست انتظامات کیے ہیں کیا اور تمہاری لایسہ نہ ہو یاں میں اور اس میں جہد کی لازم ہے کہ اسی اس کی قدرت کا شکر ادا کرے اور اس کی نعمتوں کی شکر گزاری میں گندہ جب وہ دیکھ کر قسمت کا آچہ اور سب کیا کیا پاس دے گا حکمت چھتہ پانچ۔ (تفسیر ابن)

اسے کہو اللہ نے زمین پہنچی اور پہاڑوں کی پھلیں قائم کیں تم کو اور تمہارے ہی انہیں کھانہ پہنچانے کے لیے۔ (تفسیر ابن)

فَإِذَا جَاءَتْ الظَّامَةُ الْكَذْبَىٰ

پھر جب آئے وہ ڈا بھر

يُؤْمِرُ بِكَ كَرَامَةُ الْإِنْسَانِ مَا سَعَىٰ

میں دن کہ پاد کرچ آدمی ہو اس نے کلو

وَبُرْدَاتِ الْجَحِيمِ لِمَنْ يُرَىٰ

اور کال کار کر دیں اور کیا کو تو چاہے دیکھ

دور رخ کا کفارو:

یعنی دوزخ کو اس طرح مقرر نام ہو لائیکے کہ ہر دیکھنے والا دیکھے کھانا کوئی آدمی اور وہاں میں جاکر نہ بگا۔ (تفسیر ابن)

یعنی جب اس کا نکاح کی اجازت سے اللہ کا کار ہوتا ظاہر ہو کر اور

پس ادا ہے کہ جو کئی شے پر لڑتوں نے ہی چھکا ہے سب اس سے زیادہ بھی کوئی طاقتور چیز جبری حقوق میں شے ہے۔ فرما لیں اور اس کے پیدا کر کے دکھائی لڑتوں نے اس پر جب کرتے ہوئے پچھتاوے سب کیا اس سے بھی طاقتور چیز ہے جناب میں فرما لیں اور پانی پیدا کر لیں اس پر وہی اصل طاقتور ہے دیکھا لیں اس سے بھی زیادہ طاقتور چیز وہ جو ہے لڑتوں نے اس پر جب کرتے ہوئے غرض کیا اور سب کیا اس سے بھی زیادہ کوئی طاقتور چیز ہے۔ جناب دیکھو ابن آدم فیصلہ معینہ لا تعلم شعاعہ ما فیصلہ معینہ۔ کہ اس سے طاقتور چیز انسان کا وہ صفت ہے جس طرح اس سے کہ انہیں ہاتھ کاٹ دیا گیا ہے۔ (تفسیر ابن)

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہے اس کے کہ آسمان کی تھکن سے پہلے زمین پہنچی کہ جسے اللہ نے زمین کو پیدا کرنا پھر براہ راست آسمان کو بنانے کا ارادہ کیا اور دوزخ میں سخت آسمان کو ٹھیک بنا دیا پھر دوزخ میں زمین کو پچھا اور زمین میں آبی سو جرات کے چار دوزخ میں چائی گئی۔

یعنی اول سے پہلی کی طرف ترقی کو ظاہر کرنا ہے جسیر اول پر یک سطح کا کام سے بنانا ہے اس لیے اولیٰ ہے۔ (تفسیر ابن)

أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَهَا

اور نکال زمین سے اس کا پانی اور چرا:

یعنی پانی سے پانی کے پھرانی سے پانی پانی۔ (تفسیر ابن)

وَالْجِبَالِ أَرْسُهَا

اور پہاڑوں کا کام کرنا

زمین کی مضبوطی:

پانی جب سے جھنڈ نہیں کھاتے اور زمین کو بھی بعض خاص قسم کے انطوانات سے محفوظ رکھنے والے ہیں۔ (تفسیر ابن)

مستند وہ جس سے کہ سوال اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تو وہ پہلے ہی وہ دیکھ کر نے پہاڑوں کو پیدا کر کے زمین پر گاڑ دیا جس سے وہ پھر کی لڑتوں کو اس پر سختہ جب ہوا اور پچھتے گئے خدا کا جبری حقوق میں ان پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت چیز کوئی اور ہے اللہ تعالیٰ نے فرما لیں اور ہی چھاس سے بھی زیادہ سخت فرما دیا کہ یہ چھاس سے بھی زیادہ سخت فرما دیا۔ یہ چھاس دیکھ کر تیری حقوق میں اس سے بھی زیادہ بھاری کوئی چیز ہے فرما دیا کہ پاس ہے وہی آدم ہے جو اپنے دائرہ میں ہاتھ سے رکھ کر اسے اس کی فرما دیا کہ ہاتھ کو بھی نہیں ہوتی۔

قیامت قریب ہے:

حضرت انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قیامت کان بدلتی (کانیں) کی طرح متحول ہو جائیگا۔ (بخاری، مسلم) حضرت مسعودی شاعر رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت ہی کے وقت میں بھیجا جائے گا جیسا کہ آج بھی ہے جیسا کہ ساری دنیا کے طور پر آج کی اگلی اور آگے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ہے۔ (ترمذی)

یہ بھی کہا گیا ہے کہ **هَذَا لَتَمُوتُنَّ وَلَكُمْ فِيهَا حَقٌّ يَسْتَلْظَنُونَ** سے ہے یعنی وہ لوگ آپ سے قیامت کے وقت کے حلقے کا پتہ نہ کر سکیں کہ وہ کب یا وہ کیسے کہتے ہیں کہ تم کو اس ضرورت کے حلقے کا معلوم ہے جیسا کہ انہیں اس کا صحیح وقت پتا نہ کر۔

یہی **لَتَمُوتُنَّ فِيهَا** یعنی موت دنیا جس کے قسم ہونے پر قیامت پانا کہی۔ (بخاری، ترمذی)

إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرُ مَنِ يَخْشَاهُ

تو توڑ دیتا ہے کہ اسے جسے اس کو جاس سے ڈرتا ہے۔

تفسیر کا کام:

یعنی آپ کا کام قیامت کی خبرنا کرنا تو یہ ہے کہ وہ جس کے دل میں اپنے ایمان کی طرف سے کہ خوف ہوگا یا خوفِ آخرت کی استعداد ہو کہ وہ ان کے اندر اگر چاہی کہ وہ کہہ گا کہ اراکاتہ کے اعتبار سے صرف ان ہی لوگوں کے حق میں وہاں سے سنبھالنے کی اہلیت دیکھتے ہیں، نہ وہ ان لوگ تو انہم سے داخل ہو کر ان ہی فضائل و کمالات میں جڑے ہوئے ہیں کہ قیامت کے دن ان کے دل میں بھی آگے نہ بڑھیں۔ (بخاری، ترمذی)

یعنی آپ کو قیامت کا وقت پتا نہ کرنے کے لیے جس بھیجا گیا تھا اس لیے بھیج دیا کہ اس کا وقت قیامت سے اراکاتہ کا شمار قیامت میں ہوتا ہوئے والے اسباب سے وہ ہیگز دیکھیں اور صرف ان ہی چیزوں کو قیامت

آگے (اور وہ ان کو ماننے کے لیے کافی ہے) قیامت کا بھیجنا جنت والوں کو نہ کی کوئی ضرورت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر شخص کے لیے سزا تھے کیونکہ انہیں جس کے آپ کی نوبت ہوئی تھی (مگر ان میں ہی آپ کے انداز سے قیامت کے دن ہے) جس کے دل میں خوف خدا اور پڑا قیامت نہیں ہے کہ کھانا نہ کھائیں کسی لیے خاص طور پر ان کو آگے کر دیا۔ (بخاری، ترمذی)

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا

ایسا کہ ان دنوں دیکھیں گے اس کو کہ جس طرح ہے

إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحًى

دنیا میں عمر ایک شام یا صبح اس کی

جیسا آئے گی تو آنکھیں کھلیں گی:

یعنی اب تو خود چاہے ہیں کہ قیامت کے آنے میں ہر کس سے جلد کس میں نہیں جاتی کہ اس وقت معلوم ہو گا کہ کس کو کس جلدائی کچھ میں ہر کس میں کس (بخاری، ترمذی)

دنیا کی زندگی ایک شام یا صبح ہے:

یعنی جس روز وہ قیامت کو آنکھیں کھولیں گے تو وہاں محسوس کریں گے کہ وہ دنیا میں اور قبر میں ایک دن کے صرف نصف کا ذخیرہ وسیع نصف اول کے مقابلے (پھر وہاں رہے تھے۔

مرا وہ ہے کہ وہ دنیا میں اور قبر میں رہنے کی مدت چار گھنٹہ ہے اور وہ وقت طم ہو چکی ہوگی اور خطاب کی مدت پھر چار گھنٹہ ہوگی اور خطاب کی مدت بھی وہی اس لیے وہ وقت خطاب کے بعد وہیں دیا اور قبر کے قیام کو کچھ سمجھیں گے اور خیال کریں گے کہ کم وہاں بہت تھوڑے وقت رہے اسی حضوروں کو آج **لَتَمُوتُنَّ فِيهَا** کا بھیج دیا گیا کہ وہاں وہاں آج دنیا کے سوال کا جواب ہے یہاں سے قیامت پر چھوڑ دیا گیا قیامت آنے کا وقت قریب ہی ہے۔ (بخاری، ترمذی)

الحمد لله سورة الانازعات ختم ہوئی

سورة عبس

اس کا مطلب میں پڑھنا اور صدقہ تہذیب اور اسے گاؤں اور گات گای۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَبَسَ وَتَوَلَّى وَلَمْ يَنْتَهِ لَهُ أَكْثَرُ مِنْ سَلْوَى فَإِنْ يَنْتَهِ يَرْجِعْ إِلَى رَبِّهِ فَإِنَّ رَبَّهُ يَسْتَفْهِمُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْبَصِيرُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَبَسَ وَتَوَلَّى وَلَمْ يَنْتَهِ لَهُ أَكْثَرُ مِنْ سَلْوَى فَإِنْ يَنْتَهِ يَرْجِعْ إِلَى رَبِّهِ فَإِنَّ رَبَّهُ يَسْتَفْهِمُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْبَصِيرُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَبَسَ وَتَوَلَّى وَلَمْ يَنْتَهِ لَهُ أَكْثَرُ مِنْ سَلْوَى فَإِنْ يَنْتَهِ يَرْجِعْ إِلَى رَبِّهِ فَإِنَّ رَبَّهُ يَسْتَفْهِمُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْبَصِيرُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَبَسَ وَتَوَلَّى وَلَمْ يَنْتَهِ لَهُ أَكْثَرُ مِنْ سَلْوَى فَإِنْ يَنْتَهِ يَرْجِعْ إِلَى رَبِّهِ فَإِنَّ رَبَّهُ يَسْتَفْهِمُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْبَصِيرُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَبَسَ وَتَوَلَّى وَلَمْ يَنْتَهِ لَهُ أَكْثَرُ مِنْ سَلْوَى فَإِنْ يَنْتَهِ يَرْجِعْ إِلَى رَبِّهِ فَإِنَّ رَبَّهُ يَسْتَفْهِمُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْبَصِيرُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَبَسَ وَتَوَلَّى وَلَمْ يَنْتَهِ لَهُ أَكْثَرُ مِنْ سَلْوَى فَإِنْ يَنْتَهِ يَرْجِعْ إِلَى رَبِّهِ فَإِنَّ رَبَّهُ يَسْتَفْهِمُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْبَصِيرُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَبَسَ وَتَوَلَّى وَلَمْ يَنْتَهِ لَهُ أَكْثَرُ مِنْ سَلْوَى فَإِنْ يَنْتَهِ يَرْجِعْ إِلَى رَبِّهِ فَإِنَّ رَبَّهُ يَسْتَفْهِمُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْبَصِيرُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَبَسَ وَتَوَلَّى وَلَمْ يَنْتَهِ لَهُ أَكْثَرُ مِنْ سَلْوَى فَإِنْ يَنْتَهِ يَرْجِعْ إِلَى رَبِّهِ فَإِنَّ رَبَّهُ يَسْتَفْهِمُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْبَصِيرُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَبَسَ وَتَوَلَّى وَلَمْ يَنْتَهِ لَهُ أَكْثَرُ مِنْ سَلْوَى فَإِنْ يَنْتَهِ يَرْجِعْ إِلَى رَبِّهِ فَإِنَّ رَبَّهُ يَسْتَفْهِمُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْبَصِيرُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَبَسَ وَتَوَلَّى وَلَمْ يَنْتَهِ لَهُ أَكْثَرُ مِنْ سَلْوَى فَإِنْ يَنْتَهِ يَرْجِعْ إِلَى رَبِّهِ فَإِنَّ رَبَّهُ يَسْتَفْهِمُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْبَصِيرُ

کر کسی طرح یہ لوگ اسلام قبول کر گئے تاکہ اس عہد اللہ ہی ام کو کام پائی ہی
دعوت اللہ کے ساتھ گھس میں کھلے اور قرآن کریم کی کوئی آیت نہ کر کی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے کے حلیوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عہد اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دیکھنا ہے جو
اللہ نے آپ کو کھنکایا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض فرمایا یہ وہی
بات کہہ رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کے باعث کہ کوئی
اس کی طرف سے چھوڑ دے اور اس کے سرکار میں آکر کھنکایا ہے وہی
حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہی اس کے لئے کہ اس کو کھنکایا ہے کہ اللہ کی
آپ شروع ہونے آپ اپنا سر کھنک کر دے اور یہ آیت چل رہی ہوئی۔

راوی بیان کرتے ہیں اس کے بعد ان کو حکم دیا کہ بھیجی آئے آپ
ان کو کہتے ہیں کہ افراتے اور ایک روایت میں یہ فرماتے ہیں کہ وہی اس کے
حالی میں میرے سب سے کچھ یہ کہ فرمایا (احادیث اور روایات)

شبان نزول میں جو اللہ حضرت عہد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھنک کیا
یہ اس میں بغوی نے یہ حدیث روایت کیا ہے کہ حضرت عہد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھنک کیا
ہونے کے سبب یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ آپ کو کسی دوسرے سے کھنک میں
مشغول ہیں گھس میں داخل ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دینی شراب کی
دور بار بار آواز دینی (احادیث اور روایات)

اور ان کی کھنک ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو قرآن پڑھانے کا سوال کیا اور اس سوال کے فوری جواب دینے پر
اسرار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک کہ کھنک اور سرکار میں کھنک
کی تکلیف کرنے اور کھنک میں مصروف تھے یہ روایت میں دیکھنا (احادیث اور روایات)
ابن دہام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ حضرت عباس علیہ السلام تھے جو اس
وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس موقع پر ان
کو حکم دیا کہ اس طرح خطاب کرنا اور ایک آیت کے ساتھ ان کو دست کرنے کے
مسئلہ رسول پڑھنا کہ اس کے لئے اسرار کرنا اور کھنک میں کی زلی جہ یہ
حق کی کہ عہد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ مسلمان اور برہمن کے حاضر رہے دوسرے
وقت میں بھی سوال کر سکتے تھے ان کے جواب کے سوا کہ ان میں کھنک
نہیں کہ حضرت تھکھنک دوسرے قرآن کے نہ کرنا یہ وہی برہمن آپ کی
خدمت میں آئے یہاں وہ برہمن ان کو کھنک کھنکایا جاسکتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جنتان:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ ان کے اختیار پر ہی تھا کہ جو مسلمان
آداب میں کے خلاف طرز تکلف اختیار کرتے اس کو کچھ نہیں دینی چاہیے تاکہ
آئندہ وہ آداب میں کی رعایت کرے اس کے لئے تو آپ نے حضرت ابن

شبان نزول: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض سرکار میں قرآن کریم کو کھنک
اسلام کے متعلق کچھ کھنک سے کھنک ایک دنیا مسلمان (انہوں کو انہوں
کو حکم دینے پر) کا ضرورت ہونے اور اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے کہ ان
آیت کے لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کھنک سے کھنک نے آپ کو
کھنک یا یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کھنک بات کا یہ چھوڑ کر گزار آپ کو
ذلیل ہوا وہاں کہ اس بات کے لئے کہ ہم اس میں مشغول ہوں قرآن کے یہ لے
یا یہ روایت کر سکتے تھے کہ اسلام لے آئی تو بہت لوگوں کے مسلمان ہونے
کی توقع ہے۔ انہی ام کو حکم دیا کہ اس میں مسلمان ہیں اس کو کھنک اور تعلیم حاصل
کرنے کے لئے روایت حاصل ہیں اس کو کھنک کی کھنک کہ کھنک سے اس بات
باز اور اسرار کھنک کھنک میں ہیں اگر کھنک چاہتے ہو جائے تو فراموشی انہیں
چاہتے ہو کھنک میں کھنک کھنک اور اس میں یہ بات کھنک چاہتے ہو انہیں نہیں
کھنک اس کو ان لوگوں کی طرف سے بہت کر کھنک انہیں کی طرف کرنا
قرآن کو انہیں کی کھنک کھنک کھنک کھنک کھنک کھنک کھنک کھنک کھنک
قرآن آپ صلی اللہ علیہ وسلم متفق ہوئے دوسرے انہیں کے آج ہر سے یہ
خبر ہونے لگی ہے یہاں بھی نزول ہوئی روایات میں ہے کہ اس کے بعد
بہت دیکھا آپ کی خدمت میں آئے آپ بہت کھنک کھنک سے کھنک لے
اور فرماتے "معاذ اللہ عنہ عاصی اللہ عنہ" (احادیث اور روایات)

حضرت عہد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ایک روز حضور صلی اللہ
علیہ وسلم قہقہہ میں دیکھنا کہ ان میں دہام اور اس میں عہد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھنک
فرماتے تھے کہ وہی ان کی توقع ہے ان کی جانب شک تھکھنک آپ کو اس کی

مکرم سے پہلے پکارا یہ ضروری بات تھی کہ اس کا یہ حال کلمہ شریک سے
بڑے مکرم ہیں جن کے ذہن کی فکر مکرم ہوں پادشہ بے پناہ کی یہ فریاد مکرم
کی تسمیہ کے بعد ہوا انہیں مکرم پہنچے تھے۔ (حدیث علی علیہ السلام)

وَتَوَكَّلْ إِنَّ جَاءَهُ الْأَعْنَى

اور توکل! اس بات سے کہ آئے اسے اس دعا کا

یعنی توکل کرنے سے کہ نہ ہو سکتے تھے، توکل نہیں ہو سکتا پھر کیا حال ہو
اس کو کہ جس کی سزا ہو اللہ تعالیٰ اور طلب صادق کا کلام زیادہ کرنا ہے تو
حضرت شامہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے سامنے لوگ چھ رسول کا
(اس لیے میرا نائب اگر کیا) آگے نور رسول کا خطاب فرمایا ہے کہ "توکل نہیں
کئے تو کہ یہ ثابت کرم و افتخار و عظم کا اور ثابت کرم است و عظم کی
ہے کہ یہ قرب کے حالت تھی اور اس امر کی نسبت آپ کی طرف نہیں
فرمائی میرا کہ خطاب کا سبب بطور انکشاف کے اس لیے اختیار کیا کہ قیام عرض
کاتہ و تکرار مضمون پہلے مضمون سے پہلے ہے۔ (حدیث علی علیہ السلام)

حضرت عبداللہ بن ابی حمزہ کا اعتراف:

ترغیب اور تکرار نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے
جہاں کہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مکرم کہا اور اسے دیکھ کر فرمایا کہ
توکل کی جگہ آپ دونوں میں جہاں پر تشریف لے گئے تھے۔
توکل انھیں کہنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات
کا سننے کی توجہ کرنے میں اس کو مکرم سمجھو۔ (حدیث علی علیہ السلام)

وَمَا يَذُرُكَ لَعَلَّ يَذُرُكَ أَوْ يَذُرُكَ

اور توکل کہ یہ توکل ہے توکل کہ وہ توکل ہے توکل

فَتَفْتَعُهُ لِيَذُرُكَ

توکل کہ اس کے توکل

توکل وہ دعا طلب صادق تھا۔ توکل کی معنوم کر توکل سے توکل ہے
اس کا حال سمجھنا اور اس کا نفس حریک کا جہاں باقیہاں کوئی بات کہ
میں پڑتی اس کو اس سے سوچنا سمجھنا اور اس کے اس کے اس کے اس کے
آجاتی۔ (حدیث علی علیہ السلام)

علامہ کے لیے چاہت:

اس میں اس دعا کے لیے ایک عام چاہت ہے جو غیر مسلموں کے
شہادت کے ادارے اور ان کو اسلام سے مانوس کرنے کی نہ فراموش ہے کہ مکرم
کر چیتے ہیں جن سے عام مسلمانوں کے دلوں میں شک و شبہ نہ ہو کہ وہ کلمہ
ہو جاتی ہیں ان کو اس قرآنی چاہت کے مطابق مسلمانوں کی حفاظت اور
اسلامی حال کو قائم رکھنا چاہیے، یہ مکرم جو ہم نے قرب فرمایا
پہلے کہیں بھی اس میں ہے۔ (حدیث علی علیہ السلام)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتراف:

وَمَا يَذُرُكَ لَعَلَّ يَذُرُكَ أَوْ يَذُرُكَ
میں رسول اللہ کی طرف سے ایک خدا (توکل) ہے کہ توکل ہے توکل ہے توکل ہے
حال سے واقف ہوتے تو وہ رسول کی طرف سمجھو اور ان کی طرف سے کہ وہ رسول
ہوئے اس سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ہو توکل ہے۔

اعمال کا دار نہایت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت اس کی
طرف سے انھیں دینے کی نیت تھی کہ اس کا مقصد یہ تھا کہ یہ نفس تو مومن
ہے اگر اس کی تعلیم میں کلمہ نہ پڑھیں تو اس کا کلمہ نقصان نہ ہو گا اس
کی طرف سے انھیں اور چلے جائے گا کہ وہ چلے جائے اور قریش کے سردار ابی
طرف سے نہایت دین کا کاروبار کیے کر چلے جائے کہ ان کے انھیں نہیں کریں گے اور
یہ سردار اگر مسلمان ہو گئے تو ان کے ساتھ بہت لوگ مسلمان ہو جائیں گے
اور ان کا اسلام بچ جائے گا کہ ان کی تمام کلمہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے اللہ کی طرف سے دین پھیرا ان کو باوقی طور پر ان کی طرف سے وہ
کہانی نہیں کی اگر چہ پوری طور پر اس میں کلمہ کا کلمہ نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ صحت عظمیٰ

(صحابہ) بعض مغربی نے "مشرق" کے معنی بدنے کے اور بعض نے دارک
الطالعہ کے لیے ہیں، اسی طرح (تعمیر حلال)

چاندروں کا مشرق:

حکمران کی روایت سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول آیا ہے کہ
ہم نوروں کا مشرق ان کی سمت ہے، یہ بھی فرمایا کہ سوائے اسی جانب کے ہر چیز کا
مشرق اس کی سمت ہے (تعمیر حلال)

وَإِذَا الْبَحَارُ سُجِّرَتْ

اور سمندر اٹھ کے چائیں گے

سمندر اٹھ کر چائیں گے:

یعنی سمندر کی کھائی کرم ہو کر صاف ہو جائے گی اور آگ میں جاتے ہوئے ایتھرم
ہو کر مشرق میں طغریں کو اکٹھا کر لے گا اور اس کی طرف بھاگ گئے ہوں گے۔

(تعمیر حلال)

وَإِذَا الْبُحُورُ سُجِّرَتْ، سُجِّرَتْ: سمجھو، سے مشتق ہے جس کے معنی
آگ لگانے اور لگانے کے معنی آتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
اس جگہ بھی معنی لیے ہیں اور اس کے معنی لکھ دینے کے معنی آتے ہیں اور گناہ
لکھ دینے کے معنی بھی بعض ائمہ سمجھنے کے معنی معنی لیے ہیں اور حقیقت یہ
ہے کہ ان میں کوئی اختلاف نہیں۔ پہلے سمندر اور خشے اور آگ کو ایک کر دیا
جائے گا اور مہمان کی دکان بھی ختم کر دی جائے گی جس سے وہ اپنے سمندر
فریور ہو جائے گا پانی خلافت ہو جائے گا اور پانی بھی، پھر جس قدر
سمندر اس میں ڈال دیا جائے گا اور اس تمام پانی کا گستاخا دیا جائے گا اور
جہنم میں داخل ہو جائے گا۔ (تعمیر حلال کا حوالہ نقل ہے)

یعنی کچھ ایسے ہی نام قبول کر لیا ایک شکل پر واضح کرنے کی یہ صورت ہے کہ
قیم سمندر کو کر کے ایک سمندر بن کر دیا جائے گا اور صبح کو اس میں زلزلہ دیا
جائے گا جس کی وجہ سے سمندر گرم ہو کر آگ ہو جائے گا اور زمین کے لیے
آب کی کمی ہو جائے گی اور پانی خشک ہو جائے گا ایک شکر بھی بتا رہا ہے۔

چوتھا نشان:

اِس آیت کا تہم اور اس آیت کا تہم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا
ہے کہ قیامت سے پہلے پہلے پانی میں آگ لگ جائے گی اور زمین میں مٹیوں میں
یکدم صبح کی دھواں چلتی رہے گی اس آیت میں پہلا نشان یہ آ کر رہے گے
زمین آگ جاتے گی اور اس میں زلزلہ ہو جائے گا اور آگ اور جہنم اور چائیں
کے جہت آج ہیں، یہ سمجھنے کے کہ ہم کو آخر کار دینے ہیں چاہتے ہیں جہت
سمندر تک پہنچیں گے اور سمندر بھڑکائی آگ بھڑکائے گا اور وہ اس میں پانی

ایک ہوا آگ میں سے سب سے پہلی گئے۔ بخاری نے حضرت ابی بن کعب
رضی اللہ عنہما کا قول یہ روایت کیا ہے کہ وہ اس میں آگ لگائے گے کہ
ہو جائے گے اور آگ کا زلزلہ ہو جائے گا اور اس میں آگ لگائے گے کہ ایک دم زمین جہت
چلے گی یعنی ساتویں زمین سے بلند تر ہو جائے گی اور ایک ایک آدمی اس میں
اور اس میں ایک آدمی آگ میں سے سب سے پہلی گئے۔ حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے فرمایا قیامت کی پہلی آگ جس کو آگ چھو رہی ہو اس سے آگ
آخرت میں چھو جائے گی اور آگ چھو جائے گی۔ (تعمیر حلال)

وَإِذَا الثُّغُورُ زُجِرَتْ

اور صوبہ بھول کے ڈھانچے ہٹ جائیں گے

ایک ایک کر دے:

یعنی کھنڈرات کے اور مسلم مسلم کے ساتھ ہر طرح کا ایک ایک کر دے کرنے
اور اپنے جیسے عمل کرنے والوں کے ساتھ جڑ دیا جائے اور حکماء احوال احوال
والیہ کے اعتبار سے ایک ایک جہتیں دانی چائیں یا یہ مطلب ہے کہ وہ اس
کامیابوں کے ساتھ جڑ دیا جائے۔ (تعمیر حلال)

حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے بھی لکھا ہے کہ: سُبْحَانَ مَنْ لَا يَمُوتُ وَلَا يَحْيَا
میں لکھا ہے کہ وہ اس میں جہتیں کر دے گا۔

سیدنا سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ آیت آئی کہ وہ آیت آئی کے ساتھ
جہت میں لکھا دیا جائے گا اور وہ آیت آئی کے ساتھ دانی کے ساتھ دانی میں۔

عمر رضی اللہ عنہما اور قتادہ رضی اللہ عنہما نے کہا انھوں نے موشی کا جڑا تو فرس ختم
مردوں کے ساتھ لگا دیا جائے گا اور انھوں کا رکھنے والے کے ساتھ لگا دیا
جائے گا۔ عمر کا قول مروی ہے کہ انھوں کو جڑا دینے کا یہ مطلب ہے کہ
مردوں کا جہاں میں دانی میں لکھا دیا جائے گا۔ (تعمیر حلال)

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے غلبہ چھوڑنے سے
نے اس آیت کی حالت فرمائی اور فرمایا کہ اپنے جیسوں سے مل جائے گی۔

اور وہی روایت میں ہے کہ وہ انھیں کہ جن کے احوال ایک جیسے ہوں گے
اور تو بہت میں ساتھ رہیں گے یا جہنم میں ساتھ رہیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما
نے اس آیت کی تفسیر بھی کی تو فرمایا ایک ایک گلوں کے ساتھ مل جائے گی کہ وہ
بہ بدوں کے ساتھ آگ میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما نے ایک عربی انھوں سے
اس آیت کی تفسیر بھی کی تو فرمایا کہ وہ اس آیت سے آپ نے فرمایا کہ انھوں
آئی کا جڑا دینے میں ہی ہیں۔ وہ اس آیت میں جہنم میں بھی۔ حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مطلب اس سے یہی ہے کہ انھیں ختم کے ٹکڑے
چائیں گے یہی صواب سمجھیں صواب قرار دیں اور انھیں۔ (تعمیر حلال)

عزل کرنا:

باضی سے عزل کا تعلق ہے آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر جانو
تھیں مگر عزل باضی کا تعلق اس کے بے سحر حال نہ ہونے سے ہے۔

ایک حدیث میں حضرت عذرا بنت وہب رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آیا
ہے کہ وہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا
فرمایا یہ پیچیدہ ذمہ داری ہے اور وہ فرمائی کہ اَللّٰهُمَّ ذَلِّلْهَا لِيَسْتَسْجِدْ (میں سجدہ
کے ساتھ اور اس کے ساتھ ہے کہ حضرت عذرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم عزل کرتے
تھے اور قرآن نازل ہوتا تھا (یعنی نازل قرآن تم نہیں ہوا تھا پھر بھی ہم کہ
عزل کی ممانعت نہیں کی گئی کا تعلق مسلم)

مسلم نے اس کا اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی
اطلاع پہنچی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس کی ممانعت نہیں فرمائی۔

عزل کے لئے آزاد عورت کی اجازت کی ضرورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
روایت سے ثابت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے آزاد عورت سے عزل کی اس کی اجازت کے بغیر ممانعت فرمادی
تھی۔ (ابو یوسف، عمیر شری)

وَإِذَا الضُّفُفُ نُشِرَتْ ۖ وَإِذَا

اور جب اظفار نکالے جائیں اور جب

السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۖ

آسمان کا چھتر ہٹا دیا جائے

آسمان کا اکھاڑنا:

جیسے چاند کو اکھاڑنا کے بعد اس پر چھتر چھتر چھتر سے اس سے اس کا احاطہ ہوا
رنگ اور چھتر کا ہونا ہے جس کی طرف آسمان کے کھل جانے سے اس کے
عبر کی چیزیں نظر آتی ہیں اور اس کا نزول ہوا کہ جس کا ذکر انبیاء پر آدمی
آجہا ۖ وَيَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْغُفِّ الَّتِي يُكْفَىٰ ۚ (ابو یوسف، عمیر شری)

جب آسمان اکھاڑا جائے گا وہ گھبرا جائے گا جیسے ابھی کھال کی ہڈی کا
تو ہے چھتر ہے کہ یہ ان کو چھتر ہے جیسا کہ پہلے اس وقت ہوا کہ جب سورج
کی روشنی رات کی روشنی اور نہ رات کو کھڑ جائیں گے یا تو بے روشنی کے
ہوتے ہوگا یا کبھی احوال ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان ہوا اور آسمان اور زمین
کو اکھٹا کر دیا جائے اس آسمان کو دوسرے آسمان میں اور اس زمین کو دوسری
زمین میں تبدیل کر دیا جائے۔

قرآن نے لکھا ہے کہ جب افواج نے اعداء (شکوک) کے درمیان تو

فتحی پیدا کی ہے اور کہا ہے کہ آسمان اور زمین کی تبدیلی اور زمین پر فتح ہوگی ایک
توحید کا حال کی تبدیلی کی ہے کہ جو جہنمی سے پہلے ہوگی نہ رہے پھر جا
تھیں گے چاند سورج اگر کسی ایک جانے کی آسمان سے کی طرف ہوجائے گا
اور اس سے اس کو زندہ کیا جائے گا پھر اس میں جانیں کے سلسلہ آگ میں
جائے گا زمین میں عذاب ہزارا پیدا ہو جائیں گے زمین پہنچ جائے گی اسکی
فصلت کھلی کھلے کے خلاف ہو جائے گی پھر نور لوگوں کے درمیان آسمان و
زمین میں پیدا ہو جائے گی کے اور اس آسمان کو دوسرے آسمان سے چل دیا
جائے گا (چونکہ یہ ایک حدیث تھی کہ (عمیر شری)

وَإِذَا الْجَحِيمُ سُقِرَتْ ۖ وَإِذَا

اور جب جہنم دھکائی جائے اور جب

الْجَمَّةُ أُزْلِفَتْ ۖ

جنت اس کی دھکائی جائے

جنت اور جہنم کی روٹنا:

یعنی جہنم کے ذمہ داروں کے ساتھ دھکائی جائے اور جنت فتحیوں
کے ذریعہ کھلی جائے جس کی روٹنا دھکائی جیسے سے سب سرت طرفت
مائل ہو۔ (عمیر شری)

عَلَيْتَ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرْتَ ۖ

جان کے لئے ہر ایک کی جہ سے کرنا

احوال سامنے آئیں گے:

یعنی ہر ایک کو چاہے کچھ کچھ یا بدی یا کچھ سراپا لے کر ہضر
ہو جائے (عمیر شری)

یعنی اس وقت کا شخص اپنی کی ہوئی، پہنچی ہوئی، کچھ لے گا۔ جنت
ایکے ہی جنت ہوگا لوگوں کے پہلے سے جنت اور اس کے داخل کے جنت
نکد اور وقت کیا مت اور وقت ہوگا۔ (عمیر شری)

فَلَا أَقِيمُ بِالْخُسِ ۖ الْجَوَارِ

نہر کھجائیں جس میں جہنم کے لوگوں میں سے ہیں

الْكُنُ ۖ

دیکھ جائے گا کہ

[illegible]

حقیقی چمکا چا ہے تہہ وہ کہتا ہے کہ میں گھٹے نہیں، مسکوں میں ہر جان کی طرف سے
 ایک دعا، آتی ہے میں نے اجہت کہاں کے لئے آگے کا ترن کر رہا ہوں کہ کے
 کڑے میں کو پہن رہا ہوں آگے کی طرف میں کے لئے وہاں کھول رہا ہوں (خبر طری)

وَمَا أَذْرِكَ مَا يُؤْمَرُ الدِّينِ

[illegible]

مَآذِرِكْ مَا يَوْمُ الدِّينِ يَوْمَ لَا

اللہ کا کیا کر ہے کہ ہے یہی تعجب کہ کہی ہو کہ وہ ہے

تَمْلِكُ نَفْسُ نَفْسٍ سَيِّئَةٍ

☆☆☆☆☆☆☆

2/10/2020

بانی کشاف سوسائٹی اور راکر کالج کراچی میں مولانا کے لیے ایک چھوٹی کھیت تھی۔
 چھوٹی تھی۔ اس چھوٹے کھیت کو اس نے دیں تھیں۔ دھتے، دھانے، گوبھی اور کھجور
 کے لیے سب سے بہتر اور زیادہ پائیدار سب سے اچھی کھیت کرتے ہوئے تھے۔ کوئی انھیں
 دیں تھیں۔ راکر کالج کے کسی کی تلاش نہ کر سکتے تھے۔ مولانا کی، چانچلی اور میرا
 انتقال کی خبر کا سن کر، ۱۹۷۴ میں دوسرے (۱۹۷۵) میں میرا انتقال ہوا۔

[illegible]

والأمر لله في ذلك

[Home](#)
[About Us](#)
[Contact Us](#)
[Privacy Policy](#)

سب عارضی بڑائیاں ختم ہو جائیں گی۔

یعنی دنیا میں جس طرح بادشاہ کا حکم رعیت پر ملتا ہے، اسی طرح اللہ کا حکم کائنات پر ملتا ہے۔ اور اس کا ذکر یہ چار ہی ہوتا ہے۔ اس دنیا پر سب حکم ختم ہو جائیگا اور اس شہیدہ مصلیٰ کے سوا کسی کو دم مارنے کی قدرت نہ ہوگی تو بلا حیرت کے میرے غبار اور بادشاہی کا حکم چلے گا اور سارے کام ختم اور سدا کیلئے اسی کے فضل میں ہو گئے۔ (ص ۱۸۱)

نیکوئیوں کا اٹھکانا: یہاں ہمیں کے لیے ہر قسم کی فتنوں اور مصلحتوں میں رہنا ہے۔ اگر ہم نے کھانا کھاتے تو اس مصلحت کی کیا ہوتی؟ (مذہب پر غور کرو)

ایرا کر دیوں! کہا: اے خدا کرے اپنی تاریخ میں حضرت اہی عمر کی رعایت ہو گی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے ان کو ایرا اس لئے فرمایا کہ انہیں نے دھاپ اور چوڑے سے جو تھوڑے شکوک کہا: اے عمر بنی!

وَأَنَّ الْفَخَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۖ يُصْلَوْنَهَا

[illegible]

يَوْمَ الَّذِينَ وَمَا تَعْلَمُونَ ۚ

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

Dr. K. S. S. S. S. S.

جنیروہگ کہ اس سے الگ نہ کیے ہیں نہ داخل ہونے کے بعد بھی
نقل کرنا چکتے ہیں۔ یہی وہی ہے جو (المرحوم)

[illegible]

اسے اجمالِ معلوم کہے گا صرف

طیباہی میں عہدِ امگ نے جو عازرہ مدنی رحمۃ اللہ علیہا سے کہا کہ اشرفیہ کو سلطہ
م ہو جا تا کہ افسہ خیالی کے پاس ہمارے لئے کیا ہے (فتاویٰ ط)
غلاب (عازرہ مدنی رحمۃ اللہ علیہا نے کہا کہ اپنے اہلِ اہل کو کتاب اللہ کے سامنے قائم
کو سلطہ ہو جانے کا خدا کے پاس ہمارے لئے کیا ہے طیبیوں رحمۃ اللہ علیہم نے
کہا کہ کتاب اللہ میں کچھ نہیں ہے گا۔ عازرہ مدنی رحمۃ اللہ علیہا نے کہا کہ
(اللہ تعالیٰ) کون کونہی، اللہ تعالیٰ کون کونہی، طیبیوں رحمۃ اللہ علیہم نے پھر
کہہ دیا کہ عازرہ مدنی رحمۃ اللہ علیہا نے کہا کہ کون کونہی۔

[illegible]

آگ کا فرش اور آگ کے کپڑے

حضرت امام حسینؑ کا یہ کہنا کہ "میں نے اپنے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم و حکم پر عمل کیا" اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم و حکم پر عمل کرنا ہی اسلام کا حقیقی معنی ہے۔

تکلیف: یا میں کہا جائے کہ اس زمانے میں بچوں سے آپ کر لیں، یا زیادہ ہوتا تھا اور قول کر کم ہوتا تھا۔ چاہے من اللہ (لوگوں سے آپ کر لیتے ہیں) کے علی اللہ (لوگوں) فرمائے کی وجہ سے کہ لوگوں پر جان کا حق ہوتا ہے وہ ان کو پرہیز پالنے میں یا یاں کو کہ لوگوں پر اچانک کر کے ساتھ طریقیں وصول کر سکتے ہیں۔

حضرت امین عمر رضی اللہ عنہ کی تحیہ:

بھائی نے لکھا ہے کہ حضرت امین عمر رضی اللہ عنہ بائیں کی طرف سے گزرتے تو فرماتے کہ آپ سے ابراہیم آپ قول پر آیا کیا کر تکلیف قیامت کے دن آپ قول میں کی کرتے، دلوں کو اکتا کھڑا کیا جائے گا کہ بیزبانی کا نام کے دن ہر وہ جائے گی اور آدھے کا لوں پر بیٹہ پھینکے گا (گواہینہ میں فرق آپ ہوں گے تاکہ اس تک سے اوپر کا خدا روئے سے بچے گا)۔ (عمری طبری)

مدینہ والوں کی ناپ تول:

ابن عساکر نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم نے اپنے والے بہت ہی عمدہ آپ قول رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کس وقت رکھتے۔ جب خدا تعالیٰ کا فرماؤ: **وَيَوْمَ يُنْفَخُ الصُّفُوفُ** (اے)۔ (عمری طبری)

اَلَا يَكْفُرُ اُولٰٓئِكَ اَلَهُمْ مَبْعُوثُونَ
کہا یہاں نہیں رکھتے وہ لوگ کہ ان کو لکھا ہے
لِيَوْمٍ عَظِيمٍ
اس دن کے بڑے دن کا

عتیقہ و آخرت کی گزرواری:

یعنی کہ انھیں پہلے اس دن کے لئے کہ ایک دن میں ہر انسان ہر سال کے سامنے تمام حق و باطل کا حساب دینا ہے تو ہرگز اس وقت نہ کرے۔ (عمری طبری)

خوف خدا رکھنے والی اقوام:

ابن مبارک نے صحنی طبری کا قول نقل کیا ہے کہ تم سے پہلے کچھ قومیں ایسی کر رہی ہیں کہ ان میں سے کوئی ان تکبر میں (کی غلامی کے بارے میں) (راہطو اشیاء) صرف کر دیا جب بھی روز قیامت کی صفت کا خوف اسے گا رہتا ہوا آخرت کے اس سال کی دینی دینی۔ (عمری طبری)

یوم عظیم: کچھ مسلم شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس دن میں جس کی خدا پر اس بڑا رسال ہوگی۔ اس دن الی عام کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیر لکھا: **وَيَوْمَ يُنْفَخُ الصُّفُوفُ** (راہطو اشیاء)

لکھل ضرور وفادہ و تعظیم یعنی پھر اچانک دیکھا کہ کراہت میں ہے یا ان تک کرنا اور وہ طہارت میں بھی اسی طرح دوسرے حقوق اللہ اور ممانعت میں کی کوئی کرنے والا صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس طرح حقوق اللہ میں جو شخص نظر رہتی ہے کہ کرتا ہے وہ بھی مختلف کے حکم میں ہے۔ جو روز عظیم نے جتنے جتنے کی خدمت کا سواہ کیا ہے اس میں سے جتنے چاہا تو کرنا اس میں داخل ہے۔ جتنے کے اندر میں طہارت سے کام کرنے کا عرف میں معمول ہے اس میں سستی کرنا بھی مختلف ہے اس میں عام لوگوں میں یہاں تک اہم ظن میں بھی یہ غفلت پائی جاتی ہے، دینی عادات کے لئے ان میں کی کرنا کوئی گناہ نہیں سمجھتا تھا لہذا اظہار شد۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ مَسَّ عَيْنَهُ شَيْءٌ مِنْ بَنَاتِ النَّبِيِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** (۱) جو شخص ہمدھن کرے یا اس پر اس کے دشمن کو کہ لہوہ و مسلک کرتا ہے (۲) جو مہلک کے قانون کو گوارا دے دوسرے ایمان پر فیلہ کرتے ہیں میں مقرر و اضلاع عامہ ہوتا ہے۔ (۳) مرقمہ میں ہے دینی ہذا عامہ ہوتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا عمن (اور دوسرے دینی امراض) مسلک کرتا ہے (۴) کوہر کو اس کا پادشاه میں کی کر کے تھیں اللہ تعالیٰ اس کو کفار میں جھکا کرتا ہے (۵) کوہر کو ڈکا دیا جس کر کے اللہ تعالیٰ ان سے اس دن کو کھاتا ہے۔

(راہطو اشیاء) اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرقمہ میں مہلک نیست کی چوکی رانگ ہو جائے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں دشمن کا دھب اور جھوٹ ڈال دیتا ہے۔ اور مرقمہ میں دیکھ کر دیکھا گئی اور دوسری کا دھب ڈال دیا جائے ان میں مہلک کی کھڑک ہو جاتی ہے اور جو قوم آپ قول میں کی کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان کو کافری بھی کر دیتا ہے اور جو قوم حق کے خلاف فیلہ کرتے ہیں ان میں لکھ دلوں عامہ ہوتا ہے اور جو لوگ معادلات میں خدا کی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر ان کے دشمن مسلک کرتا ہے۔ (۶) کہ مرقمہ و عمری)

قلہ کی صورت میں: اسی طرح قلہ کی یہ صورت بھی ہو سکتی ہیں کہ شیا و شر سے مشغول ہو جائیں مرقمہ و چوکی ہو سکتی ہے کہ سوچو لوگ کفر ہونے کے وجہ سے ان کی گمراہی آگیا ہو جائے کہ لڑ پڑی مشکل ہو جائے جیسے اس کا کل اس کا مطالبہ و کلچر میں ہو جائے۔ (سیدنا علم)

ابو جہیم کے ہاتھ: رسول کا چاہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف آئے تو وہ ہر ایک شخص پر چاقو میں کوہر عید کہا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہر سال (قرآن مجید) کا ایک باب (۱) آج ایک سال سے آپ کر دیا دوسرے سے لے کر اللہ تعالیٰ نے **وَيَوْمَ يُنْفَخُ الصُّفُوفُ** (راہطو اشیاء)

صحیح کے اندر گھرا پڑا جس کی رو سے اور بچک اسی جانی ہے (اصول)
حضرت کعب اختیار علی کی تقریر:

ما بعد و غیرہ نے بیان کی ہے کہ طوائف نے بھی خیر میں وہ کافروں میں
کیا ہے کہ حضرت اسی میں خطبہ حضرت کعب خطبہ ہی میں کہے اس
میں اور فرمایا آیت **لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَلَوْا عَنْ عَهْدِكُمْ** کی تفسیر سے لکھتے ہیں
کعب خطبہ خطبہ نے فرمایا کہ وہ لوگ اللہ کی راہ میں کافر ہو گئے تھے
مگر آج وہ لوگ اسی کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں اس کو ان کی طرف آج
جاتا ہے مگر ان کو ان میں بھی لینے سے انکار کرتے ہیں یہ تو سب دھوکے کے لیے
اس کو ان کی کیا جاتا ہے یہ اس تک کہ صحیح کعب اس کو کچھ دیکھتا ہے یہ مقام
انہیں کی فرج کے لیے واقع ہے صحیح سے اس کے لئے کافر و ایمان کی جاتا
ہے اور اس میں کفار کو اس کے انہیں کی فرج کے لیے ایک قسم پر رکھ دیتا ہے
بہت کم قیمت کے اس وقت صاحب کی تفسیر جلد سے لکھتے۔

صحیح کے حقائق مختلف اقوال:

کئی اقوال ہے کہ صحیح ساقی میں کئی ذہن کے لیے ایک ہر جہز
ہے انہوں کی ساقی ہی کے کس کی حد سے ہے اس کے لیے کافروں کی
کتاب رکھ لی جاتی ہے پڑھنے کے لیے لکھا ہے کہ وہ جہز میں آج ہے اللہ جنم
کے اندر صحیح میں سرپیش ادا کیا ہوا ایک کوس ہے ہر ایک کوس سرپیش
لکھا ہوا بھی جنم میں ہے میں کہہوں کہ گنن ساقی ذہن کے لیے ہے اور
صحیح جنم میں ہے یہ ہوں قول خود میں آج ان کا تفسیر اس طرح ہے کہ
چاہتا ہے کہ جنم ساقی ذہن کے لیے ہے اس لئے اس نے اہل حق سے جو تعلق
نے اس میں ازراہ حضرت مودت خطبہ کا قول نقل کیا ہے کہ جنت ساقی
آسمان میں ہے اور دوزخ ساقی میں کئی ذہن میں ہے یہ تعلق نے دیکھ میں
حضرت مودت میں اس خطبہ کا قول نقل کیا ہے کہ جنت آسمان میں اور دوزخ
زمین میں ہے ان میں جو ہے کہ جنت میں حضرت مودت کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے دوزخ کیا گیا کہ اس وقت کے ان جنم کاب میں سے وہ
جائے کافروں ساقی ذہن میں آج وہاں جائے گا اس کی جڑاں گنن میں کہ
اور یہ کام کو سر جو فرشتے سمجھتے ہوں کہ جب انسان سے اس کا واسطہ
ایک جہز رسول کی مسافت کے بعد وہ جائے گا وہ ایک دم سمجھ جائے گی کہ میں
سے ہر ضرورت جو میری اصل دوزخ ہو کہ کعب کا دھب نفسی نفسی

احمال کی کتاب:

کینڈہ مکتوبہ ۱۰۰ ایک ایک خبر ہے جس میں کافروں کے قول
پیدا ہے کہ میں ہوں اس طرح جمع کر کے مجھے وہ جہز کوش پڑے
میں جس میں ہے میں دوزخ میں آج میں دوزخ میں آج میں دوزخ میں آج میں دوزخ میں

جانچیں گے اور سب کے سامنے آ جائے گی۔ جنم کے لئے جانے کا جو بھی
مطلب ہو سکتا ہے کہ جس طرح چاہا دیت میں آج ہے کہ صحیح جنم میں
ایک مقام کا نام ہے وہ بھی اس پر حقیقی ہو گیا۔ (اعتراف)

کینڈہ مکتوبہ ۱۰۰ ایک ایک خبر ہے جس میں کافروں کے قول
نام جنم میں اور اس میں نے فرمایا کہ یہ جہز میں صحیح کی تفسیر میں لکھا
سے پہلے جہز اللہ کا آج ہے اس کا نام ہے جس میں کہ کفار اللہ کے
اس کا نام ہے مگر اس کا تفسیر کر دیتے ہیں کہ اس میں کہ اس کی تفسیر کا
امکان نہ دے کہ اس کے لئے کفار کے لئے کی جگہ صحیح ہے جس کی تفسیر کا
اور اس کو کتب کر دیا گیا۔ (حاشیہ حق مسلم)

کافروں کی روحوں کا قید خانہ:

اصول ۱۰۰ اور سے صاحب کے کہ صحیح اس مقام کا نام ہے جس میں کفار کا
دھب ہے کہ اس میں صحیح نے کفار کا دھب ہونا ہی سہی ہے کہ اس کے
امکان سے اس کے لئے جاتی ہیں وہ سب کے لئے کفار میں ان کے لئے اس میں
کی ایک کتاب ہے جس میں سب امکاں سے لکھ جائے ہیں صحیح کی حد
تفسیر ہے کہ کافروں کی دھب میں نہ کر لی جاتی ہیں ان میں کافروں میں ہے
صحیح ساقی ذہن میں ساقی ذہن کے لیے ہے۔

اس میں طرح طرح اور اقوال سے کفار میں صاحب کی اصل روایت نقل کی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں اہل ایمان کے حقائق روایت کیا
گیا فرمایا کہ سب کافروں کی نقل میں جنت کے اندر بھی چاہتی ہیں یہ کرتی
پہلی میں صاحب نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کی دھب میں
ہوتی ہیں فرمایا صحیح میں جنت ہوتی ہیں ان میں ہر ایک جہز ذہن میں آج
اللہ ہوا اور اس میں جنت نے ہر ایک میں یہ سب حضرت علیہ السلام قادی کا
قول نقل کیا ہے کہ کافروں کی دوزخ صحیح میں ہوتی ہیں۔

انہی نے لکھا ہے کہ حضرت مودت میں مودت میں مودت میں کہ اس کے
جائے کیا ہے کہ صحیح سب سے کئی ساقی ذہن میں ہے جس میں کافروں کی
دھب ہوتی ہیں میں کہ اس میں اہل ایمان نے حضرت مودت میں
حضرت مودت میں کئی قوال نقل کیا ہے۔

انہی نے اپنی سند سے روایت فرمائی کہ کافروں میں کافروں میں
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحیح سات دھبوں کے لیے اور علیہ ساقی
آسمان پر عرض کے لیے ہے مودت اور کافروں کی موت کے لئے کہ اس کے
حضرت مودت میں مودت میں مودت میں مودت میں مودت میں مودت میں
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لئے اس میں کہ اس کے لئے اس میں
نہیں لکھ لے ہے اور اس میں مودت میں مودت میں مودت میں مودت میں مودت میں

يَشْهَدُ الْمُقَرَّبُونَ

اُن کو کہتے ہیں نزدیک والے مقربین

اقوال ناموں کا معنی:

مقرب فرشتے یا اللہ کے مقرب بندے خوش ہو کر مہین کے احوال
بانتے دیکھتے ہیں اور اس مقام پر حاضر رہتے ہیں۔ (عمر بن
داع الطائی) میں فرخا میں خود ہی میرے کعب سے روایت ہے وہ طاکر
موسى کی روایت نقل کر کے لے جاتے ہیں اور اس کے مقرب فرشتے اس
کے ساتھ ہوتے جاتے ہیں یہاں تک کہ ساقی آسمان تک پہنچ کر روایت
کر دے کہ یہ میں پھر فرشتے خوش کرتے ہیں اس کا نام احوال دیکھنا ہے
یہ چاہیہ وہ اس احوال کو لے کر نکلا یا جاتا ہے۔ (ساری حق اعظم)

شہیدوں کی رو میں:

میں کہتا ہوں کہ شہیدوں اور صدیقوں اور فضیلتوں کی رو میں مہین
مطہون میں شامل ہیں کیونکہ یہ سب ارواح ہوں گی مسلم نے حضرت
ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ شہیدوں کی رو میں اللہ کے پاس ستر پندوں کے پتوں میں ہوتی ہیں اور
جنت کے دریاں ہیں جہاں جاتے ہیں یہ کہتی پھرتی ہیں اور لوٹ کر وہیں
قرآن میں آ جاتی ہیں جو حق کے پیچھے آ جاتے ہیں۔

سید بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل
کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی اسی
طریقہ سے نقل کیا ہے اور شیخ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا
ہے کہ قیامت کے دن مطہ پندوں کے پتوں سے اندر شہیدوں کا اٹھانے کا
وہ پندے سے اندر دلیں میں ہوں گے جو حق سے آ جاسے۔ صحیح کمال
کر (یہ کہ) پہلے جاتے ہیں پھر گھر جنت کی طرف لوٹ جاتے ہیں روایت
اس میں یہ جملہ وارد ہو کر تمام منظر فرماتا ہے۔

حضرت حارث رضی اللہ عنہ کا روایت صحیح ہے:

ابن ابی حاتم رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ
ارواح شہداء ستر پندوں (کی مثل) میں ہوتی ہیں۔ (احمد بن
حارث) نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ جب حضرت حارث
رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لکھ دینی ہے
اور قرآن اٹلی میں ہے حضرت صحابہ رضی اللہ عنہم کے حقیقی خدے نے فرمایا ہے
قول احوال الحدیث لیل بلیت قریس جلعون بعدا غفر لی ربي اذنی

علین ساقی آسمان پر اور قریش ایک مقام ہے جس میں مہین کی ارواح
اور صحابہ کرام لوٹ کے جاتے ہیں اور اسے جو جنت فرشتوں کے ہے یہاں
علین کی قبر میں لکھا ہوا ہے کہ احوال کا بیان ہے۔

یعنی زمانہ حضرت قاضی شافعی پہنچتی ہے تفسیر مغربی میں یہ بیان کیا
ہے کہ یہ بات کہہ دیکھیں کہ اصل مشرق ارواح کا علین اور مستحقین
اس مہین ارواح کا ایک خاص رابطہ قبروں کے ساتھ بھی قائم ہو اس رابطہ کی
حقیقت کو اللہ کے سوا کوئی نہیں چاہی مگر جس طرح آفتاب باجانب آسمان
میں چلتا ہے اسی طرح زمین میں چکر اس کو دینی بھی کہتی ہیں کہ مہین کی
طرح علین اور مستحقین ارواح کا کوئی رابطہ ان لیا قبروں سے ہو سکتا ہے
اور یہی وہ قول ہے جو علین میں قاضی شافعی نے نقل کیا ہے اور اسے تفسیر میں
اگر کوئی دیکھے ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ارواح کو حق ہے ایک جسم لیلیف ہے
جو انسان کی جسم میں حلول کرتا ہے اور وہ دلی اور فطری جسم ہے مگر لیلیف ہے
نکھر جس آسمانی کائنات میں کہ وہ جسمی اور روحی ہو ہرگز نہ دلی میں اور وہ
روح گویا روح اول کی حیات ہے اس لئے اس کو روح الارواح کہہ سکتے ہیں
انسان کے جسم سے حقیقی ذوق ہذاں ارواح کا ہے مگر کئی قسم بشری کے اور
یعنی ہے اس کے لکھنے کا نام موت ہے دوسری روح کا اس کو دلی روح سے
حق قریب تو ہے مگر اس فعل کی حقیقت اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں مرنے
کے بعد ارواح اول تو آسمان میں لے جاتی پاتی ہے پھر قریش کو دلی پہلی
ہے اس کا مشرق قریش ہے اس کی غلاب و غلاب ہوتا ہے اور ارواح گھر علین یا
سحقین میں رہتی ہے اس طرح اول میں ہو گئے۔ مشرق ارواح کا جنت یا
علین میں پاس کے مثل جنم یا سحقین میں ہو اور ارواح کے اعتبار سے
ہے اور ان کا مشرق قریش ہو اور ان کی جسم اول میں جس کے اندر سے ہے جو
جسم لیلیف ہے اور مرنے کے بعد جس میں رہتا ہے (احمد بن مسعود)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت پہنچ کر دیکھتے ہیں کہ علین ساقی
آسمان میں قریش کے پہلے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طویل روایت میں
سہولت اور انہماک کی موت کے ذکر کے سلسلہ میں آ جاسے کہ مہین کی روایت
کو اور یہ جملہ وارد ہے کہ اس کو ساقی آسمان تک لے جایا جاتا ہے کہ
اندرا تا ہے کہ میرے ہاتھ کی کتاب علین میں گھر اور اس کو دین کی
طریقہ نکلا۔ (احمد بن مسعود)

مگر حق: یہ حدیث کچھ طریقوں سے اور زیادہ وارد ہو کر ہو گئی ہے اسے
جانا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہی علین و مہین کی
ایک حدیث ہے جو قریش کے پہلے آ جاسے ہے سہولت کے احوال اس میں لکھے
ہوئے ہیں اس کی بناء پر لوگوں نے کہا کہ علین ایک ایسا رشتہ ہے جس
میں ملانگہ اور جن دلیں کے اٹھے اول میں ہوتے ہیں۔ (عمر بن حارث)

یعنی خوش طبعی کرتے اور مسلمانوں پر بھینچیں کہتے تھا اور اپنے پیش و
آرام پر مشغول و مغموم رہ کر کھینچ کر ہمارے ہی عقیدے سے گھر نکالتا اور دست
پیرہ کر کے بیٹھ جاتا تھا۔

وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَؤُلَاءِ

۱۰۔ جب ان کو دیکھتے تھے بولتے تھے کہ

هَٰؤُلَاءِ

یہ وہ ہیں جن

کو قرآن کا لفظ اور اس کی وضاحت کر سکا تھا یا نہیں کہاتے اور وہ یہ کہ ان
کو سوادِ لغتوں پر ترقی دینے ہیں اور۔۔۔ حاصل مشقوں کا کاروبار متعلق ہم
رکھ دے۔ یہی عملی ہونی گوارا نہیں کہ سب کو بار بار پیش و آرام چھوڑ کر ایک
فصل کے پیچھے رہ جائے اور اپنے آپ کو دینی کاموں سے ترک کر بیٹھے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَفِظِينَ

۱۱۔ ان کو بھیجا نہیں ہے جو حفظ کر سکیں

یہ انہوں کو اپنی فکر نہیں ہے:

یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کافروں کا ان مسلمانوں پر کچھ بھی نہیں ہے، وہ ان کی
کافرانی اپنی جانوں میں سے تمہیں نہ کر کے ان کی ہر کھانچ کی گوارا کیا کریں
اپنی حسرت کی گھنٹوں سے وہ بھی نہیں بچیں، وہ ان کو گوارا دے گا حتیٰ کہ تمہیں نہ گوارا
دے گا کہ ان کافروں کو اس فرض سے نہیں بھیجا گیا تھا کہ مسلمانوں کے
اعمال کی تجدید و ترمیم اور ان کی تباہی و تباہی کا اظہار کریں۔ (تفسیر صمدی)

قَالُوا الْيَوْمَ الْيَوْمَ أَمْنُوا مِنَ الْكُفَّارِ

۱۲۔ آج ہم ان سے محفوظ ہیں

يَضَعُونَ

پھینکتے ہیں

مؤمنین کی سرخروئی کا دن:

یعنی قیامت کے دن مسلمان ان کافروں پر ہتھے ہیں کہ یہ لوگ کبھی گواہ
نہیں دے گا حتیٰ کہ جو ان سے گواہی دے گا وہ بھی ان کے گواہوں پر ترقی نہ دے گا۔
اللہ تعالیٰ ان کو اس طرح غائب کر دے گا کہ وہ دیکھ نہ سکیں۔ (تفسیر صمدی)
یعنی وہ مسلمانوں کے سامنے نہ آئیں گے اور ان کے گواہ نہ بن سکیں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ

۱۳۔ وہ جو گناہگار تھے

الَّذِينَ آمَنُوا يَضَعُونَ

انہوں میں سے جو کرتے ہیں

مسلمانوں پر کافروں کی پھینچتیاں:

کہ ان سے قرآن کا کیا خیالی فائدہ رہا مگر وہ اپنے گناہوں کی گواہی دے گا اور
انہوں کو دینے کی ذمہ داری کی ذمہ داری پھینکتے ہیں۔ (تفسیر صمدی)
اور جب یہ گناہوں پر ہتھے ہیں تو انہیں ہر دینی کام سے محروم کر دیتے ہیں اور
حقیت کے خلاف کے لئے یہ کہتے ہیں کہ وہ گناہگار ہے اور انہیں ہر طرف
ہیں ان کا کوئی عملی فائدہ نہیں ہے۔

آج کل کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو اس وقت وہ لوگ جو کافر تھے
قیامت کی گواہی دے گا کہ ان سے قرآن کا کیا فائدہ رہا مگر وہ اپنے گناہوں کی گواہی دے گا اور
انہوں کو دینے کی ذمہ داری کی ذمہ داری پھینکتے ہیں۔ (تفسیر صمدی)
اور جب یہ گناہوں پر ہتھے ہیں تو انہیں ہر دینی کام سے محروم کر دیتے ہیں اور
حقیت کے خلاف کے لئے یہ کہتے ہیں کہ وہ گناہگار ہے اور انہیں ہر طرف
ہیں ان کا کوئی عملی فائدہ نہیں ہے۔

ان کے ہتھے کی یہ گواہی دے گا کہ ان سے قرآن کا کیا فائدہ رہا مگر وہ اپنے گناہوں کی گواہی دے گا اور
انہوں کو دینے کی ذمہ داری کی ذمہ داری پھینکتے ہیں۔ (تفسیر صمدی)

انہوں کو دینے کی ذمہ داری کی ذمہ داری پھینکتے ہیں۔ (تفسیر صمدی)

انہوں کو دینے کی ذمہ داری کی ذمہ داری پھینکتے ہیں۔ (تفسیر صمدی)

انہوں کو دینے کی ذمہ داری کی ذمہ داری پھینکتے ہیں۔ (تفسیر صمدی)

انہوں کو دینے کی ذمہ داری کی ذمہ داری پھینکتے ہیں۔ (تفسیر صمدی)

انہوں کو دینے کی ذمہ داری کی ذمہ داری پھینکتے ہیں۔ (تفسیر صمدی)

انہوں کو دینے کی ذمہ داری کی ذمہ داری پھینکتے ہیں۔ (تفسیر صمدی)

انہوں کو دینے کی ذمہ داری کی ذمہ داری پھینکتے ہیں۔ (تفسیر صمدی)

انہوں کو دینے کی ذمہ داری کی ذمہ داری پھینکتے ہیں۔ (تفسیر صمدی)

انہوں کو دینے کی ذمہ داری کی ذمہ داری پھینکتے ہیں۔ (تفسیر صمدی)

انہوں کو دینے کی ذمہ داری کی ذمہ داری پھینکتے ہیں۔ (تفسیر صمدی)

انہوں کو دینے کی ذمہ داری کی ذمہ داری پھینکتے ہیں۔ (تفسیر صمدی)

انہوں کو دینے کی ذمہ داری کی ذمہ داری پھینکتے ہیں۔ (تفسیر صمدی)

انہوں کو دینے کی ذمہ داری کی ذمہ داری پھینکتے ہیں۔ (تفسیر صمدی)

وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ انْقَلِبُوا

۱۴۔ جب لوگ اپنے گھر پر آجائے

فَكَهِنِينَ

نیکو بنائے

[illegible]

محمد بن اسحاق کی روایت میں ہے کہ یہ لڑکا عہدائے بنی قریظہ میں پیدا ہوا۔ اس کا نام محمد بن اسحاق بن علی بن ابی طالب تھا۔ اس کا تعلق بنی قریظہ سے تھا۔ اس کا تعلق بنی قریظہ سے تھا۔ اس کا تعلق بنی قریظہ سے تھا۔

طبرانی نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہؓ کی تقریر کی روایت کی ہے۔ لیکن یہی حدیث ابن ماجہ کی ہے جس میں اسناد زامہ ہے کہ امام محمد کو ائمہ نے علماء کے لئے مخصوص کیا، یہ اصل حدیث (اصلی تصریح) کہ ہے (تقریر طبرانی) حضورؐ کی ذات اور مقامت کا بیان:

[illegible]

قُلْ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ

1000

لِيَاذْكَبَ الْفُقَرَاءُ

1000

100

[illegible]

اور جس کی نہ کوئی دیکھ کر کھنکھاتی رہے ہر حال اس کے انعام پر بندہ کو ملے گا ہونا چاہیے نہ انعام سے بے خوف ہو۔ بلکہ جیسا اس کی صفات جان، دماغ، دل، زبان، نظر، گوشت و عروق کے ساتھ جو دوسرے کے ساتھ فوق کمال سے ملائی ہو وہ ہے۔ (عمر حسن)

مرض کی حکمت: مرض انوارِ حق کی جلوہ گاہ ہے۔ چھپاتے دھماکتے اس کو خصوصیات حاصل ہے۔ جس کی اس کی حکمت ہے (عمر حسن)

حضرت صدیق اکبر کا مرض الوفا تھا:

حضرت صدیق اکبر چھپتے ہیں کی بیماری میں جس میں آپ کا اظہار ہوتا ہے لوگ کہتے ہیں کہ کسی عیب نے بھی آپ کو نکال دیا لیکن یہ چھاپا کیا عیب آیا۔ فرما کر جواب دیا۔ اِنِّیْ اَعْلٰی اَعْلٰی نَفْسٍ اَعْلٰی اَعْلٰی کہ کیا تجھے خبر تھی کہ فرشتوں اور فرشتوں پر کیا کیا عیب آئے اور کوئی ایسا نہ تھا۔ جو کہ ان کی کسی طرح حد کر سکا۔ اور نہ کوئی اس عیب کو ہٹا سکا۔ مطلب یہ ہے کہ اس کی پاکیزگی خلت ہے جب وہ کسی ظالم کو نکالتا ہے۔ تو اور اس کی صورت سے بڑی زیوریت نکال دیتا ہے۔ (عمر حسن)

قُلْ اِنَّكَ حَدِیْثُ الْجَنُوْنِ

کیا تجھے خبر تھی کہ

فِرْعَوْنُ وَتَمُوْدُ

(فرعون اور تمود)

فرعون و تمود کی کہانی: کہ ایک مدت تک انہوں کا بار بار ہوا کرتا تھا۔ تھوڑے طرف سے طرے طرے کی قمیصیں بن کر پہنتی تھیں لیکن ان کے گرد و اطراف ان کی بدولت گہرا خستہ لگا رہا گیا۔ (عمر حسن)

فِرْعَوْنُ وَتَمُوْدُ - یہ العنود سے ملے ہوئے۔ اور خود ان سے بھی فرعون اور تمود کی قوم کا عقیدہ ہے۔ اس آیت کا یہ ہے۔ ان کو اور کہنا کہ دیکھا دیکھ بھی ہے ان کا دل گم ہے۔ لیکن ان کو روز میں داخل کر دیا گیا۔ تم ان قوم کی تہذیب پر حیران رہا۔ ان کا عذاب سے ڈرا۔ ان جیسے کا نہیں دیکھا ہے۔ (عمر حسن)

بَلِ الْاٰیٰتِیْنَ كُفِّرُوْا فِیْ كُنْزِیْہِ

کوئی نہیں بلکہ تمہارے ہوتے ہیں

کفار و مرتد نہیں چکرتے:

یعنی کفار و مرتدوں سے کہ عورت جس کو کرتے اور عذاب الہی سے ڈانٹیں اترتے بلکہ ان قصوں سے کہ ان کو کھانے میں لگے ہوئے ہیں۔ (عمر حسن)

مطلب اس طرح ہوگا لیکن یہ کافر و کذاب میں گھرے ہوئے ہیں لی

ان ہی کے لیے ہے جس کے دل میں یہاں کا پیش (تکلیف) سب لگتا ہے۔

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ

بے شک میرے رب کی گرفت ہے

خدا کی گرفت اسی لیے کاملوں اور عموماً کو کڑا کرتی ہے۔

اِنَّہٗ هُوَ یُبْذِیْ وَ یُعِیْدُ

بے شک وہی کڑا ہے پھل دیتا ہے۔

آغاز و انجام سب اللہ کے قبضہ میں ہے:

یعنی پہلی مرتبہ یا عذاب اور دوسری مرتبہ آخرت کا (کافی ملاحظہ) یہ مطلب ہے کہ اول مرتبہ آتی کہ وہی پیدا کرتا ہے اور دوسری مرتبہ موت کے بعد وہی پیدا کرے گا میں تمام اس دھوکا میں ڈرے کہ موت سب اور تمام ممکنات سے بڑھ کر اس طرح اعلیٰ ہے۔ (عمر حسن)

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ

وہی ہے بخشنے والا و دہانے والا

بخشنے والی دعا بھی ہے۔ یعنی اگر اس وقت نہ ہی اہل ایمان کی اس کی بخشش و رحمت کی کوئی حد نہ ہو۔ اور نہ ہی اس کی عفو و مغفرت کے عیب بھی بخشنے والی طرح کے عیب اور نہ ہی عفو و مغفرت سے ڈرے۔ (عمر حسن)

دُعَا الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ

دعا کا دعویٰ کا دعویٰ

فَعَالَیْ لِمَا یُرِیْدُ

کرنے والا ہے

جو چاہے کر سکتا ہے: یعنی اپنے مصلحت کے موافق جو کرنا چاہے

راز کھل جائیگی گے:

یعنی سب کی کھلی ہوئی حالت کے اندر کھل جائیگی جو ان کے اندر کھلی ہوئی ہوگی۔ ان کی ہر بات کھل جائیگی اور ان کی ہر بات کھل جائیگی اور ان کی ہر بات کھل جائیگی۔

یعنی انسان کا اس دنیا میں ہر بات کھل جائیگی اور ان کی ہر بات کھل جائیگی۔

یعنی انسان کا اس دنیا میں ہر بات کھل جائیگی اور ان کی ہر بات کھل جائیگی۔

فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا أَجِيرٍ

اور نہ اس کے پاس کوئی قوت ہوگی اور نہ اس کے پاس کوئی مددگار ہوگا۔

مجرموں کے پاس کوئی حلیہ نہ ہوگا:

اس وقت اگر وہ اپنے زور و قوت سے مدد گاہ کوئی تلاش کرے گا تو وہ نہ ملے گا۔

اس وقت اگر وہ اپنے زور و قوت سے مدد گاہ کوئی تلاش کرے گا تو وہ نہ ملے گا۔

اس وقت اگر وہ اپنے زور و قوت سے مدد گاہ کوئی تلاش کرے گا تو وہ نہ ملے گا۔

اس وقت اگر وہ اپنے زور و قوت سے مدد گاہ کوئی تلاش کرے گا تو وہ نہ ملے گا۔

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ

اور آسمان کے بارش کرنے والی۔

آسمان کا لوٹنا:

آسمان کے بارش کرنے والی۔

آسمان کے بارش کرنے والی۔

آسمان کے بارش کرنے والی۔

وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْرِ

اور زمین کے سینے والی۔

آگاہی والی زمین:

یعنی اس میں سے ہر بات کھلی ہوئی ہوگی۔

اس کے ساتھ ساتھ اس میں ہر بات کھلی ہوگی۔

اس کے ساتھ ساتھ اس میں ہر بات کھلی ہوگی۔

اس کے ساتھ ساتھ اس میں ہر بات کھلی ہوگی۔

اس کے ساتھ ساتھ اس میں ہر بات کھلی ہوگی۔

اس کے ساتھ ساتھ اس میں ہر بات کھلی ہوگی۔

اس کے ساتھ ساتھ اس میں ہر بات کھلی ہوگی۔

يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ

اور اس کے درمیان سے اور اس کے درمیان سے۔

اس کے ساتھ ساتھ اس میں ہر بات کھلی ہوگی۔

اس کے ساتھ ساتھ اس میں ہر بات کھلی ہوگی۔

اس کے ساتھ ساتھ اس میں ہر بات کھلی ہوگی۔

اس کے ساتھ ساتھ اس میں ہر بات کھلی ہوگی۔

إِنَّمَا عَلَى رُجُوعِهِ لَقَاؤُهُ

اور اس کے لوٹنے کا۔

اس کے ساتھ ساتھ اس میں ہر بات کھلی ہوگی۔

اس کے ساتھ ساتھ اس میں ہر بات کھلی ہوگی۔

اس کے ساتھ ساتھ اس میں ہر بات کھلی ہوگی۔

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ

اور اس کے راز کھل جائیگی۔

سے اٹھائے کہ کھڑا نہ رہا بلکہ اپنی کسی مہرج سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ورثہ لیا ہی نہ تھا کہ اس کے لئے کھڑا نہ رہا کرتی کی ہے۔ (دوسری بات کہ بتائی
 میں کہتا ہوں کہ جو شخص دعا کو یاد کرے یا دعا کے ساتھ دعا پڑھنے کا دعا کے
 ساتھ مختلف طریقہ کار کی یا تہنیت کو یاد کرے جس کا ذکر کہ حضرت محمد
 اہل بیت نے کیا ہے۔ یا کسی شخص کے دل میں میں محمد صاحب نے جنتی کے
 لئے اس دعا کو اپنی دیانت کے ذکر کو کہیں کر دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو شخص
 اس کے لئے یاد کرے یا دعا کے ساتھ حاصل نہیں کرتا۔ بلکہ اوقات خاصہ اور اوقات کی
 ترقی کے لئے یہ دعا صاحب نے لازماً کی ہے۔ (کہنا کہ اس کے لئے تہنیت لیا
 اس کے لئے حصول دعا سے ان میں ترقی کا غیر ضروری)

بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا
کوئی نہیں حق دے جاتا ہے دنیا کے جینے کو
وَالْآخِرَةَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ
اور پچھلا گھر بہتر ہے اور دائمی رہنے والا

فکر آخرت کی اہمیت:

یعنی جو بھائی تم کو ایسے حاصل ہو جب تم اس کی فکر نہیں کرو گے یا کسی
 زندگی اور یہیں میں اس کا نام کا مقصد اپنی آخرت پر ترجیح دیتے ہو یا دنیا کا
 حقروانی اور آخرت اس سے کہیں بہتر اور پاکیزہ ہے بلکہ جب ہے کہ نہ چھوڑ
 کر دینا یا طرح فضل ہو اسے چھوڑ کر مقصود کا اختیار کیا جائے۔ (غیر حل)
 انسان اگر خود کرے کہ اگر اس کو کہا جائے کہ تمہارے سامنے دو مکان
 ہیں ایک کاغذ کاغذ کل اور دیکھ تمام ساز و سامان سے آراستہ ہے اور دوسرا
 ایک معمولی کا مکان ہے اور یہ مکان بھی اس میں نہیں اور ہم نہیں اختیار
 دیتے ہیں کہ وہاں ہنگامہ ہو کر صرف بیعت و صحبت کے لئے اس کے بعد اسے
 کافی کرنا ہو گا یا یہ کیا مکان لئے لو یہ تمہاری دائمی ملکیت ہوگی تو تمہارا انسان
 اس میں اس کو ترجیح دے گا۔ (صاف علی معلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے اپنی دنیا سے موت کی
 اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچا دیا اور جس نے آخرت سے موت دیکھی اس
 نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچا دیا تم اسے کو گواہی دے دینے کو کہ وہ اسے اپنی
 ترجیح دے۔ (مسند)

پھر فرمایا ہے کہ ہر اہم دینی اہم اسلام کے پیغمبروں میں بھی یہ حق
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ سب جاننا ہی پیغمبروں میں بھی حق

مطلوبی میں لازم دیکھا کہ یہ یعنی عید کے دن اول مسجد حضرت پھر پھر
 پھر ان کے بعد رسول (ص) اس لئے کھلی قبر کے حلقہ میں آیت سے
 سکتے تھے۔ یہ رسول پر کوئی قبر میں خاص اللہ کا ذکر کیا کرتا تھا جس شخص
 کا کہ سب کا ہے جو غیر مقرر ہو یا اپنی مرضی سے مشغول ہو یا اللہ
 کا ذکر کرنا نہ دے بلکہ ہم خود وہاں پر اپنا دوسرے غیر مقرر نہ کر کے
 یہ شرط ہے کہ جس نے "کہنا" "فعلی" کا "ذکر اللہ" نہ کیا "ہے" "مطلب کہ
 معلوم ہے کہ نہ یہ مال ہے۔ (صاف علی معلم)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا: **لَا تَقْرَءُونَ قُرْآنًا** (یعنی) جس نے اللہ تعالیٰ کی
 شہادت دی اور اللہ کے قضا کو کلام اور کیا اور میرے رسول ہو لے کی
 شہادت دی اور ذکر اللہ نہ کیا **فَعَلَّی** (کی خبر جو اس نے فرمایا ہے پائی
 لازم اس کی شہادت انجام ہے۔)

مطلب یہ تھا کہ ذکر اللہ نہ کیا ہے غیر مقرر ہے اس میں خاص یا عام
 کے ذکر یہ غیر مقرر کو یاد دلا کر نہیں فرماتے بلکہ شرط دیتے ہیں۔
 دعا کے آداب: عقل لوگوں نے کیا کہ عقل سے مراد دعا ہے اور دعا کا مستحسن
 طریقہ یہ ہے کہ اس کی یاد دلائی جائے اور تہنیت کی۔ حضرت علی رضی اللہ
 کا کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس شخص کا مہربان سے
 لازم چاہی ہو اللہ تعالیٰ کے اللہ کا اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دعا کرنے والے کو اللہ سے دعا کیا صاحب
 قنارہ سے اس دعا کو اپنی تعداد میں چلے جائے تو اول اس دعا کا بیان کر کے
 اللہ کی ہر حاجت کو اس شخص سے ہو گی پھر دعا پڑھنا کہ

دعا کا بیان ہے کہ پھر ایک اور شخص آپ اور لازم چاہی پھر اللہ تعالیٰ
 میں اللہ کی اس دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ حضور اللہ نے
 فرمایا اسے نماز سے پہلے دعا پڑھ کر دعا قبول ہوگی۔ ترقی اور دوسرے
 لائی لے اس طرح کی ایک دعا ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی کہ جس کی ہے
 حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے ہے کہ میں نماز چاہتا ہوں۔ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھ جو دعا ہے جب میں دعا کیا تو میں نے اللہ کی شہادت کی بلکہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا کی پھر اپنے لئے دعا کی۔ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ میرا رسول پر ہر دعا کہ تجھے ملے گا۔ (ترمذی)

سورۃ کے حوالہ سے اس سے معنی صحیح ہے کہ کئی دفعہ سونے فرمایا آیت
 میں دعا سورۃ کی طرف اللہ سے (۱) تو یہ اور ذکر کی طرف **فَعَلَّی**
 اللہ تعالیٰ کی طرف سے اٹھائے کہ اپنی اپنی اپنی اپنی اپنی اپنی اپنی
 طرف سے ذکر اللہ نہ کیا ہے۔ (صاف علی معلم) (صاف علی معلم)

ہند اور بعض نے کہا کہ "عقیقۃ قاضیہ" ہے دنیا کا حال مراد ہے یعنی کئے
 لوگ ہیں جو دنیا میں تکلیف کرتے کرتے تک جاتے ہیں مگر انکی سب تکلیفیں
 اعلیٰ طریق حق پرند ہونے کی وجہ سے سب اکابر سے ہیں یہاں تک کہ انہیں
 اور دین کی مصیبت میں ہے "خسرت الدنيا وَاخسرت" اسی کو کہتے ہیں۔
 حضرت شہ صاحبؒ کہتے ہیں "اگر لوگ) اور دنیا میں دنیا کی دولت و دولت
 کرتے ہیں (اللہ کے پاس) کو قبول نہیں ہوئی"۔ (تحریر جلال)

حضرت من اعرابی نے روایت کیا ہے کہ حضرت قاضی اعظمؒ جب
 ملک شام تشریف لے گئے تو انکی عمرانی صاحب آپ کے پاس آئے اور بارگاہ
 اور اپنے صاحب کی خدمت اور باختر اور تاجدار حضرت میں لگا ہوا تھا۔ حضرت سے
 اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا، دین فک، لباس فک و پوجیت تھا، جب قاضی
 اعظمؒ پہنچے تو اس کو دیکھا تو آپ دعا پڑھنے لگوں نے روئے کا سب پر چڑھا تو
 قاضی اعظمؒ نے فرمایا کہ مجھے اس بارگاہ کے حامل پر دم آ گیا اس
 چارے نے ایک تھوڑے کے لیے بڑی منت اور جان فکالی کی مگر وہ اس کے
 مقصد میں خفا سے انکی کو نہیں بگاڑا، پھر حضرت نے اسے آیت تلاوت
 فرمائی وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ (فرمان صاحب علی صم)

عقیقۃ قاضیہ، شفقت کرنے والے تھے ہونے میں اور ان میں۔
 غیب کا سلیقہ
 دوزخ کی مشقت:

من اعرابی نے فرمایا میں نے دیکھا میں اللہ کے لیے کام نہیں کیا تو
 دوزخ میں اللہ نے ان سے شفقت لی اور طوق دوزخ کا ہار مال لگا دیا اور مال
 کا بھی بیکر قال ہے اور عروانی کی روایت میں حضرت ابن عباسؓ کا بھی
 بیکر قال آیا ہے حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا دوزخ میں اس طرح
 جہنم جاتے گا جس طرح لوٹ جہنم میں جہنم جاتا ہے۔

یعنی نے کیا سو کے بل ان کو دوزخ میں بھیجا جائے گا جو کہ عقیقہ
 نے کیا دوزخ میں لوہے کے پھاڑ پر چڑھے گا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ عقیقہ
 اور قاضیہ سے روایت پرست اور کتابی کاروں میں سے تاک اللہ دنیا
 اور دین مراد ہیں انہوں نے اہل غیب کے اسوائی کام کئے۔ اور انکو
 افسوس اللہ ان کی اس مخالفت آگئیں کو قبول نہیں فرمائے گا اور
 قیامت کے دن ان کو دوزخ میں جاتا ہو گا یہ قول سعید بن جبیرؓ کا ہے
 بن اعرابیؒ کا ہے۔ (تحریر طبری)

تَصَلَّى نَارًا حَامِيَةً

گر کچھ بھی ہوئی ہوئی میں

سورۃ غاشیہ

جو شخص اس کتاب میں پڑھے گا اس کا مرنے

بند ہو گا اور اس کا عمل بھیجے گا۔ (ابن عربی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَوْ كُنْتَ غَالِيًا
 يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَوْ كُنْتَ غَالِيًا

سورۃ غاشیہ میں ہزاروں بار پڑھیں گے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فرمان اللہ کے نام سے شروع ہوا ہوا ہے

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

کہ کچھ تو کہہ دے اس پہاڑ نے اور کہ

قیامت کی بات:

یعنی کہ وہ دن تھے کہ اسی ہے (میں) "غاشیہ" (پہاڑ اپنے اہل) سے
 مراد تو یہ ہے تو تمام جہنم پر چڑھ چکی ہو۔ میں کا سر سے عالم پر ہوا
 ہو گا۔ (تحریر جلال)

حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ اسی ساعت میں کی خدمت میں اور ہوا کیا اس پر چڑھ
 پر چڑھ جائیگی اللہ سے راضی ہو جائے گا۔

ان کی حالت میں یہ کہ رسول اللہؐ میں دم نہیں ہو رہے تھے کہ
 ایک عورت کے قرآن پڑھنے کی آواز آئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر
 سننے لگے اس نے بھی آیت قرآن پڑھی کچھ چلی گئی کیا میرے پاس صاحب
 اپنے اہل قیامت کی بات لگتی ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب میں فرمایا
 کہ غلو خافہ نہیں ہیں میرے پاس لگتی لگتی ہے۔ (تحریر جلال)

وَجِئُوا يَوْمَ الْحَاسِبِ

آج کے حساب دن دیکھ ہونے والے ہیں

عَالِيَةَ نَارٍ

منت کرنے والے تھے ہونے والے

سب تیرے منت:

تو آخرت میں صبر نہیں کیجئے والے اور مصیبت پہنچنے کی وجہ سے منت

فَبِعَذَابِ اللَّهِ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ

تو ظاہر ہو کر آئے اس کے عذاب و عذاب

إِنَّا إِنَّمَا آتَيْنَاكَ

بہت عذاب و عذاب اس کے

تَعَذُّبًا عَلَيْنَا جِئْنَا بِهَدْمٍ

بہت عذاب و عذاب اس کے

مگر فتح نہیں ہو سکتا

یعنی جس نے اللہ کی طاقت سے رو کر دینی کی اور اس کی آیتوں کا اعتراف کیا وہ آخرت کے لئے عذاب اللہ کی سخت ترین سزا سے نجات نہیں دے سکتا۔
اس کا ایک روزگار اور طرفہ اس کے لئے ہے اور ہم کو اس سے روکنے والی کامیاب
یہاں ہے فرض آپ اپنا فرض ادا کیجئے اور اس کا مستحق ہمارے سپرد
کیجئے۔ (تحریر مولانا)

یعنی قرآن کا سمجھ کر و مگر اس میں سے جو ایمان سے رو کر اس کو ہر مکر
کرنا ہے اور تم کو اس کے ایمان کی امید نہ ہے تو وہ مستحق ہے اس کا سمجھ کر
کرنا ضروری نہیں۔

إِنَّا إِنَّمَا آتَيْنَاكَ وَهْمًا وَكُلُوا مِنَّا مَنَّا
کی وہ بھی جیسے ہمارا دین کی طرف سے ہوگی جہاں کو مکرنا ہے یہ قرار ہے۔

تَعَذُّبًا عَلَيْنَا جِئْنَا بِهَدْمٍ
مسجد میں مکرنا کہ عذاب و عذاب ہے بل ہر دم پر دلا کہ یہ ہے لیکن اللہ پر کوئی
چیز لازم نہیں (یعنی بالذات لازم نہیں ہاں اس نے کافروں کو ہلاک کر کے
کا وہ دہرایا ہے اس لئے اس وعدہ کی وجہ سے کافروں کو عذاب و عذاب
لازم ہے) کیونکہ یہ کسی چیز کا عذاب اس کی شان الہیہ کے خلاف ہے
(ہر دم سے ہرگز لازم آتا ہے ہر مکر سے اللہ پاک ہے اس لئے اس کی جگہ
کا استعمال تاکید و تہدید کے لئے ہے۔ (تحریر مولانا)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس پر جہاد کر کے
گاہر و آدمیوں میں جہاد کر کے جی رہی ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اللہ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم ہے اللہ کی جس نے
آسمان زمین و آسمانوں پر جہاد کر کے گاہر و آدمیوں پر جہاد کر کے ہی آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کا جہاد کر کے کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کہا کہ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قصہ نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم پر دلتا ہے اس میں پانچ
نمازیں فرض ہیں۔ ہر روز کو اس نے کیا کہا کہ اس اللہ تعالیٰ کی آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کو قسم ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ہے کہ کیا یہ خدا کا حکم ہے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قصہ نے
یہ بھی کہا کہ ہمارے دین میں ہم پر دلتا کہ فرض ہے کہ فرمایا کہ ہے کہ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کا ہے جیسے والے خدا کی قسم کیا اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
حکم دیا ہے اس پر ہاں کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قصہ نے ہم میں سے
خاتمہ کر کے والے کو گواہ کر کے کا حکم بھی دیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اس نے کیا کہا۔ یہ کہ وہ گواہ دے گا کہ اس خدا کے حکم کی قسم
جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے ساتھ کیا ہے جس میں یہ مکرنا دینی
کرنا جس میں اس کوئی کی کرنا۔ یہی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس
نے کیا کہا ہے جس میں داخل ہو گا بعض روایات میں ہے کہ اس نے کہا کہ
میں حرم میں نکلتا ہوں اور وہی میرا گاہر ہے۔

ایک بچے کا عجیب واقعہ:

ابوعلیٰ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں انکلی یہ حدیث ہے کہ کرتے
تھے کہ زیادہ حدیث میں ایک حدیث ہے ہزار پر اس کے ساتھ اس کا ایک بچہ ہوتا
ہو گا۔ حدیث میں کہیں یہ لایا کرتی تھی اس کے لئے اس سے یہ چاہا کہ اس
جان نہیں کہنے سے کیا اس میں سے کہا کہ اللہ نے یہ چاہا کہ میری ہائی نہیں
سے بچہ کیا؟ اس نے کہا کہ اللہ نے یہ چاہا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا
آسمان کو اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا ہے؟ کہ اس میں اس اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا
ہے۔ بچے نے ہر سال کیا کیا چاہا کہ اس نے یہ چاہا ہے؟ اس نے کہا
اس میں اللہ نے یہ چاہا ہے۔ بچے کے ساتھ ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ
شان دلا ہے۔ اس کا دل حضرت خدا سے بھر گیا اور اسے اللہ نے یہ کو کا کہ
یہاں سے کہ چاہا کہ اس نے یہ چاہا ہے۔ اس نے یہ فرماتے ہیں کہ حضرت اللہ
محرم اللہ میں یہ حدیث ہے اس میں فرمایا کرتے تھے اس حدیث کی سند
میں حدیث میں حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (تحریر مولانا)

إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكُفِّرْ

مگر جس نے توجہ نہ کر لیا

سورة البلد

جو شخص اس کو خواب میں پڑے گا اس کو کھانا کھانے اور
دیکھوں کی خاطر دہائی کرے گی اور نفعی ملے گی اور شیعوں پر
رحم کرے گا خیال ہوگا۔ (عبرانی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة البلد میں دہائی دہائی میں پڑائی ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قرآن مجید کے ۳۷۷۷ جو سورہ میں ہیں سورہ ۱۱۱

لَا أُقْسِرُ بِضَدِّ الْبَلَدِ

قسم کا جہوں میں اس شریک

یعنی کہ مصلحت کی۔ (عبرانی)

وَأَنْتَ جَلُّ هَٰذَا الْبَلَدِ

اور تھو یہ قد میں ہے گی اس شریک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امتیاز:

شہر کہ میں ہر شخص کو اپنی کی مراد سے ہر عمر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے صرف حج کے کہ ان پر مراد میں ہی ہو جائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس کو اور بعض عظیم کمروں کو خاص مسجد کی یاد کے پس چل گیا کیا پھر اس
دن کے بعد سے وہی مراد سے مسجد تک کے لیے قائم ہوئی چنگ اس آیت
میں کہ کی تم کہ ان شہر کہ عظیم کی طرف اشارہ فرمایا ہے جن میں سے
انہی کو گزرتا چلتا ہے اور اس وقت، ان کا رنگ ترس انسان اس شہر کہ میں
انہی کی طرف سے ہر ہر ایک دھن میں مل، انہی اس لیے دیوان میں بطور صلہ
معرفہ و انتہ چلتا چلتا "لَا أُقْسِرُ بِضَدِّ الْبَلَدِ" قرآن کریم کی اگر چہ ان آپ کا
الزام اس شہر کے چالوں میں نہیں ہے لیکن ایک وقت آپ چلتا ہے وہ آپ کا
اس شہر میں آج کا حال دیکھو کہ اس میں عظیم مقام کی بولی علمی و فکری کے لیے
ہر قسم کو سرحد سے کی گئی آپ کو چلتا ہے لیکن یہ عظیم کوئی حد میں خدا
کے فضل ہی ہوئی۔ (سیر) بعض نے "وَأَنْتَ جَلُّ هَٰذَا الْبَلَدِ" کے
معنی "تو توئی" کے لیے یہی معنی میں اس شہر کی تم کہا جاساں ہو کہ
آپ اس شہر میں بڑا کیے گئے ہیں اور قیام پزیر رہے۔ (عبرانی)

اسی بلدی کہ جہاں اسی طرح کی ہے اس میں ان کا نام ہے کہ بلدی میں
اور ان کو اس کی طرف چھوڑا جاتا ہے اس کا وہاں اس کے لیے کھول دیا
جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ دیکھو وہاں کے لیے مرد جو دیا گیا کہ وہ ہم میں چلی۔
اور ان فرد کے کے مصلحت فرمایا اس کو اس کی طرف چھوڑا جائے
ہے (لیکن ان کا وہاں اس کے لیے نہیں کھولا جاتا اور کہا جاتا ہے مصلحت
دین کے لیے جو مصلحت ہم میں چھوڑا گیا ہے وہاں حالت میں اس کا
تجربے لیے ان کے وہاں سے نہیں کھولے جائیں گے کہ اس کا اس سے
(یہ) کھول دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہاں کی طرف اس جاتی ہے۔

اور ان کو یہ خطاب کہ ہوتا ہے اس بحث کے مصلحت اس کا یہ آئی
ہی ان کی اس کے کہ یہاں اور اس کے اس بحث کا چلتا ہے بعض علماء میں
ہی کہ کرنے کے بحث میں یہ بات کہی جاتی ہے

عقین یہ ہے کہ یہ خطاب اور ان کو اس وقت دیا جاتا ہے اور
اس کو ایمان حاصل ہوتا ہے اس لیے اس سے کہا جاتا ہے جو جس ان
دیکھ لیکن اللہ کے مراد قرب اور اور ان کی طرف اس آ۔

مقام عیدیت:

قد طوّلَ عیدتی ثلثی آ کر میرے ایک بندوں میں شامل ہو جاوے
ایک بندہ وہی ہیں جن میں داخل ہونے کی دعا حضرت علیہ السلام
سے کوئی عرض کیا تھا و قد طوّلَ عیدتی ثلثی آ کر میرے
بندہ علیہ السلام نے بھی ان کے ساتھ شامل ہونے کے لیے عرض کیا تھا
و قد طوّلَ عیدتی ثلثی آ کر میرے بندوں میں شامل ہونے کے لیے عرض کیا تھا
انہی ان سے فرمایا تھا و قد طوّلَ عیدتی ثلثی آ کر میرے بندوں میں شامل ہونے کے لیے عرض کیا تھا

قد علنی میں، وہاں میں ہے کہ ایک ایمان میں اور اس کا راضی عرض
ہوئی راضی ہویت کے صلہ اور اس کا راضی تھا کہ اس سے گونا گوں
اور عیدتی میں سے کہا جاتا ہے کہ وہاں ہے۔ (عبرانی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم کردہ دعا:

ابن مسعود میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص
سے فرمایا کہ یہ دعا چھوڑا کر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ تَغْفِرُ بَعْدَ
تَغْفِیْتِیْ تَوْبَتِیْ بِطَغْفِیْکَ وَتَوْبَتِیْ بِغَفْلَتِکَ وَتَغْفِیْ
بَغْفْلَتِکَ، خدا میں تھ سے ایسا اس طلب کرتا ہوں جو میری ذات
پر ایمان اور میرے دیکھا ہو میری طاقت پر ایمان دیکھا ہو میری دعا پر
راضی ہو میرے سے ہونے پر غمت کرنے والا ہو۔ (عبرانی)

اور شاد فرما دیا جس نے مسلمانوں پر دودھ ڈال دیا تھا اس کے برعکس کے مقابلے دار کر لے دینے کے اس صلہ کو درج ہے آ زادی دینے کا یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے مقابل اس کی شرمگاہ کو تحریر لے کیا فلک و اقیانوس سے مراد گناہوں سے بڑھ کر کسی گناہ کو آد کرنا۔ (عزیم علی)

مسئلہ آٹھویں ہے کہ ایک ایرانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا حضور کوئی ایسا کام نہ دے جس سے جنت میں جا سکیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضور سے سے اللہ کا میں بہت مہربانی کرتا ہوں تو یہ چھ بھلا کر آد کر۔ دہ چھ بھلا اس نے کہا کیا یہ دونوں ایک چیز نہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں اس کی آ زادی کے سنی یہ ہیں کہ آئیڈیہ ایک مقام آد کرنا ہے اور فلک و اقیانوس کے سنی ہیں کہ حضور بہت حد کرے۔ اللہ کا دھار چنے کے لئے کسی مسکین کو چاہے ظالم رشتہ دار سے ایک سونگ کرے۔ یہ ہیں جنت کے کام اگر اس کی تجھے طاقت نہ ہو تو مجھ کے کوٹھا یا سہ کوٹھا لیں کا حکم کر۔ برائیاں سے روک۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو سارے اہل دنیا اور ایک بات سنا کر کہ خدا کی بات سے مت ڈال۔ (عزیم علی)

اَوْ اِطْعَمُ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْكَةٍ

یا تمھارا ایک کھانے کے دن میں ۵۰

بھوکوں کی خبر گیری:

بھوکوں کے دنوں میں بھوکوں کی خبر لینا۔ (عزیم علی)

يَتِمُّنَا ذَا مَقْرَبَةٍ

تجھ کو قریب سے ۵۰

تجھ کی خاطر داری تجھ کی خدمت کا ثواب و قرائتوں کے ساتھ مل کر آئیڈیہ ہے جہاں ملتا ہے وہ تم کو قریب سے ملے گا۔ (عزیم علی)

اَوْ مَسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ

یا تم کو قریب سے ملے گا ۵۰

مسکین کی سرپرستی:

یعنی کھانا اور کھانا دینے کے کام میں ملے گا جو ہر موقع میں ملے گا۔ خیر کرنے کے لئے کہ شادی کی کی فصلوں اور لڑائی کی لڑائیوں میں وہ یہ بڑا کر کے خیر دلائی اور خیرات کا دالہ اس پر ملے گا۔ (عزیم علی)

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا

پھر وہ ایمان والوں میں ۵۰

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ عقیدہ جنہم کا ایک پرانا ہے۔ (حسن بصری) اور ثناء نے کہا عقیدہ جنہم میں جی سے ہے ایک گناہی ہے جس کا پورا نہ کی طاقت سے ہوگا۔ چنانچہ خدا کو کہیں نے کہا عقیدہ جنہم پر ایک لپ ہے۔ خود کی وحدانیت پر ایک اور جو جس کی چھالی اور اندر میں باقی رہا کہ اس صفت میں ہزار برس کی رو کے ہزاروں کے وہاں طرف سادہاں کے کاٹوں کی طرح کاٹے اور کاٹے گئے ہیں کوئی اس پر بھیجے سالم کل جائے گا۔ کوئی قرآن کریم کو دیکھ کر کوئی سرنگوں جنم میں چلا جائے گا۔ پھر کوئی بخل کی طرح کندہ جائے گا کوئی تیرا آدمی کی طرح کوئی کھڑے ہو کر کی طرح کوئی پیادہ کی طرح کوئی سرنگوں کے سنی کرے گا۔ یہ کہ لوگ اس کو کر رہے ہیں اور کوئی اور جنم میں ہے چاہے جس کے۔

وَاَوْ اَذْرَيْكَ مَا الْعِقْبَةُ فَلْيَرْجِعْ يَتَّقِ

اور تو کیا سمجھا ہے ۵۰ گناہی چلا آد کرنا کا ۵۰

یعنی لہذا آد کرنا تو قرعہ خدا کی گردن آفریں سے چھڑانا۔ (عزیم علی)

تم کو اس کی صورت کا کام جس کی کثرت ثواب کا۔ ان میں سے کہ تو اس سے جنت کے حصول لئے یا خدا کی طرف لڑنا اس کی اطلاع بعد کو دی اور اس جنت کے حصول کا بدلہ نہ لڑنا۔ اس کی اطلاع کسی کو نہیں دی۔ فلک و اقیانوس گونا گویں عام ہے۔ چہا لہذا آد کرنا یا جنت سے کہ آد کرنا دینا یا جنت کی رو کرنا کسی لہذا کی اگر کچھ آد کرنا ہوتی ہے تو اللہ آ زادی دینے سے اس کی حد کرنا سب سے بڑھتا ہے۔

جنت کے نکل:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک عربی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ کوئی ایسا کام نہ دے جس سے جنت میں ملے جائے اور اللہ فرمایا تو نے کہ چھ بھلا چھ بھلا کر تو اس کی چھالی کر۔ بعد آد کر کر گونا گویں کہ عربی نے عرض کیا کیا یہ دونوں جنت میں ایک ہی ہیں فرمایا نہیں۔ بعد آد کر یہ ہے کہ تم چھ بھلا بعد آد کر کر گونا گویں کا یہ مطلب ہے کہ قریب سے ملے گی جنت آد کرنے میں تمہارا کہہ دو تو کوئی بھلا ہے کہ آد کرنا یا جنت میں تمام ہو جائے گا کہ اللہ کی طرف تم کو دے گا کہ اس کی جنت تمام آد کر کے کی تم میں طاقت نہ ہو تو تم کو کھانا کھانا اور پیاسے کو پانی پانی چھ کام کر کے گونا گویں کرنا ہے سے جنت کے کہہ دے اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو کوئی کر کے کھانا پانی دے کہہ دے۔ (یعنی حسب ضرورت)

لہذا آد کرنا کا ثواب:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس کا اصل یہ مطلب ہے کہ میں نے اپنے رب کی طرف سے جو کچھ دیا ہے اس کی شکر ادا کرتا ہوں۔

وَالسَّمَاءَ وَمَا بَيْنَهُمَا

اور آسمانوں کی درمیان والی چیزوں کو

یعنی جس میں آسمانوں اور زمین کے درمیان کے تمام کچھ شامل ہے۔ (یعنی زمین)

وَالْأَرْضَ وَمَا عَلَيْهَا

اور زمین کی سطح پر جو کچھ ہے

یعنی جس میں زمین پر جو کچھ ہے اس کی شکر ادا کرتا ہوں۔ (یعنی زمین)

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا

اور اپنی نفس اور اس کی سوائے

یعنی جس میں اپنی نفس اور اس کی سوائے جو کچھ ہے اس کی شکر ادا کرتا ہوں۔ (یعنی زمین)

یعنی جس میں اپنی نفس اور اس کی سوائے جو کچھ ہے اس کی شکر ادا کرتا ہوں۔ (یعنی زمین)

فَالْأَنفُسَ الْجَوْرِيَّهَا وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا

اور انفسِ جاورہ اور اپنی نفس اور اس کی سوائے

اپنی نفس اور اس کی سوائے

سورة الشمس

جس میں نے اس کو طرب میں پڑھا ہے خدا تعالیٰ اس کو مجھ کو سکھائے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يُسَبِّحُكَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تو تیرا نام پڑھتا ہے

وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَّهَا

اور چاند جب اس کی طرف سے گزرتا ہے

یعنی جس میں نے اس کو طرب میں پڑھا ہے خدا تعالیٰ اس کو مجھ کو سکھائے

وَالنَّهَارُ إِذَا جَلَّهَا

اور دن جب اس کی طرف سے گزرتا ہے

یعنی جس میں نے اس کو طرب میں پڑھا ہے خدا تعالیٰ اس کو مجھ کو سکھائے

وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَاهَا

اور رات جب اس کی طرف سے گزرتا ہے

یعنی جس میں نے اس کو طرب میں پڑھا ہے خدا تعالیٰ اس کو مجھ کو سکھائے

یعنی جس میں نے اس کو طرب میں پڑھا ہے خدا تعالیٰ اس کو مجھ کو سکھائے

جاتا ہوں ہے انکی سے سستی سے زانی سے زیادہ دعا مانگے سے اور طبعاً قرآن سے انکی قوت میرے کچھ اونچائی و بلند و عطا پر، تو سب سے بڑھ کر جس کو پاک کرنے والا ہے قرآن جس کا اور سزا اور سولی ہے انکی میں میری پادشاہت میں ہوں اس علم سے جو خدا کا کل دوسرا اس علم سے جو شریعہ دانا ہے دوسرا اس علم سے جو میرٹ ہو اس دعا سے جو اولیٰ مذکور۔

آیت کا مطلب اس تفسیر ہے جو کا کہ جس شخص کو اللہ نے اپنی صفاتی جلوہ بخشوں کے ساتھ سے عطا کی ہے پاک کر دے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ سے اور اللہ کے دانا سے سے خدا سے ہو گیا اس کی یاد اور اعطاف سے جو میں نے اعجاز ہو گیا اس کے عطا سے اور ان کے تمام امور سے جو اللہ سے ان کے دالے میں منتخب ہیں کہ انکی کا سیلاب ہو گیا میں میری لئے آیت کا مطلب اس طرح بیان کیا کہ جس شخص نے اپنے جس پاک کر لیا اس کو سداً دایماً اور انکی اعطاف پر آباد کر لیا۔ وہ کا مطلب ہو گیا۔

قوت علیہ و علیہ کا کمال

جب اللہ نے انکی کا کوشش اور سعی پیش سے سر تھکوں کو پاک کرنے پر براہ راست کرنا چاہا تو انکی حسین کما میں جن سے خالق کو روکا اور اس کا دلی ادبی ہو کر اسکی ملت سے کہہ کا ثبوت اور انکی دینی میں واضح ہو گیا۔ اور اس طرح قوت و حکم و قدرت و انکی اپنی اپنی چلتی ہوئی کی اور صوبہ کے اعلیٰ میں اللہ نے اپنی عظمت آیات و معجزات کو کر فرمایا تاکہ انسان اواسے شکر میں اپنی قوت کے ساتھ محکم ہو جائے اور یہی وجہ ہے علیہ کے کمال کا یہ علم انکی کی تکمیل ہے ہی انکی طرف سے جذب اور بندگی کی طرف سے تقویٰ مرتب ہوتا ہے اور اس طرح جس کا ذکر کیا ہوا ہے (تفسیر طبری)

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهُ

اور جو دوسرا جس نے اس کو کھانک میں سے بچھڑا

ناتمام نفس:

خاک میں ملا جھڑنے سے جو مراد ہے کہ جس کی پاک بکھر شہوت و غلبہ کے ہاتھ میں دے سے۔ اصل اور شریعت سے کچھ مراد نہ دے کے گویا خواہش اور ہوس کا وہی ہے جسے ایسا آدمی چاہو دوس سے جو مراد نکلی ہے (صحیح) "وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهُ" کی تفسیر میں علیہ کا جواب قسم ہے اور اس کو ثابت قصوں سے ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت سے صوبہ کی دھبہ اور چاند کی چاندنی دان کا اجاگر اور سات کا کھڑا آسمان کی جہتی اور زمین کی جہتی کو ایک دوسرے کے متقابل پیدا کیا اور جس انسانی میں خیر و شر کی متضالی قوتیں دیکھیں اور دونوں کو سمجھنے اور سننے کی قدرت دی اس طرح خداوند عظیم اولیٰ پر مختلف قوتوں کے ساتھ ایک مرتب کرنا بھی ہی

تکلیف دہ اور کثرت سے پہلے ذکر کرنے کی جگہ سے عادت تک کے یہ بھی ہے کہ جس کا اور دوسرا حاصل ہے یہ بھی کہ انکی چاہا ہوگی چیز ہے۔ (تفسیر طبری)

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهُ

میں نے جو پاک کر دیا جس نے اس کو سداً دایماً

نفس کا ستوار:

نفس کا ستوار اور پاک کرنا ہے کہ قوت ظہور و قوت غیبت کا اصل کے پہلو کرے اور عقل کی قوت پریت انکی کا چھوڑ دے تاکہ دماغ اور قلب دونوں یکساں کی اور روشنی سے خوب ہو جائیں۔ (تفسیر طبری)

ذکر اور قصوں کا مقصد:

غرض آیات ہر ذکر میں میں ہی چیزوں اور آفرین ساقی میں جزیں جس کی قسم کہا کہ انسانی عطا کو ان امور کی طرف توجہ دانی کی۔ اس وہ سے و تفسیر و تفسیر: "وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهُ" کے ہر حصہ حاصل مقصد یہ کہ مرتب کر دیا گیا عقلی قوت قوت غیبت زکات: "وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهُ" آیت کی روشنی کی طرح قوت پریت سے تمام عالم میں پہلے ذکر کر کتاب و صحیفہ علیہ السلام میں انکی سب میں اس طرح بطور ثبوت سے ذکر ہے۔

اور دینی میں میری کی تیری دینی آئی اور خداوند کے جلال نے تمہارے طبع کا پاک کر دیا کہ میری دین میں یہ چھائی اور میری قوتوں پر لکھن خداوند تمہارے طبع کرے گا۔ اور اس کا جلال تمہارے حضور ہو گا۔ اور قوت میں میری دینی میں اور اس میں میرے حضور کی جگہ میں (انکی)

تکلیف: ان عطا کے اشارہ سے یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات حق آفتاب چاہت ہے تو اس کے اور سے عالم اپنا اور روشنی میں کیا۔

اور ان کے دو عظمت عظیم خوف نیست

اور ان کے دو عطا اور حضور ہم و عشق

(احسان دہلوی)

کامیاب نفس:

ظہور میں جس کی عظمت نے انکی دین نے خود حاضر صلی اللہ علیہ وسلم آیت "وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهُ" کی طرح میں فرما دے تھے کہ وہ جس کا کامیاب ہو گیا جس کو اللہ نے پاک کر دیا۔ (دوسری تفسیر میں طبری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:

سپر آفرین لائی اور ان میں شیب نے حضرت زید بن ارقم کی مروت و عبادت عقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکی میں میری پاد

سورة الیل

جس شخص نے اس کو خواب میں چاہا اس کی عزت کا یہ وہ
چاک ہو گئے تھے مگر وہ گناہوں سے بچا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورہ الیل کے نام سے شروع ہوا ہے اس کی آیتیں چھ ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے ہوا ہے اس میں آیتیں چھ ہیں

وَاللَّیْلِ إِذَا یَغْشَىٰ ۖ وَالنَّجْمِ إِذَا تَجَلَّىٰ ۖ

شروع اللہ کے نام سے ہوا ہے اس میں آیتیں چھ ہیں

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۖ

سورہ الیل کے نام سے شروع ہوا ہے اس میں آیتیں چھ ہیں

إِن سَعِیْكُمْ لَشَقِیٰ

شروع اللہ کے نام سے ہوا ہے اس میں آیتیں چھ ہیں

خلف قسم کے اعمال:

یعنی جس طرح دعا یا قسم دات اور دین از خود باوجود خلف و اختار جی رہا
یعنی کسی کوئی قسم تیار سے اعمال اور کوششیں بھی خلف و اختار ہیں پھر ان خلف
اعمال و مسائل پر نگاہ ہے کلمات و دعا کے بھی خلف ہی مرتب ہو گئے ہیں کا
ذکر آئے ہیں۔ (تفسیر دار)

جیسے ہم نے میں ہے کہ ہر انسان جب دعا کو اٹھتا ہے تو وہ اپنے من کے
تجارت پر لگا ہے کوئی تو اس اہمیت میں کا حساب ہوتا ہے اور اپنے آپ کو
خدا پر آخرت سے ڈاؤن کرتا ہے اور کوئی یہ بھی ہوتا ہے کہ کسی کی نصرت
اور سنی دین میں کسی کی بدعت کا سبب بن جاتا ہے مگر اللہ کا کہہ رہا ہے کہ
پہلے اپنی سنی دین میں اس کا انجام کو پہنچاؤ جس عمل کے انجام میں دینی آرام
اور لذت ہو مگر دینی خدا پرست کا حساب ہے اس کے پاس نہ ملے۔

ایک مقررہ حد تک میں اس کی تائید اس طرح کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: *اعملوا لکل مفسر لما خلق له ما من كان من*

حضرت صہبائے کرام کی تفسیر روزِ جمعہ کو تم زندگی سے ہر روز ہر روز
پہلے ہی دعا کو اٹھانے سے پہلے سے روزہ رکھنا چاہیے کہ اور دوسرے دن میں روزہ رکھنا
تیسرے دن میں یا اور کسی روز کے بعد تم سب پاک کر دیے جائیں گے۔

پانچویں دن کے کوئی بھی نہیں کھڑے ہو گا تو کوئی کھڑے ہو جائے۔
خوشنما جس میں کسی چاہی ایک ہی روزی پاکت عام روزی اور کوئی
چھوٹا یا بڑا کھڑے ہو جائے۔ (تفسیر طبری)

وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهُمْ

خوشنما میں آیتیں چھ ہیں

(۱) اللہ کو کوئی خوف نہیں:

یعنی جیسے دشمنان دنیا کو کسی بڑی قوم یا طاقت کی سزا دہی کے بعد
دہلی ہوتا ہے کہ کہیں ملک میں شورش ہو جائے یا طاقت میں بدل
چکے ہوں تو ان کو بھی دہلی دینا پڑے گا یہی ہو سکتا ہے کہ کسی طاقت ہے جو
سزا دہی کرے ان کا نظام نیلے کے لیے اس کا بچھا کرے گی؟ (تفسیر
دار)

تفسیر (۲) بدعت ہے خوف ہو گیا:

یعنی سب سے بڑا بدعت کوئی کوئی کرنے کے لیے بدعتی تیار ہو گیا اور
اس کے چھوٹی طرف سے اس کو کچھ خوف نہ ہوا۔ (طبری)

الحمد لله سورة الاحقاس ختم ہوئی

ہر اس کے سامنے آئے گی اگر کم مالات کے کتاب و جودت کے لئے کہ اس کا جھاننا
جہنم نہیں ہے قرینہ کے دوسرے دوسری فریب سے یہ روایت نکلی ہوگی کے ہر اس کا
واک اسے کان پر پڑا نہ کہ اس کی گیس اس کو کھ (خبر گیری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قطب:

میں جو میں ہے کہ حضرت عثمان بن عفیر اپنے قطب میں قرآن کریم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے قطب کی حالت میں دیا ہے آپ صلی اللہ علیہ
وسلم بہت بلند آواز سے فرما رہے تھے یہاں تک کہ اس جگہ سے بازار تک
آواز پہنچے اور بازار پر آواز سے تھے کہ لوگوں میں تمہیں جہنم کی آگ سے ڈرا چکا
لوگوں میں تمہیں جہنم کی آگ سے ڈرا رہا ہوں ہمارے ہمارے فرما رہے
تھے یہاں تک کہ چاروں طرف کے لوگوں سے مرکب کی دھواں میں گر چکی۔
اوپر دیکھ چکا جہنم:

جگہ بگاہی شرف میں ہے کہ سب سے بڑے خطاب والا جہنمی قسمت
کے ان لوگوں میں کے رسولوں رسولوں سے ڈرا چکا ہے کہ وہ اپنے چاہنے کے
جس سے اس کا دماغ ابل رہا ہوگا۔ (خبر گیری)

وَسَيَجْنِبُهَا الْأَنْثَىٰ

اور چاہنے والے سے ڈرا چکا ہے

جہنمی دیکھ لوگوں کو اس کی ہوا تک بھی نہیں گئے گی۔ صاف چوہے
چاہینگے۔ (خبر گیری)

صحابہ کرام سب کے سب جہنم سے محفوظ ہیں:

جہنم کے کابل قرین حضرت میں کسی سے آگ کہہ کا مصدر بہت ہی شاذ
بار بار یہ خبر ہوئی کہ حضرت کے کابل کے حالات سے زیادہ مضمون ۵۲۰ ہے کہ
اگر کسی سکائی کہ وہ اس جہنم سے تفریق کر لی ہوگی۔ ہر اس کے ایک کہہ کے
مذہب میں اس کے کابل کے حالات سے زیادہ جہنم کی کہیں جہنم سے آگ کہہ کا خطاب ۵۲۰
سکا ہے جہاں قرین کریم میں ہے کہ لَنْ تَنصِبُوهُ نَبِيًّا وَلَا تَتَّبِعُوهُ وَلَوْ أَنَّهُ كَانَ
احد سے اہل کائنات میں جاتے ہیں اور حضرت کی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
یہی حال ہے جو کہ اہل بیت پر قابل ہے۔

حدیث میں ملواریت کے بارے میں آیا ہے ہم قوم لا یضیی
جلیہم ولا یضایبہم۔ (صحیح) (صحیح) یہ وہ لوگ ہیں کہ جہنم کے
ساتھ چلتے آتے ہیں اور وہیں ہو سکتا ہے جو ان سے ہاوس ہو کر جہنم میں رہا
سکا تو جو جہنم سے آگاہ ہوا جس میں صلی اللہ علیہ وسلم کا جہنم ۵۲۰ میں آگاہ ہو کر جہنم
ہے اس لئے امداد جگہ جہنم میں اس کی خبر نہ ہو سکتا ہے جو کہ صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین سب کے سب ہی خطاب جہنم سے رہی ہیں۔ خود

ہر اس کا یہ کہ قرین میں صفا فرمادی گئی ہر اس نے تو یہ کہ اور حضرت اہل
سورہ میں صلی اللہ علیہ وسلم کے صلی اللہ علیہ وسلم لا فایہ کہ وہ سے
تو کہ لے وہاں کہہ کر لے اس کے طرح ہو جاتا ہے۔ (خبر گیری)

ارسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کی رحمت سے اللہ کی رحمت اس کو
اپنی آغوش میں لے لے گی کہ رحمت رحمت رحمت کے متعلق ارسل اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنی رحمت کے ایک لوگوں کی بات فرمایا کہ وہ اپنے لوگ
ہوں گے کہ ان سے اس نے لکھ دیا ہمارا ہوگا۔ (خبر گیری)

مسلم روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما جب عالم صالحین کی رحمت میں
رہے ہاوس کی یہ کیفیت ہے کہ ان لوگوں کا رحمت ہوگی جو رحمت تک سے
فرطیں صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت میں ہے۔ (خبر گیری)

چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وہی کہہ تھے
(۱) کابل میں جہنمی (۲) کا فراسی لیے اللہ کا کلام دینی اور ان کے وہوں کے
کہہ کر سے ہر اس کے کہہ کر سے ان کے کہہ کر سے ان کے کہہ کر سے ان کے کہہ کر سے
عمرہ و خمرین کی طرف ہوتا ہے اور ان کے ہاوس کے کہہ کر سے ان کے کہہ کر سے
کہہ کر سے ان کے کہہ کر سے ان کے کہہ کر سے ان کے کہہ کر سے ان کے کہہ کر سے

شرک کے سوا سب گناہ معاف ہو سکتے ہیں:

لہذا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہہ کر سے ان کے کہہ کر سے ان کے کہہ کر سے ان کے کہہ کر سے
وہ شرک کے سوا سب گناہ معاف ہو سکتے ہیں۔ (خبر گیری)
يَعْنِي أَنَّ الْبُغْيَ وَالْكَفْرَ وَالْغُلُوَّ وَالْجَهْلِيَّةَ وَالْجَهْلِيَّةَ وَالْجَهْلِيَّةَ وَالْجَهْلِيَّةَ
بِأَنَّ الْبُغْيَ وَالْكَفْرَ وَالْغُلُوَّ وَالْجَهْلِيَّةَ وَالْجَهْلِيَّةَ وَالْجَهْلِيَّةَ وَالْجَهْلِيَّةَ

اسے جہنم سے زیادہ انھوں نے اپنے اوج غور فرمائی ہے کہ اللہ کی
رحمت سے اسے نہ وہ سب گناہ معاف ہو سکتے ہیں۔ (خبر گیری)

۵۲۰ آیت میں ہے يَتَّبِعُونَ الْفِتْنَةَ وَالْفِتْنَةَ وَالْفِتْنَةَ وَالْفِتْنَةَ وَالْفِتْنَةَ
چاہے کہ انھوں نے گناہ میں کو چاہے کہ خطاب دے گا۔ جہنمی آیت
میں ہے فَتَنَ الْفِتْنَةَ وَالْفِتْنَةَ وَالْفِتْنَةَ وَالْفِتْنَةَ وَالْفِتْنَةَ وَالْفِتْنَةَ
کہہ کر سے ان کے سامنے آئے گی انھوں میں کے لیے وہاں ہوا نہ ان کا قول
اور میں میں ملواریت کا کہہ کر سے ان کے کہہ کر سے ان کے کہہ کر سے ان کے کہہ کر سے

ارسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں قال لا اله الا الله واصل
الحق وحق ان تکلمی کی جس نے لا اله الا الله کا کہہ کر سے جہنم میں داخل ہو
گیا کہ ان میں اس کے لیے وہاں ہوا نہ ان میں اس کا کہہ کر سے ان کا کہہ کر سے
دست تک ہوا ہے۔

ہر اس نے یہ جگہ فرمایا ہے کہ وہاں ہوا نہ ان کے کہہ کر سے ان کے کہہ کر سے
کی۔ لیکن اگر اس کو صوف نہ کہہ کر سے اور ہوا نہ چاہے کہ وہاں کے کہہ کر سے

تواضعی اور اس سے کہ ان کو باہمی میں ہمدی طرف سے راضی کر دینے
جائے گی تو غلطی نہ پڑے گی۔ (سورۃ مقلیم)

انسان کے اس فعل سے ضرور راضی ہو گا اور اللہ کی رضا ہو گا اور
سات ہے آخرت میں خوش بھی ہو جائے گا یہ بعد حضرت ابوبکر کے حلق
اسی طرح ہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے اللہ نے
فرمایا ہے۔ **وَمَا تَرْضَىٰ فَنَرْضَىٰ** (سورۃ بقرہ ۲۰۵)

انہی کے بعد حضرت ابوبکر کا سب سے زیادہ حق ہونا ہے کہ
آپ سب سے افضل بھی گئے کیونکہ اللہ نے فرمایا **لَا تَرْضَىٰ** (سورۃ بقرہ ۲۰۵)

اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ وہی معزز ہے جو سب سے زیادہ
حق ہو۔ امتیاز اعلیٰ جنت بھی اسی ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت ہم عصر حضرت ابوبکرؓ کی کوئیں جگہ تھے
آپ کے ہم عصر تھے اور حضرت عمرؓ تھے اور حضرت عثمانؓ تھے میراثی صحابہ کو کم
جائی جہاد دینے کی کوئی ہر غلطی نہیں رہتے تھے۔ (بخاری)

انہی حق نے حضرت علیؓ سے یہ چھاروں اہل بیت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہو سب سے افضل کون قرار دیا حضرت ابوبکرؓ۔ یہ چھ بار کون قرار دیا حضرت
فرمان (بخاری لا تخرطوی)

جنت کے سب اور ان لوگوں سے بدائی جاتے والی شخصیت:
صحیحین کی روایت میں ہے کہ جو شخص عجز خدا کی راہ میں فریق
کے ساتھ جنت کے دروازے پہنچے گی کہ اب اللہ کے ساتھ ہے اور
آزاد ہوا وہ سب سے پہلے ہے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہر سال
اللہ کوئی خدمت فرمائی کہیں نہیں فرماتے کہ اب ایسا بھی ہے کہ جنت کے
تمام دروازوں سے بلایا جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی ہے اور
جگہ خدا سے پہلے کہ تم میں سے ہے۔ (بخاری لا)

الحمد لله سورة البقرہ فتح ہوئی

نہ کر اپنے جان پر گنہگار نہ تھا۔ اسی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راستے میں جو نیک زمین صلی اللہ علیہ وسلم کی نازل
ہوئے ہو کر اپنے گھر صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ کو کہہ دے کہ خاتم کو سلام کیا ہے اور
یہ جتنا ہے کہ ابوبکرؓ کیا تم اس وقت میں مجھے سے راضی ہو یا دل میں کچھ
کہا رہتے ہو۔ یہ سن کر ابوبکرؓ نے ایک وجہ کی کیفیت ظاہر ہو گئی اور
ظہری کے کہ وہ میں دے دے ہوئے کہنے لگے ہاں ہاں کی جگہ اپنے
مولیٰ سے کہہ دے اور کہتی ہے۔ انا عن رسولی راضی انا عن رسولی راضی
کہ اللہ کا وہ دن ہے جہاں ہو گئے اور ہم تکہ بھی کہتے ہیں میں تو اپنے رب
سے راضی ہوں۔ میں تو اپنے رب سے راضی ہوں۔

یہ ایماندار اور سب سے زیادہ معزز ہیں:

ہم میں نے انہوں میں روایت کو اس طرح نقل کیا ہے کہ ایک
بار حضرت علیؓ کے صاحبزادے علیؓ نے فرماتے ہیں ابوبکرؓ کے سب سے
زیادہ بار ہوا کون ہے تو اس پر آپ نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ اور اس کے
نوت میں یہ نہ دیکھو کہ ابوبکرؓ میں معزز ہے صدیق اکبرؓ صرف
ابوبکرؓ ہی نہیں بلکہ اہل بیت میں بھی ہے۔

صدائیت و امامت کا بیان:

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد باہمی اختلاف کے تمام
صاحبان کے ہاتھ پر بعد خدا اور حضرت ابوبکرؓ کے لیے اس بات کی دعا کی گئی
ہے کہ صدیق اکبرؓ اور اہل بیت کے اختلاف کو جوہر اور صدائیت و امامت کا بیان
تھے اس امر کا واضح ثبوت قرآن میں حضرت صاحب اس پر حق تھے کہ حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کے دل جاگیں اور غلبہ ابوبکرؓ پر ہو گیا ہے۔

پھر یہ کہ ابوبکرؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری
کلمات میں اپنے مصلیٰ پر مسلمانوں کی امامت کرنے کا حکم صادر فرمایا اور ان کی
بھی کوئی کوشش کو اس کے باطل نہ پہنچا دیا کہ اس پر یہ کوئی سے میراثی
اور سب مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم ہے کہ یہ کیا کہ آپ
تمہارے ۱۲ امام ہیں۔ (سورۃ بقرہ ۲۰۵)

رضا خداوندی کا ثبوت:

وَسَيُؤْتِيهِمْ مِنْ فَضْلِي جَنَّاتٍ جُنتوں میں جس شخص نے اپنا دل اللہ کرنے میں صرف
اللہ تعالیٰ کی رضا کو دیکر اپنا کوئی نہ دیکر نہیں دیکھا تو اللہ بھی آخرت
میں اس کو راضی کر دیں گے اور جنت کی تمام عجیب و غریب نعمتیں فرمائی گے
۔ شان نزول کے واقعہ سے ان آیات کا صدیق اکبرؓ کی شان میں نازل ہونا
ثابت ہے ان کے یہ آخری کلمہ حضرت صدیق اکبرؓ کے لئے ایک عظیم

بولی ہے نہ ان ایلی شیعہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے۔
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تل بیت کے لئے ملے نہ ان
کے مخالفین آخرت کو پہنچائی ہے۔

یا آیت کا یہ سن کر دوسری حالت منجلی حالت سے بھر جا کی ہو
انہما ما مرآہا خیر سے اچھا ہو گا۔ یعنی بزرگی اور کمال میں تم بڑی کرتی کرتے رہو
گے سو فیہ کا قول ہے جس کے بعد ان دواہو ہوں (دوسرا ان پہلے سے
بہتر نہ ہو) اور مکنا نے سن ہے۔ (تفسیر طبری)

وَلَا خَيْرَ لَكُمْ فِي الْاَوَّلٰى

اور نہ کچھ بہتر ہے تم کو پہلے سے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مرے:

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ حالت پہلی حالت سے نہیں ارفع
داخل ہے نہ کسی پر چند روزہ نکالت آپ کے نزول و احوال کا سبب نہیں بلکہ
جس اذائل مروجہ اور ناکہ کا راز یہ ہے اور اگر کچھ حالت سے اگلی کچھ حالت کا
تصور کیا جائے گا یعنی آخرت کی شان و شکوہ کا بلکہ آدم اور آدم کی ساری اولاد
آپ کے ہاتھ سے متعلق ہوگی۔ تو ان کی بزرگی اور عظمت تو یہاں کے
اعزاز و اکرام سے بڑا رہے گا کہ ہے۔ (تفسیر طبری)

میں کہاں؟ اور کیا کہاں؟

مذہب میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے ہوئے جسم مبارک پر میرے بے کفایتانہ چڑھے۔
جب میرا ہونے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمرت پر ہاتھ بھر کرے گا
اور کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں کہاں اجالت میں دیکھ کر کہاں ہوئے ہیں
کہو بچھا دیا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا دل ہے کیا اسطرح
میں کہاں دیا کہاں؟ پھر یہی مورد دنیا کی مثال تو اس ماہر و ساری طرف سے جو
کسی درخت کے درخت اس پر غور فرماتے پھر اسے چھوڑ کر ملے۔ ہے نہ دیکھتے
ترکی میں بھی ہے اور میں ہے۔ (تفسیر طبری)

تو از شات البیہ:

ایک روایت میں ہے کہ عزرائل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ملے
والے تھے وہ ایک ایک کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر کئے گئے آپ صلی
اللہ علیہ وسلم بہت غصے ہوئے اس پر یہ اتے اتری، جنت میں ایک دروازے
آپ کو ملے گئے پھر یہی میں ایک دروازے پھر یہی میں ایک دروازے
چلے گئے ایک اس کی سبب ہے اور چھوڑا دیا، یہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم
سے متعلق نہیں ہو سکتی۔ (تفسیر طبری)

آخر یہ کہ کا مطلب آواز پہانے تو کوئی احوال پر نہیں نہیں کیونکہ حضرت
روح علیہ السلام کو تو سوچیں اس کو کھانے پینے سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ان کی یہ بات کی کہ آپ کا سن یہ اللہ کی ہے اور حضرت علی علیہ السلام ہاں
راہوں میں کہہ دے گا کہ میں نے حضرت کی بات کی میں معلوم ہوتا ہے کہ کہہ دے گا
ہاں کی کہہ دے گا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو تو نے کے لئے اور اس
بیت صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی حالت کا آواز دے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف:

یہاں تک کہ کچھ بھاری میں آج ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاں
اور اس سے لے کر پڑاں کی تو ہوں سے اپنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کر
دی گئی جب بھی کہے گا کہ اور اس سے پڑاں کی پانی پر کچھ پڑاں علی
اسلام نے عداوت کو کر لیں صلی اللہ علیہ وسلم آپ تین اند کے سال ہیں۔

اور انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے
میں کوئی کہہ کر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ب آپ صلی اللہ علیہ وسلم
سے تھا کہ گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت کے ذرا کہ جو جائے
کے لئے اسٹار کرتے۔ جس میں نہ تھے سے انہما ما مرآہا خیر کی طرف بیان ہو گیا
تھا۔ اور اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی طرف سے ہاں کہ ہاں
کہہ لیا تھا۔ ہاں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ تھا اور اس سے خدا اللہ
تھے کہ اللہ سے عداوت تعلق اور یہ جواب دہل کا ہے۔

حالت فراق کی تکلیف کا انعام:

اس تفصیل کی روشنی میں آیت صَاوِقُكَ زَيْلُهُ وَصَاغُكَ كَامُطَبِّیہ
ہو گا کہ فراق کی حالت تو میں ہے نہ کہ تعلق اور اس میں نہیں ہے کہ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم راہ میں ہیں بلکہ یہ کہل مروجہ و دہل ہے اگرچہ ظاہر میں
زور و طراوت ہے تہہ رتی پر دوسری حالت منجلی حالت سے بھر جی ہو گی
تہہ رے حال میں ضعف اور سستی نہیں آئے گی بلکہ خود سری دہل کی میں تم
کو طبع صلی اللہ علیہ وسلم اور چارہ حاصل ہو جائے گا ہاں نہ تعلق کا کلمہ ہو گا تعلق کی
طرف تہہ رتی تو یہ فراق کی تکلیف اور دیا اور آخرت میں اللہ تم کو تہہ رتی
پہنہ دے گا کہ بچہ پر تہہ رتی دے گا۔ (تفسیر طبری)

آیت صَاوِقُكَ زَيْلُهُ وَصَاغُكَ كَامُطَبِّیہ کا مطلب یہ ہے کہ تہہ رتی
ہے کہ اللہ ہی کچھ کر کے اپنے ساتھ ملے کر گئے گا۔ تم صحابہ خدا اور اس
سے فراق اور کیا ہو سکتی ہے۔ اب اس آیت میں تھلا کر آخرت میں تہہ رتی
اور اس سے بڑا ہو گا وہ تہہ رتی ہے اس سے بھر ہو گی۔ تمام دنیا کی
سرداری حاصل ہو گی۔ تم جو عطا کیا جائے گا۔ جس پر کچھ لگے سب
دیکھ کر میں گئے تہہ رتی اسے دوسری صحت کی شاہ ہو گی۔

اگر ان کو کچھ مطلب ہے کہ آپ ان سے سوا خود نہیں ہے، تو ان کو بھی
 دیکھ لیں کہ میں یہ دیکھتا ہوں کہ ان سے آپ کی اصل اہلیہ کی طرح نہ ملے گی کیا
 اتفاقاً نہ کرنا کہ ان کی بیوی میں بھی یہ چیزیں ہیں؟ (اسے انتظار رکھنا اور صبر کرنا)

ابھی تو ان کے پاس کچھ کام تھا۔

انہوں نے کہا کہ یہ بھوکے مال کے ذریعہ ہے۔ وہ تھوڑی سی خوشی کی
 وجہ سے یہ مال قسمت کے ذریعہ ہے۔ یہ ان کی سہولت کی صورت میں تو ہے
 مراد یہ ہے کہ ان کی بیوی کو وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ مال کے ذریعہ سے ہی وہ
 بھوکے مال کے ذریعہ سے کچھ دیکھتا ہے یا مراد میں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ ان کے مال کے ذریعہ سے ان کے لئے کچھ
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل تھا کہ ان کی بیوی میں بھی اس کو ہے۔

کامیابی کا سلسلہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جاری کیا، ان کو جاری کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 ان کی والدہ کو دیکھ لیں کہ ان کے والدہ حضرت خدیجہ الکبریٰ کے مال میں بطور
 شرکت حصار سے کچھ دیکھ لیں کہ ان کے والدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے عقد نکاح میں آ کر وہ ان کی بیوی بن گئیں تو ان کا سارا مال ہی آپ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت کے لئے گیا۔ (سورۃ ممتحن)

عقلی و دینی کی سمجھ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
 کچھ دیکھ لیں کہ ان کی بیوی بن گئیں تو ان کا سارا مال ہی آپ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت کے لئے گیا۔ (سورۃ ممتحن)

وَالَّذِي يَتَّبِعُكُمْ فَلَا يَغْفِرُ

جو آپ کے پیچھے رہے گا وہ نہ بخشے گا

تیمم کی بات کی کہ ان کی بیوی بن گئیں تو ان کا سارا مال ہی آپ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت کے لئے گیا۔ (سورۃ ممتحن)

نکاح کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ہوئی کہ ان کے والدہ کا سارا مال
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے گیا۔ (سورۃ ممتحن)

کرتار سے اس کا مطلب ہے کہ اس کو ان کے لئے کچھ نہیں ہے۔

میں نے اس کے سبب سے یہ دیکھا کہ ان کو حضرت خدیجہ کی اصل اہلیہ
 کے ذریعہ سے کچھ دیکھ لیں کہ ان کے والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی بیوی بن گئیں تو ان کا سارا مال ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے گیا۔
 (سورۃ ممتحن)

میں نے اس کے سبب سے یہ دیکھا کہ ان کو حضرت خدیجہ کی اصل اہلیہ
 کے ذریعہ سے کچھ دیکھ لیں کہ ان کے والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی بیوی بن گئیں تو ان کا سارا مال ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے گیا۔
 (سورۃ ممتحن)

میں نے اس کے سبب سے یہ دیکھا کہ ان کو حضرت خدیجہ کی اصل اہلیہ
 کے ذریعہ سے کچھ دیکھ لیں کہ ان کے والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی بیوی بن گئیں تو ان کا سارا مال ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے گیا۔
 (سورۃ ممتحن)

وَأَوْجِدُكَ عَرِيًّا فَالْغَنَى

میں نے تجھے غریب پایا تو اب میں نے تجھے غنی پایا

خدیجہ کی بات کی کہ ان کی بیوی بن گئیں تو ان کا سارا مال ہی آپ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت کے لئے گیا۔ (سورۃ ممتحن)

ہے جاگم نہ نکھڑے یا جانناں صبرت کی تمام جہاں سے تیار ہو گئی ہیں۔
 جلتی نے نکھڑے کی صبرت میں مسودہ چھلکنے نے فرمایا اگر عسور کسی
 سوراخ کے اندر بھی گئی تو پھر اگلی جگہ میں سوراخ کے اندر بھی جا سکے
 گی یا ایک عسور دوسرے جگہ نہ چل سکتی ہوگی۔

مسئلہ تسبیح اس میں ہے کہ اگر گزیرہ پورا اپنے اندر نہ لے گا
 کسی نے اقرار کیا اور اس پر اقرار کیا کہ عسور سوراخ کے قریب لگا دے تو
 صرف ایک گزیرہ پورا جس کے اندر بہت سے ہوں گے۔ اور اگر قادی لگائے
 دوسری جگہ سے۔ آج تو ہزار ہا عسور ہوں چاہیں گے۔ یہ عام علم کا
 مسئلہ ہے مگر جس آدمی کی یہ (قادی لگائے یا نہ لگائے) سے کافی فرق نہیں
 چاہیہ۔ ہر ایک ہی ہزار کا اقرار نہ چاہیگا۔

گوشت کا نام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی رہی تھی اور خصوصیت
 ہے کہ وہ ان میں سے ہر دو کو کھانے کا اور کھانا تھا۔ چنانچہ اس حدیث کو
 چاہا بھی کیا۔ رسول اللہ کو کھانا نہ دیا۔ یہ عجب باتیں آپ کے بارے
 میں نقل کر رہی ہیں بلکہ کہ بعض روایات میں آپ نے ۱۰۰ سو روایات ایک
 ایک مجلس کو کھانے کی حدیث جنت میں بیان فرمائی۔

تمام مومنوں سے وعدہ:

اس میں تمام مومنوں سے وعدہ ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے بھی وعدہ ہے مگر مومنوں سے وعدہ ہے کہ عسور دلدی کے بعد عسور
 لڑائی لے گا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ ہے کہ ایک عسور
 کے بعد ایک پھر دیکھا جائے گا ایک عسور آخرت میں حاصل ہوگا۔

مقام نزول:

حضرت نوحؑ ایک عسور سے عسور ہے مقام نزول میں حق کی طرف توجہ
 کرنا اور ایک عسور پر توجہ حق کی طرف نہ ہونا جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بھی آدم کو دلی بردہ کو قہر اور عسور دانی سے عسور ہے اسی مقام نزول میں
 حق کی طرف ہونا۔ کیونکہ دلی حالت میں ظہور صوفی کا رخ خدا کی طرف
 نہیں، نہ حق کی طرف ہوتا ہے مگر حقیقت میں اور خدا کی طرف سے رخ
 کہاں نہیں ہوتا۔ پس کسی کی طرف توجہ ہوتا ہے اور دلی نہ غول کی جہ سے
 اس کو شرعاً عسور حاصل ہوتا ہے مگر حق کی طرف توجہ ہو چکے خدا کے علم سے
 وہ اس کی عرض کو نہ جانتی ہوتی ہے اس لیے وہ بھی اللہ کی طرف توجہ نہ دیتی
 ہے بلکہ وہ ہے کہ صوفی اس عسور کو یہ کہتا ہے کہ توجہ ہے۔ (عسور عسور)
 ظاہر نہیں اور اللہ کی شفقت اور رحمت:

حضرت ابوہریرہؓ کہتا ہے کہ عسور کے عسور ہیں کہ عسور دانی کی
 توجہ کر لینی ہے اور یہ ہر دو کھانے کی کھانے ہو جاتا ہے گوشت کھانے کی

اور عسور میں ایسا ہوتا ہے کہ کوئی چارہ نہ کھائی نہیں دیتا اور کوئی حق نہ کھاتے
 کا ذکر نہیں ہوتی۔ اس وقت چارہ کھانے کی روایت ملتی ہے۔ وہ وہ اس کھانے
 کا چارہ میں خدا اس کو کھانے سے اس تکلیف کا راستہ سے بدل
 دیتا ہے۔ لہذا وہ عسور کے گھر پر آتی ہیں پھر وہاں رکھ دیتا ہے کہ وہ اس
 کو کھانے کا قندہ سے بدل دیتا ہے۔ کسی روایت میں ہے کہ۔

و لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَفْقَهُونَ
 فَذَلِكُمْ خُذُوا مِنْهَا الْمَخْرُجَ
 كَلِمَاتُ لَفَافَةٍ تَخْلُفُ حَلَقَتِهَا
 طَرَحُ وَ كَانَتْ يَخْلُفُهَا لَا تَقْرُجُ

یعنی بہت سی ایسی جھٹکیاں انسان پر نازل ہوتی ہیں جن سے وہ کھانے
 ہو جاتا ہے حالانکہ خدا کے پاس ان سے بچنا دماغی ہے جب یہ جھٹکیاں کافی
 ہو جاتی ہیں۔ اور ان کے کھانے مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی توجہ نہ کرنے
 لگتا ہے کہ عسور اب یہ کیا ہے؟ اس کا ایک ہی حکم اور یہ کہ حق کی شفقت
 پوری نظر میں آتی ہیں اور اسی خصوصیت کو اس طرح بیان کرتا ہے کہ گویا آئی ہی
 تھی۔ (عسور میں کما)

وَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ

پھر جب تیار ہو گیا تو عسور

وَالِي رَيْكَ فَانصَبْ

وہ اپنے رب کی طرف ڈال دے گا

توجہ انی اللہ کا کمال:

یعنی جب حق کے کھانے سے فراغت ہونے کے بعد عسور میں چارہ عسور
 کرنا عسور کھانے کا عسور ہے۔ اور اپنے رب کی طرف (ڈال دے) عسور ہو
 (عسور) حق کا کھانا اور عسور کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی قرین
 مروت تھی۔ لیکن اس میں فی اللہ حق کی قادی ہوتا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ
 اور عسور ہے کہ ڈال دے عسور ہو جاتا ہے اس کی عسور اور اس کی طرف کی
 ہے مگر قرب میں عسور ہوتی ہے۔ (عسور دانی)

قادی وہ اس سے معلوم ہو گا کہ جو عسور تخلیق و مباح حق کا کام کرنے والے
 میں اس کو اس سے شفقت نہ ہونا چاہیے کہ اس کا کھانا نہ کھاتے بلکہ حق کی طرف
 ڈال دے کہ اس کی عسور ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ عسور صوفی کی عسور میں ہے عسور
 میں اس کے عسور عسور دانی کی عسور نہیں ہوتی۔ نہ عسور دانی نہ عسور نہیں ہوتی۔

عبادت و ذکر اللہ کی حد:

عبادت اور ذکر اللہ اس حد تک جاری رکھنا ہے کہ نہ شغف و تھکان

کے (مختلف جگہات ہوں گے) انھیں درجہ ہاتھوں سے اعلیٰ ہوں گے اور اعلیٰ نے کہا جتنی میراں کو درجہ کی طرف ظہور و غیور کی ہر تری صورت میں ملے جائیں گے۔ (محمد طبرانی)

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

مگر جو یقین آئے اور عمل کے لئے

فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝

و ان کیلئے ثواب ہے بے انتہا

جو بھی کہ ایمان آئے ہوگا۔ (محمد بن)

ابن جبر) لیکن درایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان کسی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو گننے والے فرشتوں کو حکم دے دیتے ہیں کہ جو جو عمل خیر یا ایسی عمدتوں میں کیا کرتا تھا۔ وہ سب اس کے اعمال میں شمار کیجئے۔ وہ۔ (ابو داؤد فی شرح سنن ابی داؤد میں اس حدیث کی طرف اشارہ بلا حاشیہ مرقی مسمی)

مومن کی بیماری اور بڑھاپا:

نبیل یہ بتا رہا تھا ہے کہ جب عام انسان کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے تو انجیلی بڑھاپا اور کمزور ہونے کے بعد مومن بھی ایسا بڑھاپا ہو گا اور ایسی زندگی مومن کے لیے وہاں ہو گی۔ اس نبیل کو دور کرنے کے لیے فرماؤ کہ ہاں جی ہاں ایمان نے اس ناکارہ کو کوئی تھپتھپے سے قوت اور جوش کی حالت میں ایک اہل ایمان کے ہوں گے۔ ان کا اور (بڑھاپا) اور ضعف جسمانی و عقلی کی وجہ سے (مطلق نہیں ہو جاتا) جسے اعمال صالحہ و اعمال کی حالت میں تھے ویسے ہی اس ناکارہ میں کوئی تھپتھپے کے بعد ان کے لیے لکھے جاتے ہیں جو ان کے لیے (یعنی کاروبار میں ملے)۔

عربی کی روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کوئی ناکارہ نہ دیکھا کہ کوئی تھپتھپے سے قوت میں نہ رہے تو ان کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تھا کہ ایسا کوئی تھپتھپے سے ہی مسطورہ میں یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ اس وقت تک نہ ملے سے پہلے ہی (یعنی) اہل ایمان کے لیے تھے۔ ان کے لیے اس پر خاص کے زمانہ کے اعمال کا کاروبار (یعنی یہاں) ہے۔

عام صحابہ و اہل ایمان نے یہ روایت کر رکھی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ (إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) (یعنی) اور ان کے جو قرآن میں ہے جسے ان کو ناکارہ اور بڑھاپا کی طرح نہیں پہنچتا وہاں ان کے لیے لکھے جاتے ہیں کہ ان کی عمر کوئی تھپتھپے ہائے کار میں سے ماخوذ ہو۔ جب بھی اس

کی روایت سے آتا ہے کہ ہر ایک کی پوری عمر اعلیٰ و اعلیٰ میں ہوتی ہے۔ میراں کے ہاں آپ اس کو یہود بخدا دیتے ہیں اور ایمانی دیتے ہیں اور انکی دعا دیتے ہیں فرق ان میں یہ صرف اتنا ہے کہ یہ میں انسان کو کامل دیتے ہیں کی نسبت اللہ نے ان کی طرف کی ہے لیکن یہ نسبت جتنی ہے۔ کیونکہ یہ ان کے اعمال کا عاقبت اللہ ہی ہے اور حدیث میں یہود و ایمانی دیکھی دیتے ہیں کی نسبت ہاں آپ کی طرف کی ہے۔ مگر یہ نسبت یہی ہے کیونکہ انسان اپنے اعمال کا سب (کامل) ہے۔

سالمین سے مراد شیخ وہود سے اور جو عسے اور شیخین ہیں جن کی مرثیہ و مصداق وہی اللہ سے ہے جتنی ہے کہ ان کے لیے کسی انسانی کمال کا حاصل کرنا نہیں ہے مگر اب قریب اور اور اور جتنی تک ہے صحت و اس کی قوت و سالم سالمین و ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ عسے جو عسے ہے عسے وغیرہ اور عقل میں کثرت میں جانتا تو حاصل عقل ہیں اور فوری عقل اس پر عقل کا کلیہ دیتی تھی۔ ہاں انسان جب اپنی صلاحیتوں کو چاہے کہ عسے و عسے کا فکر نہیں کرتا کمالی اور رخا سے خداوندی کے سبب فراہم نہیں کرتا اور کفر و انحراف و غیرہ کو اختیار کرتا ہے۔ جو غصب الہی کی وجہ سے اور دانی ہے۔ تو اللہ اس کو ہر صفت سے بڑا اور صفت بڑا نہیں سے بڑا اور کامل اور کمال اور سوں لکھ دیتے ہیں سے بڑا اور وہاں اور دال کر دیتا ہے۔

مومن کی مسرت اور کافر کی حسرت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے کہ کافر کے لیے جنت کی طرف ایک درجہ کھول دیا جاتا ہے اور اہل جنت کو اور مسرت و جنت کو دیتا ہے۔ اور اس سے کہہ جاتے ہیں کہ وہ کوئی کھول کو اللہ سے میری طرف سے سوز دیتا ہے۔ مگر درجہ کی طرف ایک درجہ کھول دیتا ہے۔ (ابو داؤد)

اس حدیث کو انی میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے لکھا ہے۔ یہاں کہنے کی وجہ سے کہ مومن کو کچھ مسرت اور کافر کو کمال مسرت ہو۔ بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کوئی مسرت تک نہ دے جائے گا۔ جب تک کہ اس کی ہونٹ دال جگہ نہ کھائی جائے۔ ہونٹ دال کھانے کے لیے اس وقت ہوتی جب وہ کافر تکبیر دے یا اس کے لیے کہا جائے گا کہ ہونٹ دال کھائے کہ نہ اور درجہ میں کوئی اس وقت تک نہ دے گا جب تک کہ اس کو جنت دال جگہ نہ کھائی جائے۔ یہ کھانے کے لیے اس وقت ہوتی جب وہ لکھ دے یا اس کی مسرت نہ دے جانے کے لیے کہا جائے گا۔

لیکن شیخین (اور جاہلوں) کی حالت ایسی بھی ہوتی کہ ان کے اندر جنت میں داخل ہونے کی (ظہری) مصداق سے عقل میں ہے حسن کا اور ان کی عقل اس سالمین سے مراد وہ درجہ کو قرار دیا ہے کیونکہ درجہ



سورة العلق

جس نے اس کو خواب میں چاہا اس کی عمر طویل ہوگی۔ اور اس کا
مرتبہ بلند ہوگا۔ (ابن جریر)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

سورۃن کریمہ دل بہ دل ہر اس کی غرضتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

چاہے چاہے کے اسم سے

بسم سے پہلے اور

یہ پانچ آیتیں (اقرار اسے علم علم تک) قرآن کی سب سے بڑی اور ساری
سے پہلے اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام میں خدا سے دعا کی دعوت کر
دے تھے کہ تم کہہ جریں وہی کہتا ہے کہ ”آپ کو کیا ظور ملا؟“ آپ
نے فرمایا ”ما بطورنی“ اس میں چاہا تو اس کی خبر لی گئی کہ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دردِ دل سے دایا اور بار بار وہی لفظ ”ما بطور“ کہتا آپ وہی ”ما
بطورنی“ کہتے ”ما بطور“ دے دے میری مرید جہنم سے اور سے دیا کہ ”ما بطور“
بسم ”ربکم“ فتح ملنے اپنے رب کے نام کی حرکت اور دعا سے چڑھ۔
مطلب یہ ہے کہ جس صوبہ کے ملازم سے اس وقت تک آپ کی گلیب اور
نالی شان سے تربیت فرمائی جا رہی تھی کہ آپ سے کوئی عہدہ نہ کام لیا
جلا رہا ہے کہ آپ کو خبر میں پہنچا کر ”ما بطورنی“ ہی کے ہر آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کی شہیر ہوگی کہ اس کی مراد سے تربیت ہوئی ہے۔ (نور محمد)

آغا زوقی کا واقعہ:

حضرت ابو نعیم رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی کا
آقا: بے خبروں سے ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب دیکھتے وہ صبح کی
پہ پہلے کی طرح سامنے آ جاتا تھا۔ کچھ مدت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کہے۔ اور ذرا میں غصہ کرتے ہوئے کہے۔ وہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

گھر آئے دعوت میں گزارتے تھے (گھر) کھانے کا سامان ساتھ لے
جاتے تھے جب کھا ختم ہو جاتا تو پھر حضرت ابو نعیم رضی اللہ عنہما کے پاس آ
کر سب سامان کھانے کا سامان لے جاتے یہاں تک کہ قرآن آ گیا آپ صلی
اللہ علیہ وسلم صدمہ میں ہی تھے کہ فرشتے نے آ کر کہا ظور (ما بطور) صلی اللہ علیہ
و سلم نے فرمایا کہ میں نے کہا میں چاہا تو نہیں ہوں۔ فرشتے نے (ابو
عاب بن کر) کہے پھر ان کی زور سے دایا کہش بے طاقت ہو گیا پھر پھر کر
کہا ظور اوش نے کہا کہ میں چاہا تو نہیں ہوں۔ اس نے پھر پھر کے کہے
انکی زور سے دایا کہش بے طاقت ہو گیا۔ پھر پھر کر کہا ظور اوش نے کہا
کہ میں چاہا تو نہیں ہوں اس سے تھری بار کہے دایا اور کہا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رواۃن کریمہ دل بہ دل ہر اس کی غرضتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

چاہے چاہے کے اسم سے

بسم سے پہلے اور

یہ پانچ آیتیں (اقرار اسے علم علم تک) قرآن کی سب سے بڑی اور ساری

سے پہلے اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام میں خدا سے دعا کی دعوت کر

دے تھے کہ تم کہہ جریں وہی کہتا ہے کہ ”آپ کو کیا ظور ملا؟“ آپ

نے فرمایا ”ما بطورنی“ اس میں چاہا تو اس کی خبر لی گئی کہ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم کو دردِ دل سے دایا اور بار بار وہی لفظ ”ما بطور“ کہتا آپ وہی ”ما

بطورنی“ کہتے ”ما بطور“ دے دے میری مرید جہنم سے اور سے دیا کہ ”ما بطور“

بسم ”ربکم“ فتح ملنے اپنے رب کے نام کی حرکت اور دعا سے چڑھ۔

مطلب یہ ہے کہ جس صوبہ کے ملازم سے اس وقت تک آپ کی گلیب اور

نالی شان سے تربیت فرمائی جا رہی تھی کہ آپ سے کوئی عہدہ نہ کام لیا

جلا رہا ہے کہ آپ کو خبر میں پہنچا کر ”ما بطورنی“ ہی کے ہر آپ صلی اللہ

علیہ وسلم کی شہیر ہوگی کہ اس کی مراد سے تربیت ہوئی ہے۔ (نور محمد)

آغا زوقی کا واقعہ:

حضرت ابو نعیم رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی کا

آقا: بے خبروں سے ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب دیکھتے وہ صبح کی

پہ پہلے کی طرح سامنے آ جاتا تھا۔ کچھ مدت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کہے۔ اور ذرا میں غصہ کرتے ہوئے کہے۔ وہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کہے۔ اور ذرا میں غصہ کرتے ہوئے کہے۔ وہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کہے۔ اور ذرا میں غصہ کرتے ہوئے کہے۔ وہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کہے۔ اور ذرا میں غصہ کرتے ہوئے کہے۔ وہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible][illegible][illegible]

حضرت جانشینِ رضی اللہ عنہا سے بھی بخلائی و مسلم میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے آخری تہذیبی حلقہ، اذانِ محمدیہ تقریباً پچھتر کروڑ

مذہب کو ایک حد تک چھوڑ کر، جو کچھ رہا ہے اسے آٹھ لڑائی دیا جائے گا۔ چنانچہ آپ کو تین مضمون سامنے آئے۔ ان کو پڑھیں۔

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ اربابِ شیعہ اس کے سامنے کھجی کر کے اور ایک ایک مرد کو ایک تاج دے کر نام لگاتے ہیں اور چند مرد اور عورتیں اس کے طرف سے گزرنے کو چاہتی ہیں کہ انھیں دیکھنے کے لئے باہر نکلے۔

موتی مراد حضرت اعلیٰ علیہ السلام کے ہیں اور وہ اسلام لائے گئے ہیں بلکہ اس آدمی کے لئے
شراب پینے کا گوشت کھانا ہے۔

اگر ایک شخص دینے میں دوسری اہل سنت کی غلطی سے غم کے زاریا کہے شخص شب قدر کی خبر دے گا کہ اسے گوارہ ہو گا۔ اور اس کی قوم کا محبوب ہے۔ شب قدر میں اہل سنت سے کہنا کہ اہل اسلام مستند ہو گئی ہوتی ہے کہ ہر شخص کو حاصل ہوتا ہے۔ یہ بات کی روک تھام اور اس کو حاصل ہونے میں ایسے مستند بات کا جائزہ لیں جس سے اس کی طرف سے شہادت مل جائے۔

حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اگر کسی شخص نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کہہ کر: اَللّٰهُمَّ اِنِّكَ عَفُوٌّ رَحِيْمٌ اَلْعَفْوُ خَالِفَتُ عِلْوٍ و اِقْضَا بِحَسَنٍ حَالٍ کرنے والے ہیں اور دعائی کا پتہ نہ کرے تو یہ دعویٰ لیا گیا کہ یہ دعویٰ قرآن ہے۔ (ترمذی) (احادیث بخاری و مسلم)

تَتَوَكَّلْ عَلَى الْمَلِكِ وَالزُّلُمُ أَكْبَرُ مِنْهُ رَاسُومٌ

اُترے ہیں لڑنے اور ہارنے میں اپنے آپ کے علم سے تھ

100

تبی کے لئے حکم ہے، اور عیسائی (مسیحی) جبریل (جبرائیل) کے ملائکہ ہوں گے اور میں نے ان کے لئے ایک عظیم عقلمند پیدا کر دیا ہے۔ یہ وہی ملائکہ ہیں جو عیسائیوں کے لئے بھی بھیجے گئے ہیں اور ان کے لئے ”روح“ کے ملائکہ ہوں گے۔ خداوند کوئی اور مخلوق نہیں جو اس تمام کتب میں بھیجی گئی ہے اور وہ عیسائی نہیں ہے۔ یہ کتب ایک خاص نازل ہو چکی ہے۔ (تیسری جگہ)

یعنی شبِ قدر میں رب کے علم سے ملانے اور اس آسمان سے نذرین کی طرف اترنے ہیں۔ یہ شبِ قدر کی حریدِ نصیحت ہے یا شبِ قدر کے جزاء میٹھوں سے افضل ہونے کی وجہ ہے۔

المجلس

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شب قدر ہوگی تو میری انہیں ملائکہ کو فرج کے ساتھ آجھرتے ہیں (اس وقت) جو شخص کھڑا یا بیٹھا اللہ کی یاد کرے تو اللہ ہے اس کے لئے دعاۓ رحمت کرتے ہیں۔ (تفسیر طبری)

فوجی حاکمات میں حضرت علیؑ کی ایک خوب اثر فرشتوں کے ذریعے
جائے میں وارد ہوا ہے ان کے گزرتے میں اور ان میں رکتہ حاصل ہونے
میں وارد کیا ہے اس کی قسم میں حضرت کعبہ مبارک حضرت علیؑ کی ایک خوب
خوب بہت طویل و طویل آٹھ وارد کیا ہے جس میں فرشتوں کا سواۓ انہیں سے
حضرت علیؑ کی ایک طویل و طویل آٹھ وارد کیا ہے جس میں فرشتوں کا سواۓ انہیں سے

ایکے کو اہل سے پہنچے کام پر انجام کر دیں کہ چھوڑنا اختیار کیا جاتا ہے کہ نہ
 اللہ کی طرف سے اس پر بھی مصلحت ہو۔ (ابوہادی، ص ۱۰۷)
 حضرت ابوہادی بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حد قرآن کی سب
 سے زیادہ محکم اور جامع آیت ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک دلیل
 یہ حد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو لکھ کر ادا اللہ
 فرمایا ہے یعنی اللہ کو دیکھا اور جانتا۔

موردہ کی فضیلت:

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حد میں ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ بقرہ آیت ۱۷۷ کو نصف قرآن کہا ہے اور
 قُلْ هُوَ لَكُمْ أَقْسَمُ کہ نصف قرآن اور قُلْ لَئِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ الْغَفْوَةُ كَرِهَ الْغُرَافُ
 فرمایا ہے۔ (ابوہادی، ص ۱۰۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پاک کھائی سے آدھے
 چھوڑے کے برابر کھائی چیز خوات کرنا ہے اور اللہ پاک کھائی ہی کو قبول کرتا
 ہے تو اللہ اپنے دامن میں آٹھ سے اس کو لیتا ہے مگر خوات کرنے والے کے
 لیے اس کی اس حقیر خوات کو نہ حاضر ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ چار کے برابر
 ہوتی ہے جیسے تم میں سے بعض لوگ بچھڑے کو پریش کرتے ہیں (حقیر)۔
 حضرت ابوہادی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا کہ تم کوئی چیز بھی حقیر نہ سمجھو خدا تعالیٰ اس کو اپنے بھائی سے
 غفلت رہنے سے غصہ آتا ہے۔ (ابوہادی، ص ۱۰۷)

اعطست کا مسلک:

مذہب کے خلاف اس آیت سے اہل سنت کے مسلک کی تائید ہوتی ہے
 کہ کبر و کما کرنے سے مسلمان بھی ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے بلکہ
 آخر کار جنت میں پہنچا دیے جائیں گے۔ کیونکہ اللہ نے اسے برابر نیک کی
 جزا دینے کا بھی وعدہ کیا ہے اور وعدہ الہی میں خلاف دوزخ یا جنت ہے۔
 ان کی اقامت کیوں کا سرور و شادمانی کی بنیاد ہے تو انہوں نے اس کتاب
 سے ان کی انکار کر مٹا دیا۔ یہاں تک کہ یہ دور چلے گیا کہ کہنے کا نام
 صرف جنت ہے اس لیے خواہ وہ کون سا حق ہو اور طریقہ تو یہ کہ مر جائے اگر
 میں جنت میں ضرور جاؤں گا۔ اس پر اصرار ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے احادیث فرمایاں بھی اس مطلب پر دلالت کرتے ہیں

حضرت انس کی حد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ جو شخص اس کا شوق کرے وہی اسے رات کا فاقہ ہے اور اس کے دل
 میں نہ رہا تو نہ رہا اور اسے وہ دوزخ سے نکل جائے گا۔

جہاں میں ہی کہ حاضر ہو گئے۔ ایک گروہ شریفوں کا کہ ایک دکان والوں کا ایک
 ٹھکانوں کا ایک چاروں کا ایک۔ یہ سب اپنے اپنے ملک سے
 فارغ ہو کر جو ٹھکانے تو چکے وہاں میں ملتی اور چکے دکانی اور چکے اور دوزخ
 کی طرف جا کر تھکے۔ (ابوہادی)

لَيْزُوا أَعْمَالَهُمْ

کہ ان کو کام اپنے چاہیں اس کے عمل سے

اعمال کی تائید دکان میں ہی دکان میں اس کے عمل دکھانے کے لیے یہ حد
 کو ایک طریقہ کی روشنی میں دکانوں کو ایک قسم کی طرف سے حاصل کیا جاتا ہے
 اول کے بعد سے اس کے کلمات جتنی کا چکنا چکنا اور (ابوہادی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور اجزاء اللہ اللہ یعنی مقام
 صاحب سے دائم و دائم و دائم اس لیے ہوئی کہ اس کا اعمال کی سزا دیکھا
 دی جائے۔ مطلب یہ کہ جنت یا دوزخ کے اندر اپنے عقائد پر جا کر
 رہ جائیں۔ (ابوہادی)

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ

ہر جس نے کی ذرہ برابر بھائی کو دیکھ لے گا اسے

وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

اور جس نے کی ذرہ برابر بد دل دیکھ لے گا اسے

حق پر ایک کلمہ اور اس میں کلمہ ہو اس کے ساتھ ساتھ حق تعالیٰ نے ایک
 معادہ ایک عمل کے حقوق پر لکھ رکھے اور بھی انہوں سے نکل جائے اور (ابوہادی)

دور ہر عمل کا بھی حساب ہوگا:

جس شخص کے دل میں ایک ذرہ اور اس میں ہوگا وہ بالآخر جنت سے نکل جائے
 ہو جائے گا۔ کیونکہ اس آیت کے بعد اس کے معنی اس کو اپنی نیک یا بھلی میں
 آخرت میں حاضر ہے۔ اور کوئی نیک اور بد کو دیکھ نہ دیتی تھی ہے
 اس لیے کہ کوئی مومن کوئی نیک اور بد کو دیکھ نہ دیتی تھی۔ یہ حد
 کا کرنے اور نہ میں کہ ایک عمل کی کے دوزخ میں ملتی ان کے دوزخ سے
 کی جو سے کا عدم میں اس لیے آخرت میں اس کی کوئی غیر نیک نہیں۔

وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ اور اس سے دوزخ ہے جس نے
 اپنی بدگئی میں توبہ نہ کر لی ہو۔ کیونکہ توبہ سے انہوں کا حساب ہو اور قرآن اور
 حد میں بھی ہے۔ اور جس سے کہ وہ توبہ نہ کرے وہ دوزخ میں ہے اور چھوڑا ہوا
 جو آخرت میں اس کا توبہ ضرور سامنے آئے گا۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یہ حد علم سے حضرت عائشہ سے روایت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے فرمایا کہ دیکھو

برکوشش کا سوال ہوگا:

حضرت سدا کی مرفوع حدیث ہے کہ قیامت کے دن مومن سے اس کی تمام خوشیوں کی باز پرس کی جائے گی یہاں تک کہ انھوں میں سہولت لگانے کی گنج (درجہ بہت زیادہ)؟

میں امیری کی مرفوع روایت ہے کہ سدا جو غلبہ سے گناہوں کے مطلق باز پرس کرے گا کہ اس کی قصود سے کیا تھا یہ حدیث مرسل ہے۔ (سدا، اہل)۔
سوالات میں صراط پر ہوں گے:

آیت میں کلمہ چار بار ہے کہ سہولت نعم کو دیکھنے کے بعد ہوگا میں کہتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ سہولت نعمت میں صراط پر ہوگا اللہ نے فرمایا: **وَيُخَفِّفُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكُمْ** ان کو کہہ ان سے باز پرس کی جائیگی۔

حضرت ابن جریر رحمہ اللہ صریح روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کہ تم میں صراط ہے جس کی باتیں کے وہب تک اس سے چار اقدار کے مطلق باز پرس نہیں کر لی جائیگی۔

(۱) عمر کو اس کام میں قسم کیا (۲) نعم کو اس کام میں دیا گیا (۳) علم کے مطابق کیا عمل کیا (۴) اہل کہاں سے کہیا اور کہاں لڑنے کیا۔ مسلم حضرت ابی مسعود کی روایت سے ترقی کی اسی امر یہ کہ یہ بھی ان کی حدیث میں ہے۔
باز پرس سے مستثنیٰ لوگ:

قرطبی نے لکھا ہے کہ ان مولیٰ املاک سے وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جن کے مطلق امارت میں آگیا ہے کہ وہ بلا حساب جنت میں جائیں گے حضرت ابی عمر کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کسی میں عاقبت نہیں کہ چار ایتہ روز چھ دیا کہ سے صحابہ نے عرض کیا ہزار آیتہ روز کوں چھ دیکھا ہے فرمایا کیا تم میں سے کوئی (املاک) **أَلَيْسَ كَذَلِكَ** بھی نہیں چھ دیکھا۔ (املاک، اہل، خبر مرسل)

الحمد للہ سورۃ الحجۃ کا ترجمہ ہوئی

سورة العصر

پانچ غراب میں اس کی تلاوت کرے اس کو میری توفیق ہے کی حد
حق پانچ عاقبت ہوگی (ابن جریر)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
سورة عصر کی تلاوت کرنے والوں کی عمریں پانچ ہیں
يَسْحَرُ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
فرما صراط کے نام سے ہے جو میرا امانت دہ ہے
وَالْعَصْرِ
تم ہے صریح

وقت اور نماز عصر کی اہمیت:

عصر کو زمانہ کہتے ہیں جس میں قسم ہے روز کی کہ جس میں انسان کی عمر کی داخل ہے تھیں انھیں کلمات و احادیث کے لیے ایک حصار کر دیا گیا جتنا ہے طہ قسم ہے نماز عصر کے تلاوت کی جہ کا دار باری دنیا میں خاص مشغولیت اور شغلی غفلت سے نہایت غفلت کا وقت ہے (یعنی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ میں ارشاد فرمایا کہ جس کی نماز عصر فوت ہوگی تو کیا اس کا سب گمراہ نہ کیا گیا) یا قسم ہے ہمارے پیغمبر کے زمانہ مبارک کی جس میں رسالت مصلیٰ اور عاقبت کوئی کا نورانی ہادی آپ دہاب کے ساتھ چلا۔ (خبر مرسل)

سورہ عصر کی خاص فضیلت:

حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے وہ شخص اپنے حق کو سدا پاباں میں ملے تھے ان میں نہ تک جانا نہ سے جب تک میں سے ایک دوسرے کے سامنے وہ صحابہ نہ نہ لینے۔ (بخاری)

اور امام غزالی نے فرمایا لوگ صرف اسی صورت میں بڑھ کر لینے تو ہیں

ان کے لیے کافی تھی۔ (ابن کثیر)

زمانہ کی قسم کی حکمت:

زمانہ کی قسم کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جس چیز کی قسم کہاں جائے وہ ایک حقیقت سے ایک حوالہ سے شاید کے قائم مقام ہوتی ہے اور زمانہ انکی چیز ہے کہ اس کی تاریخ اور اس میں احوال کے مزاج و احوال کے بدلے سے واقعات پر نظر کر کے گا تو ضرور اس میں تبدیلی پہنچ جائے گا کہ صرف یہ چار کام ہیں جن میں انسان کی نماز و کامیابی عصر ہے جس نے ان

پھر اس کو اس سے پیش چاہا گیا کہ تاریخ میں کی گواہ ہے۔ (سوانح خلقِ عالم)

إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ خَسِيرٌ

مگر انسان اپنے رب سے بے وفاء ہے

زبردست نقصان:

اس سے بڑھ کر گناہ کیا ہوگا کہ عرفِ عام سے بے اطلاع ہو کر ان کی طرح اس کی خدمت کا اس اعلیٰ مرتبہ پر عرض کیجئے جس مقام پر ہم آج پہنچا ہوا ہے۔ اگر اس مردمان میں کوئی ایسا کام نہ کر لیا جس سے یہ عزم نہ اٹھائے کہ جانے بھگا چکا ہو اور غیر عقلی تاریخ کی کڑی پیمائش کے لیے کام نہ کرے جس سے تو بے شمار ہونے والی ایسی باتیں جاری نہ ہوں جو ہمارے عقائد اور اخلاقی زندگی کے ماضیات پر غور کرو تو بالیٰ غور و فکر سے ثابت ہو جائے گا کہ ان لوگوں نے اب ہم جن سے کام نہ لیا اور عقلیت سے بے پرواہی کر رکھی تھی ان لوگوں میں اہم گروہ یہ ہے، آخر اگر کسی طرح ناکام و نامراد ملک چاہو یہ یاد ہو کر ہے۔ انہی کو بچے کی خدمت کی قدر دیکھنے سے اور عروج کے حالات کو اپنی فطرت و شجرت سے اجاہد میں نہ گوارا ہے۔ جو عاقبت افسوسناک و دھواں دار آتش میں عقل و کمال کی گرم بازاری کے جس خصوصاً اگر اس بابہ اوقات میں میں آتش دہاں لائی، انہی کو غور و غفلت سے دیکھا کرو کہ اس بابہ اوقات میں میں انسان میں گمراہ دیکھو گے کہ وہ کھو کر اس سے بڑھ کر کوئی کے لیے کوئی خسارہ نہیں ہو سکتا جس غفلتِ غیب اور اچھل سہرائی وہی ہیں جس طرفائی کو باطن اور ناکارہ زندگی کو کام نہ جاننے کے لیے جہاد چھوڑتے ہیں اور بہتر اوقات اور موقع کو قیامت تک کر کب سہولت اور تحصیل کمال کی کوشش میں مگرم رہتے ہیں اور یہ وہی ملک ہیں جن کا ذکر آگے ”

لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرْبِ حَتَّى تَعْلَمُوا نَفْسُكُمْ تَعْلَمُونَ“ (سورۃ انف)

ایک حد تک عرفان سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مَنْ عَمِلَ فَعَلُهُ نَفْسُهُ فَعَلَهُ نَفْسُهُ“ (ابو ذر غفیلہ) یعنی ہر شخص جب کچھ کرتا ہے وہی کچھ اپنی نفس پر عمل کر رہا ہے نہ کہ کوئی دوسرا۔ یہی کلمہ اس وقت بھی کہ کوئی دوسرا نہ کر رہا ہے۔ (سوانح خلقِ عالم) غرض کہ اس سے اصل یہی فاضل ہے جو ہمارے انسان دینی جان بھاری کی طرف اپنا تامل لینے کا سامں میں رہا کرتا ہے جو آخرت میں اس کے لیے باطل سودا دھند ہوں گے جس لیے انسان بے تکلفانے میں ہے۔ (ابو عمرو)

لَا الذِّكْرَ لَمْ يَأْتِ وَالْحَبْلُ ضَلِيلٌ

مگر ذکر نہیں آیا اور تار بے تار

وَتَوَصَّوْا بِالْحَقِّ

اور تم میں دیکھو کہ حق سے چسپاں کی

وَتَوَصَّوْا بِالصَّبْرِ

اور تم میں دیکھو کہ صبر سے چسپاں کی

نقصان سے بچنے کی تدبیر:

یعنی انہی کو خدا سے بچنے کے لیے چار باتوں کی ضرورت ہے اول خدا رسول پر ایمان لائے ایمان کی پابندی اور بعد میں یہ لوازم ہے عقلیت پسندی و آخرت سے پرہیزگاری، دیکھو دوسرے اس عقیدے کا اثر عقل و ادراک کیلئے محدود ہے بلکہ تاریخ میں ظاہر ہو رہا اس کی کئی زندگی اس کے ایمان عقل کا آئینہ ہو جس سے عقل اپنی انفرادی صلاح و افکار پر حق امت نہ کرے بلکہ حق امت کے اعلیٰ حکام کو عقلی نظر دیکھو جب دو مسلمان میں ایک دوسرے کا بے قول عقل سے بچے اور دوسرے میں عقل پر اختیار کرنے کی تاکید کرتے۔ یہی چارے جو ایک کو دوسرے کی بصیرت و بصیرت دے کہ حق کے سوا حق میں اور عقلی دینی اصول کے راست میں جس قدر عقول اور وہم و فتنہ ہیں، باطل میں ہرگز حق کرنا نہ ہو، ہر جہاد سے عقل کریں ہرگز عدم تنگی کے راست سے ڈگمگانے نہ پائے۔ جو عقلی قسمت صورت میں چارہ صاف کے ساتھ ہونگے اور خود کمال و وسوسہ کی تکمیل کرینگے جن کا ہم صفا و ہر پر زعم و پادار دیکھو جو ہر کار چھوڑ کر پائے جائینگے اور ہر باقیات معاملات و مشاغل کے ترک و جہاد ہے جس کے فی اہمیت پر چھوٹی ہی صورت دیکھو دینی حکمت کا خلاصہ ہے لام شاہان کے لیے فرمایا کہ اگر قرآن میں سے صرف ایک ایک صورت نال کر دی جائے تو لا بھوار خدا کی کج بابت کے لیے کافی تھی جو زبانِ ملک میں جب دو مسلمان آپس میں ملنے تھے چاہوئے سے پہلے ایک دوسرے کو یہ صورت چاہا کرتے تھے۔ (تفسیر خازن) قرآن وحدیث میں ہر بات پر اپنی اپنی خدمت کے مطابق امر یا نہی اور نئی اس کی انگور فرض کیا گیا ہے اس سوا میں عام مسلمان ہر بہت سے خواص تک غفلت میں چلا جی لوگوں کر کے ان کا فی کچھ بیٹھے ہیں اور وہ چال بکھری کرتے رہیں اس کی گنجائش کرتے غفلت ہی ہم سب کو آج تک کی پابندی میں کی تھی حکم لائے۔ (سوانح خلقِ عالم)

مہر کا معنی:

مہر سے مراد مطلق مہر ہے، خواہ لگا ہوا صواب یا مہر ہو یا بری باتوں کا زک۔

پڑھا جائے:

ابراہیم کا قول مردی ہے کہ جب انسان بہت بڑھاوا چاہتا ہے تو اس کا نقصان ہو جاتا ہے، اعمال صالح نہیں کر سکتا۔ اور اگر سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور وہ بچے کو گھٹ چاہتا ہے آگے اعمال کی ترقی نہیں کر سکتا۔ پس مومن بڑھاوا ہونے کے بعد بھی گھٹانے میں نہیں رہتا اس کے بارے میں ہی اعمال صاف لکھے جاتے ہیں جو وصفت اور جوانی کے زمانے میں کیا کرتا تھا۔

برائی کو روکو:

اسی طرح خودی کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کے سامنے کوئی برائے شریعتی عمل آئے تو اس کا ہنہ چھوڑ کر اس کی توبہ سے بدل دے۔ اگر اس کی حالت نہ ہو تو زبان سے اس کے اتنی بھی طاعت نہ ہو تو اپنے دل میں اس سے نفرت کر کے ہر روز بیست مرتبہ تیرے انہی کا ہے (ردالم)

عوام کی بد عملی:

بنو نے شرح احمد میں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ غلام کی بد عملی کا خطاب عوام پر نہیں کرتا لیکن جب عوام کوئی برائی کام اپنے سامنے ہوتا دیکھتے ہیں اور بار بار دہر کر کے اس کی طاعت دیکھنے کے لئے دیکھ دے تو اس وقت اللہ عوام غلام سب کو ملحق خطاب دیتا ہے، حضرت عمر بن عبد اللہ کی طرف سے روایت ہے کہ اگر اللہ اور ان کے بعد نے کبھی بد عملی کی ہے۔

عمومی دہاں:

ابو داؤد نے حضرت ابو کریم رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے جس میں قوم کے درمیان کچھ کہے جاتے ہیں اور وہ دہرائے کی طاعت بھی دیکھتے ہوں مگر نہ دیکھتے تو غلام بن کر تقریباً ہی پر عمومی دہاں آئے گا۔ (مہر حقیری)

سورة الحمزة

جس نے طوط میں اس کی تلاوت کی وہ مال کو بیخ کرے گا۔ اور

لیکے گا سونے پر لکھی کرے گا۔ (ابن جریر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورہ حمزہ میں مال ہوئی تو اس کی تلاوت بھی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرمایا اللہ کے نام سے ہے بعد حمد و ثناء کا یہ ہے

وَلِئَلَّا یَكُنْ عُقْرًا زُرَّةً

تو ایسا نہ ہو کہ نہ ہو نہ اسے بچہ پشیمان لے گا

عجب گہرا آدمی:

یعنی اپنی قبر میں لکھ کر وہ دل کو تھیر کر رکھنے دیتا اور اس کے دماغی باغیر

دماغی صواب چکا رہتا ہے۔ (مہر حقیری)

حافظ ابن کثیر نے فرمایا حمزہ وہ جگہ کی زبان سے برائی کرے۔ اور حمزہ وہ جو فعل کے بارے میں کسی کی دل آزاری کرے۔

نجات کا راستہ:

حضرت حاکم بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضرت نجات کا راستہ کیا ہے فرمایا اپنی زبان کو توبہ میں دیکھ جتنی ہر برائی بات زبان سے نہ کہ اور گھر میں چھوڑا دے گا تو وہیں پر ہوا کرے۔

نہایت کیا ہے:

ابن ابی حاتم میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جانتے بھی ہو کہ نصیحت کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے لہذا کسی شخص کا اپنے بھائی کی بات کا ذکر کرتا۔ جہاں کو جی معلوم ہوتی ہو۔ کسی نے اس پر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ باعد اس میں ہوتا کیا پھر بھی نصیحت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ایسی کا نام نصیحت ہے اور اگر کسی بات یا صواب لگاؤ۔ جہاں میں نہیں تو پھر یہاں ہے۔ (جامع ترمذی و دارم کی مسند، جامع طبرانی)

مطہم ہوا نہیں ہے کیونکہ کسی جاندار کا بھی یہ خیال نہیں رہا کہ وہ کسی شخص سے مرے گا۔ بلکہ بطور کامیابی شخص کی مال سے محبت طواری میں ہوتی ہے جو موت سے بے غفلت رہنے کا حکم دیتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ کا یہ حکم بطور حقیقت نہیں ہے کہ حقیقت میں ہم وہی زندگی بھلا کر دے اور اسی جاندار کو اصل صحیح ہے جس سے وہی زندگی حاصل نہیں ہوتی۔

انجمن علمی

[illegible]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند غلوں سے منع فرمایا کہ اگر کوئی آدمی اپنے آپ کو خدا کے برابر سمجھے تو اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دے گا۔

كَلَّا لِيُبَذَّلَ فِي الْعِطَةِ

کلی قسمی، جو کچھ چاہے گا اسے دے دے گا۔

[illegible]

یعنی یہ خیال غلط تھا ہے۔ بل کہ قبر تک بھی ساتھ نہ چلا آئے تو کیا کام آتا؟ سب دولتیں جو جی میں تھیں، وہاں چھوڑ گئے اور اس پر بخت کو اتھ کر دیا۔
 (عمر حلی)

عظیم: تو اس کا شکوہ کر دیا۔ عظیم کے اعمام جو اقبال پڑے گی۔ عظیم کی آگ اس کا توڑ خزاں دے گی۔ اس وجہ سے اس کا نام عظیمہ ہوا۔ یعنی اس کا عظیمہ کے اعمام پر چڑھنا جاتا ہے۔ (تخیر طری)

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَطْمَةُ

July 2000

قَالَ اللَّهُ تَبَاطُؤًا

Country	1980	1985	1990	1995	2000	2005	2010	2015	2020
Japan	12.5	13.5	14.5	15.5	16.5	17.5	18.5	19.5	20.5
Germany	11.5	12.5	13.5	14.5	15.5	16.5	17.5	18.5	19.5
France	10.5	11.5	12.5	13.5	14.5	15.5	16.5	17.5	18.5
Italy	9.5	10.5	11.5	12.5	13.5	14.5	15.5	16.5	17.5
Spain	8.5	9.5	10.5	11.5	12.5	13.5	14.5	15.5	16.5
United Kingdom	7.5	8.5	9.5	10.5	11.5	12.5	13.5	14.5	15.5
United States	6.5	7.5	8.5	9.5	10.5	11.5	12.5	13.5	14.5
Canada	5.5	6.5	7.5	8.5	9.5	10.5	11.5	12.5	13.5
Australia	4.5	5.5	6.5	7.5	8.5	9.5	10.5	11.5	12.5
Sweden	3.5	4.5	5.5	6.5	7.5	8.5	9.5	10.5	11.5
Netherlands	2.5	3.5	4.5	5.5	6.5	7.5	8.5	9.5	10.5
Belgium	1.5	2.5	3.5	4.5	5.5	6.5	7.5	8.5	9.5
Portugal	1.0	1.5	2.0	2.5	3.0	3.5	4.0	4.5	5.0
Greece	0.5	1.0	1.5	2.0	2.5	3.0	3.5	4.0	4.5
Spain	0.5	1.0	1.5	2.0	2.5	3.0	3.5	4.0	4.5
Italy	0.5	1.0	1.5	2.0	2.5	3.0	3.5	4.0	4.5
France	0.5	1.0	1.5	2.0	2.5	3.0	3.5	4.0	4.5
Germany	0.5	1.0	1.5	2.0	2.5	3.0	3.5	4.0	4.5
Japan	0.5	1.0	1.5	2.0	2.5	3.0	3.5	4.0	4.5

الَّتِي تَطْلُبُ عَلَى الْفَقْدِ ۝

01/06/2014

هجرة ام ليرة الى:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمسرا اور لہو ہواؤں سے حق ہیں۔
 محبوب ہیں اور خود گم۔ پھر وہ لوگ ہیں جو چٹیاں کھاتے پھرتے ہیں
 اور خوشی پھوٹ پھوٹتے ہیں، اور یہاں تو ان کوں کے محبوب کے حکم کا
 سامنے ہیں۔ حق تعالیٰ نے کہا: قلم فزاد اور درویش بگاڑے گا۔

میں کہتا ہوں کہ اصل طاقت میں حضور کا مافی ہے تو انہیں اور ہمیں واحد یہ
 میں ہے اللہ ہی انہیں تعویذ دے گا من ہزارات الشیطان۔ اُن کی شیطانی
 کھانکے سے چری کی پتلیوں کا گھول اور لکھو اور کا مافی ہے طاقت دہری کی استعمال میں
 انہیں کامیاب کر دے گا میں سے انہوں کی آرزو کی گھست اور انہیں ہلکے کر دے گا۔

100

حضرت امین صہبی رحمہ اللہ نے کہا کہ ہم بار بار اسے کہتے تھے کہ وہی لکھ کر عہدۃ العزۃ کا نذرانہ علی بن خلف کے پاس میں جہان علی حاتم نے اس کے دشمنوں میں سے ایک شخص کے حوالے میں کیا کہ اسے جہان علی سے ہمہ جہت سے کٹ کر میں اس کا نذرانہ جہان علی سے دے لیے جہان علی کے حوالے میں کیا ہے کہ یہی علی بن خلف کی ہے وہی اصل علی بن خلف کے حکم کو یہ جہان علی کے حکم کے ساتھ کچھ اختلاف کے باوجود میں اسے جہان علی سے کٹا رہا (امین صہبی)

الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ

↑ ↓ ↶ ↷ ↺ ↻ ↸ ↹ ↻ ↺ ↻ ↺

تعلیم، تعلیم، تعلیم! اور یہ جو کل کا فائدہ بھگتا اور بھگتا رہا ہے جس کو
 دے دے تو اس کے ہر طرف سے سہارا اور مدد ملے گی کہ اس کو دیکھتا ہے کہ
 کوئی چیز نہیں ہے تو اسے دے دے کہ اس کو دے دے کہ اس کو دے دے کہ اس کو
 دیکھا ہو کہ اس کو دے دے کہ اس کو دے دے کہ اس کو دے دے کہ اس کو
 دے دے کہ اس کو دے دے کہ اس کو دے دے کہ اس کو دے دے کہ اس کو

يُحْسِبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ﴿٦٠﴾

تاریخ: ۱۳۹۸/۰۵/۰۵

المؤلفون

بھئی اس کے برعکس سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ بالکل اسی سے جدا ہو گا بلکہ یہ بھی اس کو کتا ہے اور اسی سے جدا ہو گا (تیسری جلد)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 کو بیشمار کلمے کا ساتھ دے کر جو دعا گوئی میں سرسبز کر اس کا کمال
 سے کہہ کر اس کے سے جانے کہ دعا دعا کی میں سرسبز کر اس کا کمال

اللہ کی سزا لگائی ہوئی آگ:

اس وجہ سے کیا گیا ہے کہ خطاب کا وہ دم مطلق ہو جائے۔ کیونکہ وہ پہلی آگ جس کو جلائی ہے تو دل تک پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک کر دیتی ہے۔ بخلاف آتش جہنم کے اور دل تک پہنچنے کے بعد ہی ہلاک نہیں کرتے۔ یہ سوشل کا خطاب ہمیشہ ہوتا ہے گا۔ دل کو ڈر کرنے کی وجہ سے کہ سارے دہان میں اس سب سے زیادہ عظیم اور اعلیٰ ہے۔ وہ یہ ہے کہ خدا کا حکم اس کو اور بے مثال کا کہ یہ غضب ہی ہے۔ اور یہی آتش جہنم کی آگ ہے۔ (تفسیر مہربانی)

إِنَّمَا عَلَيْكُمْ فُؤَادُكُمْ

اِن کا دل جس میں سوار ہے

تفصیل: کوئی راستہ نہ ہے گا:

یعنی خدا کو دل میں ڈال کر دلائے بندہ کر دے جائے گا۔ کوئی راستہ تفصیل نہ رہا۔ ہمیشہ اس میں پڑے رہتے رہتے۔ (تفسیر مہربانی)

سوال: ہو سکتا تھا کہ دوزخ دوزار سے کیوں نہیں نکلیں گے اور کون نہ ہلاک نہیں گے۔

اس سوال کے جواب میں اوپر فرمایا دوزخ کو پڑے بندہ کو ہی موصود کا ترجمہ مطلوب ہے۔ ان مردوں نے غلطی کی تھی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت اس طرح اس کی ہے اور حدیث البیہقی نے وہ روایت نہ کر دیا۔

لو ہے کے صندوق:

ان جریرہ دین الی حاتم دین الی اللہ یا انتہی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ جب دوزخ کے اندر صرف دوزخی دوزخی رہ جائیں تو ان کو ہے کے صندوق میں بند کر دیا جائے گا۔ اور صندوق میں لوہے کی کھلی ٹھوک دی جائے گی اور پھر ان صندوقوں کو دوسرے آگنی صندوق میں بند کر کے قلم کی تہہ میں پھینک دیا جائے گا۔ اور کوئی دوسرے کے خطاب کو نہ کہے گا۔ اور قلم اور تہہ کے حضرت سید بن طلحہ کی روایت سے بھی یہ حدیث نقل کی ہے۔ (تفسیر مہربانی)

فِي عَمَلٍ مُّندَجِدَةٍ

جس کے صندوق میں

لیے لیے صندوق:

یعنی آگ کے ٹھیلے لیے لیے صندوق کی مانند بند ہو گئے۔ یا یہ کہ دوزخیوں کے لیے صندوق کے اندر کہ غلب ہو کر دیا جائے گا کہ جلتے جلتے اور

یعنی دوزخ سے آگ بندوں کی نہیں بلکہ دل لگائی ہوئی ہے اس کی کیفیت کہ وہ نہ چاہو ہوئی کھارہ ہے اور کون ہلاک کرتی ہے جس دل میں ایمان ہوتا ہے جس میں کفر ہو جاتا ہے اس کی سزا یہ ہے کہ قتل کیا جائے گا۔ خواہ کہ چنگی۔ کیا ایک طرح دل سے شروع ہو کر جھوس میں سمیت کر گئی ہو۔ یہ جو کہ غضب دہان جھوس کی طرح جھوس کے اس پر بھی لازم مرنے و پانچنے والی آگ کہ کچا کاش موت آ کر اس خدایہ کا قتل کر دے۔ لیکن یہ آندہ چلی نہ ہوگی۔ خدا کا ظہر و من و مہر و وجہ اللہ (تفسیر مہربانی)

تفصیل: عَمَلٍ مُّندَجِدَةٍ۔ یعنی یہ قلم کی آگ اور دل تک پہنچ جائے گی۔ یا تو برا آگ کا خاصہ یہ ہے کہ جو جی اس میں پڑے سبھی کے اجزا اور اجزائی ہے۔ نہ ہی کسی اس میں آگ پڑے گا۔ اس کے سارے اعضاء کے ساتھ ہی کسی میں جائے گا۔ یہاں جہنم کی آگ کی یہ خصوصیت اس لیے ذکر کی گئی ہے کہ دنیا کی آگ جب انسان کے بدن کو لگتی ہے۔ تو اس کے دل تک پہنچنے سے پہلے ہی موت واقع ہو جاتی ہے بخلاف جہنم کے اس میں موت تو آتی نہیں تو دل تک آگ کا پہنچنا بہت حیات ہوتا ہے اور دل کے جھٹکے کی ابتدا الہی زندگی میں انسان جھوس کرتا ہے۔ (سید شاہ)

فَاَنْظُرْ عَلٰی مَا لَكَ مِنَ الْاَمْرِ جُزْءًا۔ آگ ہے اندر کی طرف داری بہت داری عظمت کو تو بر کر رہی ہے کیونکہ اس سے اندر کے قتل کا تصور ہوتا ہے۔ عورت باطن صفا۔ اندر کی تمام صفات کو صفا ہو جاتی ہیں یا عداوت کمال کی اس چلی ہی پہنچتی ہوئی ہیں۔ کہ اس کا اندازہ دوزخ کو ہو سکتا ہے اس سے زیادہ تصور نہیں ہے۔

مطلب یہ کہ سارا اندازہ اس کو کلا کر دے گا۔ اور انہیں اور خدا کی عبادت کو کوئی نہیں۔ جہنم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم برائی تک آگ ہے۔ اگر کوئی گئی یہاں تک کہ سر آگ ہو گئی۔ پھر دوزخ برائی تک اگر کاتے کے بعد مطلب ہو گئی پھر دوزخ برائی تک اگر کوئی گئی تو وہ دوزخ کی آگ ہو گیا۔ (تفسیر مہربانی)

یہ بار کا چلنا:

یہ سارا کہانی سے خدا کی عبادت کا قول نقل کیا ہے کہ دل اندر مل دے۔ ملیں گے لڑیں گے کہ دوزخ میں کواں لگے یہ تک کہ جب دل تک پہنچے گا تو کہ جائے گی۔ پھر وہ آگ دوزخ میں آجائے گا۔ جیسا پہلے تھا۔ پھر آگ اس کو لے گی اور دل تک پہنچے گی۔ جیسا کہ اس کی ہوئی ہے۔ کی۔ لَظْمَةُ النَّفْسِ بِهَا۔ لَظْمَةُ عَمَلٍ مُّندَجِدَةٍ۔ کا کہی مطلب ہے کہ اس کو بھی کہی کہی کہی۔

دل کے ذکر کی اور جود:

میں کہتا ہوں کہ دل کا ایک جگہ کہ اس جگہ چند جود کے وقت کیا گیا ہے

قدیر میں سفیدوں پانچ حصوں کو ایک باغیچے سے نکھارنا سختی ملے

اَللّٰهُ يَجْعَلْ لِّكُلِّ دُفْعَةٍ تَضْلِيلًا ۝

کہا کہ تم کو دیا تو اس کا دھوکہ ۵

پانچ والوں کی تدبیر غلط ہوگئی:

یعنی وہ لوگ چاہتے تھے کہ ان کا کھانا کھانا اور کپڑا کپڑا معوی کیا جائے۔

یہ نہ تھا۔ بلکہ اللہ نے ان کے سب داؤچ نکال دیے اور ان کو دھوکہ دیا اور ان کو

کبھی چابی نہ دی تھی اور وہی چابی ہوا کہ ان کو دھوکہ دیا۔ (عمر بنی)

وَ اَرْسَلْ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبْلِلًا ۝

اور بھیجے ان پر ابلنے والے چوہے اور کھجوریں اور

تَرْفِيهِمْ بِمِجَارٍ قَيْنٍ سَعِيْلٍ ۝

پہنچنے والے تین پر چوہوں اور کھجور کی

تدبیر۔ "اصحاب قریظ" کا تھوڑا حصہ ہے کہ پادشاہ "عیسائی" کی طرف سے

"میں" میں ایک عالم کو "میں" میں بھیجا تھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ اب سب

کافی کرتے ہیں۔ یہ تو ان کا دھوکہ تھا۔ ان کو یہ بھی پتا نہیں تھا کہ یہ سب

اپنے مذہب پرستی کے نام پر ایک دوسرے کو ہتھیار بناتے ہیں۔

مصر کے غفلت اور امتداد کا نتیجہ ہے کہ ان کی طرف ایک ایسی

مادہ کھانا ہوا کہ اس ملک و مروجہ کبھی کی طرف آئے تھے۔ یہ تو ان کا

پہلے چاہا تھا۔ "میں" میں (جو کہ ان کا دشمن ہے) اپنے معوی کبھی

نہ ہوا کہ وہ سب مل کر ان کو یہ طرح کیا اس پر ایک اور حیرت ہوئے

عرب کو جو اس قریظ کو سب اس کی اطلاع ہوئی تھی۔ ان کے کسی نے

نہیں کیا کہ ان پر غلامی اور اس میں کہتے ہیں کہ اس عرب نے ان کو

تھی اس سے ان کی حالت میں ایک "اور" نے ان کو کھانا کھانا شرف پر

کئی کوئی بہت سا کھانا اور ان کی اس ادا سے ان کو کھانا کھانا کھانا

اور ان میں سب کے جس قریظ نے اس صحت کی اسے دیا اور مطلب کی حضرت

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

اور ان میں چھوٹی چھوٹی کھجوریں تھیں جن کی طرف عرب نے ان کے

لوگوں کی طرف سے دھوکہ دیا۔ ان کے خدا کی قدرت سے وہ کھجوریں

بندوں کی کوئی سے دھوکہ نہ کر سکی تھیں۔ جس کے نتیجے میں ایک طرف سے

دوسری طرف سے ان کی دھوکہ دیا۔ ان کی دھوکہ دیا۔ ان کی دھوکہ دیا۔

یہ تو ان کا دھوکہ تھا۔ ان کو یہ بھی پتا نہیں تھا کہ یہ سب

اپنے مذہب پرستی کے نام پر ایک دوسرے کو ہتھیار بناتے ہیں۔

مصر کے غفلت اور امتداد کا نتیجہ ہے کہ ان کی طرف ایک ایسی

مادہ کھانا ہوا کہ اس ملک و مروجہ کبھی کی طرف آئے تھے۔ یہ تو ان کا

پہلے چاہا تھا۔ "میں" میں (جو کہ ان کا دشمن ہے) اپنے معوی کبھی

نہ ہوا کہ وہ سب مل کر ان کو یہ طرح کیا اس پر ایک اور حیرت ہوئے

عرب کو جو اس قریظ کو سب اس کی اطلاع ہوئی تھی۔ ان کے کسی نے

نہیں کیا کہ ان پر غلامی اور اس میں کہتے ہیں کہ اس عرب نے ان کو

تھی اس سے ان کی حالت میں ایک "اور" نے ان کو کھانا کھانا شرف پر

کئی کوئی بہت سا کھانا اور ان کی اس ادا سے ان کو کھانا کھانا

اور ان میں سب کے جس قریظ نے اس صحت کی اسے دیا اور مطلب کی حضرت

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

میں ان میں علم کے دیا اور اس مطلب ان چاہتے قریظ کے سرور اور کھانا

دروائی کا تصور EFT ہے۔ جس طرف سے اس کا گذر EFT ہے اور کوئی مونا دریا
کا تصور سامنے ہے یا چاہے تو وہاں کا کھانا لیتے ہے مگر اس کو کوئی کھانا نہیں سکتا وہ سب
برعکس ہے کوئی اس پر غائب نہیں۔

1000

[illegible]

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس معاملہ میں قریش کے تابع ہیں ان میں سے مسلمان (قریشی) مسلمانوں کے برابر ہیں، سے کافر (قریشی) کافروں کے (کے) (مختلف ہیں)۔

حضرت ہمارے عقائد کی طرف سے نہایت سچے کہ وہ کہ فیروز پور (پہلی) کی
وہ سچے کہ ان کے عقائد کے ساتھ ہیں۔ (اساتذہ)

میں کیا کہیں کہ حدیث میں استحصاء قریش کی بات کی طرف اشارہ ہے
 کیا ہے؟ کہ اگر مقرر ہے کہ صحابہ اور اہل بیت قریش ہی میں ہوئے۔ اور
 دوسری حدیث سے مراد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث قریش
 میں ہوئی تو سب سے اہل ایمان اور احکام کے مختلف قریش ہی ہوئے اہل
 کہان کے جو بھی مختلف قرار دے۔

[illegible]

1000

حضرت اسی امر پر غصہ ہو کر فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں میں سے دس لاکھ دوا ڈالیں گے یا ایران میں دیکھا کہ (میں علیہ)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو کچھ قرآن مجید میں لکھا ہے اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

طریقہ کے لحاظ سے یہ چاروں ایک ہی ہیں۔ اگرچہ ہر ایک کے اپنے خاص طریقے ہیں۔ لیکن ان کے آپس سے کوئی چورہ کو ترک نہیں کرتے۔ ہر ایک کے اپنے خاص طریقے ہیں۔ لیکن ان کے آپس سے کوئی چورہ کو ترک نہیں کرتے۔ ہر ایک کے اپنے خاص طریقے ہیں۔ لیکن ان کے آپس سے کوئی چورہ کو ترک نہیں کرتے۔

تفصیل کے ساتھ

حضرت ابن عباسؓ فرمایا کہ کھانے پانے کا واسطہ اور تکلیف میں ملے۔ یہاں تک کہ وہ داخل غلطی و غم کے کھانہ پانے سے قائل ہو جائے۔ اور وہاں کہ وہ دوسرے شخص سے چارہ کا کام کریں۔ جبکہ خاتم غلطی تک نہ گئی کہ نہانے میں وہاں اور بھی گرم کھانے پر وہاں کے تہہ میں اس طرف تھوڑی سی سڑک کرتے اور مصالحے حاصل کرتے تھے۔ اور چونکہ یہ لوگ روحانہ کے کام ہونے کی حیثیت سے تمام عرب میں مقیم تھے اور کرم مانے جاتے تھے جو بہت سی دولت کے بیخاطر سے بھی غلطوار تھے۔ اور چونکہ انہیں ان کے سردار مانے جاتے تھے ان کا طریقہ یہ تھا کہ انہیں چارہ میں جو مصالحے حاصل ہوتے ان کو قائل کہ اگر فرقہ سب میں ختم کر دیتے یہاں تک کہ ان کا فرقہ بھی ان لوگوں کے برابر کھانا پاتا تھا۔

شخص کے قول اور نصیحت کا آئینہ و عکاس:

ابو الحسن قزوینی نے فرمایا کہ جس شخص کو کسی دشمن یا دوست کسی صحبت کا
تعلیق ہو۔ اس کے لیے اپنے اپنے فرائض کا پورا کرنا ہوتا ہے۔ اس کو امام
مبارکی نے نقل کر کے فرمایا کہ چار اصول اور حربے ہیں حضرت کا فاضل بار
مبارکی نے اپنی کتاب تعمیر مغربی میں اس کو نقل کر کے فرمایا کہ مجھے میرے شیخ
حضرت مرزا مظہر جان جانا نے خطوط و مکتوبات میں اس کو پڑھنے کا
تعمیل دیا۔ فرمایا کہ ہر روز صحبت کے دلخ کرنے کے لیے اس کی قراءت
حرب ہے حضرت کا فاضل صاحب موصوفہ فرماتے ہیں کہ میں نے بار بار اس کا

مکمل

مطلب یہ ہے کہ ان پر ان کی بے شمار نعمتیں ہیں مگر وہ نعمتوں کی وجہ سے غم و اندھن میں کہہ رہے ہیں کہ ہم ان کی نعمت کی وجہ سے غم و اندھن میں کہہ رہے ہیں۔

www.elsevier.com/locate/jmb

حضرت محمد ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن کی تفسیر پوچھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قرآن ایک مہم جو

جو اس صبح کے متعلق لانا میں جہاد ہے، تو وہ صبح کے متعلق اس وقت کی طرف منسوب ہے کہ جس میں اس کے متعلق ایسی کئی باتیں فرمائی گئی ہیں کہ وہ اسے منکر (مناکر) قرار

$$(\mathcal{M}_1, \mathcal{M}_2) \rightarrow (\mathcal{M}_1, \mathcal{M}_2)$$

یعنی اپنے تمام کھانا کھاتا، دھو دھو کر اپنے اس کے شراب میں ملا کر چھوڑ دینے کے لئے شراب کی ہر قسم کو سوڑا ہے۔ وہاں سے وہاں سے اور دھو دھو کر اس کے ہر صرغہ کو ملا کر شراب بن کر کھاتا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اصل سے عورت ہے۔ ملا کر قائم رہا (نہ نہ کرنا) مطلب یہ ہے کہ عورتوں کے ہر عقل کو اب کے لئے ملا کر چھوڑ دیں۔ لوگوں کی طرف سے ملا کر چھوڑ دینا کہہ لئے چاہتے ہیں۔ دھو دھو کر دے ہیں۔ دھو دھو کر دے کے لئے دھو دھو کر دے ہیں۔

[illegible]

إِنَّ شَانِكَ هُوَ الْأَبْرَارُ

2017年12月15日

حضور علیؑ علیہ السلام کے دشمن بے نام و نشان ہوئے:

بعض علماء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہتے تھے کہ اس شخص کے کوئی بڑا شخص نہیں آسکتا کیونکہ اس کا نام ہے چچے کوں نام چچا ایسے شخص کو ان کے کلمات میں "سہو" کہتے تھے "سہو" اصل میں دم کے جانور کو کہتے ہیں جس کے چچے کوئی نام لینے والا نہ ہے گو اس کی دم کوئی کی قرآن نے لایا کہ میں اس شخص کو کٹ کر خیر کیا جاتا ہے قرآن اے ابراہیم! آپ کو ایک سہو دیاں کرے "سے" "لغز" کہام سے آپ کی کلمات ہے حقیقت میں "لغز" وہ ہے جو لوگوں مقدس و متبرک الٰہی سے بعض اور مخلوق عدوت رکھے اور آپ چچے کوئی کر خیر اور ابراہیم تک نہ چھوڑے۔ آج ہمارے ممبروں کی کے بعد حاضر و غاib حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد سے اپنی پی جی اور نواسی پی ذری

خمس سے ظاہر ہے کہ ایسے قرآن میں دوسری جگہ بھی لڑا اور قربانی کا ذکر ہوتا تھا تو یہ ہے۔

فأمره صلى الله عليه وسلم أن يتركوا ما كانوا يعملون من هذه العبادات

وَأَعْرِضْ لَهُ أَفْئِدَةً لِّغُلَامَتِهِ إِنَّكَ لَأَرْكَبُ الْقِسْفِينَ وَاعْبُدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (صافات)

(مصحف) کھڑی روایات میں "وَأَعْرِضْ" کے معنی یہ ہیں کہ اچھٹے کے آنے ہیں۔ مگر یہی جتنے سے میرا روایات میں کام کیا ہے وہ صرف تیس قول کو دلی ہے کہ "مصحف" کے معنی قرآن کرنے کے ہیں۔ گو اس میں مفسرین پر تحریر میں دلی کہ وہ قرآن اور قرآنی باتوں کے لیے کرتے تھے مسلمانوں کو کام دھن دھن دھ دھ کے لیے کرتے تھے ہیں۔ (مصحف دلی)

حضرت سیدنا حضرت علیؓ کی بیوی کی سہارا کیا:

[illegible]

100

لہذا یہ جانی اور جسٹس جانی ہم دونوں میں سب سے بڑی مہارت ہے اور قرآنی
 جلی مہارتوں میں اس خاص مقام پر خاص امتیاز اور اہمیت رکھتی ہے کہ اللہ کے نام پر
 قرآنی کتابت چھٹی کے شمار کے خلاف ایک جہاد بھی ہے کیونکہ اس کی
 قرآن پڑھنے والوں کے نام پر ہوتی تھی۔ اسی کے قرآن کریم کی ایک اہمیت ہے
 جس میں اللہ کے ساتھ قرآنی کتابت کرنا ہے۔

وَصَلَّى وَكُنِيَ وَتَقَرَّى وَتَمَلَّكَ يَهْرُوبُ الْعَلِيَّةُ

اس آیت میں جو البحر کے معنی قرہاں ہوتا۔ حضرت ابن عباسؓ، عطاء،
احمد اور حسن بصری وغیرہ سے مستند روایت میں ثابت ہے۔ بعض لوگوں نے

اس سے بہتر وہاں یہ آیت (إِنَّ شَرْهَ ظُلْمٍ أَكْبَرُ مِنْ ظُلْمٍ)

عالم بن واکل کی دشمنی:

بنوئی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب سے باز خرچ ہو رہے تھے اور عاص بن ہاشم اس حالت میں رہا تھا کہ اس کی طاقت ہو گئی اور اب بنی کرم کے پاس (کھڑے ہوئے) منتظر کرنے گئے۔ سردارانِ قریش اس حالت میں کہ انہیں چاہئے ہوئے تھے۔ عاص جب انہیں پایا تو قریش نے یہ چما کر تم کس سے تھے عاص نے کہا ہاں! اور قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاجز ہونے کی (جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے من سے تھے) کہاتے ہو گئی تھی۔

محمد بن اسحاق نے جو یہی روایان کا قول نقل کیا ہے کہ عاص بن ہاشم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتا تھا تو کہتا اس کو چھو دو تو اصرار آؤا رہی ہے اس کے پیچھے کوئی نسل نہیں ہے۔ جب چاہے گا تو اس کا ذرا بھی شتم ہو جائے گا اس پر اللہ نے وحی نازل فرمائی۔

عاص کی نسل اس سے کٹ گئی:

عاص کے بھائی بنی حباب مسلم بن حنیفے کو قتل کا رشتہ آپ سے کٹ گیا یہاں تک کہ اس کے وارث بھی نہیں ہوئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کی باتیں نہ کہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہمیشہ ہے گا:

یعنی تمہارا دشمن ہی اصرار ہے تم اصرار نہیں ہو تمہارا لاکر اللہ کے ذکر کے ساتھ ہمیشہ ہے گا اور کیا تم تک تمہاری ہاتھی شہوت اور بزرگی کے شکاوت باقی رہیں گے اور آخرت تمہارے لئے دنیا سے بہتر ہوگی اور تمہاری امت کے مومنوں کا ذکر کا حکم اور مومنوں کی زبانوں پر ہے گا اور وہ اللہم اعطو للمؤمنین والمؤمنات کیجئے رہیں گے۔ (عظیم غلام)

اور بھی بکڑے ٹکڑے میں بکھلی ہوئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رینہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آقا و صلواتِ عالم میں چسک رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک نام نہاد محبت و حقیت کے ساتھ کرہاں انسانوں کے دلوں کو گرم رہی ہے۔ دوست و دشمن سب آپ کے اسلاف کی کارناموں کا مصداق دلی سے اعتراف کر رہے ہیں۔ پھر ان سے گزر کر آگے میں جس مقام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے اور جو جلالت و شہادت کا مقام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا اور وہی وہاں تک رہی کیا ایسی دائم الکریمہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہائے کبریاں کہا جاسکتا ہے اس کے مقابل میں تمنا کو کھلی کر کہ جس نے یہ کلمہ زبان سے نکالا تھا اس کا نام وہاں نہیں پاتی نہیں۔ دنیا ج بھولنے کے ساتھ اسے کوئی یاد کرتا ہے یہی حال اس تمام گنت خوں کا ہونا جنہوں نے کسی زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و عبادت پر کربا نہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ سرہم میں گستاخی کی اور اسی طرح آنکھ دھونے لگا۔ (تحریر مولیٰ)

عصیرت: اب نو دیکھئے کہ رسولِ جنوں صلی اللہ علیہ وسلم کے کائناتِ حقانی نے کبھی بغیر اور حاکمیت عطا فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمارے سے آگے تک پہنچا دیا کہ چھپ چھپ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہمارا پاؤںِ حقیت کے ہم کے ساتھ چٹا رہا ہے پھر ہمارے اور آگے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کرنی کا مقام محمود حاصل ہو گا۔ اس کے باقیہ دل و دین کی تار پڑے پر پہنچے کہ عاص بن ہاشم، عاص بن ہاشم کی اولاد میں کہاں اور ان کا خداؤں کیا ہوگا۔ (سوانح صلی علیہ وسلم)

یعنی تمہارا دشمن ہی اصرار ہے۔ اسی کے پیچھے کوئی نہیں رہے گا مگر وہ یہ ہے کہ اس کے بعد اس کا اچھا نام نہیں ہے گا بلکہ اللہ مالک اور حاکم آدمیوں کی لعنت اس پر پڑتی رہے گی۔

کعب بن اشرف یہودی کی باتیں:

یہاں پھر دیکھئے کہ سنہ سے حضرت ابن ہاشم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہے کہ کعب بن اشرف (یہودی یہودی) کہیں آقا و قریش نے اس سے کہا کہ تم اعلیٰ عین کے سردار اور ذرا اس شخص کو ڈر دیکھو جو اپنی قوم سے الگ ہو گیا اور سب سے کٹ گیا اس کا خیال ہے کہ ہم مجرم ہیں یا وہ دیکھو کہ ہم مائیدوں کے خدمت گزار ہیں ان کو اپنی بات ہے چوں کہ کعب کے وہاں ہیں کعب نے کہا تم

کریں۔ اس کی تفسیر و تفسیر ہر مسلمان کے لیے ہے۔ یہ وہی القرآن میں لکھا ہوا ہے۔
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ میں جس
 کلمہ سے پہلے کہتا ہوں کہ اے اللہ! اسے کلمہ کہتا ہوں کہ اس کا شمار ہے وہ ہے
 لا اِلهَ اِلاَّ اَنْتَ اَعْلٰی سَمَواً وَاَرْضاً وَاَنْتَ اَعْلٰی سَمَواً وَاَرْضاً یعنی پرستگار تو ہے جس کا
 کے میں کی وہ ہے اللہ کی تمام کی ہوتی ہے جو کھلیں و اعلیٰ کی ہوتی ہے جو
 کہ اس پر حق و اعلیٰ کا اور (سید علی ہاشمی)

میں بھی اس کی بات کی ہے چنانچہ کہ اس کا معنی کی تم کرتے ہو، ہم اللہ میں
 داخل ہیں کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اس کی مہارت سے الگ ہو تو
 شکوک و شبہات کی میں نہ ہوا کہ اس نے آیت میں کی اہل مہارت کی کی نہیں
 ہے بلکہ کلمہ وادعائے میں مہارت میں شکیں بننے کی ہے بلکہ وہ الگ آئندہ
 زمانہ میں مشترک مہارت کے خواہش مند تھے۔ (دعوتِ اسلامی)

خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہ خواہش مہارت کی تھی۔ (طبری)

وَلَا اَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدُ ثُمَّ

اور نہ اے اللہ کو چاہتا ہے اس کا جس کو تم سے پہلے

وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا اَعْبُدُ

اور نہ تم کو چاہتا ہے اس کا جس کو میں چاہوں گا

تو عید و شریک جمع نہیں ہو سکتے:

یعنی خدا کی شریک میں نہ ہوں۔ یہ سمجھوں گا کہ میں نے اپنے دماغ میں میرے
 سمجھا دیا کہ یہ بات میرے پر مشتمل کرنے والے ہو۔ مطلب یہ ہے کہ
 میں اللہ کو شریک نہیں کر سکتا۔ اب نہ آئندہ اور تم شریک نہ کر سکتے
 قرآن کے چاہتے تھے اب نہ آئندہ۔ چنانچہ اس فقرے کے حوالے آج کل میں لکھا
 رہیں یہ (صحیح) اصل کلام ہے یہاں ترجمہ کیا کہ میں نے اپنے دماغ میں
 پہلے وہ جنوں میں حال و اشتیاق کی لگی اور آخر کے وہ جنوں میں داخل کی لگی
 مراد لی ہے کہ صریح پر اشتیاق اور داخل نے نے پہلے جنوں میں حال کا اور
 آخر کے جنوں میں اشتیاق کا اور کیا ہے کلمہ اَعْبُدُ من اللہ جو جسہ۔ لیکن
 اصل تحقیق نے پہلے وہ جنوں میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں
 میں اللہ کو شریک نہ کر لیا کی ضرورت کی ہے کہ میرے خدا اور تمہارے خدا میں نہ
 سمجھوں میں اشتراک ہے نہ طریق مہارت میں تم خدا کو چاہتے ہو میرے
 سمجھوں میں جس خدا کو چاہوں میں کی شان و عظمت میں کوئی شریک نہ ہو
 لکھا یہ خدا تھا۔ سمجھوں میں علیٰ بن ابی طالب کی جس طرح مہارت کرتے اور شرف
 لکھا کہ کہ میرے خدا چاہتے تھے یا کہ اللہ کی ایک بنیاد اور بنیاد بنانے کے

نے ہمیں مہارت کے لئے یہ صورت پیش کی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ سے اللہ میں سے خاص ہر طرف کا اور اللہ کا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 تعریف کرتے تھے کہ اس پر جو جنوں میں اللہ کا فرمان کے کرنا لے ہوئے
 جس میں کلمہ اللہ کے لئے یہ تھا کہ خاص و خاص کی مہارت کا حکم ہے۔
 شان و عزت میں جو خدا و خدا تھا چاہتے ہوئے جس میں کوئی اقتدار
 نہیں۔ (سید علی ہاشمی)

یہ امر حق ہے کہ وہ اللہ کی مہارت میں اللہ کا خاص میں تھی کی ہے کہ
 قرآن کے لئے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سال ہم آپ صلی
 اللہ علیہ وسلم کا تم کو لکھیں اور ایک سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رہے ہیں
 میں اللہ کی (تم میں) کر سکتے ہیں۔

اور ہم نے سید کی مہارت جان کی ہے کہ اللہ کی مہارت، خاص میں
 دیکھ لیں کہ وہ اللہ اور اللہ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 ہے۔ یہ لکھا کہ اگر آپ اس کی چاہا کہ میں کو قسم ہے کہ میں اس کی چاہا
 کہ میں اس کو قسم ہے کہ میں اس کو قسم ہے کہ میں اس کو قسم ہے کہ میں اس کو
 اللہ کے اہل قرآن۔ (طبری)

کا فرقہ کا فرقہ وارث ہے:

محرر امام شافعی نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ فرقہ کی مہارت
 ہے اس کے بعد کی قرآن کا اور قرآن کی مہارت کا اور فرقہ کی مہارت ہے کہ اس
 دلوں میں سب سب اس کے کہنا چاہتے ہیں کہ اس کے اس کے اس کے اس کے
 جتنی دیکھیں ہیں وہ سب اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے

لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ

میں نہیں چاہتا کہ میں تم سے چاہتا ہو

وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا اَعْبُدُ

اور نہ تم چاہتے ہو اس کا جس کو میں چاہوں گا

دینی معاملات میں کا فرقہ سے کوئی مفاہمت نہیں ہے:

یعنی خدا کے ساتھ سمجھوتہ نہ کر کے جس میں کی اہل ابی انیس چاہ
 ہوا کہ اس میں اللہ کو شریک نہ کر لیا کی ضرورت کی ہے کہ میرے خدا کی مہارت
 کہ نہیں۔ (دعوتِ اسلامی)

مطلب یہ ہے کہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ میں اللہ کی مہارت
 کہ اللہ تم میرے سمجھوں میں اللہ کہ اللہ خدا کو چاہتا ہے کہ میں اس کی
 توجہ پر اور اپنے شریک پر قائم رہتے ہوئے ایک اللہ کے سمجھوں میں اللہ

[illegible]

2000

اہلب یکیم بنی حرام اور دہلی بنی دارق مسلمانی ہو گئے اور بیت کرتی تو
خود صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قریش کو دعوت اسلام دینے کے لئے اپنے
ساتھ بھیجا اور انہیں **مکہ مکرمہ** لے کر کعبہ کو پہنچا اور انہیں اس کے احکامات کا
پہرہ کر دیا اور ان کو اس کے احکامات سے واقف کر دیا اور ان کے ہاتھ میں چاقو کر
جسے کہ کھسپ کر دی اور حکم کے بغیر وہاں سے نہ نکلے اسی جگہ سے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم حکم لے کر مکہ داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
یہ کہہ دیا گیا: **خدا ہی دیکھ** کہ **مکہ مکرمہ** نے کہ وہ نبی خداوند اور نبی علیہ السلام کے
مسلمانوں کے ساتھ نہیں کرے کہ داخل ہوں نہیں کر میں نبی مگر موجود تھے
کیونکہ قریش اور حدیث بنی عبدالمطلب کی اولاد اور مختلف قبائل کے لوگوں نے
نبی کریم کو کہہ سے نکال دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ نہیں حصہ میں جو کہ رسول
خدا **صلی اللہ علیہ وسلم** کو **مکہ مکرمہ** کے احکامات سے واقف کر دیا اور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم
دیا تھا کہ جو شخص سے نہ لے اس سے نہ لے۔

[illegible]

تاریخ: ۱۳۸۵/۰۵/۰۵

ابو بکرؓ نے حضرت زہیرؓ کو قتل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بیٹوں والی کے ساتھ داخل ہوئے تھے اور حضرت علیؓ حضرت زہیرؓ کے ساتھ پہلے پہنچے کہ میں نہیں پہنچے تھے خاتمہ ہی ولیدؓ نے۔ سب صحابی کہتے ہیں کہ میں نے اس کو قتل کیا اور وہ جو رسول اللہؐ نے حراست کی اور تاکہ وہ قتل نہ ہو اس میں سے ان کو قتل کر کے بچنے سے انکار کیا اور میرے اس کہنے

کہہ کر نہ دے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم لوگو! اسے پہلی اندلیج
 دلوں کہ غلط دفعہ ہو گا، یہ سن کر کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پہلی اندلیج
 میں لکھی تھی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا
 کہ تم یہ سب کچھ صرف اس وجہ سے کہ یہ کہہ کر کہ سنایا یہ قول ہے کہ اس کا کہ
 نبی اکبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اس کا کہ
 نبی اکبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا کہ اس کا کہ اس کا کہ اس کا کہ
 خطاب کے اسامہ سے بھی زیادہ چارہ اور اصل اندلیج پہلی اندلیج دلوں کہ غلط
 میں لکھی تھی کہ اس کا کہ اس کا کہ اس کا کہ اس کا کہ اس کا کہ اس کا کہ

البريد الإلكتروني: info@alsharq.com

مخارج کا یہ اصول مسلمانوں کو نے کہ خدمتِ مگرابی میں پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مسلمانوں کا بھی وقت ثابت کیا کہ آگے لا اسلاف اللہ کا بھیجیں آجائے ابو مسلمان تنہا کیا کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی عظیم کریم اور نئے وقتوں کو جوڑنے والے ہیں خدا کی قسم میرا خیال ہے کہ اگر خدا کی سوجھ بوجھ میں کوئی دوسرا خدا ہوتا تو آپ کا کہہ کر کسی شخص پر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو مسلمان کیا بھی وقت گئیں آج کہ آگے میرے رسول خدا ہونے کا یقین آجائے ابو مسلمان نے کیا میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر لگی دالے کریم کرنے والے اور خدا کی سچا بھیجی ہو کر آئے دالے ہیں لیکن یہ دراصل تو اس کے حقائق میرے دل میں ابھی کہہ کر تو اسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے مسلمان ہو جاؤ لگی اس کے کہ میری گردن مار لی جائے۔ دال اللہ کی کہادت ہے کہ اسے ابو مسلمان نے لکھ کر تو یہ چہرہ ہر مسلمان ہو کر۔ پیغمبر و ولی ابو مسلمان سے پہلے ہی اسلام لائے تھے۔

ایہ لوگوں کی گرفتاری کی دوسری وجہ ہے۔

یہ دعوت اسلامی ہے، اس کی منہج کے ساتھ ہے، جس کی طرف اس نے اٹھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کا قصہ کے بعد اس طرح دیا کہ (پھر) کے دونوں میں چاہے گا کہ اس کا دل ان ہی شے نے اٹھا ہے کہ اس میں اور اس کے ساتھیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قصہ کی پڑی کہنا ہے کہ اگر اس قصہ میں روزِ محشر پر لکھا جائے گا کہ وہ وہ ہے جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کو وہی کہہ دو گے اس نے اس طرح کی بات کہہ کر۔

حضرت علیؓ کے ہاتھوں سے اس کا اعلان:

ان اہل شیعہ کی یہ بھی بات ہے کہ وہ شیعیان کے ایک حصہ کو مجھے مہس مانتے ہیں
 کا یہ تاؤ ایک دورِ مہانت میں آیا ہے کہ ان میں مہس مانتے ہی تھے جو
 سلطان کا حضورِ صلوات علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: اے خداوندی رسول! یہ ہے۔

فقرت منہ سے کلمہ شہادۂ اولیٰ:

[illegible]

خاک کے بعد اس کی کوئی حلاوت

اور کہے کوئی ہجرت نہیں ہے

یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آج کے جہنم کے پرچہ صحتی دیکھنے والے اور آج کے جہنم کے پرچہ صحتی دیکھنے والے۔

تجارت کی ترقی

[illegible]

مطالعہ سے چٹائی کی بات

الْعَزْوَاقُ بِكَيْفَاتِهِمْ عَنِ الْقِسْمَةِ هَلْ لَيْسَ لَا يُجَابِرُونَ إِلَّا مَنْ تَزَوَّجُوا لَهَا جَزَاءً مِنْ
مَنْ لَا تَزَلْ مِنْ الشَّيْءِ وَفِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ خَيْرِ مَا يَكُنْ فِي
الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ خَيْرِ الثَّمَرِ وَالْشَّهْرِ وَمِنْ خَيْرِ الثَّمَرِ
فِي الْبَيْتِ يَخْرُجُ فِي الْأَطْرَافِ يَخْرُجُ بِحَبْنِهِ وَرَحْمَتِهِ

تاریخ و حیا کی باتیں:

تسلی نے ان کی اہلی کی دریاہ سے کہا ہے کہ جب تک کہ، آج ہوگی تو ایک
شیشی بڑیا کھڑی ہاںں والی دیکھی جو تہہ کو جتنی ضرورت کرتی آئی عرض کیا
جا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے ایک جھٹی بڑیا کھڑی ہاںں والی
میں جو تہہ جتنی ضرورت کرتی آئی کھڑی ہاںں والی دیکھی کہ جسے آج اس
شیشی کی تہہ اسے شیشی ہاںں کے ہر ہری ج جا کے گی۔

۶ جنوری ۱۵۸۰ء کو مدینہ منورہ پہنچا اور اس کا ہمارے کسی نے لیا حضرت
 کو کہ **صلی اللہ علیہ وسلم** کے پاس پہنچنے سے پہلے سے غصہ ہی تھا (اسلام
 کی طرف سے) ان کے دل میں یہی تھا حضرت ابو بکر **رضی اللہ عنہ** کو کہنے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا میں خود اس کے پاس بھیجا جاتا ہوں ہے یہ سے میرا کو کوچا
 کہان خود ہے دیا ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد یہ ہاتھ پھیلا
 اور وہ مسلمان ہو گئے اور فوجی کا راز کی اور سر ہمارے (ایک روز اس کا سہیل
 بھول) کی طرح تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس رنگ کا بال
 دیگر ساری سے رنگ دیکھو یہی سیاہ نہ رنگ۔

10

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرت حضرت علیؓ کی جانب چلے گئے آپ انکو کہاتے ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وعدہ کی شہادت دینے کے لئے چلے گئے تھے اس وقت میں آپ نے انکو دیکھا اور فرمایا اے اللہ کے رسول! یہی ہے کہ کسی حکومت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام جو نہیں لیا تھا بلکہ آپ ان کی ہیبت صرف نہ دلی رہتے تھے۔

انصار کا ایک حیلہ بیرونی کاغذوں:

مسلم نے حضرت ابو بکرؓ کی رائے سے جان کیا ہے کہ رسول
 سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنے گئے اور یہ ہے جان اس بچہ
 نکڑے سے جو اس نے جیسا ہے کہ بعد کو کوئی وجہ تھا کہ وہ اس کا ہاتھ لگا کر کسی حد
 ذکر کرنے لگے انصار کھینچے تھے وہ اس نے آٹا میں کہاں کہاں کو اپنے حشر کی طرف
 رجعت اور اپنے کی طرف میلان تبلیغ ہو کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 وہی آئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے ملنے والے ہے کہ وہ انصار اور انصار
 نے جواب دیا جبکہ ابو رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کیا تم نے ان کی انکی
 بات کئی تھی انصار کے کہانی میں فرمایا جاتا تھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں رسول کا رسول
 ہوں اللہ کے واسطے وہی چھوڑ کر تمہاری طرف گیا تھا میری زندگی تمہاری
 زندگی کو میری موت تمہاری موت (کے ساتھ) ہے انصار حضور صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ رہنے لگے اور عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جو
 کچھ کہہ چاہتا ہے اس لیے کہ تھا کہ ہم کو رسول اللہ کے رسول سے پہنچی عیت
 تھی (ہم کو کہہ دو کہ اللہ کا رسول ہم کو چھوڑ کر میری کشتی میں آکر ٹھہر جائے)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری سبکی کی وجہ سے اللہ اور اللہ کا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مسیح و ثورین قتل کرے وہ جنت میں ہے۔
 اور جو انہیں چنچلا کرے تو وہ جہنم کے لئے کافی ہے۔ ایک بار یہ بھی فرمایا ہے
 کہ جس کو مریت سے جانے کے لئے کافی ہے۔ (ترمذی)

[illegible][illegible]

— 44 —

[illegible]

اللہ تعالیٰ ہر طرح کی شراکت سے پاک ہے:

[illegible]

سورۃ النحل

ایک انفرادی شخص کو قائم نام چھان کی حالت میں کالوٹھ کے نام

میں نے ان کے پاس صحت کی بہت سی باتوں کو یاد کیا۔ ان کے پاس صحت کی بہت سی باتوں کو یاد کیا۔ ان کے پاس صحت کی بہت سی باتوں کو یاد کیا۔

تجدید و ترمیم

حضرت ابوجہب انصاریؓ ایک مجلس میں تھے کہ انہیں نے حاضرین
میں سے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ ہر
رات تہائی قرآن کی تلاوت کے ساتھ حق پر قائم رہ گیا کرے؟ (یعنی جہہ نہ اٹھے)
تو ان نے عرض کیا کہ اسے ابوجہبؓ کیا کہی میں اس قدر طاقت ہوں جتنی کہ ہر
رات دو اسی مقدار تلاوت کرے۔ آپؓ نے فرمایا قل هو الله تعالیٰ بعدل
لعلہ الاقرآن سے توفیق نہیں میں کی کہ کم علیٰ علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
اور فرمایا صدق ابو جہب ۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید میں
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قطع سورا تک ایک مرتبہ پڑھا لی اس نے اسے اپنے
تذکرہ میں ایک جگہ لکھا ہے کہ وہ اسے پڑھتا ہے کہ کہنے کے بعد پڑھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جنت میں بہت سے گل ہائیں گسے کہ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نے قرآن کا ان کی دھت اور اس کے الفاظ اس سے گئی زیادہ
بکثرت پڑھا۔ (سوانح ابن کثیر)

۱۴۱۰ھ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے اس حدیث (یعنی سورہ انعام) سے بڑی ہمت ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی ہمت کرتے ہیں نہ میں نہ اہل گریہ (یعنی نبی کریم ﷺ)۔

قرآنی علم اور روحانیت کے درمیان کیا ہے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سے فرمایا کہ میں شیخ و محدث ہیں ان میں شیخوں کا حق ہے کہ قرآن مجید کو جمع کر کے لکھیں اور محدثوں کا حق ہے کہ ان سے روایت کر لیں اور ان کے احادیث کو جمع کر کے لکھیں۔

اور ان دنوں ہر شے کے ایک طویل سلسلے میں راجت کیا ہے کہ

نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس سے بہت عاجز اور بہت ضعیف ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سزا اللہ تعالیٰ نے قرآن کے بھیجے تھے کہ میں، خلی خلوۃ اظہاۃ تیرا حصہ ہے۔ (مسلم ہندی ج ۱)

اسی طرح صحیح صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث سے مراد ہیں۔

جنت واجب ہوگئی:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھیں کہ خلیفہ دار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں سورۃ کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا کہ اب ہوگئی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا حصہ ہے۔ آپ کی مراد اب ہوگئی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا حصہ ہے۔ (بخاری ج ۱)

ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ایک ضعیف حدیث میں ہے کہ یہاں تک میں کوئی اس بات کی عاقبت نہیں دیکھتا کہ سورۃ فیل فلول لکھتا، اب اس بات میں میں جا چکا ہوں۔ (بخاری ج ۱)

کافی ہونے والی تین سورتیں:

میں اس میں ہے کہ جب اس میں صحیح حدیث ہے، میں کہہ رہا ہوں ہے۔ اس بات میں میں کوئی غلطی نہیں کرتا۔ اب اس میں صحیح حدیث ہے۔ (بخاری ج ۱)

اب اس میں صحیح حدیث ہے کہ میں کہہ رہا ہوں ہے۔ اس بات میں میں کوئی غلطی نہیں کرتا۔ اب اس میں صحیح حدیث ہے۔ (بخاری ج ۱)

اب اس میں صحیح حدیث ہے کہ میں کہہ رہا ہوں ہے۔ اس بات میں میں کوئی غلطی نہیں کرتا۔ اب اس میں صحیح حدیث ہے۔ (بخاری ج ۱)

اب اس میں صحیح حدیث ہے کہ میں کہہ رہا ہوں ہے۔ اس بات میں میں کوئی غلطی نہیں کرتا۔ اب اس میں صحیح حدیث ہے۔ (بخاری ج ۱)

اب اس میں صحیح حدیث ہے کہ میں کہہ رہا ہوں ہے۔ اس بات میں میں کوئی غلطی نہیں کرتا۔ اب اس میں صحیح حدیث ہے۔ (بخاری ج ۱)

اب اس میں صحیح حدیث ہے کہ میں کہہ رہا ہوں ہے۔ اس بات میں میں کوئی غلطی نہیں کرتا۔ اب اس میں صحیح حدیث ہے۔ (بخاری ج ۱)

اس سورت کو پڑھنے کے بعد میں کوئی سورت نہیں پڑھتا۔ اب اس میں صحیح حدیث ہے کہ میں کہہ رہا ہوں ہے۔ اس بات میں میں کوئی غلطی نہیں کرتا۔ اب اس میں صحیح حدیث ہے۔ (بخاری ج ۱)

اب اس میں صحیح حدیث ہے کہ میں کہہ رہا ہوں ہے۔ اس بات میں میں کوئی غلطی نہیں کرتا۔ اب اس میں صحیح حدیث ہے۔ (بخاری ج ۱)

اب اس میں صحیح حدیث ہے کہ میں کہہ رہا ہوں ہے۔ اس بات میں میں کوئی غلطی نہیں کرتا۔ اب اس میں صحیح حدیث ہے۔ (بخاری ج ۱)

اب اس میں صحیح حدیث ہے کہ میں کہہ رہا ہوں ہے۔ اس بات میں میں کوئی غلطی نہیں کرتا۔ اب اس میں صحیح حدیث ہے۔ (بخاری ج ۱)

اب اس میں صحیح حدیث ہے کہ میں کہہ رہا ہوں ہے۔ اس بات میں میں کوئی غلطی نہیں کرتا۔ اب اس میں صحیح حدیث ہے۔ (بخاری ج ۱)

اب اس میں صحیح حدیث ہے کہ میں کہہ رہا ہوں ہے۔ اس بات میں میں کوئی غلطی نہیں کرتا۔ اب اس میں صحیح حدیث ہے۔ (بخاری ج ۱)

اب اس میں صحیح حدیث ہے کہ میں کہہ رہا ہوں ہے۔ اس بات میں میں کوئی غلطی نہیں کرتا۔ اب اس میں صحیح حدیث ہے۔ (بخاری ج ۱)

اب اس میں صحیح حدیث ہے کہ میں کہہ رہا ہوں ہے۔ اس بات میں میں کوئی غلطی نہیں کرتا۔ اب اس میں صحیح حدیث ہے۔ (بخاری ج ۱)

اب اس میں صحیح حدیث ہے کہ میں کہہ رہا ہوں ہے۔ اس بات میں میں کوئی غلطی نہیں کرتا۔ اب اس میں صحیح حدیث ہے۔ (بخاری ج ۱)

اب اس میں صحیح حدیث ہے کہ میں کہہ رہا ہوں ہے۔ اس بات میں میں کوئی غلطی نہیں کرتا۔ اب اس میں صحیح حدیث ہے۔ (بخاری ج ۱)

حضرت امام ترمذی نے بھی تہذیب کے باب میں دعا کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حدیث
میں ہے مگر احمد میں نہیں ہے۔

1992

[illegible]

الله الصمد

2000

المجلس الأعلى

[illegible]

مجلس الشورى

اللہ تعالیٰ کی محنت و مصرت سے ان کا دل بدل گیا اور ان کی غیر صالح زندگی بدل کر
مستقل بن گئی۔ ان کے دل بڑھ گئے اور ان کو اپنے آپ کے حق پر دلدادہ ہونے کی ضرورت بھی
پوری ہو گئی۔ ان کے اصول کے موافق اتحاد قائم کے لئے بھی ان کو دلدادہ بن کر
جانب دہن ہوا۔ اچھے دوستوں اور اچھے کام کے کامیابی کے لئے ان کو دلدادہ بن کر (مکمل ہو کر)

اصل مسئلہ یہ ہے کہ جس کی طرف کسی ایسا فی حجاب سے اور خیر و امان سے
 رہے گا کہ وہ جو ذہنی اور جسمانی میں ایسا ہو کہ اس سے بڑا کوئی ایسا
 صبر کرے اس کے ساتھ چلے جائے گا (۱۸۶۸ء تا ۱۹۰۰ء) (۱۸۶۸ء تا ۱۹۰۰ء)

فَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ حَتَّىٰ تَبْلُغُوا الْحُلُمَ عَلَيْهِمْ ۚ ذَٰلِكُمْ يُؤْتِي الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبِينَ حَقَّهُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ مِّنْ حَقِّ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۚ

[illegible]

الہامی میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حق کا نام پڑھو۔
انہیں انجان کے ساتھ کر لے گا وہ جسے کے نام پڑھوں ان میں سے جس میں
سے چاہے چل جائے اور جس کی عمر کے ساتھ چاہے لاج کر دیا جائے اور
چاہے قتل کر دے اور چاہے راضی کر دے اور چاہے لڑ کے
اور جس مرتبہ دعا پڑھ لے احمد چاہا کرے۔

مذہب کا جو تصور ہے، وہ عقیدہ ہے، پھر اس میں اصل تعلیم کا علم جو اس
شخص کا مومن میں سے آیا ہے، اس پر عملی تعلیم کا علم ہے، قرآن کی ایک
جگہ بھی لکھی ہے۔

تمہاری باتوں سے بکری ہوتی ہے۔

[illegible]

واقعات متعلقہ ہیں اس آیت میں جو عداوتیں ہو سکتی ہیں ان کو فرقی مارت کہا جاتا ہے۔ بظاہر ظہور ہوا ہے کہ ایسی ہی آداب و رسوم ہیں اس لیے بعض چاہوں کو ان دلوں میں مقبول نہیں ہو جاتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے وہ چاہداروں کی تفہیم و درک میں کمی کر لے گئے ہیں۔

ایک خلا شرعی اس وقت سے آج کا کھٹا بھاپا ایک سادہ آ کر کر کے توڑ سکتے دلس ان کو فرقی مارت کیسے کے۔ مگر جو جتنے عین کپاہے اہل انھیں کی آیت کی ہے ان کا مزید علوم و ہر کار کی فرق مارت نہیں رہتا۔ درمیان ہے کہ جو سے ظاہر ہونے والے تمام امور اسباب میں ہے کہ قصہ جو ہے اسے مگر اسباب کے لگی ہوئے کے سبب تو ان کو نہ لائق فرقی مارت کہتا ہے۔

مثلاً اگر کہہ دوں کہ بعض اہل حق توں کا ہے اس میں سب میں کا کئی اہل نہیں ہیں۔ حضرت ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہ ہوئی آگاہ تھے قرآن پاک پر اس کے لیے غصہ ہو جاتا ہے مگر غصہ بھی اتنی نہ ہو کہ اس سے تکلیف پہنچے بلکہ جس سے ملحق حاصل ہو اس میں غم بھی ہے تاکہ غصہ ہوگی۔ آج میں بعض لوگ جتنے ہو جتھو دینے استعمال کر کے آگ کے اندر پڑ جاتے ہیں اور اس کی گئی ہوئے کی وجہ سے لوگوں کو دھوکا فرقی مارت کہ وہ جانتے ہوئے اور فریاد اٹھاتے ہوئے تھے۔

”مگر میں کی بھی جو آپ نے کبھی اور حقیقت آپ نے نہیں کبھی بلکہ اٹھ لے کبھی جیتا“
و پھر وہ فریاد اور میں جیتا آیا تھا۔

اہل یہ کہ فریاد یا کرامت ایسے حضرات سے ظاہر ہوتی ہے جن کا شعری ظہور ہے وہاں کی اہل حق و اہل کاسب متعلقہ کرتے ہیں اس کے برعکس جادو اور صرف ایسے لوگوں سے ظہور پذیر ہوتا ہے جو ان کے سناں کہ ہیں وہ اٹھ کے نام سے اور اس کی مہارت سے اور دے ہیں جو برائیاں انھوں سے کہ کر اور ہر گز وہ میں فرقی میں ان کا ہے۔

جادو کے باطنی اسباب سے انہما علیہ السلام صحت کر سکتے ہیں اور یہ جادو شیان بوجہ کے ذاتی نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہود یوں کا حکم کرنا اور اس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بعض آدمیوں کو جو یہود اور ان کے ساتھ کچھ کھانا اور اس کا ان کے کھانا دینے کی وجہ سے ان سے ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سے صحت ہو کر ان کو ان میں نہ کہتا ہے یا نہ۔

بُخَارِی نے جو بعض جادو کے شیعہ اور کچھ جادو کے شیعہ اور کچھ جادو کے شیعہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوف ظاہر کیا ہے اور ان کا جادو کا حق اور فریاد۔

بہنہ اکثر شعور ہوا الیٰ فیہم۔ کی سے کہہ کر کہہ دیتے ہیں کہ وہ لوگوں کی فکر ان کو دیکھتے سے دھڑکتی ہے۔ وقت میں مسکراہے وغیرہ سے اور ان کے دماغ پر پڑا۔ جو کہ وہ دیکھتے ہیں وہ انھوں سے دیکھتے ہیں۔ جس کو اس کی حقیقت دھڑکتی نہیں ہوتی بلکہ یہ کچھ میں ان کے اثر سے بھی ہو سکتا ہے۔ مگر صحت کی انھوں اور دماغ پر پڑا ہوا ہے جس سے وہ ایک ہر ذاتی جو حقیقت کھنکھناتے آج میں جادوئی ماسوں کے میں حکم کر کہ ہے۔ مگر اہل حق جو حقیقت میں آ کر دیتے ہے۔

قرآن مجید میں ان کی آیتوں پر پڑا کر دیا۔
جبر کی قسم ہے کہ جو کہ کر دے اور سب ایک شے کی حقیقت ہی بدل جائے جسے کی نہ ان کا خدا کا حق کوئی باوجود رہا۔

اور قرآن میں میں فریاد ماسوں کے حکم کو جو کھنکھاتا ہے۔ اس سے یہ کہہ نہیں آتا کہ جو کھنکھاتی ہیں اس سے نہ کہہ ہو۔ اور بعض حضرات نے عمر کے اور کتب حقیقت کے جادو پر حضرت کعب ابن بکر کے اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ یہ وہ آدمی کا کہ میں روایت حضرت ابی بن کعب سے ہے۔

لَوْ لَا كَلِمَاتُ طَوْلِيْن لَّعَلَّيْ الْيَهُودُ حَسِبُوا
کہ یہ کلمات ہوتے ہیں کہ میں جادو کر دیتے کہ وہ جادو ہے۔
کہ جادو ہے کہ کلام الیٰ حق ہے۔ وہ کہنے کے حق میں ہی ہو سکتا ہے کہ جو خدا سے حقیقت کھنکھاتا ہے اور یہاں اس لیے حقیقی اور ظاہری علوم اس کا جی ہے کہ اگر میں یہ کلمات روزانہ پڑھتا ہوں تو جادو کر دیتے کہ وہ جادو ہے۔

حضرت کعب بن ابی بکر کے یہ کلمات سب لوگوں نے یہ چاہا کہ وہ کلمات کا لفظ آپ نے یہ کلمات دے۔

فَقَدْ دَنَا عَظِيمُ الْغَيْبِ شَأْنُ الْخَطْمِ جَنْدًا وَبِكَلِمَاتِ الْغَيْبِ
الْغَيْبِ لَا يَجِدُوْنَ غَيْبًا وَلَا حَاضِرًا بِأَسْمَاءِ الْغَيْبِ
الْغَيْبِ تَخْلُقُ مَا تَشَاءُ مِنْهَا وَتَهْلِكُ مَا تَشَاءُ مِنْهَا
وَيُؤْتِيهِمْ مِنْ حَاضِرِ الْغَيْبِ مَا يَشَاءُ وَتَهْلِكُ مِنْ حَاضِرِ الْغَيْبِ

”میں اللہ تعالیٰ کی پناہ پڑا میں جس سے وہ کوئی نہیں اور پناہ پڑا میں ان کے کلمات ہوتے ہیں کہ میں سے کوئی نہیں وہ ان سے کہیں نکل سکتا ہے پناہ پڑا میں اللہ کے نام پناہ پناہ کی جن کو میں جانتا ہوں اور جس کو میں نہیں جانتا اس پر کہ میں سے کلمات اللہ تعالیٰ نے یہ کیا کہ وہ جادو اور جادو ہے۔“
مگر اور پھر سے میں فرقی:

جس طرح انہما یہ اسم السلام کے حضرات و اولیاء کی کلمات سے ایسے

وزیر ہے (یعنی راجت، ملکیت اور دولت سے کاغذ ہے کہ مراد ہے ملک اور دولت اور شے سے مخلوق کھانے، نمک، آجیبن سے خرچ ہے۔

جب تو میرا پشت چاہے تو کہ کیا کھائی دولت کھائی کھائی ہے جب تو میرا دیکھ رہے تو کیا کھ ہے علم کیا جا سکتا ہے اگر چاہا تو کی حفاظت کرنے والا حفاظت کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہو اور حکمرانیت کے پاؤں پائے کی دہی بھی مہراں کھ جائے تو ایسے دہی کے لیے جسے دہی بات ہے۔ کا دہی اگر چہ مراد ہے اور ملک دہی کے ہیں لیکن ان کو اس کا جو خلاف نہیں اس لیے وہ حفاظت لینے کے مستحق نہیں ہیں۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ ارب کے بعد فرمایا حفاظت دارا ہوا ہے اور تہہ دار کوئی ہوا نہیں۔

سورۃ الملق اور سورۃ ناس کا فرق:

بیٹا اے میں تمہارے کہانت کے سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حسرتی دیکھو! اسے استاذ کا علم تھا اور حسرتی دیکھو! انسان کو بھی ہوتے ہیں اور دوسرے جانوروں کو بھی اس لیے وہ عقل لرایا اور اس کی حفاظت انھن کی طرف کی اور سورۃ الفلق میں ان انسانی معجزوں سے استاذ کا علم ہے جو ہر انسان کے لیے مخصوص ہیں۔ (یعنی دوسرا انجیری اور انوار اللہ علیہ السلام) اس لیے یہاں رب الفلق فرمایا اور رب کی اذنان سمجھتے کے ساتھ اللہ اس کی طرف کی کہ یہ مطلب اس طرح ہوا کہ انہیں کو دوسرے میں ڈالے والے اور انوار اللہ علیہ السلام نے ڈالے کے شر سے میں اس خدا کی چٹا دیکھوں جو انسانوں کے سامرا کا ملک اور ان کی عبادت کا مستحق ہے۔

الفلق سے کون مراد ہے؟

اول شخص سے ہے مراد ہیں جو کائنات پر مبنی ہوتے ہیں الفلق میں ہر ذات کہ اپنے دہری چٹا فلق سے جو مراد ہیں جو خدا کی دہش چٹا کرتے ہیں فلق میں ہر ذات کہ اپنے چٹا فلق سے چٹا فلق چٹا کرتا ہے (یعنی وہ چٹا ہیں یا سست کے عبادت دہ ہوتے ہیں) تیسری چٹا فلق سے ہر عرصے مراد ہیں جو تھوڑی کا دہرہ اور مٹا فلق سے آگ اور کھڑی کی طرف چٹا جاتے ہیں اس پر فلق کا ذلت کہ اپنے جس کے اندر عبادت کا تسلیم ہے اور اس سے لوگوں کا فلق سارے عبادت کے دہرہ چٹا فلق، چٹا فلق چٹا فلق سے مراد میں مدد تہ تقویٰ ہیں کیونکہ شیطان انہی کا دشمن ہوتا ہے یا چٹا ہیں چٹا فلق سے مراد انوار کہنے والے عہد ہیں کہ یہی انسان ہیں میں سے چٹا فلق کا علم ڈا کا ہے مٹا فلق کے چٹا ہیں اور مٹا فلق تقویٰ فلق کا دشمن کا دشمن کی فلق اور فلق کے کھٹا فلق میں ہے (اس لیے میں نے خبر لے کر کیا) (آخر عمریں)

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَفَا اِسْمُ

وہی ہے اس کو دوسرے عہد چٹا ہے

شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اور جب تک وہ اگر اندیش میں غفلت نہیں جاتا تو اپنے چٹا فلق کے دل پر دیکھ کر اس میں زبانوں کے دوسرے دہا ہے۔ اور دہش میں اس میں دہش مٹا (آخر عمریں)

انسانی شیطان کا شر:

اور شیطان اللہ ہی مہد اسلام نے اپنی کتاب (الفرقان فی شفاکت) میں لرایا کہ انسانی شیطان کے شر سے مراد خود اپنے نفس کا دوسرے کیونکہ جس طرح شیطان میں انسان کے دل میں دہش کا دوسرے کی طرف دولت ڈال ہے اس طرح خود انسان کا اپنے نفس میں دہش کا دوسرے کی طرف دہش ہو جاتا ہے اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے نفس کے شر سے بھی چٹا دیکھا تھا (یہ عہد میں ہے الفلق بعد از جنگ من شر نفسی و شر الشیطان و شر مکہ یعنی اللہ میں آپ کی پناہ مانگا ہوں اپنے نفس کے شر سے بھی اور شیطان کے شر اور شرک سے بھی۔

شیطان دوسرے سے احتیاط:

سمجھیں میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں شگفتہ تھے ایک رات میں ہمارے میں حضرت صفیہ آپ کی زیورہ کے لیے مسجد میں تھیں۔۔۔ ابھی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کے ساتھ ہوئے تھے میں ۱۰۰ انصاری صوفی سامنے آ گئے تو آپ نے آواز دے کر فرمایا حضور دوسرے ساتھ صفیہ بنت عمار ہیں ان دونوں نے کہا کہ اب عرض کیا یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی کی آپ نے ہمارے پاس میں یہ خیال کیا کہ ہم کوئی دہائی کریں گے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لرایا کہ چونکہ شیطان انسان کے خون کے ساتھ اس کے دہش میں ہے اس اثر اذاعا ہوتا ہے مجھے یہ فطرہ ہوا کہ کبھی شیطان تہہ دہش میں کوئی دوسرہ چٹا ہی پڑا تو کرے (اس لیے میں نے کھانا کوئی غیر محبت میرے ساتھ نہیں لایا۔) (مدار صلی اللہ علیہ وسلم)

فلق الفلقیہ پوتہ فلقیہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فلق ہے وہ فلق میں فلق فلق کا پڑا دہش اور فلق اس کو دہش کرنے والا دہش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دہش میں فلق کو پڑا کرنے والے پر دہش دہش دہش دہش۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے شیعیین:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شیعیین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوص ہوا کہ انہما شرف کے لیے کیا گیا ہے ایک جو یہ بھی ہے کہ ان دونوں مردوں کے ذہن کی کڑی کڑی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شیعیین سے مکر کا اثر ڈال کر دیا جاتے کیونکہ مراد ہے کہ شر سے حفاظت وہب کے ذمہ اور ملک کی حفاظت ملک کے ذمہ اور عباد کی حفاظت عباد کے ذمہ

اللہ تعالیٰ کے ہر عمل میں مسعود و جمع عن ذلک اور
نقص و کسر نہ ہو۔

[illegible]

1720-1721

المعنى

الحفل بدارفور تشييد جسر جديد

لَهُ كَانَ لَهُ عِلْمَانِ بِفَضْلِ اللَّهِ وَكَانَ يَشْفَعُ

فانك فظنك فظنك فظنك

و لو كره الإعتناء من كل جهات (تفصيل)

مجلس القضاء الاعلى

مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تم تمہارے کوئی بھائی یا بھتیجی دیکھو تو اس کے پاس شیطان آتا ہے اور اسے چمکا کر کہتا ہے: اے محمد بن عبد اللہ! یہ تمہارا بھائی یا بھتیجی ہے۔

اک شریک یا شریکوں کے ساتھ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان فرما کر فرمایا کہ تم خود اسے دیکھتے ہو لیکن بالادھر وہ ہے جو ایک طرف بیٹھا کھڑا اور دوسری طرف لیٹا ہوا کرتا ہے اور اس کا نام امام احمد ہے۔ جسے نہ کھوئے نہ بھولے۔

شیطان کا علاج ہے

حضرت علیؓ میں اس حدیث کی آیت کی تفسیر میں لڑتے ہیں کہ شیطان سے
 آدم کی کلامی جنگ کا دعویٰ ہے کہ جہاں یہ دعویٰ اور شافعی کی آیت سے
 ائمہ شوافع کی کلامی جہاں سے انکار کیا گیا ہے پیچھے رہتا ہے (تفسیر جہاں)
 شیطان سے لڑنا:

[illegible][illegible][illegible]

اختیار کیا تھا اس پر مستقل قادیمر مرتب کی گئی اور یہ قادیمر میں اس
موضوع پر بھی اہم اضافہ کیا۔

فريق العمل

انجمن خدایان و معجزاتی که بر آن مروج است از ادیان کالی طور و انجمن اسلام
ی که در عربستان کالی طور است:

(۱) تفسیر کے ایک دہلیز کے مطلق ہے کہ اس نے قرآن مجید کی تفسیر دہلیز
یا ان میں چار کر لی تھی، تاہم اس میں بعض اصلاحیں کی گئی ہیں۔

[illegible]

(بہارِ اسلامیہ کے لیے ایک نیا دور)

(۳) ڈاکٹر مہر الحسن نے "مکتبہ زبان" نامی کتاب میں لکھا ہے کہ "عراقی نے ۱۹۵۰ء میں قرآن مجید کا ترجمہ یا تفسیر خود کی زبان میں لکھی۔ یہ کتاب میں قرآن کریم کا پہلا ترجمہ ہے جسے (۱۹۵۲ء)۔"

[illegible]

میں نے ان کے ساتھ جسے کبھی پوچھا تھا کہ میں اس کو اسرار چھوڑا ہے
 قوم نے نہ جانتے جس مکان کو کافر عجم دارا اک اور شہر سرور عجم
 کی قیامتوں پر غصہ کر رہا ہے وہاں پہلے مجھ پر جاس کے کئے گئے اور
 وہ لوگ پہلے بھی جنہیں انہوں نے قتل میں چھوڑا تھا۔

[illegible]

مقدمہ

تہ ہمارے میں حدیث اور تفسیر قرآنی جز کو کچھ ہی شیخ کر لیا ہے۔ اسی
پانچ سو طرقت بعد میں جو دی دیا اور ہے جو بحث نے اپنی مرتبہ کتاب
حدیث میں ابواب التفسیر کو شیخ کر لیا ہے کہ ہر طرح کی عقلی فقہانہ عقلی حضرت
ابوہریرہؓ سے کہہ کر قرآنی جز کو کمالی عقل میں شیخ کر لیا ہے کہ اس سے
میں مقلد امی اسلام بنائی جیسے عقلی فقہانہ اس نے اپنی اپنی کتابوں میں
حدیث لکھا ہے اس مرتبہ میں ابواب التفسیر کے مرتبہ فقہانہ حضرت ابن عباسؓ کی
تفسیر قرآنی جز روایت کردی ہے اس کی طرقت **حدیث** ہے ابھی لکھنا کیا ہے۔
وہ جب تک اسلام بعد عرب میں رہا اس وقت تک قرآنی قضیہات
وفاقی طرقت سے لکھتا رہا اس لئے وہ اہل کے مفسرین نے اس کی
لے فقہانہ قرآنی لکھی تھیں اسی اسلام نے اپنے مرکز سے باہر بھی پھیلنا
دیا کیا تو اس وقت کے غیر اسلامی تخریفات نے قرآنی جز کی آواز میں
سے تخریفات دھڑکی اساعت شروع کر دی جیسا کہ معجزہ مرید و قدیب
بہر قرآنی وحدت نے قرآنی جز کی کوئے عقیدہ ہند کیلئے پھیل کرنا چاہا اس
تک اس دور کے علماء فقہانہ نے اپنی اپنی مرتبہ تفسیر میں دعا میں لکھ دیں کا
پانچ سو افریقہ۔

ای طرح وصحت حد و انگشت کے قائل نظر اسے کوہنی و لغات کے
تب کہ لے کی ضرورت واقعی ہوئی تو احکام القرآن کا موضوع بھی

طبع کیا ہی ہوا تھا، جیسے آپ کا وہاں سے کہ نہ توئی تھی کسی ایک بھی صحابی کو اور کہے تو وہاں سے نہ تشریف ہے آپ کی شان و کرامت کا حدیث سے حدیث کی ایک حدیث ہے قرآن کی ایک تفسیر بھی تھی، مگر نہ دیکھی گئی۔

۸: قاسم بن سلام ابو حنیفہ رحمہ اللہ:

معاذ اللہ! تفسیر قرآن میں وہ تفسیر تھی کہ اس کے بارے میں اسحاق بن راہوی فرماتے ہیں ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اس کا نام تھا، اس کی سند راہوی کی ہیں، مگر کہتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک کتاب راہوی سے ہے، اس کتاب میں قرآن کی تفسیر ہے۔ ۲۳۳ احادیث میں اس کی تفسیر ہے۔

۹: الحاکم نسیمی بن داؤد رحمہ اللہ:

ابو الحکم نسیمی کی تفسیر عرب کی ہر ایک حدیث کی تفسیر کی تھی، اس کا نام تفسیر قرآن مجید تھا، اس کی سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے۔

۱۰: عبدالرحمن بن موسیٰ ہمدانی:

اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے۔

۱۱: ابو بکر عبداللہ (ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ):

اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے۔

۱۲: محمد بن حاتم المروری رحمہ اللہ:

اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے۔

۱۳: الحاکم نسیمی بن داؤد رحمہ اللہ:

اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے۔

۱۴: عبدالملک بن حویر بن سلمیٰ رحمہ اللہ:

اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے۔

تیسری صدی ہجری کے مفسرین قرآن مجید

(۱) امام الشافعی رحمہ اللہ:

اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے۔

(۲) ابو حنیفہ رحمہ اللہ:

اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے۔

(۳) ابو بکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ:

اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے۔

(۴) محمد بن عبداللہ بن عبداللہ رحمہ اللہ:

اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے۔

(۵) احمد بن محمد بن محمد رحمہ اللہ:

اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے۔

(۶) ابو الحسن سعید بن مسعود رحمہ اللہ:

اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے۔

(۷) ابو بکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ:

اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے۔

(۸) ابو بکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ:

اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے۔

(۹) ابو بکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ:

اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے، اس کی تفسیر میں سند راہوی سے ہے۔

(۱۰) ابو بکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ:

آفرین انسانی سے لے کر مختلف کے اور ایک تاریخی کے واقعات کو مختصر طور پر بیان کیا ان کی کتاب اعتبار انسانی ہے۔ دوسرے سے شائع ہو چکی ہے ایک تیسرے کا نام تیسرا دہائی ہے، تاریخ و جملہ ہیں جس سے اور بخدا میں اس کا خطوط موجود ہے۔ آپ کی وفات ۱۹۷۲ء کو ہوئی۔

Handwritten signature

مگر اسی قدر دانا اور دوسرے علماء سے علم حاصل کیا، آپ نے اپنے والد ماجد سے تئیں جڑا سنا، احادیث اور ایک لاکھ چار ہجرت کی اور شاہ ولی نے ۱۰۰۰ حدیث کو یاد کر لیا۔

المجلس الوطني

شعبہ جو نام وقت آنے کے قرآنی موضوع کے حصول کتاب معانی
القرآن، کتاب عرب القرآن اور عرب القرآن انھیں دو قسط ۱۹۸۶ء کو جاری ہے۔

چوتھی صدی ہجری کے مفسرین قرآن مجید

(۱) مولوی ابن عبدالحق عظیمی عجلتہ قضاۃ ہند:

امام محمد علیؑ اور اسے بخوان چھوڑ کے شاکر و رشید بنے۔ اہل بیت علیہم السلام حاصل تھی۔ وہ امام باقرؑ کے ہم سے ایک تفسیر اور احادیث میں مرآۃ لمرآئی، ۳۰۶ کلمات پر ہے، طرابلس کا لکھی نظر کی گئی۔ آپ نے ہر مظلوم کی مدد کی اور ہر ظالم کو گروا دی۔

1. *Mathematical Analysis* (1960)

اگر وہب کاغذ کے ایک ٹکڑے پر لکھی، تھوڑا سا پانی سے شویہر المیاس سے
مفسر ابن عباسؓ سے لکھی گئی ہے۔ اس کا تعلق ۶۹۸ھ میں ہوا
تکبر کا ایک خطوط قرآن المصطفیٰ میں محفوظ ہے جس کا نمبر ۲۳۳ ہے
جو نو سو سورۃ اخلاص تک ترغیہ میں آگیا ہے۔ یہ وہب کا کمال
مجازی ہے کہ اس کا خطوط میں ہے۔

المحرمين على كل حال

سوائی ہلڑاؤں کے علاوہ یہ ایک کتاب لکھی جس کا نام "غیاث القلوب" ہے۔

• *Large, white, fluffy, downy chick*

[illegible][illegible]

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

یہ سبھی تصانیف ملکی ہی اہم علماء سے انتساب فیملی کا پس منظر ہے۔
 کتبہ کی نویسی: (۱) عمیر غریب القرآن (۲) کتاب سنی القرآن
 (۳) جہان فی القرآن (۴) مشعل شمس عمیر القرآن کا رنگی تاحی دیار
 ہے کہ یہ سب تصانیف ملکی ہی ہیں۔

1999/01/27

نام بھاری گھڑی کے خصوصی گھنٹے جس سے اقلیتی اور عوامی اور اعلیٰ تہہ سنی
ذہنی طور پر وہ اب شیعہ میں سے ہیں اور ان کے شیعہ مذہبی عقائد کے شیعہ ہیں
وہ کہتے ہیں کہ شیعہ مذہب کے نام سے منظور ہے۔ یہ شیعہ تہہ شیعہ مذہب کے
اس کی ایک تہہ ہے۔ (۱۹۷۷ء)

۱۳۴۰: تحلیل مسائل حقوقی، مجلد ۱

ہاکی نوکے ٹٹا مانے ملے، ایک تعمیر احکام القرآن مکی ہے جو انجیل

1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 2680, 26

صوم شریف و طریقت کے آپ جانتے تھے کہ کرم میں جانوں مصری
عشراف اور ایک جانتے گھیر عربی زبان میں کسی جس کو اس چوتھی
لکھنے کے مصطفیٰ ملانے سے نہ دیتے ہیں۔ خدا اور رایت بھی کیا یہ گھر شیخ اور

۱۹۴۷ء کو مر گیا۔

۳- احوال و امور عمومی که در آنجا ذکر شده است:

اعراب القرآن کے نام سے مستقل کتابیں ماحض لفظہ و احصاف
 منہ عن قرآن المجید اور کتب خانہ تحقیقات اسلامیہ اسلام آباد میں
 موجود ہیں۔ ۱۹۹۵ء تک ۱۰۰ جلدیں

1. 2000年10月1日起，凡在我国境内销售货物的单位和个人，均应按销售额的一定比例缴纳增值税。

آج بھی کھڑے سے کتاب لکھی گئی۔ علوم اسلامیہ تاریخ اور حکمت و
فلسفہ کے بارے میں تمام کھلی کھلی لکھی گئی۔ قرآن کائنات کو انور
جمال میں جمیع بین ادب العربیہ و حکیم الفلاسفہ ارتقا

۵: محمد بن جریم طبرانی جملہ :

طلب علم کیلئے مصر میں اربع تک سرکاری قرآن مزاج کی تفسیر امام بیہقی اور صاحب قرآن مزاج کی تفسیر کی گئی جس کا نام جامع القرآن علی غررہ تفسیر القرآن ہے مگر تفسیر ابن جریر جملہ اور طبرانی جملہ ہے اور ابو داؤد سلیمان سے تعلق ہے یہ تفسیر ساری تفسیر بلادیہ ہے مصر کے مطبع بیروت ۱۳۱۱ھ شائع ہوئی۔

۱: تفسیر ابن خلدون کے کتب خانہ میں موجود ہے اور اسلوب پر مذکور کتب خانہ اس کا نام ہے بھی زیر کر دیا ہے تفسیر ابن خلدون جملہ کا نام اس ترجمہ کے جلدوں میں ۳۳۲ھ میں جن میں سے شائع ہو چکا ہے۔ امام حاکم جملہ نے کہا کہ اس ترجمہ جملہ نے یہ تفسیر سات سو سال ۱۳۹۹-۱۴۰۰ء میں لکھی کی امام ابن ابی جملہ سنہ کے قبل ہے اس کی دوسری تفسیر سے انھیں ہے امام ابو داؤد جملہ آج تک اس کا تفسیر کوئی نہیں لکھی کی یہ جملہ ساری جملہ اس تفسیر کو حاصل کرنے کے لئے جن تک سرکاری ہو گا جس سے اس طرح کی تفسیر جملہ ابن جریر جملہ اپنی تفسیر میں اصل حدیث پر اس کی نقل کرتے ہیں اور اس کے مستشرقوں نے بھی اعتراف کیا ہے کہ یہ تفسیر دوسری تفسیر سے بہتر ہے۔

۶: حافظہ کبیر طبرانی تفسیر جملہ :

سرحد کے تفسیر حدیث میں ۱۲۲۲ھ پیدا ہوئے، علم حدیث میں حافظہ کا نام حاصل کیا اور بیچ ۱۲۵۰ھ تک ایک عظیم اور سرفراز قرآن مزاج کی ایک تفسیر عربی زبان میں ۱۳۸۸ھ شائع ہوئے۔

۷: ابو داؤد تفسیر ابن جریر جریم بن السری جملہ :

سوالی قرآن کے نام سے ایک جامع کتب عربی زبان میں ۱۳۸۸ھ شائع ہوئی ہے۔ تفسیر ابن جریر جملہ نے اس کی تصانیف کیا ہے جس کی جلد میں بھی ہو گئی ہے۔

۸: ابو بکر سلیمان بن ابی الاسود جملہ امام ابو داؤد اور اس جاتی جملہ :

قرآن تفسیر اور علم حدیث پر بھی مشہور تھے انھیں طبری جملہ کے ہم زمان ہیں یہ ایک تفسیر لکھی جس کا نام کتاب التفسیر رکھا۔ ۱۳۶۹ھ شائع ہوئی۔ امام ابن جریر میں اس کو تفسیر طلب علم کیلئے پایا ایک نام تھا اور ابو داؤد اس میں ان تفسیر پر امام داؤد لکھ چکا ہے اس کو ابو داؤد کی تفسیر کہے۔

۹: عبداللہ بن محمد جملہ :

اصناف کے بلکہ ابو عالم تھے قرآن کریم کی ایک تفسیر بارہ جلدوں میں عربی کی ۱۳۹۸ھ شائع ہوئی۔

۱۰: ابو محمد بن ابراہیم النخعی جملہ :

حدیث کا علم حدیث طلبہ کیلئے مشہور ہے اس نے کیا کرتے تھے مصنف عربی حدیث اور سوالی قرآن لکھی۔ ۱۳۸۸ھ شائع ہوئے۔

۱۱: احمد بن محمد اللہ بن یونس کی جملہ :

امام حافظہ کے مثال قرآن کی مکتبہ تھی، سوالی قرآن کے مکتبہ سے خاص تفسیر تھی عراق میں آپ کے مکتبہ میں بہت کچھ تھا، سوالی قرآن مکتبہ کتاب ہے۔ طبرانی جملہ نے طبری جملہ کا ہے۔ ۱۳۸۸ھ شائع ہوئے۔

۱۲: احمد بن محمد امام طحاوی جملہ :

امام اعظم ابو حنیفہ جملہ کی کتابیں حدیث کی فقہ کے مکتبہ کا سوالی تھا، دس و تیس میں شریعت حاصل کی، امام طحاوی جملہ محدث اور عربی کریم لغوی جملہ جیسے مثال اللہ طحاوی آپ کے کتاب تھے طحاوی کی کتابیں سوالی اور اردو مکتبہ دار مشہور ہیں تفسیر کے ضمن میں آپ نے حدیث ۱۲ قرآن عربی زبان میں اصل حدیث کر کے آپ کی ایک اور تفسیر کو کر گئی تفسیر قرآن کے نام سے کیا ہے، ایک ذرا سوالی پر مشتمل ہے۔ ۱۳۸۸ھ شائع ہوئی۔

۱۳: احمد بن محمد بن اسماعیل جملہ :

کتاب علم قرآن کتاب قرآن قرآن کتاب حافظہ من طریقہ قرآن تفسیر کی قابل قدر کتاب ہے جس میں ۱۳۸۸ھ شائع ہوئے۔

۱۴: عبدالرحمن بن ابی حاتم اسلمی جملہ :

علم کا سہرا رکھتا ہے، اہل زبان تھے جرجہ و تھول میں تالیف فرمائی فرقہ ہے، اس میں قرآن کریم کی ایک تفسیر بھی جو تھول امام بنی چار جلدوں میں ہے اور ابو سعید جملہ ہے یہ تفسیر طحاوی تفسیر ابن ابی حاتم جملہ کے نام سے مدینہ منورہ کے کتب خانہ خود میں موجود ہے، انکال ۱۳۸۸ھ میں اس تفسیر کا اردنی حصہ انکرز بران اور انکرزیر رحمت جملہ کی تحقیق اور تفسیر کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔

۱۵: ابو بکر محمد بن ابی القاسم :

اصناف میں پیدا ہوئے، دوسری جملہ کہلاتے۔ جن کا کھانا اور یاد تھے امام ابو جملہ نے ایک سو سی کتب تفسیر و تفسیر امام جزی جملہ نے لکھا تفسیر جزی حدیث کے ساتھ پاؤں میں طبری جملہ نے لکھا کہ ان کی کوئی حدیث ان کی ہے، یہ ایک کتاب اللہ اور قرآن کے موضوع پر لکھی، گوشت نے شائع کرانی ہے، سوالی امام کمال جزی کرکات ایک طراز میں انکال ۱۳۸۸ھ شائع ہوئی۔

۱۶: ابو بکر محمد بن مزین الجبلی جملہ :

ایک کتاب جامع قرآن لکھی، حدیث تفسیر کے نام سے مشہور ہے تفسیر امامی کے ساتھ ہے، اصل اس کی اسفل کتاب بھی طحاوی جملہ ۱۳۸۸ھ شائع ہوئی۔

مفتی محمد رفیع الرحمن

آپ نے حدیث میں ایک مستخرج کی ہے جس میں ابراہیم اسحاق علیہ السلام بھی ہے۔ ایک مختصر بھی مرصع فرمائی جس کا اگر حکم مسند سلیمان علیہ السلام کے فرمایا ہے۔ ۵۰۹ کو کوئی ہے۔

۱۶۱- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

تھری طور پر قرآن مجید کی ایک تفسیر تھی۔ ہم نے اس کی مدد سے اس کے بارے میں کچھ کچھ جان سکتے ہیں۔

۷: فی السعد الیوم حسین الفراء یجوزی جلد ۲:

زبور شریف پر بارگاہِ فکر کے بانی، گرامر اور کلامیات کے ماہر، علامہ ابوالحسن علی Nadwi نے قرآن مجید کے نام سے مشہور ہے۔ آپ نے اپنی تحریکی زندگی میں اسلام کے اقوال و افعال پر غور کیا ہے۔ قرآن مجید کے ایک آیت پر انہوں نے اور ان کے شاگردوں نے کیا ہے۔
 وقت ۱۹۶۷ء کو ان کی امام اہل بیت علیہ السلام کے تفسیر النور علیہ السلام میں
 لکھا: والاعرف الضمیر۔

الحمد لله رب العالمين

عصمت و خدائے ہدایت و توفیق میں کمال حاصل تھا مثالی انسان کے لئے یہی کہہ سکتے ہیں کہ توفیق توفیق ہے۔

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

قوم ہند کے قلب سے متصور ہوئے مابین مسلمانوں اور غیر ملاتو آپ کے
شکر میں، دربار حیدر و سعادت کیلئے بھی خیر خواہی مسند تکیہ قرآن کریم کی
میں تحریریں کی گئیں ہیں۔ مابین فی الشیخ۔ میں جلد - مسند فی الشیخ میں
جلد مسند فی الشیخ میں جلد مسند فی الشیخ میں جلد مسند فی الشیخ میں جلد -

• از جایی که می‌تواند به هم نزدیک شود:

میں نے اندازہ کیا ہے کہ ایک گیسر بھی کسی گیس میں قرائی ہو سکتا ہے۔
میرا کہ وہ اندازہ عجیب بیان کر رہا ہے۔ یہ سچ ہے کہ وہ گیس ہے۔ اس وقت
میں اس کی عربی تصویر کا نام "تصویر گیسر" رکھا گیا ہے۔

المجلس الأعلى للمعاشرة

[illegible]

تھی جس کا وہ مطلق ہے ۷۰ احکام ہے حدیث و تراجم میں دلائل کی	تھی جس کا وہ مطلق ہے ۷۰ احکام ہے حدیث و تراجم میں دلائل کی
ہاں ہاں ۱۲ شمار میں ہے ہر حدیث میں شراب بھی جاتی ہے جس کا کام ہے	ہاں ہاں ۱۲ شمار میں ہے ہر حدیث میں شراب بھی جاتی ہے جس کا کام ہے
یا من ربی اللہ اللہ کلکھا	یا من ربی اللہ اللہ کلکھا
یا من عزت و وقار علی قول کن	یا من عزت و وقار علی قول کن
جلت العز و ذک ان لفظ عاصیا	جلت العز و ذک ان لفظ عاصیا
الفضل اسمی و العز عاصیا	الفضل اسمی و العز عاصیا

۴۷: امام رضا علیه السلام می فرماید: «مَنْ عَمِلَ بِمَا يَنْهَى عَنْهُ لَمْ يَكُنْ بِمَنْعِهِ»

احناف میں سے مشہور مفسر گز رہے ہیں، ایک تفسیر کا نام تفسیر التفسیر ہے اور دوسرے جلدوں میں کتاب کی وضاحت سے متعلق حکایتیں۔

المجلس الأعلى للدراسات والبحوث

منجلی ہاؤس اور شہر کی دیگر جگہاں پر عالم ہے۔ تعمیر کاروں میں کسی
 ۵۵۵ کا ذکر ہے۔

1996, 1998, 2000, 2002, 2004, 2006, 2008, 2010, 2012, 2014, 2016, 2018, 2020, 2022, 2024, 2026, 2028, 2030, 2032, 2034, 2036, 2038, 2040, 2042, 2044, 2046, 2048, 2050, 2052, 2054, 2056, 2058, 2060, 2062, 2064, 2066, 2068, 2070, 2072, 2074, 2076, 2078, 2080, 2082, 2084, 2086, 2088, 2090, 2092, 2094, 2096, 2098, 2100, 2102, 2104, 2106, 2108, 2110, 2112, 2114, 2116, 2118, 2120, 2122, 2124, 2126, 2128, 2130, 2132, 2134, 2136, 2138, 2140, 2142, 2144, 2146, 2148, 2150, 2152, 2154, 2156, 2158, 2160, 2162, 2164, 2166, 2168, 2170, 2172, 2174, 2176, 2178, 2180, 2182, 2184, 2186, 2188, 2190, 2192, 2194, 2196, 2198, 2200, 2202, 2204, 2206, 2208, 2210, 2212, 2214, 2216, 2218, 2220, 2222, 2224, 2226, 2228, 2230, 2232, 2234, 2236, 2238, 2240, 2242, 2244, 2246, 2248, 2250, 2252, 2254, 2256, 2258, 2260, 2262, 2264, 2266, 2268, 2270, 2272, 2274, 2276, 2278, 2280, 2282, 2284, 2286, 2288, 2290, 2292, 2294, 2296, 2298, 2300, 2302, 2304, 2306, 2308, 2310, 2312, 2314, 2316, 2318, 2320, 2322, 2324, 2326, 2328, 2330, 2332, 2334, 2336, 2338, 2340, 2342, 2344, 2346, 2348, 2350, 2352, 2354, 2356, 2358, 2360, 2362, 2364, 2366, 2368, 2370, 2372, 2374, 2376, 2378, 2380, 2382, 2384, 2386, 2388, 2390, 2392, 2394, 2396, 2398, 2400, 2402, 2404, 2406, 2408, 2410, 2412, 2414, 2416, 2418, 2420, 2422, 2424, 2426, 2428, 2430, 2432, 2434, 2436, 2438, 2440, 2442, 2444, 2446, 2448, 2450, 2452, 2454, 2456, 2458, 2460, 2462, 2464, 2466, 2468, 2470, 2472, 2474, 2476, 2478, 2480, 2482, 2484, 2486, 2488, 2490, 2492, 2494, 2496, 2498, 2500, 2502, 2504, 2506, 2508, 2510, 2512, 2514, 2516, 2518, 2520, 2522, 2524, 2526, 2528, 2530, 2532, 2534, 2536, 2538, 2540, 2542, 2544, 2546, 2548, 2550, 2552, 2554, 2556, 2558, 2560, 2562, 2564, 2566, 2568, 2570, 2572, 2574, 2576, 2578, 2580, 2582, 2584, 2586, 2588, 2590, 2592, 2594, 2596, 2598, 2600, 2602, 2604, 2606, 2608, 2610, 2612, 2614, 2616, 2618, 2620, 2622, 2624, 2626, 2628, 2630, 2632, 2634, 2636, 2638, 2640, 2642, 2644, 2646, 2648, 2650, 2652, 2654, 2656, 2658, 2660, 2662, 2664, 2666, 2668, 2670, 2672, 2674, 2676, 2678, 2680, 2682, 2684, 2686, 2688, 2690, 2692, 2694, 2696, 2698, 2700, 2702, 2704, 2706, 2708, 2710, 2712, 2714, 2716, 2718, 2720, 2722, 2724, 2726, 2728, 2730, 2732, 2734, 2736, 2738, 2740, 2742, 2744, 2746, 2748, 2750, 2752, 2754, 2756, 2758, 2760, 2762, 2764, 2766, 2768, 2770, 2772, 2774, 2776, 2778, 2780, 2782, 2784, 2786, 2788, 2790, 2792, 2794, 2796, 2798, 2800, 2802, 2804, 2806, 2808, 2810, 2812, 2814, 2816, 2818, 2820, 2822, 2824, 2826, 2828, 2830, 2832, 2834, 2836, 2838, 2840, 2842, 2844, 2846, 2848, 2850, 2852, 2854, 2856, 2858, 2860, 2862, 2864, 2866, 2868, 2870, 2872, 2874, 2876, 2878, 2880, 2882, 2884, 2886, 2888, 2890, 2892, 2894, 2896, 2898, 2900, 2902, 2904, 2906, 2908, 2910, 2912, 2914, 2916, 2918, 2920, 2922, 2924, 2926, 2928, 2930, 2932, 2934, 2936, 2938, 2940, 2942, 2944, 2946, 2948, 2950, 2952, 2954, 2956, 2958, 2960, 2962, 2964, 2966, 2968, 2970, 2972, 2974, 2976, 2978, 2980, 2982, 2984, 2986, 2988, 2990, 2992, 2994, 2996, 2998, 3000, 3002, 3004, 3006, 3008, 3010, 3012, 3014, 3016, 3018, 3020, 3022, 3024, 3026, 3028, 3030, 3032, 3034, 3036, 3038, 3040, 3042, 3044, 3046, 3048, 3050, 3052, 3054, 3056, 3058, 3060, 3062, 3064, 3066, 3068, 3070, 3072, 3074, 3076, 3078, 3080, 3082, 3084, 3086, 3088, 3090, 3092, 3094, 3096, 3098, 3100, 3102, 3104, 3106, 3108, 3110, 3112, 3114, 3116, 3118, 3120, 3122, 3124, 3126, 3128, 3130, 3132, 3134, 3136, 3138, 3140, 3142, 3144, 3146, 3148, 3150, 3152, 3154, 3156, 3158, 3160, 3162, 3164, 3166, 3168, 3170, 3172, 3174, 3176, 3178, 3180, 3182, 3184, 3186, 3188, 3190, 3192, 3194, 3196, 3198, 3200, 3202, 3204, 3206, 3208, 3210, 3212, 3214, 3216, 3218, 3220, 3222, 3224, 3226, 3228, 3230, 3232, 3234, 3236, 3238, 3240, 3242, 3244, 3246, 3248, 3250, 3252, 3254, 3256, 3258, 3260, 3262, 3264, 3266, 3268, 3270, 3272, 3274, 3276, 3278, 3280, 3282, 3284, 3286, 3288, 3290, 3292, 3294, 3296, 3298, 3300, 3302, 3304, 3306, 3308, 3310, 3312, 3314, 3316, 3318, 3320, 3322, 3324, 3326, 3328, 3330, 3332, 3334, 3336, 3338, 3340, 3342, 3344, 3346, 3348, 3350, 3352, 3354, 3356, 3358, 33

جادو اور شب بیدار تھے؟ آخر عمر میں ہر بات ایک بار قسم کر لیا کرتے تھے، تفسیر بھی لکھی جس کی خصوصیت یہ کہ رنگ ایک دھار ڈاکر کی ہے جس کو دار و لائیکس سے ۱۹۹۰ء میں شائع کیا گیا۔

[illegible][illegible]

Journal of Management Inquiry

فقیر حضرت طاہرہ صاحبہ طلبہ میں اپنے وقت کے مشہور عالم تھے۔
 ان کا فقیر گھس بھگلی چلے۔ ۱۹۹۸ء کا قاتل ہوئے۔

— 200 —

۵۱۱ حکماء نے جتنے سوئے وقت کی بات کی۔

[illegible]

2008-09-15

فتہ پندرہ کی صبح گھبراہٹ میں کھڑی ہوئی کہ خود دیکھ لے گی کہ کیا ہو گیا ہے۔

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

زمین انسان کا گھر ہے۔ قلب ہے مشہور ہوئے۔ تعمیر روحانیت کا مرکز ہے۔
 انسان کا گھر ہے۔ قلب ہے مشہور ہوئے۔ تعمیر روحانیت کا مرکز ہے۔

المجلة الدولية لدراسات حقوق الإنسان

$\mu = 0.5$, $\sigma^2 = 1$

ہر روز عالم مختلف کے طبیب کا مجموعہ بھی ہے۔ قرآن مزاج کی ایک قیصر بھی کہیں سے سے ۵۶ کھانڈ لے کر آیا۔

1994/1995

یہ امر بھی حیران کے حلیہ سے ظاہر ہوا ہے۔ حکومت نے مطالبے میں کوئی ترمیم نہ کی۔
گورنر نے بلا حرج سے اس احتجاج کو ایک تحریر لکھی جس کا مضمون واضح اور اعلیٰ حد پر
کامیابی کا تھا۔ اس نے گورنر صاحب میں شہید کی لڑائی میں خالص شہر کی جنگی تحریک
پر اس کی افسر کے کئی کئی سالوں میں ہونے والی کامیابیوں کا ذکر کیا ہے۔

2007年12月15日

فردی نوعی کے متحرک عناصر سے تھے۔ گھبرنیا، القلوب کا اقتصاد کیا، مصر
میں ۱۸۵۰ء کو قائم ہوئی۔

• *Journal of Management Education* 31(10):1033-1044

[illegible]

• *Staphylococcus aureus*

انہی میں سے کچھ نے شہرہ کے لیے کتابیں بھی لکھیں جن میں سے ایک قرآن مجید کا تفسیر و ترمیم کا مجموعہ ہے۔

2000

ملائک کے حضور میں حاضر کیا اور ان کے لئے عظیم الشان مہمانی کا اہتمام کیا۔

1000

2021-2022

شرف اللہ نے اس بڑی کسے سے شہرت پائی کہ آپ کا لکھی تھی تھی صحیحہ
 ہوا تھا کہ آپ نے "مقامات الہامیہ" کی تصویر لکھی تھی جس میں ہے کہ "آپ
 کا کمال ہے کہ ان لوگوں کو فطرت و حیات کے اسرار سے ہمیں لکھی تھی کہ ان کو ہم

15. 1990年10月1日

دعوتِ حق کی داخلی جہالت، علامہ سید ابوالحسن علی Nadwi سے انتسابِ فعل کی۔ محفلِ اہلِ
دعوت ہے۔ تعمیرِ مہجری کا انعقاد ہے۔ یہاں سے سید ابوالحسن علی Nadwi کی

الحمد لله رب العالمين

خارج تعلقات کی طرف سے کسی بھی مداخلت کی غارتی یا سہولت سے تحکیم کیلئے
 پاکستان کے ناظم، جو ہے، حربہ بغاوتی حریف کی طرف سے کسی مضمون کیلئے کا
 انتشار کا مطالبہ، بلکہ، لی کیا ہو کسی خزانے کے نام سے ملے ہوئے، جو، یہ مطلوب
 ہے۔ (وقت ۱۳:۴۵ بجے)

1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 2680, 26

انکھوں کی لہجہ سے انکھوں کی ہر نے قسم کھلی ہوئی قسمیں اچھڑائی۔
کلام سے اس لہجہ میں ہے۔ اس کے حکم کے آواز ہے۔

References

[illegible]

۱۰: محمد بن یوسف ابن حاتم الشیرازی (م. ۲۵۵):

آپ کے ساتھ کی تعداد چار سو پچاس ہے۔ سلف صالحین کے چارے
ع اور مقلد تھے قرآن کریم کی تفسیر اور احکام کو مضبوط ہے۔ اہل علم و ادب
مقلدانی جملہ ”تفسیر حجاز جملہ“ ان علماء کرام میں سے ہیں جن کو

مستقل کتاب بھی، سورہ العصر اور سورہ تکوین کی مستثنیٰ تائید بھی تھیں۔ قرآن کریم کے ہم نوا کی حیثیت سے ان کی کتاب "جامِ معین" اور اہل عرب و اسلام و عربیہ کی تائید کے لیے ان کی کتاب "میراثِ عرب و اسلام" تھیں۔

1. *Infante*

قوی سے قلب سے شہزادے۔ تو میں تھک چکا ہوں، اے میرے
 آپ کی تصنیف میں اصرار کیا اور کیا کلمہ شہزادے، تمہارے کلام کا
 پتہ لے کر آئی ہوں

11/20/2022

[illegible]

القدس بن ہمارے نام سے منسوب ہے ایک ظہیر بہ نام شہزادہ رکنی۔
جسے القدس میں ۱۷۷۷ء کو کھانا دیا گیا۔

● ۱۰. حکام البرکات کی فطرت و طبیعت:

[illegible]

المجلس الأعلى للدراسات والبحوث

[illegible]

الانعام پر حاکم اللہ میں انجیل کی تہذیب :-

نہاں قرآن مجید کا ایک ایسا قصیدہ ہے جس میں اللہ کی شان و شوکت اور اس کی عظمت و جلال کا بیان ہے۔ یہ قصیدہ اللہ کی شان و شوکت اور اس کی عظمت و جلال کا بیان ہے۔ یہ قصیدہ اللہ کی شان و شوکت اور اس کی عظمت و جلال کا بیان ہے۔

1. 2007/01/16

خاتون طہی تھ۔ یہ جہان نے مزارعہ کا خطاب دیا تھا قرآن مجید کی ایک کسر دس ہزاروں میں نکلی جو کثیر النسخہ کے ۴۷ سے ظہور ہوا۔

10/10/2017

قرآن مجید کے ساتھ آپ کا مشفق خدا۔ قابل قدر تھے۔ اسی قرآنی کے
ظہور کے ساتھ خلافت تھی۔ آپ نے ایک پھر مرتب کی جامعہ جلدوں
کی۔ ایک کتاب "تخلیص القرآن و تفسیر" لکھی۔ یہ کتاب

تہذیب ان کی زندگی میں نمایاں ہو چکی تھیں۔ اس کی ایک خوب مثال قرآن مجید ہے۔
 اگرچہ اس کا ۳۰۰۰۰ نسخہ ہوا مگر اس کے بارے میں ۷۵۰۰۰۰ نسخہ روئے زمین ہوئے۔
 ۱۴۰: امام حسین اسلمین چار ہجری عجلت:

قرآن مجید قرآن مجید صرف دلوں میں داخل نام ہے۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ عجلت کے شاگرد تھے۔ تفسیر کشف و غیب اور جامع حاشیہ کشف الخزانہ میں دستان ۷۶۰۰۰۰ کا ذکر ہے۔

۱۴۱: امام حسین علیہ السلام اور القیسی عجلت:

محقق مکی عالم تھے۔ اگرچہ ان کا کتاب الفہرست کتبہ و مکتوبہ ان کے حاشیہ پر لکھا اور چاہے ۷۵۰۰۰۰ کا ذکر ہے۔

۱۴۲: محمد بن احمد الطبرانی عجلت:

آپ کی کتاب تفسیر آیات انصاف کتبہ علی ۱۰ آیات الکلمات مطبوعہ اور ۷۶۰۰۰۰ کا ذکر ہے۔

۱۴۳: علامہ شمس الدین ابن القیم عجلت:

حاضر سے اس کتاب طبع کیا۔ ان کی شاگردی ایسی اختیار کی کہ یہ کی طرح ذوقِ قربان کے ساتھ ہے، مگر محقق دکان میں اسی طرح مسک ماہر تھے اس وقت تھا۔ آپ کے معاصر علامہ مکی عجلت نے اسی کتاب کی ایک تصنیف فی اربعی ایہ اربعی میں آپ پر تنقید فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ نے اس کے جواب میں جواب دیا کہ میں نے اس کتاب میں کسی شے کو نہ لکھا ہے جو قرآن کریم کی تصنیف پر ایک چمک نہ ہو۔ اس کی تصنیف پر آپ کی تفسیر ابن القیم کے نام سے منسوب ہے۔ ۷۵۰۰۰۰ کا ذکر ہے۔

۱۴۴: شہاب الدین مسعود

اسمیں بھی تصنیف کی عجلت کو کہ تفسیر میں اس کا نام قرآن نامی ایک کتاب لکھی ایک تفسیر بھی لکھی جس کا نام الفہرست المصنوع فی علم الکتاب المصنوع ہے۔ اس میں صواب کا نام اور نامین عجلت کے اقوال تفسیر پر نشانہ بنایا ہے۔ دیکھتے ہیں کہ یہ تفسیر تفسیر ہے۔ جس کی تفسیر بھی لکھی ان پر مصداق عجلت نے لکھا ہے۔ میں نے اسمیں عجلت کی مراد تفسیر بھی لکھی جو طبع کے اپنے نام سے ہے اور جس جلد میں ہے۔ "ایک نسخہ میں موجود ہے کہ عجلت اس کا نام عجلت میں موجود ہے۔ ۷۵۰۰۰۰ کا ذکر ہے۔

۱۴۵: علی بن عبدہ کانی اسلمین عجلت:

قاضی جلال الدین قرطبی عجلت کی ۷۵۰۰۰۰ کا ذکر ہے قاضی مقرر ہے۔ ایک تفسیر ہے۔ امام العجم کی تفسیر القرآن اشکر لکھی۔ ۷۵۰۰۰۰ کا ذکر ہے۔ امامی عجلت نے لکھا کہ "آپ کی سب تصانیف آپ کے ہاتھ سے لکھی گئیں۔

۱۴۶: علی بن ۷۵۰۰۰۰ کا ذکر ہے امام ہرانی کی کتابیں و تصانیف۔
 ۱۴۷: محمد بن علی بن ۷۵۰۰۰۰ کا ذکر ہے امام ہرانی کی کتابیں و تصانیف۔

آپ کا نام انکسارت عجلت کا لقب دیا گیا۔ تفسیر کشف کا کامیاب حاشیہ ۷۶۰۰۰۰ کا ذکر ہے۔

۱۴۸: علامہ خلیفۃ الدین عجلت:

دلی کے مشہور عالم تھے۔ ایک تفسیر جامع کشف المکلف لکھی جس میں زیادہ کتبہ و مکتوبہ میں تنقید ہے۔ ۷۵۰۰۰۰ کا ذکر ہے۔

۱۴۹: محمد بن محمد الرازی عجلت:

نقشبندی کے لقب سے مشہور تھے، دہلی میں جنم لیا اور دینی کا تفریق اور علم تفسیر و حدیث اور بیان کی تہذیب میں گزرا۔ دلی دہلی میں آپ کے گھر پر تھے۔ تفسیر کشف کا حاشیہ کتبہ و مکتوبہ میں ۷۶۰۰۰۰ کا ذکر ہے۔

۱۵۰: محمد بن محمد بن محمد الرازی عجلت:

محقق اور کتبہ و مکتوبہ میں ۷۵۰۰۰۰ کا ذکر ہے۔ دیکھتے ہیں کہ ان کی تصانیف پر تنقید ہے۔

۱۵۱: محمود بن احمد قرطبی عجلت:

تہذیب تفسیر میں خصوصاً محقق تھے۔ کتاب بہار انصاف دلی دہلی عجلت کا کتاب مطبوعہ الفہرست المصنوع کا حاشیہ کتبہ و مکتوبہ اس کا نام قرآن لکھی ۷۵۰۰۰۰ کا ذکر ہے۔

۱۵۲: سراج الدین (سراج الدین عجلت)

آپ کا اجداد قرطبی سے تھے۔ چار اور مصر کا سفر کیا۔ مصر میں جنم لیا۔ مصر میں اس کا مقام تھا۔ تھے تابع امام ابوہریرہ کی کتابوں میں آپ کو سراج الدین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ امامی میں آپ کے ساتھ ہی ناظر کے قرآن قرطبی کی ایک تفسیر تفسیر السراج لکھی ہے۔ ۷۵۰۰۰۰ کا ذکر ہے۔

۱۵۳: ناصر بن عبد الرحمن قرطبی عجلت:

قرآن کریم کی ایک تفسیر بیان کیا۔ مشہور ۷۵۰۰۰۰ کا ذکر ہے۔ اس تفسیر پر ایک تفسیر لکھی ۷۵۰۰۰۰ کا ذکر ہے۔ کتبہ و مکتوبہ میں ۷۵۰۰۰۰ کا ذکر ہے۔

۱۵۴: علی بن محمد بن کثیر القیسی عجلت:

۷۵۰۰۰۰ کا ذکر ہے دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کا کتاب عجلت و مقرر سے کتاب لکھی۔ علامہ مکی عجلت کا چاہتا تھا کہ:

"الامام المصنف المحدث الذی علیہ الطیوس" تفسیر تفسیر ابن کثیر مشہور تھا۔ امامی اور مشہور تفسیر ہے۔ آپ کے نام تصانیف نے آپ کی زندگی

۷۵۰۰۰۰ کا ذکر ہے دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کا کتاب عجلت و مقرر سے کتاب لکھی۔ علامہ مکی عجلت کا چاہتا تھا کہ:

"الامام المصنف المحدث الذی علیہ الطیوس" تفسیر تفسیر ابن کثیر مشہور تھا۔ امامی اور مشہور تفسیر ہے۔ آپ کے نام تصانیف نے آپ کی زندگی

تھیں یہ ایک غیر تحریری جلد ہی جھوٹ کی طرف سے کسی حد تک آپ کا خیال کیا کہ

۳۰: علی بن محمد قشیری جھوٹ:

مرسلہ میں یہ آیا ہے، علم فقیر میں مفسران جھوٹ دیکھتے تھے فقیر مکتب کا جو حاشیہ علامہ رحمانی جھوٹ نے لکھا تو کسی نے اس حاشیہ کا حشر لکھا ہے۔ ۱۰۰ جلدوں کا تھا۔

نویں صدی ہجری کے مفسرین قرآن مجید

۱: محمد بن محمد بن عرف اللودنی جھوٹ:

آپ کا یہ ادنیٰ ہے کہ میرا آپ کے والد ماجد جھوٹ جو کہ باہم اہم اہل تھے مکتب کے سربراہ تھے آپ کی وفات بعد میں خود اہل تھے۔ یہ بھی جھوٹ ہے آپ کو آٹھویں صدی کا محدث تسلیم کیا ہے۔ فقیر آپ نے ایک کتاب پر نام لکھا ہے جس میں یہ علماء نے دعائیہ تحریر کے فقیر ۱۰ جلدوں میں لکھی۔ جو تحریر یہ نام لکھا کہ یہ ۱۰۰ جلدوں کا ہے۔

۲: شیخ شہاب الدین احمد بن محمود سیوطی جھوٹ:

اس کا فقیر کا مطالعہ کیا۔ سب کا نام موجود حاصل مطالعہ کیا۔ جس کا نام القاریہ للعلوم، والدہ شہاب رکھا۔ یہ کتاب فقیر ہونے کے بعد جہاں جاتا ہے۔ ۱۰۰ جلدوں کا تھا۔ ہائی۔ باقی نسخہ مکتب کا دہریہ "پنڈ" میں موجود ہے ایک کمالی ٹوکہ مکتب کے کتب خانہ میں موجود ہے پیرا ۳۷ ہے۔

۳: زین بن ابراہیم جھوٹ:

آپ نے امام احمد جھوٹ عراقی کے نام سے شہرت پائی اور چون جھوٹ ادنیٰ نے قرآن کریم کے الفاظ و روایہ کا ایک کتاب میں لکھا کہ اس کا نام تصحیف الارباب بعد فی القرآن من العربیہ ہے۔ ۱۰۰ جلدوں کے اس ساری کتاب کو حکیم کرد اس کا نام تصحیف فی العربیہ لقرآن ہے۔ فقیر نسخہ جہاں ازہر کے مکتوبات میں ہے۔ ۱۰۰ جلدوں کا ہے۔ ہائی کے حاشیہ پر شائع ہو چکا ہے۔ ۱۰۰ جلدوں کا ہے۔

۴: شیخ اشرف جہا فقیر سنی جھوٹ:

سلطان ابراہیم سنی جھوٹ کے بیٹے ہیں۔ انہیں سنی کی عمر میں قتل ہوئی کہ جس سال کی عمر میں قتل سے متبرکہ ہو کہ رواج قرآن میں شیخ جہا لہ بن جھوٹ سے کتاب نقل کیا۔ ایک فقیر لکھی جس کا نام ابراہیم ہے۔ ۱۰۰ جلدوں کا ہے۔

۵: علی بن محمد المعروف سید سند جھوٹ

یہ جہاں مشہور ہوا ہے۔ علماء احناف میں سے ہے فقیر حقیق عالم ہے۔

یہ مکتب کا یہ حاصل کر لی تھی۔ ۱۰۰ جلدوں کے ہوتے۔ فقیر میں لکھا کہ اقتدار جہاں مکتب کا یہ جھوٹ ۱۰۰ جلدوں کا مطالعہ کیا کہ مکتب کے عرب کیا اس کا آزاد بن میں تحریر کرانی کے مطالعہ کا مطالعہ نے شائع کیا ہے۔

۳۱: محمد بن محمد بن محمود جھوٹ:

ابوہ کے قریب ایک ایسی کی نسبت سے باہمی کہا ہے۔ مکتب کے حقیق اور جہاں اللہ عالم ادنیٰ کی ایک شرح لکھی اور فقیر مکتب کا جہاں حاشیہ لکھا اور ایک مستقل فقیر لکھی۔ شب جہا ۱۰۰ جلدوں کا تھا۔ ۱۰۰ جلدوں کا تھا۔ ۱۰۰ جلدوں کا تھا۔ ۱۰۰ جلدوں کا تھا۔

۳۲: ابراہیم بن عبد الرحمن بن جہا جھوٹ:

مصر میں یہ جہا ہے۔ مکتب میں قرآن اللہ میں قیام کیا تو فقر میں شام کے قاضی مقرر ہوئے۔ فقیر میں مہارت تھی۔ ایک فقیر میں جہاں میں لکھی جس کا فقیر ای جہا ہے۔ مقتدی جھوٹ نے قرآن کے فقر سے لکھی ہوئی دیکھی ہے۔ ۱۰۰ جلدوں کا تھا۔

۳۶: مسعود بن محمد الامام سعد الدین جھوٹ:

قرآن کے مکتب میں یہ جہا ہے۔ قرآن حکیم کی ایک فقیر فارسی میں نام مکتب الامام سعد الدین لکھی۔ مکتب پر حاشیہ کی لکھی تھی۔ ۱۰۰ جلدوں کا تھا۔ ہائی کے حاشیہ مکتب کی جہاں سے حشری اسباب کا بی بی اور کی۔ ہجری میں موجود ہے۔

۳۷: امام جہا الدین محمد زکریا جھوٹ:

قرآن میں ۱۰۰ جلدوں ہوتی۔ شیخ جمال الدین جھوٹ ہندی سے کتاب نقل کی۔ ہائی فقیر جھوٹ، شیخ شہاب الدین جہا زکریا نے علم حاصل کیا۔ حاشیہ طبرستان قرآن اللہ فقیر ان قرآن کے نام کی لکھی۔ جہا جہاں شیخ ابو یحییٰ کے جس کا نام ابو جہا ہے مکتب جہا جھوٹ نے لکھی اس سے استفادہ کیا ہے۔ ۱۰۰ جلدوں کا ہے۔

۳۸: فقیر کبیر تارخان دیوبندی جھوٹ:

فقیر ۱۰۰ جلدوں مکتب کرانی، سلطان فیروز جھوٹ شہ حقیق کے زمانہ میں ۱۰۰ جلدوں کا تھا۔ آپ نے علماء کے ایک کہ مکتب کا یہ نام فقیر کہ لکھا کہ اور فقیر کے برائے کے حقیق امام اقبال اس فقیر میں شیخ کا دے ۲۴ جلدوں جھوٹ نے لکھا۔ جہاں سے مکتب کی کسی دور کی تمام فقیر اس کی ایک کتاب میں شیخ کرانی کا ایک (۱۰۰ جلدوں کا تھا) ۱۰۰ جلدوں کا تھا۔

۳۹: افضل اللہ بن ابی الخیر جھوٹ:

یہ جہاں کے مکتب ۱۰۰ جلدوں مکتب کے نام سے مشہور ہوئے۔ جہاں نے قرآن

طوبہ کا یہاں کے گورنر، انگریزوں کی حکومت سے ان کی تحریروں کی ایک تحریر بھی شرف کی تحریروں میں شامل ہے۔ اس تحریروں کی مجموعی رقم ۱۰۰۰ روپے ہے۔

۱۳: قاضی مظہر بن اسماعیل جھلڑ

یہاں کے قاضی کی ایک تحریر بھی اس کا نام لکھ کر ان کی تحریروں میں شامل ہے۔ اس کا نام ۱۰۰۰ روپے ہے۔

۱۴: شاہ عبدالغنی محدث دہلوی جھلڑ

شاہ عبدالغنی محدث دہلوی کے بارے میں جو معلومات حاصل کی جا رہی ہیں وہ اس کا نام لکھ کر ان کی تحریروں میں شامل ہے۔ اس کا نام ۱۰۰۰ روپے ہے۔

۱۵: مولانا سید محمد رفیع جھلڑ

مولانا سید محمد رفیع جھلڑ کے بارے میں جو معلومات حاصل کی جا رہی ہیں وہ اس کا نام لکھ کر ان کی تحریروں میں شامل ہے۔ اس کا نام ۱۰۰۰ روپے ہے۔

۱۶: شیخ محمد علی بن محمد انصاری جھلڑ

شیخ محمد علی بن محمد انصاری جھلڑ کے بارے میں جو معلومات حاصل کی جا رہی ہیں وہ اس کا نام لکھ کر ان کی تحریروں میں شامل ہے۔ اس کا نام ۱۰۰۰ روپے ہے۔

۱۷: شیخ محمد علی بن محمد جھلڑ

شیخ محمد علی بن محمد جھلڑ کے بارے میں جو معلومات حاصل کی جا رہی ہیں وہ اس کا نام لکھ کر ان کی تحریروں میں شامل ہے۔ اس کا نام ۱۰۰۰ روپے ہے۔

۱۸: شیخ منور الدین بن محمد انصاری جھلڑ

شیخ منور الدین بن محمد انصاری جھلڑ کے بارے میں جو معلومات حاصل کی جا رہی ہیں وہ اس کا نام لکھ کر ان کی تحریروں میں شامل ہے۔ اس کا نام ۱۰۰۰ روپے ہے۔

۱۹: علی بن سلطان ملا علی قاری جھلڑ

علی بن سلطان ملا علی قاری جھلڑ کے بارے میں جو معلومات حاصل کی جا رہی ہیں وہ اس کا نام لکھ کر ان کی تحریروں میں شامل ہے۔ اس کا نام ۱۰۰۰ روپے ہے۔

۲۰: مولانا صاحبہ امینہ بن روح اللہ انصاری جھلڑ

مولانا صاحبہ امینہ بن روح اللہ انصاری جھلڑ کے بارے میں جو معلومات حاصل کی جا رہی ہیں وہ اس کا نام لکھ کر ان کی تحریروں میں شامل ہے۔ اس کا نام ۱۰۰۰ روپے ہے۔

۲۱: نظام الدین بن محمد انصاری جھلڑ

نظام الدین بن محمد انصاری جھلڑ کے بارے میں جو معلومات حاصل کی جا رہی ہیں وہ اس کا نام لکھ کر ان کی تحریروں میں شامل ہے۔ اس کا نام ۱۰۰۰ روپے ہے۔

۲۲: نواب مراد علی احمد قاری جھلڑ

نواب مراد علی احمد قاری جھلڑ کے بارے میں جو معلومات حاصل کی جا رہی ہیں وہ اس کا نام لکھ کر ان کی تحریروں میں شامل ہے۔ اس کا نام ۱۰۰۰ روپے ہے۔

۲۳: شیخ محمد بن قاسم سندھی جھلڑ

شیخ محمد بن قاسم سندھی جھلڑ کے بارے میں جو معلومات حاصل کی جا رہی ہیں وہ اس کا نام لکھ کر ان کی تحریروں میں شامل ہے۔ اس کا نام ۱۰۰۰ روپے ہے۔

۲۴: شیخ علی بن محمد جھلڑ

شیخ علی بن محمد جھلڑ کے بارے میں جو معلومات حاصل کی جا رہی ہیں وہ اس کا نام لکھ کر ان کی تحریروں میں شامل ہے۔ اس کا نام ۱۰۰۰ روپے ہے۔

4/24/2011

آپ نے ایک غیر ملکی سبب سے ایک عظیم شریعت کی نشاۃ ثانیہ کی
 پہچان ملی تھی۔ اس غیر کامیاب عمل کے نتیجے میں اس کی
 ضرورت ہے کہ اس میں بعض اوقات کے عجز و استغاثہ کے لیے اور عظیم
 جرم سے بچنے کے لیے۔ حضرت محمدؐ کو قتل کی دوسری صورتوں میں اس غیر
 حرام قرار دیا اور اس پر تکرار کی کہ اس کی خصوصیات واضح تھیں۔

۶۵: حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب

Journal of Management Inquiry 18(6)

۶۶: حضرت مولانا محمد موسیٰ جانا پوری مدظلہ

آپ حضرت مولانا فضل علی قریشی مسکنی پوری جھانڈہ کے قیادت تھے۔ آپ نے بھی قرآن پاک کی ایک منفرد تفسیر لکھی تھی جو ابھی تک طبعاً مطبوعہ ہے۔ (دور سلسلہ گفتگو کے آخر میں)

پندرہویں صدی ہجری کے مفسرین قرآن مجید

۱: حضرت مولانا ابوالحسن علی مہاں مدنی رحمہ اللہ

آپ کی شخصیت کا جو خلاف گھس ہے اور نہ ہی آپ کی خدا کے کوئی
دلی بی بی ہے اور نہ توہم کرنے کی صلاح ہو آپ کو خدا کے لئے جی
وہج ملے جنوں سے تواضع آپ نے وہی کیا ہے اپنی خدا سے سراسیمہ
ہی وہی شخص اور ان کے مجسموں اور اساتذہ کی سرپرستی میں رہا ہے ان کے
سوا خدا اور پیر و مرشد ہی آپ کے لئے وہی حکم سے امت کی راہنمائی فرماتی
ہے یہ طور آپ کی امت کی کھانڈا کرتے تھے۔

”یہ سارا آلہ ہمارا ہے۔ اگرچہ ہم نے اسے اپنے لیے نہیں لیا ہے۔“

۴: حضرت مراد باصفوی عمداً الحسد سوائی بد نظریہ اعلیٰ

[illegible]

۴: حضرت مولانا سر فر از خان صاحب مدظلہ العالی

آل انجمن خیرات و احسان

حرفہ آواز دیتے رہے ہیں۔ چاپ چلنے میں آخیر کاروان کی قہم اقرآن کے
ہم سے شائع ہوا ہے۔ آواز کی کہانی پر تفسیر خصوصاً جہوں پر ہونے لگی۔

مولانا محمد رفیع صاحب

آج کل علم و سیاست کے دو شعبوں میں جدت و حضرت مفتی محمود رحمہ اللہ کی شخصیت کے ساتھ وابہ ہے۔ یہی حضرت کے تفسیری افادہ کا مجموعہ ”تفسیر محمود“ کے نام سے حالی ہی میں شائع ہوا ہے۔ یہ وہ دامنِ حلقہ کا حقانیت اسلام اور آقا و انصار پر مشرک کرنا ہے کہ ان کیلئے تفسیر کو حق و حقیقت ہے۔

در حضرت الخلیفۃ الموعودؑ القوم مہاجر مین

آپ حضرت مولانا عبدالحق صاحب دہلی سے ملائے کہ انہوں نے جو خط لکھا ہے اس میں جو بات ہے تو اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ہے کہ آپ کو خط لکھنا اور اس کے جواب دینا آپ کے لئے بہت ضروری ہے۔ آپ کو خط لکھنا اور اس کے جواب دینا آپ کے لئے بہت ضروری ہے۔ آپ کو خط لکھنا اور اس کے جواب دینا آپ کے لئے بہت ضروری ہے۔

[illegible]

مجلس أمناء

[illegible]

آپ کی تمام باتوں کی اہمیت کا احساس ہوا، تاہم اسے شری

ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک نیا اور دلچسپ زمانہ ہے۔

[illegible]

تفسیر: حضرت علیؓ نے علم کے لیے علم سے زیادہ اہم سمجھا۔
موتی طبع اس کی جان آفرین سے گزری جو کہ انھیں نصرت و مدد ملے گا۔

مذکورہ: وہ طرح لی ہے جو لی ایک کتاب کی چھوڑی ہوئی آواز کے
 واسطے ہے۔ یہ جڑ ہے۔ اس کے ذریعہ ایک کتاب کی آواز ہے۔ اس کے
 کچھ کے آواز ہے۔ اس کے ذریعہ ایک کتاب کی آواز ہے۔

شواہد: ۱۔ اقبال نے اقبال آباد ریٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ چار سالہ صاحب نام

[illegible]

خلاصہ: حکومت پاکستان کی پالیسی کے تحت ملک میں صنعتی علاقوں کی شناخت کی گئی ہے۔

فضائل: جو بہت ثواب دیتی ہے، چنانچہ حضرت علیؓ کا یہ علم ہے کہ اگر آپؐ کو کسی چیز سے روکا جائے تو اس سے روکنا جیسے اللہ سے روکا جائے۔

خطبات: عن صاحب رانی مشکل سر جو نصیحت اللہ کے لئے اعلیٰ اثر
و تاثیر ہے ان میں بالخصوص آیت بعد از امر الی فی الجاہلۃ کرب و حزن ہے۔

طوائف: میں تھا ہوا جس نے ہر کسی کی کھال کو کھال سے ہٹا دیا۔

حضرت علیؓ: (معاذ اللہ) میں نے کسی قوم کو دیکھا ہے جس کا ہر شخص کی زبان سے اللہ کا ذکر ہو اور اس کی قوم کو اللہ کی رحمت نہ ملے۔

تقریریں کی ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ ان کے
نیز ان کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ ساتھ

خدا اس: قلہ اللہ! اے اُن کی تم سے کسی بھی پھول سے کہ وہ تو ایک نیک انسان ہے۔
 ہرگز کہ تم سے کہہ سکتا تھا۔ اللہ سے اللہ میں کہہ سکتا تھا۔ اور اللہ اللہ سے
 ما کا تو یہ تو اُن کی کہہ سکتا تھا۔ اللہ سے اللہ سے اللہ سے اللہ سے
 اللہ سے اللہ سے اللہ سے اللہ سے اللہ سے اللہ سے اللہ سے اللہ سے

شواہد: آخراً سے صل علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ مٹتی ہیں اور ہوتے ہیں۔ اے محمد! یہاں سے تمہارا زمانہ ختم ہو گیا۔ اے محمد! یہاں سے تمہارا زمانہ ختم ہو گیا۔ اے محمد! یہاں سے تمہارا زمانہ ختم ہو گیا۔

[illegible]

شواہد: ولو ان آیت کے متعلق جھگڑا نہ ہو تو اس کی پہلی جگہ پر لکھا کہ اجماع کے
 کی گواہی میں اس آیت کی طرف اشارہ کیا جائے گا۔

شواہد: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص حضور کے بارے میں
 ۱۱ روایت کرے اس طرح پاؤں کے نیچے لکھا جائے گا کہ میں نے اس کو سزا دی ہے اور میری روایت سنا
 ہے۔ (جو اس کی گواہی میں اس آیت کی طرف اشارہ کیا جائے گا)۔

شواہد و مضامین: سورہ الصمد اور آیۃ الکرسی کے ساتھ شفاء
 علاج کے لئے عرب اور ہندوستان میں مختلف صورتوں میں شفاء
 العالی تصور ہے۔ یہ شفاء انسانی و فطری من القرآن میں شفاء و
 رحمتہ للمرمیین، واما رحمتہ للہریمین، اے اللہ! میری رحمت
 شفاء کے لئے انسانی کائنات کی فطری رحمت ہے۔ شفاء کے لئے انسانی کائنات کی فطری رحمت ہے۔ شفاء کے لئے انسانی کائنات کی فطری رحمت ہے۔

[illegible][illegible]

خواہش: حضرت علیؓ کو کافر کہہ کر اس کی ہلاکت کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو محفوظ رکھا۔
مذہب: ائمہ اربعہ کا مذہب ہے۔
طہارہ: نماز کے لیے وضو کرنا اور کھانا پینا وغیرہ سے احتیاط کرنا۔

[illegible]

خواص: وہی اثرات گناہیں قائم فرماتے ہیں کہ جب صحت کے ساتھ
ایک دفعہ پختہ ہو جائے تو اس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ جو کچھ
خواص: ان میں سے ایک خاصہ ہے کہ جس کو چاہئے اس کو بھی
(ان کی تعداد زیادہ ہے)

[illegible]

نصائح: - اگر ضرورت ملے کہ طبیہ علم کے ایک شخص کو طبیہ لسانی ملے گی کہ وہ اپنے علم کی بات کرے اور اس سے بچے کے لئے اس سے احتراز چاہیے کہ اس کے پاس نہ رہے۔

فضائل: جو شخص کمال اللہ کو، وحشی کی آغوش میں لے کر شروع ہوا
طے ۱۱۲۲ھ تک اس کے کام تمام وہاں کے کھنڈ میں سحر زور کرتے رہے کہ دعا
کرتے تھے، کہ اگر ان کے سر پر جانتے کو تو شہادت کا حق ہو، اسے کان میں جو
کام تمام ہوتے اس وقت کہ اس کے کان میں جانتے ہوتے کان ان کے لئے جنت
باب کھول دے، اسی کے بارے میں فرما: **وَاللَّهِ الصَّامِعُ الْعَلِيمُ** عن الشیطان
وہ جنت اور جہنم میں جنت کی حد تک پہنچے۔

فضائل - ہمیں سزا دینے کے لیے اللہ کی طرف سے جو نعمتیں مقرر کی گئی ہیں، انہیں اللہ کی طرف سے عطا کی گئی نعمتوں کے طور پر سمجھنا چاہیے۔ انہیں اللہ کی طرف سے عطا کی گئی نعمتوں کے طور پر سمجھنا چاہیے۔ انہیں اللہ کی طرف سے عطا کی گئی نعمتوں کے طور پر سمجھنا چاہیے۔

خواص: - سرسبز اور زرخیز خاک کے لئے یہ سب سے زیادہ بہتر ہے۔
 یا پتے اور شاخوں کو استعمال کر سکتے ہیں۔

[illegible][illegible]

تعلیمی: مولود یسین دہلوی کی حالت انارکلی گارڈ اور اس کے بے تحاشی دوست
 کے بچے کے ساتھ موت کے منتظر کی گئی۔ یہ ان کے بڑے دوست تھے جن میں بہت
 سادہ گوشت کے کھانے سے بھرپور لطف تھا۔ ایک دفعہ ان کے خیر خواہوں کی
 حالت دیکھ کر ایک دفعہ ان کا ذکر کر کے ان کے بچے کے بے تحاشی حال سے
 ان کے بچے کے ساتھ کے کھانے سے ان کے خیر خواہوں نے ان کے کاسے میں پانی
 ڈال دیا۔ ان کے انورس دوست کو ان کے بے تحاشی ملک کے بے تحاشی دوست کو کہ

[illegible]

فضائل: ابو مسلم بن عقیل روزِ آخرت پر یقین رکھنے والا اس مقدس نبوت کو جسے گاں کی طغیان ہوئی۔ جو عظیم القوس نبوت سے بعد اعلیٰ شب کو پڑنے لگا۔ ان کے بعد ان کے جانے کا اور بڑا وقت نکلتا ہے کہ سب کا شہید ہو گیا۔

ظوائف: اپنے نام کے اندر کی قدر کے مطابق سلام طوعاً میں رہیں۔
عصر کا اذان غائبی قلب کے لئے نوبتِ مستحبہ ہے۔

خواص: رندہ سے انجمن کا یہ لکھلکھلایا ہوا ہے کہ ان کے

تفصیل: انگریزی میں لکھی گئی ہے۔

فضائل: برفی شربت میں دوا ہے کہ اگر کھیں اس سے سردی کا شپ

خلاصہ: اس شخص کو صاف بھارت کی ناک سے ہوتے ہوئے گرفتار کیا گیا ہے۔

ملفوظات: حضرت علامہ صاحب کے ہر جلد کی ایک نئی جلد جلتی ہے اور ان

